http://bestnovelscollection.blogspot.com

Http://novelshenovels.blogspot.com

رات کا پچھلا پہر تھا۔۔ ہر شے اندھیرے کی لپیٹ میں تھی۔ وہ اداس
بیٹھی چاند کو دیکھ رہی تھی۔ اچانک اسکی نظر سامنے کھڑے وجود پر
پڑی۔۔ وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تاسف زدہ انداز میں اسے دیکھ رہا
تھا۔۔۔ جیسے ہی اس نے دیکھا۔۔ وہ اسکی جانب لپکی۔۔اگلے ہی لمحے وہ
اسکے گریبان کو ہاتھوں میں تھامے وہ چیخ رہی تھی۔۔

"میں نے تم سے کہ تھا میں جدائی سے ڈرتی ہوں مگر تم نے کہا تھا تم
ہمیشہ میرا ساتھ دو گے۔۔ میرے ساتھ رہو گے۔مجھے خود سے جدا نہیں
ہونے دو گے۔۔ پھر کیوں جدائی کا عذاب میرے حصے میں ڈال دیا تم
نے۔؟ کیوں تم اس جدائی کو ختم نہیں کر دیتے؟" وہ روتے ہوئے اسکے
سینے پر سر رکھے بول رہی تھی۔۔۔

"تم کب یہ بات سمجھو گی کہ تمھارے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں؟ تم
رونا بند کرو۔۔ یہ آنسو تمہاری آنکھوں سے نکل کر میرے دل پر
گرتے ہیں۔" اس نے نرمی سے کہتے ہوئے اسکے آنسو پونچھے۔۔۔

" جدائی میرا مقدر کیوں ٹھہرائی گئی؟" وہ بکھرے لہجے میں سوال کر
رہی تھی۔۔

" تم مقدر سے لڑنا چاہتی ہو۔۔ جبکہ تم جانتی بھی ہو کہ تم ہار جاؤ
گی۔۔ مقدر سے جیت ممکن نہیں۔۔" وہ اسکی نم آنکھوں کو دیکھتے ہوئے
دکھ سے کہہ رہا تھا

Shama Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

”چلو اب آنسو پونچھو۔۔ اور مجھے خدا خافظ کہو۔۔ مجھے جانا ہے اب۔۔“ وہ مسکرا کر کہتا ہوا ایک ایک قدم پیچھے کو جا رہا تھا۔۔

”مت جاؤ“ وہ تڑپتے ہوئے اسکی جانب بڑھی۔۔ وہ رخ موڑ کر آگے بڑھتا گیا۔۔۔ پلٹ کر مسکرایا۔۔۔ اسکے ہونٹ ہلے مگر آواز سنائی نہ دی۔۔ مگر وہ جان گئی تھی اس نے خدا خافظ کہا ہے۔۔

”رکو۔۔۔ مت جاؤ“ وہ چیخ کر اٹھ بیٹھی۔۔ ہاتھ بڑھا کر لیمپ آن کیا۔۔ اسکی کانچ سی خوبصورت آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔۔ بستر سے اٹھ جر اس نے پانی پیا۔اور کھڑکی کے پاس آ کھڑی ہوئی۔۔

اسکے آنسو اب بھی بہہ رہے تھے مگر انھیں پونچھنے والا وہاں کوئی نہیں تھا۔۔

وہ سامنے آسمان کو دیکھنے لگی۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

رات کا پچھلا پہر ہے۔۔
ماتمی ملبوس اوڑھے۔
درد کی ان وادیوں سے۔
وحشتوں کے راستے سے۔۔
لڑکھڑاتی ، ڈگمگاتی
بال کھولے بین کرتی۔۔
چاندنی کو ساتھ لے کر
میری جانب چل پڑی ہے۔۔
آ رہی ہے۔۔۔۔
تیری یاد۔۔۔تیری یاد۔۔۔

*** .... ***

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تمھارے پاس انکار کی کوئی خاص وجہ ہے ماہی؟" سعدیہ بیگم نے جھنجھلا کر پوچھا۔۔

"مما آپ جانتی ہیں وہاں صرف آرمی آفیسرز کی فیملیز کا گیٹ ٹو گیدر ہے۔۔ اور مجھے ایسی گیدرنگ میں جانے کا بالکل شوق نہیں ہے۔۔" اس نے اپنا سابقہ جواب دہرایا۔۔

"ایک شہید آرمی آفیسر کی بیٹی اور ایک سرونگ آرمی آفیسر کی بہن کے منہ سے یہ بات سن کر مجھے واقعی افسوس کے ساتھ دکھ بھی ہو رہا ہے۔۔" انہوں نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

"جانتی ہو وہ چاہتے تھے کہ تم بھی آرمی جوائن کرو۔۔ آج اگر وہ زندہ ہوتے تو تم بھی آرمی میں ہوتی اور انکے ساتھ ایسی گیدرنگ میں بھی جاتی۔۔"

"کاش وہ زندہ ہوتے تو میں ضرور جاتی"

آنسو آنکھوں سے باہر آنے کو بے تاب تھے۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

"تم انکا مان رکھنے کی خاطر ہی چلو آج۔۔ وہاں وہ سب لوگ آتے ہیں جنہیں تمہارے پاپا پسند کرتے تھے۔۔ جن کے وہ دوست تھے۔۔" سعدیہ بیگم نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں تیار ہو کر آتی ہوں۔۔" وہ آنسو پونچھتی ہوئی کمرے کی جانب چل پڑی۔۔کیونکہ وہ اپنے پاپا کا مان تھی۔۔ اور اسے ہی انکا مان رکھنا تھا۔۔۔

ShamsaIqbal

*** .... ***

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہال میں داخل ہوتے ہی یوں محسوس ہوا جیسے پورے شہر کی آرمی فیملیز یہاں جمع ہوں۔۔ وہ اپنا دوپٹہ سنبھالتی ہوئی سعدیہ بیگم کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔

بلیک کلر کے خوبصورت لباس میں وہ کانچ کی ایک گڑیا لگ رہی تھی۔۔کچھ جاننے والے لوگوں سے ملنے کے بعد وہ ایک طرف الگ سے کونے میں آکھڑی ہوئی۔اور ارد گرد موجود لوگوں کو دیکھنے لگی۔۔ کھڑے کندھے، سب کا ایک جیسا ہیئر کٹ، گریس فل پرسنالٹیز۔۔ آرمی ولوں کی پہچان دور سے ہی ہو جاتی ہے۔۔ انکے رکھ رکھاؤ اور چال ڈھال سے۔۔۔

وہ ان سب کو دیکھ رہی تھی جو اس ملک کی شان تھے۔۔ اس قوم کا مان تھے۔ بھروسہ تھے۔۔ سب الگ الگ خاندانوں سے تھے۔ مگر ایک چیز تھی جو ان سب کو جوڑے ہوئے تھی۔ وہ تھی وطن سے محبت۔۔۔ وہ مسکرا کر ان سب کو دیکھتے ہوئے سوچ میں گم تھی

"بیوٹی ان دا بلیک" اسے قریب سے آواز سنائی دی تو چونک کر مڑی۔۔ ایک شخص قریب ہی کھڑا مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ماہی کے مسکراتے لب سمٹے۔۔ پھر حیرت کی جگہ ناگواری نے لے لی۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ہیلو ہیلو ہیلو... دیکھیے مس... میں صرف آپکی تعریف کر رہا تھا... اسے فلرٹ مت سمجھیے گا... یقین مانیے اگر آپ اپنی عمر چوبیس پچیس سال بھی بتائیں گی پھر بھی میں آپ سے چھوٹا ہی ہوں گا... میرا کوئی غلط ارادہ نہیں تھا..." اس نے ماہی کے تاثرات دیکھ کر ایک سانس میں ایسی وضاحت دی کہ ماہی پہلے تو اچھنبے میں گھر گئی... پھر اسکی باتوں کا مطلب سمجھتے ہوئے مسکرا دی...

"میں نے تو آپکی تعریف کر دی... ویسے تو مجھے پتہ ہے کہ میں بہت ہینڈسم لگ رہا ہوں مگر یقین مانیے اگر آپ میری تعریف کر دیں گی تو میں بالکل بھی بُرا نہیں مناؤں گا... میں جانتا ہوں میری پرسنالٹی کا سحر کافی پُر اثر ہے..." وہ شرارت سے بھرپور انداز میں بولا...

"میں کسی بھی انجان شخص سے نہ تعریف وصول کرنا پسند کرتی ہوں ۔ نہ ہی اسکی تعریف کرنا..." ماہی نے یہ کہہ کر رخ پھیر لیا...

"کرنل شاہزیب تو اتنے کھڑوس کبھی نہیں تھے... نہ ہی سعدیہ آنٹی ایسی ہیں... حیدر بھائی بھی اچھے خاصے خوش مزاج بندے ہیں... جہاں تک مجھے یاد ہے بچپن میں آپ ایسی نہیں تھیں... اب آپ کس پر گئی ہیں؟ وہ معصومیت سے استفار کر رہا تھا...

"تم؟" ماہی نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا...

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"یہ پہلا سوال کام کا پوچھا ہے آپ نے۔۔ میں اتفاق سے آپکے والد کرنل شاہزیب کے دوست جنرل ذیشان کا ہینڈسم ، سمارٹ ، خوبصورت اور شریف بیٹا ہوں۔۔ سعد۔۔ الگ بات ہے وہ کبھی مانتے نہیں ہیں۔۔ اور حیدر بھائی کا دوست بھی کہہ سکتی ہیں مجھے۔۔ " اس تعارف پر وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکی۔۔۔

"اور آپ کا نام ماہین ہے۔۔ نِک نیم ماہی۔۔ حال ہی میں ایم بی بی ایس کیا ہے۔ اب سی ایم ایچ میں جاب کر رہی ہیں۔۔ اسکے علاوہ میں آپکے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔۔۔" وہ شرارت سے بھرپور لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

"تم واقعی اتنے باتونی ہو یا لڑکیوں کو دیکھ کر زبان روانی پکڑ لیتی ہے؟" ماہی نے اسے مسلسل بولتے دیکھ کر ٹوکا۔۔

"آہا۔۔ ذرا تصحیح کیجیے۔ سب لڑکیوں کو نہیں۔۔ صرف خوبصورت لڑکیوں کو دیکھ کر۔۔" اس نے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

"آہ کاش آپکو دنیا میں آنے کی اتنی جلدی نہ ہوتی اور آپ مجھ سے چھوٹی ہوتیں تو کتنا ہی مزا آتا۔۔۔ " اسکا حسرت بھرا انداز قابلِ دید تھا۔۔۔

"چلیں کوئی بات نہیں ۔۔ آپکے نصیب میں یہ ہینڈسم ،سمارٹ اور گڈلکنگ بندہ لکھا ہی نہیں تھا۔۔۔ مجھے آپکو آپی ہی بلانا پڑے گا۔۔ مگر یہ آف دی ریکارڈ بات ہو گی۔۔ خوبصورت لڑکیوں کو جیلس فیل کرانے اور ان پر ایمپریشن جمانے کے لیے میں وقت پڑنے پر آپکو اپنی فرینڈ بھی کہہ سکتا ہوں" ماہی اب دلچسپی سے اس باتونی لڑکے کی باتوں کو سن رہی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ویسے آپ یہاں اکیلی کیوں کھڑی ہیں؟ آپکو آرمی آفیسرز سے بھری یہ محفل پسند نہیں ہے کیا؟" اس نے سوال کیا۔۔

"نہیں مجھے انکی گیدرنگ بالکل پسند نہیں ہیں۔۔ چلتے پھرتے روبوٹ ہیں یہ لوگ۔۔" ماہی نے بیزاری سے جواب دیا۔۔۔

سعد کی طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا تو ماہین نے سامنے سے نظریں ہٹا کر اسکی جانب دیکھا جو منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا ہوا؟" ماہین نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

اسکا سکتہ ٹوٹا۔۔ پھر چہرے پر خوشی کے تاثرات ابھرے۔۔ پھر بولا۔۔

"پہلے ہاتھ ملائیے ۔۔ جلدی سے ہاتھ ملائیے پھر بتاتا ہوں۔۔" ماہین نے ہاتھ ملایا تو بولا۔۔ "پہلی بار کوئی ہم خیال بندہ ملا ہے س بور سوسائٹی میں۔۔ میرا دل تو خوشی کے مارے سنبھل نہیں رہا۔۔" وہ خوشی سے بھرپور لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

"تم بھی۔۔ او مائی گاڈ۔۔ تم بھی میرے ہم خیال ہو۔۔۔ ارے واہ مزہ آگیا ورنہ میں یہاں جس سے بھی بات کرتی تھی اس سے آرمی کے قصے سننے کو ملتے تھے۔۔۔ شکر ہے تم نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔" ماہین نے بھی مسکرا کر جواب دیا اور سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔

ShamsaIqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تمہیں پتہ ہے ان آفیسرز کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے ان کے سر میں دماغ کی بجائے ایک گھڑی فِٹ کر دی گئی ہے۔۔ کھانے کا فکس ٹائم، پینے کا ٹائم، سونے کا ٹائم، ہنسنے کا ٹائم، رونے کا ٹائم۔۔ ہر چیز میں ٹائم ٹائم۔۔۔ بس ٹائم کو ہی مدِ نظر رکھتے ہیں۔۔" ماہین نے بھی دل کی بھڑاس نکالی۔۔

"ارے آپی۔۔ ان آفیسرز کا گھر میں بھی یہی حال ہوتا ہے۔۔ چھٹی کے دن بھی صبح پانچ بجے اٹھا دیتے ہیں۔۔ اور تو اور چہرے پر مسکراہٹ بھی ایسے لاتے ہیں جیسے کسی سے ادھار لی ہو اور زیادہ استعمال کرنے سے وہ گھس جائے گی۔۔"

ماہین نے عین سعد کے پیچھے کھڑے ایک آدمی کو غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے دیکھا تو ڈر کر سعد کو مخاطب کرنا چاہا۔۔۔

"سعد!" مگر وہ سعد ہی کیا جو کسی کی بات سن لے۔۔وہ شخص چال ڈھال سے ہی آرمی آفیسر معلوم ہوتا تھا۔۔۔ مگر اب وہ سعد کی زبان کو بریک نہ لگا سکتی تھی۔ کیونکہ اسکی زبان کی بریک فیل ہو چکی تھی۔۔

"ارے سنیں تو۔۔ آپکو پتا ہے وہ کھانا بھی اتنے فارمل انداز میں کھاتے ہیں کہ اگر ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے لگو تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میس میں کمانڈنٹ کے سامنے بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہوں اور ذرا سی غلطی پر وہ میس سے نکال باہر کریں گے اور ڈرل کروائیں گے۔"

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"لیفٹیننٹ سعد !" اس آدمی کی بارعب آواز گونجی تو سعد کی زبان کو بریک لگنے کے ساتھ ساتھ اسکے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔۔

"یس سر۔۔" وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔۔ ہاتھ پیچھے باندھے کندھے کھڑے رکھے وہ ایک مکمل آرمی آفیسر لگ رہا تھا۔۔

پھر اچانک ہی چہرے پر بیزاری لاتے ہوئے بولا۔۔ "بھائی یہ یونٹ یا میس نہیں ہے جہاں آپ میرے سینئیر ہیں اور میں آپکا جونیئر۔۔ یہ ایک پارٹی ہے اور یہاں میں آپکے رعب میں نہیں آنے والا۔۔" ہاتھ پیچھے باندھے وہ اب بھی ایسے ہی کھڑا تھا جیسے ایک جونئیر آفیسر کسی سینئیر آفیسر کے سامنے کھڑا ہو۔۔

ماہین حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جو خود ایک آفیسر ہوتے ہوئے کیسے دھڑلے سے آرمی مین کی برائیاں کر رہا تھا۔۔۔

"بی ہیو لائیک این آفیسر سعد۔۔ تم اب بچے نہیں رہے۔۔ میری جگہ کوئی اور سینئیر تمھاری یہ باتیں سن لیتا تو جانتے ہو کیا ہوتا؟" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

"پہلے تو اگر میں آفیسر کی حیثیت سے کسی کو امپریس کرنے کی کوشش کرتا تھا تو آپ وہاں آکر اپنی پرسنالٹی کا سحر ان پر طاری کر دیتے تھے اور وہ آپکے پیچھے بھاگنے لگتی تھیں۔۔ آج پہلی بار کوئی ایسی لڑکی ملی جسے آرمی آفیسرز پسند نہیں تھے اور آپ نے کتنے مزے سے اسے یہ بتا کر کہ میں ایک آرمی آفیسر ہوں میرا سارا امپریشن خراب کر دیا۔۔" وہ اتنے دکھ بھرے انداز میں دہائی دے رہا تھا کہ ماہین کے لیے اپنی مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔ مگر سامنے کھڑے شخص کے کڑھے تیور دیکھ کر وہ مسکراہٹ چھپانے کو سر جھکا گئی۔۔

اس شخص نے ایک نظر ماہین کو دیکھا پھر سعد سے مخاطب ہوا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تم نے کرنل اسد کی وائف سے میرے بارے میں کیا بات کی ہے؟ یہی کہ میں پی۔ ایم۔ اے کا سب سے سست ترین کیڈٹ تھا۔۔۔ اور مجھے ڈسپلن مینٹینین نہ کرنے پر ہر روز سزا ملتی تھی۔۔۔ اور یہ کہ میں احساسات سے مبرا ایک سخت دل آفیسر ہوں۔۔۔ جو کہ اپنے جونیئرز کی جان عزاب کر کے رکھتا ہوں؟" ہادی صدمے میں گھرا کہ رہا تھا۔۔۔ جبکہ ماہین حیرت سے سعد کو دیکھ رہی تھی جو سر جھکائے ہاتھ پیچھے باندھے ایک تابعدار جونیئر آفیسر کی طرح کھڑا تھا۔۔۔

"بھائی اُنکی وہ بیٹی جسے میں نے خاص طور پر انوائٹ کیا تھا وہ یہاں آ کر مجھے دغا دے گئی۔۔۔اور اب آپ سے امپریس ہو کر آپ کے آگے پیچھے گھوم رہی ہے۔۔۔ اسلئے اُنکی والدہ کی کسی خاص پیش قدمی سے پہلے ہی میں نے آپکی یہ خصوصیات اُنکے سامنے بیان کر کے اُنکا دل کھٹا کر دیا۔۔۔" سعد نے سر جھکائے جواب دیا۔۔۔۔

تحریر: شمسہ اقبال

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد نے اس لڑکی کو مڑا چھانے کو اس کے سامنے اپنے بھائی کی برائی کر دی۔۔ یہی بات اسے غصہ دلا رہی تھی۔۔

"سعد!" اب کی بار وہ غصے سے بولا۔۔

"یس سر۔۔ سوری سر" سعد نے اسکا موڈ بھانپتے ہوئے فوراً معافی مانگی۔۔ کیونکہ سامنے کھڑا شخص اس وقت اس کے بھائی سے زیادہ ایک سینیئر آفیسر لگ رہا تھا۔۔

"ہادی بیٹا! آپکو حیدر وہاں بلا رہا ہے۔۔ پول کے پاس۔"انکی والدہ راشدہ بیگم کی آواز گونجی۔۔ "ارے سعد تم یہاں ایسے کیوں کھڑے ہو؟" سعد پر نظر پڑتے ہی انہوں نے پوچھا۔۔

"آپکے یہ بڑے سپوت مجھ پر اپنے سینئر ہونے کا رعب جھاڑ رہے ہیں مجھ پر۔۔اور مجھے ایسے کھڑا کر کے سب پر یہ جتا بھی رہے ہیں۔۔ اگر آپ نہ آتیں تو یہ مجھ سے باہر لان کے چکر لگوانے لگے تھے۔۔" ماں کو سامنے دیکھتے ہی سعد انکے کندھے سے لگا دہائی دے رہا تھا۔۔ اسکی اس اداکاری پر ماہین اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

"ڈرامے بازی بند کرو میں اسے بھی جانتی ہوں اور تمہیں بھی۔۔ "راشدہ بیگم نے اسکے بال بکھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے یہ معصوم سی پری کون ہے بھائی تمھارے ساتھ۔۔؟ ماہین پر نظر پڑتے ہی انہوں نے پوچھا۔۔

"مما آپکا یہ ہینڈسم شہزادہ اس پری کے ساتھ باتوں میں مگن تھا۔۔ پتا نہیں کہاں سے یہ کوہ قاف کا جن آگیا" اس نے ہادی کی طرف دیکھتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔

راشدہ بیگم کے گھورنے پر اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اوکے کا سگنل دیتے ہوئے اسکا تعارف کروایا۔۔

" یہ ماہین ہیں مما۔۔ آپکی فرینڈ آنٹی سعدیہ کی بیٹی اور آپکے لاڈلے حیدر بھائی کی چھوٹی بہن۔۔ اور انکا نیا تعارف یہ ہے کہ یہ میری فرینڈ ہیں۔۔"

"اوہ۔۔ تم سعدیہ کی بیٹی ہو۔۔ ماشاءاللہ۔۔ چھوٹی سی تھیں تم جب تمہیں دیکھا تھا۔۔ پھر ذیشان کا ٹرانسفر دوسرے شہر ہو گیا تھا ہم وہاں چلے گئے تھے۔۔ حیدر تو آتا رہتا ہے ہادی کے ساتھ گھر۔۔ تم سے اور سعدیہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔۔ بس اب یہاں آگئے ہیں۔۔ اب تم سے بھی ملاقات ہو گئی۔۔ اور آنا جانا بھی لگا رہے گا۔۔۔۔ خوشی ہوئی تم سے مل کر۔۔" انہوں نے بڑی نرمی سے اسے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔ ہادی بھی اسکی جانب متوجہ ہوا۔ ماہی۔۔ یہ نام اکثر حیدر لیتا تھا۔ اپنی بہن کا نام۔۔ مگر اس نے ماہین کو دیکھ آج پہلی بار تھا۔۔

" یہ میرا بڑا بیٹا ہے۔۔ ہادی۔۔ آرمی میں ہے یہ بھی۔۔ میجر ہے۔۔ "سعدیہ بیگم نے ہادی کا تعارف کروایا

Http://novelshenovels.blogspot.com

" آپ جتنا مرضی بھائی کی تعریف کر لیں یہ بھائی سے امپریس نہیں ہوں گی۔۔ کیونکہ وہ میری فرینڈ ہیں۔۔" سعد نے ماں کو چڑاتے ہوئے کہا۔۔

" خوشی ہوئی آپ سے مل کر۔۔ حیدر اکثر آپکا ذکر کرتا رہتا ہے۔۔" ہادی نے ایک فارمل سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔

" انھیں بالکل بھی خوشی نہیں ہوئی بھائی آپ سے مل کر۔۔" جواب سعد کی طرف سے آیا تھا۔۔

"آئی وِل سی یُو اِن دا یونٹ" ہادی نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا۔۔

" ابھی میں پندرہ دن کی چھٹی پر ہوں۔۔ وہ ختم ہونے تک آپ صبر کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔ پندرہ دن میں آپکا صبر آزماؤں گا۔۔" سعد نے ڈھٹائی سے جواب دیا۔۔

" اور میں یونٹ میں جانے کے بعد تمھاری برداشت اور تمھارا سٹیمینا آزماؤں گا" ہادی بھی دوبدو جواب دے کر آگے حیدر کی جانب چل گیا۔۔

"مما" سعد کی سنجیدہ سی آواز گونجی۔۔

راشدہ بیگم اور ماہین دونوں اسکی جانب مڑیں۔۔

" پلیز مما۔۔ بھائی سے ریکوئسٹ کیجیے کہ مجھے سزا مت دیں یونٹ میں جا کر۔۔ میں بھری جوانی میں جوڑوں کے درد کی بیماری میں مبتلا ہو جاؤں گا آپکے اس بیٹے کی وجہ سے۔۔ ذرا سی غلطی پر چار چار گھنٹے ایک ٹانگ پر کھڑا رکھتے ہیں تو کبھی سر کے بل۔۔ پلیز مما ان سے ریکوئسٹ کیجیے گا۔۔" وہ جس انداز میں منت کر رہا تھا اسے دیکھ کر وہ دونوں ہی ہنس دیں۔۔

" یہ سب تو تمھیں لوگوں سے اسکی برائیاں کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔" وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہی تھیں۔۔

" آپ بھی انہی کا ساتھ دیں۔۔ دیکھیے گا ایک دن میں انکے کمانڈنٹ کی بیٹی سے شادی کر لوں گا اور پھر انکا وہ حال کرواؤں گا کہ وہ یاد رکھیں گے" اس نے ڈھٹائی سے کہا۔۔

" انکے کمانڈنٹ کی بیٹی انکے وہاں ہوتے ہوئے تمھیں مڑ کر بھی نہیں دیکھے گی۔۔ بالکل کرنل اسد کی بیٹی کی طرح۔۔" انکے اس جواب پر وہ تلملا کر رہ گیا۔۔

" دیکھیے۔۔ یہ ہیں ایک کامیاب آرمی آفیسر کی بیوی اور ایک آرمی آفیسر کی ماں۔۔ ایک نہیں دو آفیسرز کی ماں۔۔ انہوں نے ہی انکے اندر یہ آرمی والی ساری خصوصیات پیدا کی ہیں" وہ چہرے پر افسردگی طاری کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"افسوس کہ یہ خصوصیات تمھارے پاپا، تمھارا بھائی اور پوری آرمی تم میں نہ پیدا کر سکی۔۔۔" انہوں نے سعد کی ڈھٹائی پر افسوس سے کہا۔۔

"وہ اسلیے کہ میں ان خصوصیات کو خوبیوں کے بجائے خامیوں کے زمرے میں رکھتا ہوں۔۔اور میں جان بوجھ کر اپنے اندر خامیاں نہیں پیدا کر سکتا۔۔ میں ایک زندہ دل انسان ہوں" وہ ہر سوال کا جواب پہلے سے تیار رکھتا تھا۔۔ ماہین دلچسپی سے اسکی باتیں سن رہی تھی۔

" ڈھٹائی میں تم سے آگے کوئی نہیں ہے۔۔" انہوں نے ہار مانتے ہوئے کہا۔۔

" مجھے اس بات پر واقعی فخر ہے۔"وہ انھیں مکمل زچ کر رہا تھا۔۔ سعد ایک دوست سے ملنے کو آگے بڑھ گیا۔۔ جبکہ ماہین راشدہ بیگم کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی۔۔

.............*

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

حیدر اور ہادی پول کے پاس کھڑے کسی بات پر بحث کر رہے تھے جب سعدیہ بیگم اور راشدہ بیگم ماہین کے ہمراہ اس جانب آئیں۔۔ کچھ دیر کھڑے رہنے کے بعد وہ آگے کو بڑھ گئیں۔۔ جبکہ حیدر ماہین کو ساتھ لگائے کھڑا تھا۔۔ اسے ماہین سے بے انتہا محبت تھی۔۔ ماہین بھی بھائی پر جان چھڑکتی تھی۔۔۔

ہادی مڑ کر ایک طرف جانے کو ہی تھا کہ حیدر نے اسکی توجہ ہاتھ کے اشارے سے ایک جانب مبذول کروائی۔۔ پول کے پاس سعد اپنے سے کافی فاصلے پر کھڑی ایک لڑکی سے اشاروں میں بات کرتا ہوا الٹے قدموں سے چل رہا تھا۔۔

ماہین نے اسے روکنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ حیدر نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر روک دیا۔۔ "حیدر بھائی ایسے مت کریں۔۔ منع کریں اسے۔۔" ماہین نے اسکے بڑھتے قدم دیکھ کر دہائی دی۔۔ مگر ہادی اور حیدر مسکراتے ہوئے اگلے لمحے کا انتظار کر رہے تھے۔۔ اگلے ہی لمحے ماہین نے اپنی آنکھیں بند کر دیں۔۔ پول کے پانی میں ایک دم ارتعاش پیدا ہوا تھا۔۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا سعد بھیگا وجود لیے عین پول کے وسط میں کھڑا تھا۔۔ اور وہاں حیدر اور ہادی کے قہقہے گونج رہے تھے۔۔ سعد کی شکل دیکھ کر ماہین کے لیے بھی مسکراہٹ ضبط کرنا مشکل ہو گیا۔۔

سعد چہرہ چھپائے پانی میں کنارے کی طرف بڑھا۔۔ حیدر اور ہادی کے علاوہ باقی سب بھی وہاں آگئے۔۔ حیدر نے آگے بڑھ کر ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔۔ سعد جونہی اوپر چڑھنے لگا حیدر نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔ وہ پھر س پانی میں غوطہ کھانے کے بعد اب پول کے بیچ کھڑا تھا۔۔

"میرے دوست کی برائی کرنے کے بدلے میں اتنی سزا کافی ہے۔۔" حیدر مسکراتے ہوئے ہادی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔۔ "اسے تمنا ڈپ سمجھو۔۔"

یہ کہہ کر وہ کنارے پر کھڑا ہو گیا۔۔ تمام دوست بھی وہاں آ کھڑے ہوئے۔ کوئی بھی سعد کو کنارے پر نہیں آنے دے رہا تھا۔ جونہی وہ آتا اُسے واپس دھکیل دیتے۔۔ اور زور سے سب یک زبان ہو کر بولتے۔۔ "تیری تمنا، میری تمنا۔۔۔ ہائے تمنا ہائے تمنا۔۔۔" وہ اسے تمنا ڈپ کا مزا چکھا رہے تھے۔۔

سعد اپنے ایک دوست کو دھکیلتے ہوئے اوپر چڑھا۔۔ وہ سر جھکائے آگے بڑھ رہا تھا۔۔ اسکا سوٹ مکمل طور پر بھیگ چکا تھا۔۔ حیدر اور ہادی کے پاس سے گزرتے ہوئے وہ بجلی کی سی تیزی سے انکی جانب مڑا اور ان دونوں کو بازوؤں میں دبوچ کر اپنے ساتھ لگا لیا۔۔

"گلے نہیں لگاؤ گے چھوٹے بھائی کو۔۔ ؟" سعد کے پیچھے ہٹنے پر ماہین نے جب ان دونوں کی حالت دیکھی تو اسکا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ دونوں کے کاٹن کے کلف لگے سوٹ گیلے ہونے کے بعد عجیب ہی منظر پیش کر رہے تھے۔ اگلے ہی لمحے سعد آگے آگے بھاگ رہا تھا اور وہ دونوں بھیگے کپڑے پہنے اسکے پیچھے۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مجھے اچھا لگا جب تم سے اس دن میرے کہنے پر پارٹی اٹینڈ کی" سعدیہ بیگم نے ماہین کے سر میں تیل لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"مجھے بھی مزہ آیا مما۔سعد اور راشدہ آنٹی نے ہمیں جو کمپنی دی اس سے دل خوش ہو گیا۔۔" ماہین نے بھی اپنا خیال ظاہر کیا۔۔۔

"سعد ماشا اللہ بہت اچھا اور زندہ دل لڑکا ہے۔۔ سب میں گھل مل جاتا ہے۔۔ ہادی بھی بہت اچھا ہے۔۔ اتنے عرصے بعد ان سب سے مل کر اچھا لگا۔۔ وہ لوگ اب یہاں شفٹ ہو گئے ہیں۔۔ سیکٹر ۴ میں۔۔۔ " انہوں نے ماہین کو بتایا۔۔

" ارے میں پیزا بیک کر رہی تھی۔۔ اور بھول ہی گئی۔۔۔ " وہ جلدی سے ہاتھ دھو کر کچن کی طرف چلی گئیں۔۔۔ماہین بھی اپنے لمبے بال جوڑے میں سمیٹ کر اٹھ گئی۔۔ بیل کی آواز پر اس نے کچن کی جانب دیکھا۔۔ سعدیہ بیگم مصروف تھیں ۔۔ وہ گیٹ کھولنے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"کون ہے؟" اس نے گیٹ کھولنے سے پہلے پوچھا۔۔۔

""چور دروازہ کھٹکھٹا کر تو نہیں آئیں گے۔۔ اسلیے ایک ہینڈ سم ،گڈلکنگ اور شریف بندہ ہی ہو سکتا ہوں میں۔۔" ماہین نے آنے والے کے اپنے لیے استعمال کیے جانے والے القابات سے ہی موصوف کو پہچان لیا اور گیٹ کھول دیا۔۔

"تم یہاں کیسے؟ تمہیں اڈریس کس نے دیا؟"

" ڈیئر فرینڈ۔۔ پیزا اگر ایک میل کے فاصلے پر بھی بن رہا ہو تو میں اسکی خوشبو سونگھ لیتا ہوں۔۔ یہ تو پھر ایک سیکٹر کی دوری کی بات ہے۔۔ اب کیا گیٹ پر ہی کھڑا رکھیں گی؟ بیٹے بھی۔۔" وہ اسے ایک طرف کرتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ماہین اسکی بے تکلفی دیکھ کر رہ گئی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین گیٹ بند کر کے آئی تو اسے لاؤنج میں کھڑے پایا۔۔۔

"پرستان کی ملکہ کہاں ہیں؟" اس نے ماہین سے استفار کیا۔۔

"کون ملکہ؟ کس کی بات کر رہے ہو تم؟" وہ ماہین کو قدم قدم پر حیران کر رہا تھا۔۔

"ارے سعد بیٹا۔۔ تم آ گئے۔ میں تمھارا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔ پیزا بھی بس تیار ہے۔۔" انہوں نے سعد کو دیکھ کر خوشدلی سے کہا۔۔ سعد نے ہاتھ میں پکڑا بوکے ماہین کو پکڑایا اور اس میں سے ایک ادھ کھلی کلی نکال کر گھٹنوں کے بل سعدیہ بیگم کے سامنے بیٹھتے ہوئے انھیں پھول پیش کرتے ہوئے بولا "ایک ہینڈسم شہزادے کی طرف سے ۔۔پرستان کی خوبصورت ملکہ کے لیے۔۔ اسے قبول کیجیے۔۔" وہ اپنی اداکاری کے بھرپور جوہر دکھا رہا تھا۔ سعدیہ بیگم نے شکریہ ادا کرتے ہوئے وہ تھام لیے۔۔

"مما آپ نے اسے یہاں بلایا تھا؟" ماہین نے سعدیہ بیگم سے پوچھا۔۔

"ہاں ماہی ۔۔ اس نے کہا تھا اسے گھر میں بیک کیا ہوا پیزا پسند ہے اسلیے آج میں نے اسے انوائیٹ کیا تھا۔۔" ماہین کو جواب دیتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔ "حیدر شام کو آئے گا۔وہ ہادی کے ساتھ گیا ہے۔ تم لوگ بیٹھو میں پیزا لے کر آتی ہوں" وہ جانے کو تھیں جب سعد نے انھیں روک لیا۔۔

"پیزا یہ میری فرینڈ لیں آئیں گی۔۔آپ بیٹھ کر مجھے کمپنی دیں۔۔" اس نے ماہین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو ماہین پیزا لینے چلی گئی۔۔ کھانے کے دوران بھی وہ انھیں اپنی باتوں سے دونوں کو انجوائے کرواتا رہا۔۔ اور انھیں اپنے عظیم کارنامے سناتا رہا۔۔۔

"میں جب کیڈٹ شپ میں تھا تو اس وقت بھائی کیپٹین تھے۔۔ اور میں انکا نام استعمال کر کے ہر جگہ فائدہ اٹھاتا تھا اور انھیں خبر بھی نہ ہوتی تھی۔۔" وہ مزے سے بتا رہا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ایک دن میں کھانے پر لیٹ ہو گیا۔۔ جانتا تھا کہ اب کھانے کو کچھ نہیں ملنے والا۔۔ میں نے یہیں بھی بھائی کا نام استعمال کرنے کی غلطی کر دی۔۔ ڈائننگ ہال کی ریسیپشن پر کال کی آگے سے جس نے کال اٹینڈ کی اسے میں نے سلام کرتے ہی کہا کہ میں کیپٹین ہادی کا بھائی بات کر رہا ہوں۔۔ وہ آگے سے کچھ نہیں بولا۔۔ میں سمجھا یہ بھائی کا رعب ہے اس پر۔۔ میں نے اسے کہا کہ اگلے دس منٹ میں وہ کھانا میرے کمرے میں پہنچا دے ۔ بھائی میرے ساتھ کھانا کھائیں گے۔۔" کیڈٹ سعد ! آپ اگلے دو منٹ میں یونیفارم پہن کر مجھے گراؤنڈ میں رپورٹ کریں۔۔ " فون سے آنے والی بھائی کی آواز سن کر میرا حلق تک خشک ہو گیا۔۔ اصل میں جب میں نے کال کی تب ہادی بھائی وہیں موجود تھے اور اس ریسیپشن والے نے میرا تعارف سنتے ہی فون انھیں تھما دیا۔۔اور میں نے انھیں کھانے کا آڈر دے دیا۔۔

اسکے بعد رات نو بجے سے صبح کے دو بجے تک میں ایک ٹانگ پر باہر گراؤنڈ میں کھڑا رہا۔۔ اس کے بعد میں نے بھائی کا نام استعمال کرنے سے توبہ کر لی۔۔ " سعدیہ بیگم اور ماہین کے قہقہے پورے لاؤنج میں گونج رہے تھے۔۔ جس طرح سے وہ چہرے پر معصومیت طاری کیے یہ دکھ بھرا قصہ سنا رہا تھا وہ قابل دید تھا۔۔

shamsa iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"آگے بھی سنیے۔۔ ایک مرتبہ بھائی کو ایک سینئیر آفیسر کی بجائے ایک بھائی سمجھ کر میں بغیر سلیوٹ کیے ان کے پاس سے گزر گیا۔۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے روک کر ایک انگلش نیوز پیپر لانے کو کہا۔۔۔میں وہ لے کر آیا تو آٹھ صفحوں پر مشتمل وہ اخبار مجھے تھمایا اور مجھے کہا کہ میں اس نیوز پیپر میں سے واولز (vowels) انڈر لائین کر کے لے آؤں۔
اور میں اگلے چار گھنٹے میں یہ کرتے ہوئے چکرا کر رہ گیا۔۔"

"بس کرو سعد میں مزید نہیں ہنس سکتی۔۔پلیز۔۔" ماہین نے ہنستے ہوئے اس سے کہا۔ زیادہ ہنسنے سے اسکی آنکھوں میں آنسو آ چکے تھے۔۔"
بہت دنوں بعد تم یوں کھل کر ہنسی ہو۔۔ اللہ تمہاری ہنسی کو نظر بد سے بچائے" سعدیہ بیگم نے ماہین کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔ کچھ دیر میں سعد بھی جانے کو اُٹھ کھڑا ہوا۔۔

" آتے رہا کرو بیٹا۔۔ تمہارے آنے سے اس گھر میں جو مہینوں سے جمود تھا وہ ٹوٹ گیا ہے۔۔ ماہی کے قہقہے بہت عرصے بعد یہاں گونجے ہیں۔۔ شاہزیب کی شہادت کے بعد شاید پہلی بار۔۔ وہ اپنے پاپا سے بہت محبت کرتی تھی ان کے بعد بہت اکیلی ہو گئی ہے۔۔"

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ارے آنٹی آپ دونوں اب ہنسنے کی عادت ڈال لیجیے۔۔
کیونکہ جہاں میں ہوتا ہوں وہاں صرف مسکراہٹیں ہوتی
ہیں۔۔" اس نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے ایک ادا سے
کہا۔۔

"کل شام کی چائے آپ ہمارے گھر پیئیں گی۔ میں
انوائٹ کر کے جا رہا ہوں۔لازمی آیئے گا آپ بھی اور
ماہی آپی آپ بھی۔۔" اس نے ان دونوں کو مخاطب کر
کے کہا۔۔ "ویسے فرینڈ ہونے کے ناطے میں آپکو ماہی ہی
بلاؤں گا۔۔ میں اس نام سے بلانے کی بالکل بھی اجازت
نہیں لوں گا" وہ ماہین کے پاس سے گزرتے ہوئے بولا۔۔

"جو حکم مسٹر سعد۔۔" اس نے مسکرا کر سر کو خم کیا۔
اور وہ الوداعی کلمات کہتا ہوا رخصت ہو گیا۔۔۔

*** .... ***

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

دوسرے دن ٹھیک پانچ بجے ماہین اور سعدیہ بیگم انکے لان میں موجود کرسیوں پر براجمان تھیں۔۔ سعد اور راشدہ بیگم انکے ساتھ بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔۔ "ماہی آپی چلیں میں آپکو گھر دکھا کر لاتا ہوں۔۔ انکی ملٹری کے متعلق باتیں مجھے بور کر رہی ہیں۔۔ "سعد نے دوناں خواتین کی باتوں سے بیزار ہو کر ماہین کو آفر کی۔۔ ماہین بھی اسی انتظار میں تھی ۔۔ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

لاؤنج ، کچن ، گیسٹ روم اور بیڈرومز۔۔ ہر جگہ کی نفاست اور سجاوٹ قابل دید تھی۔۔

اوپر والے پورشن میں اپنا کمرہ دکھانے کے بعد آخری بیڈ روم کے سامنے رک کر سعد نے دستک دینے کو ہاتھ اٹھایا مگر پھر رک گیا۔۔

"کیا ہوا؟" ماہین نے اس سے پوچھا۔۔

"سوچ رہا ہوں شیر کی کچھار میں داخل کیسے ہوں۔"

"کیا مطلب کیسے داخل ہوں؟" ماہین کے خاک پلے نہ پڑا اس نے کیا کہا ہے۔۔

" مطلب یہ کہ ایک بھائی بن کر جاؤں یا ایک جونئیر آفیسر۔۔ "اس نے چہرے پر معصومیت طاری کرتے ہوئے کہا۔۔ ماہین اسکا دکھ بھرا انداز دیکھ کر مسکرائے بنا نہ رہ سکی۔۔اسے ہادی پر غصہ بھی آرہا تھا جو سعد سے اس قدر سختی برتتا تھا۔۔ حالانکہ سعد صرف ڈرنے کی اداکاری کر رہا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"چلو رہنے دو اپنے بھائی کو۔۔ مجھے ٹیرس دیکھنا ہے۔۔" ماہین نے اسکی مشکل دور کر دی۔۔
"چلیں پھر ٹیرس پر چلتے ہیں۔۔ میرے اور بھائی کے کمرے کے ساتھ جو ٹیرس ہے وہاں۔۔ شام کو وہاں بیٹھنا مجھے بہت پسند ہے۔۔" سعد اسے لیے ٹیرس پر آ گیا۔۔
"تم ہمیشہ اپنے بھائی کے کمرے میں جانے سے پہلے ایسے ہی ڈرتے ہو کیا؟" ریلنگ سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے ہوئے ماہین نے اس سے پوچھا۔۔
"ارے نہیں میں بھلا کیوں ہمیشہ ڈرتا ہوں۔۔ ہاں بس جب جب وہ کمرے میں ہوتے ہیں تب تب جانے سے ڈرتا ہوں۔۔" ماہین کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔
وہ اب ریلنگ سے نیچے جھانک رہی تھی۔۔
"شکر ہے حیدر بھائی ایسے نہیں ہیں۔۔" ماہین نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔
"حیدر بھائی ہیں کہاں؟ اس دن پارٹی کے بعد نظر نہیں آئے۔۔ نہ ہی ان دونوں نے اب تک مجھ سے اس دن کا بدلہ لیا ہے۔۔ یہ خاموشی ضرور کسی طوفان کی آمد کا پتہ دیتی ہے۔۔ مجھے ان دونوں سے ہوشیار رہنا پڑے گا۔۔" سعد سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔۔
"حیدر بھائی اپنی فیانسی سے ملنے گئے ہیں۔۔"
"کیا فائدہ ملنے جانے کا۔۔ کم سے کم حیدر اور ہادی بھائی سے میں کسی لڑکی سے ایک اچھی اور یادگار ملاقات کی امید نہیں رکھ سکتا۔۔ ان دونوں میں سے اگر ایک لڑکی ہوتا تو اب تک میں انکی شادی کرا چکا ہوتا۔۔ ان دونوں کی دوستی، پیار اور انڈرسٹینڈنگ کمال کی ہے" --
"ہاں اسکا اندازہ تو اس گھر میں جگہ جگہ لگی ان دونوں کی تصویروں کو دیکھ کر ہو گیا ہے۔۔" ماہین نے بھی تبصرہ کیا۔۔
"ویسے آپکو کیسے لگے ہادی بھائی۔۔؟ سب لڑکیاں انھیں دیکھنے کے بعد انہی سے امپریس نظر آتی ہیں۔۔ مگر یہاں ایسا کچھ نظر نہیں آرہا۔۔" اس نے ماہین سے پوچھا۔۔
"سچی سچی بتا دوں مجھے وہ کیسے لگتے ہیں۔۔ تم انھیں بتاؤ گے تو نہیں؟" کچھ دیر پہلے کا غصہ پھر سے عود آیا تھا۔۔ وہ ذرا آگے کو ہو کر شرارت سے بھرپور انداز میں کہہ رہی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"بالکل نہیں بتاؤں گا۔۔" سعد نے فوراً ہامی بھری۔۔

"تم انہیں شیر کہتے ہو نا۔۔ مجھے وہ شیر نہیں ببر شیر لگتے ہیں۔۔ جن کی دھاڑ سے در و دیوار لرز اٹھتے ہیں۔۔ وہ تم پر غصہ کرتے ہیں تو تم انہیں سخت دل بولتے ہو۔ ارے وہ واقعی سخت دل ہیں۔۔ اس دن کیسے کہہ رہے تھے مجھے کہ آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔۔ حالانکہ چہرے پر بارہ بجے ہوئے تھے۔۔ وہ کھڑوس، اکڑو، سڑیل اور نیم چڑا کریلا۔۔۔"

"ماہی آپی بس کریں ایک منٹ۔۔" اس نے ماہ وِن کو ٹوکا۔۔

"نہیں۔۔ تم آگے سنو تو۔۔ چلتے ایسے ہیں جیسے کسی سلطنت کے شہزادے ہوں۔۔ ان لڑکیوں نے انکی فضول تعریف کر کر کے انکا دماغ ساتویں آسمان کو پہنچا دیا ہے۔۔ اتنی اکڑ تو انکے کلف لگے کپڑوں میں نہیں ہوتی جتنی ان میں ہے۔۔ رکو میں بتاتی ہوں وہ کیسے بات کرتے ہیں" وہ ذرا پیچھے کو ہوئی۔۔ سعد آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا جو اسکی کوئی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھی۔۔ ماہین نے گردن کو ذرا اوپر اٹھایا۔۔ کندھوں کو ایک دم فوجی سٹائل میں کھڑا کیا۔۔

"سعد! بی ہیو لائک این آفیسر۔۔ تم اب بچے نہیں رہے۔۔" وہ اپنی آواز کو بھاری کرتے ہوئے ہادی کے سٹائل میں کہہ رہی تھی۔۔

"کھانا دس بجے کھانا تھا سعد تم لیٹ کیوں ہو؟" سعد ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔۔

"اور اپنی بیوی سے ایسے بات کیا کریں گے۔۔" وہ میرس کے وسط میں کھڑی ہو کر سعد کو بتانے لگی۔ "دس بج رہے ہیں اور تم ہنس رہی ہو۔۔ تم جانتی نہیں ہو یہ رولز کے خلاف ہے۔۔ جاؤ باہر لان کے دس چکر کاٹ کر آؤ۔۔" یہ کہہ کر وہ خود بھی ہنسنے لگی۔۔

سعد نے ہنسی روک کر اسکے کندھے سے پیچھے دیکھا اور بولا۔۔ "بھائی! ماہی آپی تو آپ سے زیادہ اچھی آپکی ایکٹنگ کر لیتی ہیں۔۔ آپکو مجھ سے بھی زیادہ اچھی طرح جان گئی ہیں۔۔ اور اس سے زیادہ اچھی طرح بیان کر دیا ہے آپکو۔۔" سعد مشکل سے اپنی ہنسی روکے ہوئے تھا۔۔ ماہین ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔۔ جب اسے بات سمجھ میں آئی تو اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ مڑ کر پیچھے کھڑے ہادی کو دیکھتی۔۔ جو دونوں بازوں سینے پر لپیٹے اسکے تجزیے سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"کافی گہرائی میں جا کر تجزیہ کیا ہے انہوں نے میرا۔۔" ہادی کی سنجیدہ سی آواز گونجی۔۔

"کھڑوس، اکڑو۔۔ نیم چڑا کریلا اور۔۔۔" ہی کہہ کر ہادی اپنے لیے منتخب کیے گئے نام یاد کرنے کو رکا۔۔

"اور سڑیل ۔۔۔" کہتے ساتھ ہی ماہین نے اپنی زبان دانتوں تلے دبا دی۔۔

"تم مجھے بتا نہیں سکتے تھے ایڈیٹ۔۔" ماہین نے سرگوشی کے انداز میں سامنے کھڑے سعد کو ڈپٹا۔۔

"میں تو کہہ رہا تھا چپ کر جائیں مگر آپ۔۔ آپ نے شیر کی کچھار میں جانے کی بجائے شیر کے سامنے کھڑے ہو کر اسے للکارا ہے۔۔ اب وہ ہمارا کیا حال کرے گا؟۔۔ آپ تو مہمان ہیں آپکا لحاظ کر لیں گے۔۔ مگر مجھے الٹا لٹکا دیں گے یہ۔۔" وہ مسکین صورت بنائے کہہ رہا تھا۔۔

"ماہی ! جلدی آؤ بیٹا۔۔ کافی وقت ہو گیا ہے۔۔" لان سے سعدیہ بیگم کی آواز آئی تو ماہین کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔۔

"جی مما ابھی آئی۔۔" یہ کہہ کر اس نے بنا ادھر ادھر دیکھے نیچے کی طرف دوڑ لگا دی۔۔ سعد بھی اسکے پیچھے پیچھے تھا۔۔

"ارے بیٹا۔ دھیان سے۔۔ چوٹ لگ جائے گی تمہیں گر کر۔۔ ایسے کیوں بھاگ رہی ہو۔۔ کوئی پیچھے لگا ہے کیا تمھارے" سعدیہ بیگم نے اسے بھاگتا دیکھ کر ٹوکا۔۔

"کوئی نہیں آنٹی۔۔ ببر شیر لگا ہے ساتھ۔۔" ہادی کی آواز کانوں سے ٹکرائی تو اسکا چہرہ مارے خفت کے سرخ ہو گیا۔۔ ہادی نے مسکراتے ہوئے یہ منظر دیکھا۔۔

"یہ اگر ڈاکٹر نہ ہوتیں تو ایک بہت اچھی ایکٹر ہوتیں۔۔" سعد نے ایک اور وار کیا۔ وہ سر جھکائے کھڑی رہی۔۔

"اسلام علیکم آنٹی۔۔ ! کیسی ہیں آپ؟" ہادی سعدیہ بیگم کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"وعلیکم سلام بیٹا میں ٹھیک ہوں اللہ کے کرم سے۔۔" انہوں نے نرمی سے جواب دیا۔۔

"آنٹی آپ پہلی بار ہمارے گھر آئی ہیں۔۔ کھانا کھائے بغیر تو ہم آپکو جانے نہیں دیں گے۔۔" ہادی نے انکے ساتھ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"بیٹا پھر کبھی سہی۔۔ آج پہلے ہی کافی وقت ہو چکا ہے۔۔ "

"ارے آنٹی کوئی دیر نہیں ہوئی۔۔ حیدر بھی ابھی لیٹ آئے گا اور پہلے مجھ سے ملنے آئے گا۔اور میں رات کو اسے یہیں روک لوں گا۔۔پاپا بھی آپ لوگوں سے مل لیں گے۔ کافی وقت ہو گیا ہے انھیں بھی آپ سے ملے ہوئے ۔۔" ہادی نے آخر کار انھیں منا کر ہی دم لیا۔۔

سعدیہ بیگم اور ہادی لاؤنج میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔۔ جبکہ سعد اور ماہین ہادی کے ڈر سے کچن میں راشدہ بیگم کے ساتھ کچن میں موجود تھے۔۔

"موسم کی صورتحال کیسی ہے؟" ماہین نے سرگوشی میں سعد سے پوچھا۔۔

"گرج چمک کے ساتھ بارش کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔۔ یہ موسم سمجھیں کشمیر کا موسم ہے۔۔ کسی بھی وقت بدل سکتا ہے۔۔ میں حیران ہوں اتنے بادل آنے کے بعد بھی آج موسم خوشگوار کیسے ہے۔۔ " اس نے بھی سرگوشی میں ہی جواب دیا۔۔

کھانے کی میز پر بھی دونوں نے شرافت کا بھرپور مظاہرہ کیا اور محض موسم کی صورتحال پر ہی تجزیہ کرتے رہے۔۔

سعد آئس کریم لینے باہر گیا تو ماہین بھی لان میں چہل قدمی کرنے لگی۔۔

آہٹ پر اس نے مڑ کر دیکھا تو ہادی چند قدم دور کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ وہ چلتا ہوا اس کے پاس آ کھڑا ہوا۔۔

"آئی ایم سوری۔۔ " اس خاموشی کو ماہین کی آواز نے توڑا۔۔

"اٹس اوکے۔۔ " ہادی نے سر جھکا کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"آپ آرمی والوں سے اتنا چڑتی کیوں ہیں؟" ہادی نے سامنے لگے پھولوں کو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔

" ایسا نہیں ہے۔۔ میں چڑتی نہیں ہوں۔۔ میرے پاپا ایک آرمی آفیسر تھے اور وہ میرے آئیڈیل تھے۔۔ بس ایک ڈر دل میں بیٹھ گیا ہے آرمی میں موجود خود سے جڑے لوگوں کو لے کر۔۔ حیدر بھائی کو لے کر دل ہر وقت ہولتا رہتا ہے۔۔" وہ اتنی معصومیت سے ہادی کو یہ سب بتا رہی تھی کہ اسے محسوس ہو رہا تھ جیسے کوئی بچہ کسی حادثے سے خوفزدہ ہو۔۔

"ماہی! حادثے تو کسی کے ساتھ بھی ہو سکتے ہیں۔۔ ضروری نہیں کہ ان حادثوں کا تعلق آرمی سے ہو۔۔ یا اسکا مطلب یہ نہیں کہ حادثے صرف آرمی فیملیز کے ساتھ ہی پیش آ سکتے ہیں۔۔۔" ہادی نے نرمی سے اسے سمجھایا۔ حیدر نے اسے ماہین کے اس ڈر کے متعلق بتایا تھا۔۔ اسے اندازہ نہیں تھا کہ یہ خوف اس کے دل میں بہت اندر تک اپنی جڑیں پھیلا چکا ہے۔۔

"ایک آفیسر کی فیملی کو ایک آرمی آفیسر کی فیملی ہونے پر فخر ہوتا ہے ماہی۔۔" ہادی نے ماہین کے لیے حیدر کے منہ سے ہمیشہ ماہی کا لفظ ہی سنا تھا اسلیے وہ اسے ماہی ہی کہہ رہا تھا۔۔

"یتیم کہلانا کسی کے لیے قابل فخر بات نہیں ہوتی میجر ہادی"

"مگر ایک شہید کی بیٹی کہلانا بہت فخر کی بات ہوتی ہے ماہی۔۔ "

"میں ایک لمحے کے لیے بھی انہیں بھول نہیں پاتی۔۔ ہمیں انکی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔۔ ہر پل ہر لمحہ۔۔۔"

"تم سے زیادہ اس ملک کو انکی ضرورت تھی ۔۔ تبھی تو اللہ نے انہیں شہادت کا رتبہ دے دیا۔۔ اور اللہ تو بہتر نہیں بہترین فیصلے کرتا ہے نا۔۔" وہ اسکا خوف دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

"مجھے پاپا بہت یاد آتے ہیں ۔۔ آپ نہیں جانتے جب پاکستانی پرچم لا کر مما کے ہاتھ میں تھمایا گیا تھا تو مجھے اس پرچم سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔" وہ آنکھیں بند کیے دکھ سے ان لمحوں کو یاد کر رہی تھی۔۔

"یہی جھنڈا جب انکے سینے پر سجا ہوتا تھا تو انکے لیے فخر کا باعث تھا۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مجھے حیدر بھائی کے لیے بھی ڈر لگتا ہے۔۔ اللہ نہ کرے پاپا کی طرح وہ بھی۔۔" اس نے دکھ کی شدت سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔

"آرمی والے اللہ کی رضا کے لیے راہحق میں لڑتے ہیں۔۔ تو انکی حفاظت بھی اللہ خود ہی کرتے ہیں۔۔" وہ نرمی سے اسے قائل کر رہا تھا۔۔

"جو بھی ہے۔۔ میرا دل ڈرتا ہے۔۔ بھائی کے لیے۔۔ اب سعد کے لیے بھی۔۔۔"

ذیشان صاحب جانے کب وہاں آ کھڑے ہوئے تھے۔۔ وہ اسکی بات سن کر مسکراتے ہوئے آگے بڑھے۔۔

"جانتی ہو والدین کے لیے یہ بہت فخر کی بات ہوتی ہے اگر انکے بچے آرمی میں ہوں۔۔" انہوں نے نرمی سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔ وہ لمس ماہین کو بالکل اپنے پاپا کے لمس جیسا لگا۔۔ وہ انکے سینے سے جا لگی۔

"خاکی وردی پہنے، جان کی بازی لگانے کو تیار کھڑے بیٹے ایک باپ کی وہ طاقت ہوتے ہیں جس کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔۔"

وہ اسے ساتھ لگائے اسکا خوف زائل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

"میری، میجر جنرل ذیشان، کی زندگی کا سب سے یادگار لمحہ تھا وہ جب میرے دونوں بیٹے سعد اور ہادی یونیفارم میں ملبوس، سینے پر پاکستانی جھنڈا سجائے میرے سامنے کھڑے تھے۔۔" وہ مسکراتے ہوئے ان لمحوں کی خوبصورتی میں کھو گئے۔۔

"میں ذرا منظر سے غائب کیا ہوا۔۔ لوگوں نے رقیبوں سے دوستی کر لی۔۔" سعد کی آواز پر سب نے اسے مڑ کر دیکھا۔ وہ آئسکریم پیک ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا۔۔

"مگر آپ لوگ جتنا مرضی ٹرائی کر لیں۔۔ یہ آپ لوگوں سے امپریس نہیں ہو گی۔۔ کیونکہ یہ میری پارٹی سے ہیں۔۔ اینٹی فوجی پارٹی سے۔۔" سعد مسکراتے ہوئے ہادی اور ذیشان صاحب کو چڑا رہا تھا۔

"تھوڑی شرم کر لو۔۔ ایک آرمی فیملی کا حصہ ہونے اور خود ایک آرمی آفیسر ہونے کے باوجود تمہاری یہ سوچ ہے۔۔" ذیشان صاحب نے اسے شرم دلانی چاہی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"پاپا اسکی باتوں میں مت آئیں۔۔ یہ ویسے تو بہت کچھ بولتا ہے۔۔ مگر اصل میں یہ ایک ذمہ دار آرمی آفیسر ہے جو اپنی ڈیوٹی کے معاملے میں کبھی کاتاہی نہیں کرتا۔۔ آپ اسے ڈانٹیں مت" ہادی نے انکی بات پر فوراً سعد کی حمایت کی۔۔

"ایک منٹ ایک منٹ بھائی۔۔ آپ نے کیا کہا ہے؟ میں نے ٹھیک سے سنا نہیں۔۔ پھر سے کہیں ایک بار۔۔" وہ ذرا آگے کو ہو کر ہادی سے کہہ رہا تھا۔۔

"مجھے یقین نہیں آرہا آپ نے میری تعریف کی ہے۔۔" وہ بے یقین تھا۔۔

ہادی نے محبت بھری نظروں سے سعد کو دیکھا۔۔ جو بظاہر تو لا ابالی اور غیر سنجیدہ نظر آتا تھا۔۔ مگر ڈیوٹی پوری کرنے کے معاملے میں سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار رہتا تھا۔

"میں کوئی آپکی گرل فرینڈ نہیں ہوں جس نے آپکے ایک بار i love you کہنے پر آپکو دوبارہ i love you بولنے کا کہہ دیا ہے اور آپ ایسی خراب نظروں سے مجھے دیکھ رہے ہیں۔۔" یہ کہہ کر اس نے اندر کی طرف دوڑ لگانی چاہی مگر ہادی نے اسے کالر سے پکڑ کر دبوچ لیا۔۔ وہ دہائی دیتا رہ گیا۔۔

"اس یادگار لمحے پر ایک سیلفی ہو جائے۔۔؟ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے میری تعریف کا۔۔" سعد نے مسکرا کر کہتے ہوئے ہادی اور ذیشان صاحب کے ساتھ ایک تصویر لی۔۔

"آپ بھی آسکتی ہیں۔۔ بر شیر اپنے فادر کے سامنے بالکل بھی نہیں دھاڑتا۔ اسلیے ڈریں مت۔۔" سعد نے شرارت سے ماہین کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

وہ چلتی ہوئی آکر ذیشان صاحب کے ساتھ آ کھڑی ہوئی۔۔ کیمرے کی آنکھ نے ان مسکراتے لمحوں کو قید کر لیا۔۔

shamsa iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"برخوردار۔ تم اپنی حرکتیں درست کر لو اور ذرا سنجیدہ ہو جاؤ۔" ذیشان صاحب نے سعد کو ہادی کے ساتھ الجھتے دیکھ کر اسے کہا۔

"مجھے لگتا ہے یہ سنجیدہ کسی دور میں پاپا آپکی محبت رہی ہو گی۔۔ اب آپ اتنی ہی محبت مجھ سے کرتے ہیں۔۔ اسلیے ہر وقت مجھے سنجیدہ ہونے کے مشورے دیتے رہتے ہیں۔۔ اب آپکو کون بتائے کہ میں سعد ہوں سنجیدہ نہیں۔۔ مگر آپکی آنکھوں پر تو محبت کی پٹی بندھی ہے۔۔" سعد نے جس طرح سے چہرے پر مظلومیت طاری کرتے ہوئے دہائی دی اس پر ان سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

"تمھارا ہی او میرا بہت اچھا دوست ہے۔۔ تمھاری ہر پل کی رپارٹ ہوتی ہے میرے پاس۔۔ میں اسے کہتا ہوں کہ تمھاری ان حرکتوں پر وہ تمہیں چیکنگ دے۔۔ تمہیں سدھارے مگر وہ کہتا ہے جب وہ اس دور میں ہوتا تھ تو وہ بھی ایسا ہی تھا۔۔ تمہیں دیکھ کر اسے اپنی جوانی کے دن یاد آ جاتے ہیں۔۔ اسلیے وہ بھی تمہیں کچھ نہیں کہتا۔" ذیشان صاحب نے اسے دیکھ کر افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا تو پاپا پھر آپ مجھے انکی جوانی کے سارے افیئرز بتا دیں۔۔ تاکہ میں انھیں بلیک میل کر کے آسانی سے آؤٹ پاس لے سکوں آسانی سے۔۔" انکی اس بات پر ماہین مسکرا دی۔۔

"مسکراتی رہا کریں۔۔ آپ مسکراتے ہوئے اچھی لگتی ہیں۔۔" ہادی نے ذیشان صاحب کے جانے کے بعد دھیرے سے ماہین سے کہا۔

"یہ تو اچھی لگتی ہیں۔۔ مگر یہ بات مت بھولیں کہ انھیں آپ کڑوے کریلے لگتے ہیں۔۔ اسلیے تعریف کر کے امپریس کرنے کی کوشش مت کریں۔۔ یہ کوشش بیکار جائے گی۔" سعد ماہین کو لے کر آگے بڑھ گیا۔ آگے بڑھتے ہوئے ماہین نے پلٹ کر دیکھا۔۔ ہادی لان میں کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"ماہی آپی۔۔!" سعد نے فوراً انکی یہ حرکت نوٹ کی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"کہیں آپ بھی تو امپریس نہیں ہو گئی ہیں ہادی بھائی سے۔۔ اتنی دیر تو نہیں ہوئی تھی مجھے باہر گئے ہوئے۔۔" سعد نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔

" ان سے کوئی بھی امپریس نہیں ہوتا۔۔۔ وہ سب کو خود ہی امپریس کر لیتے ہیں۔۔ اسلیے جیلس مت ہو۔۔" ماہین کی بات پر وہ پورا اسکی جانب گھوم گیا۔۔

"یعنی کہ آپ بھی؟" وہ صدمے سے کہہ رہا تھا۔۔

"تم زیادہ ہینڈسم ہو۔۔ رینک کم ہے تو کیا ہوا۔۔ میں ان سے ڈ؟؟زیادہ تم سے امپریس ہوئی ہوں۔ڈونٹ وری۔۔۔ آرمی آفیسر ہوتے ہوئے بھی اتنے زندہ دل ہو۔۔" اس نے مسکر کے سعد کے سر پر چپت لگائی اور اسکے ساتھ اندر کو بڑھ گئی۔۔

....

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

رات چپکے چپکے گزر رہی تھی اور وہ ٹیرس پہ بیٹھی آسمان کو دیکھ رہی تھی۔۔
ہجر کی گھڑیاں میرا مقدر کیوں بنا دی گئی ہیں؟ اے اللہ کیوں وہ مجھ سے جدا ہو گیا ہے؟" وہ شکوہ کناں تھی۔۔ آنسو اسکے گالوں کو بھگو رہے تھے۔۔

"کیا ساری زندگی ساتھ نبھانے کا، قدم قدم ساتھ چلنے وعدہ کرنے والے ایسے بھی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں کہ مڑ کر کبھی حال تک نہیں پوچھتے؟ یہ نہیں پوچھتے کہ کہو کیسی گزر رہی ہے میرے بغیر زندگی۔۔؟ میرے وعدے، میری قسمیں اور میں تمہیں یاد نہیں آتا۔۔۔؟" آنکھوں سے مسلسل بہنے والے آنسو اسکے گالوں کو بھگو رہے تھے۔۔۔

"میری یہ کبھی ختم نہ ہونے والی آزمائش مجھے اندر ہی اندر ختم کر دے گی۔۔ میرا نقصان بہت بڑا ہے یا رب۔۔ مجھے تیرا سہارا چاہیے۔۔۔" وہ اب گڑگڑا رہی تھی۔۔۔

"میں رات کو سو نہیں سکتی میرے اللہ۔ لوگ اکیلے نہیں سوتے کہ انہیں نیند نہیں آتی۔۔ مگر مجھے خوابوں کے خوف سے نیند نہیں آتی۔۔ میں خواب میں بھی اسے خود سے دور جاتا دیکھ کر ڈر جاتی ہوں۔۔ یا اللہ تو مجھے صبر دے۔۔ مجھے صبر کرنے والوں میں شامل کر۔۔ مجھے اس ہجر کو برداشت کرنے کا حوصلہ دے۔۔۔"

اسکی سسکیاں فضا میں گونج رہی تھیں۔۔

"اسکے خواب کچھ اور تھے۔۔ اسکی منزل کوئی اور تھی ۔۔ پھر بھی میں اس سے محبت کر بیٹھی۔۔ مگر وہ مجھ سے زیادہ محبت کسی اور سے کرتا تھا۔۔اور اسکی محبت بھی اتنی پاکیزہ تھی کہ میں اس پر اعتراض بھی نہ کر سکی۔۔۔" وہ اپنے نقصان پہ دکھی تھی۔ ایسا نقصان جس کا مداوا کبھی نہیں ہو سکتا تھا۔۔

مجھے الہام ہوتا تھا
میرا وجدان کہتا تھا
وہ چھٹی حس جو ہوتی ہے
مجھے اکثر بتاتی تھی
تمہارے خواب اونچے ہیں
میرے تم ہو نہیں سکتے.

Shama Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"پی ایم اے کا پہلا سال ہی مشکل گزرتا ہے۔۔ پھر جیسا مزہ وہاں آتا ہے ویسا مزہ کہیں نہیں آتا۔۔۔جب وہاں سے جانے کا وقت آتا ہے تو سبھی اداس ہوتے ہیں۔۔ " سعد لاؤنج میں بیٹھا سعدیہ بیگم ،راشدہ بیگم ، ذیشان صاحب اور ماہین کو کمپنی دے رہا تھا۔۔ ہادی اور حیدر لان میں بیٹھے باتوں میں مصروف تھے

"بس وہاں نیند پوری نہیں ہوتی اور رہی سہی کسر ہادی بھائی کی پنشمنٹ پوری کر دیتی ہے" وہ مسکین سی صورت بنائے کہہ رہا تھا۔۔

اتوار کا دن تھا۔۔ اسلیے ذیشان صاحب نے ماہین ، حیدر اور راشدہ بیگم کو ڈنر پر انوائٹ کیا تھا۔۔ وہ کھانے سے پہلے خوش گپیوں میں مصروف تھے جب ہادی کی آواز نے سب کو متوجہ کر لیا۔۔

"سعد!" ہادی فون ہاتھ میں پکڑے اندر داخل ہوا تھا۔۔

"یونٹ سے کال آئی ہے۔۔ تمہیں اپنی یونٹ کے ساتھ وزیرستان جا کر پوسٹ کمانڈ سنبھالنی ہو گی۔۔ تمہیں ابھی نکلنا ہو گا۔۔۔"

"ارے واہ۔۔ اس پوسٹ کی کمانڈ تو ارسلان کے پاس ہے۔۔ اتنے دنوں بعد اس سے ملوں گا۔۔ اپنا تو جگر ،دل ، گردہ سب کچھ ہے وہ۔۔ " سعد مسکراتے ہوئے بولا۔۔

" لگتا ہے وہ لیو پر جانے کی تیاری کر رہا ہے اسلیے مجھے اسکی جگہ بلایا گیا ہے۔۔ آپکی بات ہوئی ہے اس سے؟" وہ مسکرا کر اپنے سب سے اچھے دوست کا ذکر کر رہا تھا۔۔

ہادی اور حیدر دونوں نے ہی اس سے نظریں چرائیں۔۔ سعد کا مسکراتا چہرہ یک دم سنجیدہ ہوا۔۔

"کچھ ایسا ہوا ہے بھائی جو آپ دونوں مجھ سے چھپا رہے ہیں۔۔ یا مجھے بتانا نہیں چاہ رہے؟"

حیدر نے آگے بڑھ کر سعد کو گلے لگایا۔۔ حیدر جانتا تھا کہ سعد اور ارسلان کی دوستی کتنی گہری تھی اور دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کتنے اٹیچڈ تھے۔۔

" کل رات کی فائرنگ میں۔۔ " حیدر کی زبان ایک لمحے کو اٹکی۔۔ " ارسلان شہید ہو گیا ہے۔۔ سعد۔۔۔" حیدر نے آہستہ سے اسکے کانوں میں صور پھونکا۔۔ چند پل کے لیے وہاں موجود ہر شخص ساکت ہو گیا تھا۔۔ سعد کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔۔

ذیشان صاحب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔۔ حیدر ابھی بھی سعد کو ساتھ لگائے کھڑا تھا۔۔ وہ ایک دوست ، ایک بڑے بھائی کا فرض نبھا رہا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"انا للہ ہی و انا الیہ راجعون۔۔" سعد نے بہت ضبط سے یہ الفاظ ادا کیے تھے۔۔۔ اسکی آنکھوں کی بڑھتی سرخی اسکے ضبط کی گواہی دے رہی تھی۔۔ حیدر نے اسے خود سے الگ کیا۔۔

"وہ جس حد تک اپنا فرض پورا کر سکتا تھا اس نے کیا ہے۔۔ اب وہ اپنا فرض اور اپنی ذمہ داری تمہارے حوالے کر کے گیا ہے۔۔ تم پر یہ قرض ہے۔۔ جو تمہیں ادا کرنا ہے۔۔" حیدر اس مشکل وقت میں اسے حوصلہ دے رہا تھا۔۔ ہادی بھی آگے آیا۔۔ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دیا۔ سعد اسکے گلے لگ گیا۔۔

"وہ کہتا تھا وہ شہادت میں مجھ سے بازی لے جائے گا۔۔ اس نے جو کہا وہ کر دکھایا۔۔ اس نے اپنا آپ قربان کر دیا۔۔ وہ جیت گیا ہمیشہ کی طرح۔۔ ہمیشہ کے لیے۔۔" ایک آنسو اسکی آنکھوں سے گرا تھا۔۔ ایک ایسے دوست کے لیے جو اس ملک کے لیے اپنی جان وار گیا تھا۔۔ اور اپنے پیچھے بہادری کی عظیم مثال کے ساتھ ساتھ کچھ روتی آنکھیں چھوڑ گیا تھا۔۔

وہ تین بہنوں کا اکلوتا بھائی، ماں باپ کا اکلوتا لخت جگر۔۔۔ اپنا فرض ادا کرتے ہوئے شہادت جیسے عظیم رتبے پر فائز ہو گیا تھا۔۔

"تم ٹھیک ہو؟ تم ڈیوٹی جوائن کرنے کی حالت میں نہیں ہو کیا؟۔۔ میں جانتا ہوں یہ تمہارا لیے ایک مشکل مرحلہ ہے۔۔" ہادی نے نرمی سے پوچھا۔۔

"یہ ڈیوٹی ایک فرض کے ساتھ ساتھ ایک قرض بھی ہے بھائی۔۔ میں ارسلان کی مجھے دی گئی ذمہ داری اچھے سے نبھاؤں گا۔۔ اس نے میرا نام لیا۔۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اسے اپنے آخری وقت میں بھی میں یاد تھا اور اسے مجھ پر بھروسہ تھا کہیں یہ کر سکتا ہوں۔۔" سعد نے دکھ بھرے لہجے میں ہادی سے کہا۔۔

"چلو۔۔ پھر تیار ہو جاؤ۔۔ نکلنے کی تیاری کرو۔۔" حیدر نے اسکا کندھا تھپکتے ہوئے کہا۔۔

ماہین دکھ میں گھری بیٹھی تھی۔۔ حیدر نے کئی بار اس سے ارسلان کا ذکر کیا تھا۔۔ اور ہر بار وہ اسکے لیے یہی کہتا تھا۔۔ "ارے آپی۔۔ ارسلان تو اپنی جان ہے۔۔ وہ میرا کرائم پارٹنر ہے۔۔ میرا جگر۔۔ میرا دوست۔۔ ہم دونوں کی دوستی سے سب واقف ہیں۔۔ لوگ رات کو اپنی گرل فرینڈ منگیتر اور بوائے فرینڈ کے میسج کا انتظار کرتے ہیں۔۔ اور میں ارسلان کے میسج کا۔۔"

ماہین جانتی تھی یہ ایک بڑا دکھ ہے اسکے لیے۔۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ذیشان صاحب نے بھی اسے حوصلہ دیا۔۔

سعد کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔ سعدیہ بیگم اور راشدہ بیگم کی آنکھیں اشکبار تھیں۔۔ وہ سب ہی لیفٹیننٹ ارسلان شہید کے گھر جا کر اسکے والدین سے ملنے کا سوچ چکے تھے۔۔ لنچ ٹائم کے بعد سعد لاؤنج میں داخل ہوا۔۔ خاکی وردی پہنے ، سینے پر جھنڈا سجائے۔۔ کندھے پر دو ستارے سجائے جب وہ ذیشان صاحب کے سامنے آ کھڑا ہوا تو اس وقت وہ انھیں واقعی ایک قابل فخر بیٹا لگ رہا تھا۔۔

"بیٹا کھانا کھا لیتے تھوڑا سا اگر۔۔ "راشدہ بیگم نے اپنے لختِ جگر کو دیکھا۔۔ جس کا دکھ اس وقت بہت بڑا تھا۔۔

"مما راستے میں کھا لوں گا۔۔ مجھے جلدی نکلنا ہے۔" اس نے انہیں گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔

"سب اچھے سے ہینڈل کر لو گے جوان؟" ذیشان صاحب نے اسے گلے لگاتے ہوئے پوچھا۔۔

"یس سر۔۔ قرض اور فرض پورا کرنے میں میں کوتاہی نہیں کروں گا۔۔ میں ارسلان کا قرض اور اس وردی کا فرض پوری ذمہ داری سے ادا کروں گا۔۔"

ان سے ملنے کے بعد وہ راشدہ بیگم کے پاس آیا۔۔ انہوں نے بھی اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر اسے دعائیں دیں۔۔

"ماہی آپی!" اس نے سر جھکا کر آنسو بہاتی ماہین کو پکارا۔۔

ماہین نے سر اٹھایا۔۔ یونیفارم میں ملبوس وہ اسے دل کے بہت قریب محسوس ہوا۔۔وہ اس وردی میں نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا۔۔ ماہین نے دل میں بے اختیار ماشا اللہ کہا۔۔ وہ اس وقت واقعی ایک ذمہ دار آفیسر لگ رہا تھا۔۔ کیسے لمحوں میں اسکا اتنا بڑا نقصان ہو گیا تھا۔۔ اور وہ اس دکھ کو اس وردی کے نیچے موجود دل میں دبا کر اپنے فرض کی ادائیگی کو تیار کھڑا تھا۔۔

کہاں سے آتا ہے ان آرمی والوں کے دلوں میں اتنا حوصلہ۔۔ کیسے یہ اتنے بڑے بڑے دکھ برداشت کرنے کے بعد بھی فرض کی ادائیگی کو ہر دم تیار کھڑے نظر آتے ہیں۔۔۔ گھر میں ماں باپ کا جنازہ قبر کے دہانے پر ہوتا ہے اور یہ خاکی وردی والے بندوق ہاتھ میں اٹھائے سرحد پر کھڑے دشمن سے لڑ رہے ہوتے ہیں۔۔ یہ کہاں سے لاتے ہیں اتنا حوصلہ۔۔ اپنی جان سے پیارے اپنوں کو کھو کر بھی اتنے پر عزم ہوتے ہیں۔۔ کہاں سے آتا ہے انکے پاس حوصلے کا اتنا بڑا خزانہ۔۔۔ قارون کے خزانے سے بھی بڑا خزانہ۔۔ جسے یہ وقت پڑنے پر فراخدلی سے استعمال کرتے ہیں۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ہمت مت ہارنا سعد۔۔۔ اپنے دوست کے لیے دعا کرنا۔۔ میں جانتی ہوں یہ نقصان بہت بڑا ہے مگر مجھے یقین ہے تم اس امتحان میں کامیاب رہو گے۔۔ اور۔۔" اسکے آنسو گالوں کو بھگو رہے تھے۔۔

"اور میں تمھیں بہت مس کروں گی۔۔ ارسلان کی تین بہنیں ہیں۔۔ تمھاری ایک ہی بہن ہے۔۔ اسکے لیے تمھیں صحیح سلامت واپس آنا ہے۔ اور" اب اسکا گلہ رندھ گیا تھا۔۔ "اور بس میں تمھیں بہت مس کرونگی۔۔"

"میں بھی آپکو بہت مس کرونگا۔۔ میں جلدی واپس آؤنگا۔۔"

"اپنا خیال رکھنا سعد۔۔ میں تمھارے لیے روز دعا کروں گی" سعد نے ماہین کا سر تھپکا۔۔ ایک مان تھا ایک بھائی کا ایک بہن کے لیے۔۔

"سعد! دیر ہو رہی ہے۔ چلو اب آ جاؤ۔۔ میں اور حیدر تمھیں سٹیشن تک چھوڑ آتے ہیں۔۔ آگے یونٹ کی گاڑی پہنچ جائے گی۔۔ وہ تمھیں لے جائے گی۔۔" ہادی نے اسے پکارا تو وہ گیٹ کی جانب چل دیا۔۔

"میں تمھیں نہیں کہوں گا کہ ڈیوٹی اچھے سے پوری کرنا۔۔ کیونکہ میں جانتا ہوں میرا بھائی اپنا فرض ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کرے گا۔۔ تم ایک ذمہ دار آرمی آفیسر ہو اور مجھے تم پر فخر ہے۔۔" ہادی اسکے ساتھ چلتے ہوئے اس سے کہہ رہا تھا۔۔ یہ اعتماد یہ یقین ایک اعزاز تھا ایک حوصلہ تھا اس مشکل گھڑی میں۔۔۔ ایک بھائی کی طرف سے۔۔

وہ سب کو خدا حافظ کہتا ہوا ہادی اور حیدر کے ساتھ رخصت ہو گیا۔۔۔ دل میں ایک۔ سب سے اچھے اور قریبی دوست کا دکھ دبائے وہ منزل کی طرف رواں دواں تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

فون کی بیل بجی۔۔ وہ جو سامنے رکھے بلوچستان کے نقشے پر کچھ نشان لگا رہا تھا اس نے مصروف سے انداز میں فون اٹھایا۔۔

"ہیلو۔ میجر حیدر ہیئر۔۔۔ "اس نے اسی مصروف انداز میں نقشے پر ایک جگہ نشان لگاتے ہوئے کہا۔۔

"مسز میجر حیدر ٹو بی۔۔ ہیئر۔۔ "فون سے آنے والی آواز سن کر اسکے ہاتھ میں پکڑا مارکر رکا۔۔ اور اسکے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

"سیانے کہتے ہیں خوش رہنا اچھی بات ہے مگر خوش فہمی میں رہنا اچھی بات نہیں ہے۔۔" وہ اب میز سے دور کھڑکی کے پاس آ کھڑا ہوا۔۔ لب ہنوز مسکرا رہے تھے۔۔

" سیانے یہ بھی کہتے ہیں ڈھونڈنے والوں کو خدا بھی مل جاتا ہے۔۔ بس لگن سچی ہونی چاہیے۔۔ "جواب حاضر تھا۔۔

"تو تم کہہ رہی ہو کہ تمھاری لگن سچی ہے؟"

"لگن سچی نہ ہوتی تو آج اس سڑیل فوجی کے دل میں نہ بس رہی ہوتی۔۔ "

"اتنا کانفیڈنس۔۔۔ ؟ تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو کہ تم اس کے دل میں بستی ہو۔۔؟

"میں اسکے دل کی سلطنت کی شہزادی ہوں۔۔ وہاں کی ہر نگر سے واقف ہوں۔۔ اور ہر دھڑکن سے بھی" اسکا اعتماد قابل دید تھا۔۔

" سوچ لو۔۔ ایک آرمی آفیسر کی زندگی میں شامل ہونا کوئی آسان بات نہیں ہوتی۔۔ کسی بھی حادثے، کسی بھی مشکل کے لیے ہر دم تیار رہنا پڑتا ہے۔ اور کہاں تم نازک دل لڑکی۔۔ " وہ اسے آئنہ دکھاتے ہوئے بولا۔۔

"تم مجھے ڈرا رہے ہو نا؟ مگر تم بھی جان لو میں دعا فاطمہ ہوں۔۔۔میں دعا بن کر ہر پل تمھیں اپنے حصار میں رکھوں گی۔۔ میری دعائیں تمہاری محافظ ہیں" اسکے اعتماد میں کوئی کمی نہیں آئی۔۔۔

"اچھا۔۔ تم نے فون کیوں کیا تھا۔۔؟" حیدر جانتا تھا اب اگر وہ جزباتی ہو گئی تو اسکے آنسوؤں پر بند باندھنا مشکل ہو جائے گا اس لیے بات بدل گیا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

جی [illegible] حیدر کے [illegible] کھڑی
تھی۔۔ ہاتھ میں لنچ باکس تھا۔۔

"ایک منٹ" حیدر نے فون پر دعا سے کہا اور پھر اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔ اسکے سلام کا جواب دے کر اس سے پوچھا۔۔ "غالباً آپ سر کو لنچ دینے آئی ہوں گی۔۔ مگر وہ تو ابھی آفس میں نہیں ہیں۔۔ اپنے ایک کولیگ کو دیکھنے ہاسپٹل گئے ہیں۔۔" حیدر نے اسکی خود پر جمی نظروں کی وجہ سے جھنجلا کر اسے وضاحت دی۔

"ہاں پاپا تو نہیں ہیں۔۔ تو میں نے سوچا آپکو دے دوں یہ۔۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے یہ بریانی" حیدر جانتا تھا اس وقت وہ صرف اس سے بات کرنے کے بہانے تلاش کر رہی ہے۔۔ مگر یہ سب ایک غلط وقت پر ہوا تھا۔جب وہ دعا سے بات کر رہا تھا۔۔ اس سے بھی غلط تب ہوا جب ہادی ایک فائل لے کر وہاں داخل ہوا۔۔ ہادی اندر داخل ہو کر پہلے کچھ حیران ہوا اسے یہاں دیکھ کر۔۔ پھر اسکی حیرت ایک معنی خیز مسکراہٹ میں بدلی۔ وہ جانتا تھا کہ عروج حیدر کو پسند کرتی ہے۔۔اور حیدر کے چہرے کے زاویے دیکھ کر اسے اسکی حالت کا بھی اندازہ ہو گیا تھا۔۔

"ارے مس عروج آپ یہاں۔۔؟ اوہ حیدر کے ساتھ لنچ کرنے آئی ہیں کیا۔۔؟ ارے اسے تو بہت بھوک لگی ہے۔ ابھی مجھے کال کر کے یہی کہا تھا اس نے کہ کچھ آرڈر کرتے ہیں۔۔ میں اس سے یہی پوچھنے آیا تھا کہ کیا آرڈر کرنا ہے۔" ہادی کے اس جھوٹ پر حیدر اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔ عروج کا حوصلہ بڑھا۔۔

"میں کھانا نکال لیتی ہوں۔۔ پھر آپ لوگ کھا لیں۔۔" یہ کہہ کر وہ کھانا نکالنے لگی جبکہ حیدر اسے موبائل کی طرف اشارے کرتے رہ گیا یہ بتانے کیلیے کہ دعا اس وقت کال پر ہے۔۔

"سعد تو صرف بدنام ہے۔۔ اصل ذلیل انسان تو تم ہو۔۔ اب دعا اگر ناراض ہو گئی تو اسکے ذمے دار تم ہو گے۔۔" حیدر نے عروج کو جب اوون میں کھانا گرم کرتے دیکھا تو ہادی کو ایک گھونسا جھڑتے ہوئے دبے لہجے میں چلایا۔۔ پھر اس نے موبائل سکرین سامنے لہرائی۔۔ جس پر دعا کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔ ہادی نے فون اسکے ہاتھ سے جھپٹا۔۔

"کیسی ہو چھوٹی۔۔ میں بات کر رہا ہوں۔۔ ہادی" ہادی نے موبائل لے کر کان سے لگایا۔۔ حیدر محض دانت کچکچا کر رہ گیا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

ہادی دعا کو ایک چھوٹی بہن کی طرح رکھتا تھا۔۔ وہ بھی ہادی کے ساتھ گھل مل گئی تھی۔۔

"ہادی بھائی یہ لڑکی کون ہے؟ کس کی آواز آرہی ہے؟" دعا نے فوراً ہادی سے پوچھا۔۔

"مس عروج آئی ہیں۔۔ حیدر کے ساتھ لنچ کرنے۔۔ خاص طور پر اپنے ہاتھوں سے بریانی بنا کر لائی ہیں۔۔" حیدر سر پکڑ کر رہ گیا۔۔ جانتا تھا اب دعا اس سے ناراض ہو جائے گی۔۔

عروج نے ہادی کو بھی کھانے کے لیے کہا مگر وہ منع کر کے کھڑکی کے پاس کھڑا آہستہ آواز میں دعا سے بات کر رہا تھا۔۔

"حیدر وہ کھانا نہیں کھائے گا۔۔ میں جانتی ہوں وہ ایسا نہیں ہے۔۔" دعا نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا۔۔

"اف دعا یہ بائنڈ ٹرسٹ انسان کو کہیں کا نہیں رہنے دیتا۔۔ وہ تو مزے سے بیٹھا کھا رہا ہے کھانا۔۔ مگر میں نے نہیں کھایا۔۔ ہمارے اپنی بہن کے رقیبوں کے ساتھ بھی کوئی کھانا کھاتا ہے کیا"

"حیدر ایسا نہیں ہے بھائی۔۔ مجھے اس پر یقین ہے۔۔" وہ اپنی بات پر قائم تھی۔۔

"اوکے مت کرو میری بات کا یقین۔۔ اب خود سن لو کیا کہہ رہا ہے وہ اسے" ہادی نے یہ کہہ کر موبائل پر ہاتھ رکھا اور حیدر کی طرف مڑا جو مجبور بیٹھا بڑی مشکل سے ایک ایک نوالہ لے رہا تھا۔۔

"حیدر تم نے بتایا نہیں کھانا کیسا ہے؟" ہادی کی آواز پر عروج نے بھی حیدر کی طرف پر امید نظروں سے دیکھا۔۔ حیدر نے دل ہی دل میں ہادی کو ہزار گالیوں سے نوازا۔۔ ہادی نے فوراً موبائل کے سپیکر سے ہاتھ ہٹایا۔۔ حیدر نے مجبوراً مسکراتے ہوئے عروج کی جانب دیکھا۔۔ ہادی نے موبائل سامنے کو کیا۔۔

"کھانا بہت اچھا بنا ہے۔۔ واقعی بہت اچھا ہے۔۔" فون پر دوسری طرف موجود دعا کا پارہ آسمان کو چھونے لگا۔۔

"سن لیا نا تم نے۔۔۔" ہادی نے شرارت سے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔۔

آگے فون پر دعا کی سسکی کی آواز گونجی تو ہادی کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔۔

"ارے دعا رو مت میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔" ہادی کی آواز پر حیدر نے چونک کر اسے دیکھا۔ عروج بھی اس جانب مڑی۔۔ ہادی نے معصوم شکل بناتے ہوئے حیدر کی طرف دیکھا جو اب خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"حیدر۔۔۔ وہ رو رہی ہے یا میں نے تو مذاق کیا تھا۔۔"

عروج نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"حیدر کی فیانسی کی کال ہے۔۔ لو حیدر بات کرو" حیدر کی بات پر عروج کے چہرے کا رنگ بدلا۔۔ پھر ایک دم وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"مجھے ایک ضروری کام یاد آگیا ہے۔۔ پھر ملاقات ہو گی۔۔" یہ کہہ کر وہ بنا کوئی بات سنے باہر نکل گئی۔۔ حیدر نے آگے بڑھ جر جھپٹنے کے انداز میں ہادی سے موبائل لیا۔۔ مگر کال کٹ چکی تھی۔۔ اور وہ جانتا تھا اب وہ کچھ وقت تک اس کی کال نہیں ریسیو کرے گی۔۔

اب پورے آفس میں ہادی آگے آگے تھا اور حیدر مار کر اور ہیپی ویٹ اس پر تانے اسکے پیچھے پیچھے۔۔ وہ دونوں بہترین دوست تھے۔۔ صرف ایک دوسرے پر کھلنے والے۔۔ انکے اس روپ سے صرف وہ دونوں ہی واقف تھے۔۔۔ حیدر اب ہادی کو دبوچے الماری کے پاس کھڑا تھا اور کمرے میں انکے قہقہے گونج رہے تھے۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین اس وقت ایمرجنسی وارڈ میں ڈیوٹی پر موجود تھی۔۔ جب اسے انفارم کیا گیا کہ فاٹا سے کچھ زخمی آرمی آفیسرز اور سولجرز کو ایمرجنسی میں یہاں لایا جا رہا ہے۔۔ اس نے وہاں کی تمام ایمرجنسی سٹاف کو مطلع کیا۔۔ دس بجے کے قریب وہ لوگ ایمرجنسی میں پہنچے۔۔ مائن بلاسٹ کا شکار ہونے والے ان فوجیوں کی حالت بہت خراب تھی۔۔ کچھ کے تو ہاتھ پاؤں تک کٹ چکے تھے۔۔ انکے ساتھ انکی یونٹ کے کچھ آفیسرز بھی آئے تھے۔۔ ماہین ان مریضوں کا معائنہ کرنے میں مصروف تھی جب اسکی نظر سامنے کھڑے آفیسر پر پڑی۔۔ ایک لمحے کو اسکا دل کانپا تھا۔۔ سامنے سعد کھڑا یونٹ میں زخمیوں کے ساتھ آنے والے سٹاف کو کچھ ہدایات دے رہا تھا۔۔۔ ماہین بے اختیار اسکی جانب بڑھی۔۔ اسکی شرٹ پر خون لگا تھا۔۔ ماہین نے اسے پکارا

"سعد!" اس نے آواز نہیں سنی۔۔ ایسا ماہین کو محسوس ہوا تھا۔۔ مگر اسکے لبوں سے سعد کا نام نکلا ہی سرگوشی کی صورت میں تھا۔۔۔ اس نے کانپتے قدموں سے آگے بڑھ کر اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔۔ اس نے حیرت سے مڑ کر دیکھا۔۔

اسکی پیشانی پر ایک چھوٹی سے پٹی بندھی تھی۔۔۔ وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"ارے واہ۔۔ ماہی آپی۔۔ آپ یہاں ڈیوٹی پر ہیں۔۔ ؟ کیا اتفاق ہے۔۔ بس دیکھیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔۔ "وہ مسکرا رہا تھا مگر ماہین کی نظریں اسکے چہرے پر تھیں۔۔ اسکی آنکھیں اسکے جگ راتے کی گواہ تھیں۔۔ اسکا چہرہ تھکاوٹ سے چور تھا۔۔ مگر اپنے ساتھیوں کی دیکھ بھال کے لیے وہ سب کچھ بھلائے کھڑا تھا۔۔ ماہین اسے دو مہینوں بعد دیکھ رہی تھی۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اسکے زخم کو چھوا۔۔

"آہ۔۔۔ کیا کر رہی ہیں آپی۔۔ جان لیں گی کیا۔۔" سعد نے خفگی سے زخم پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"میں نے تم سے کہا تھا اپنا خیال رکھنا۔۔ مگر تم۔۔ تم یہ زخم لے کر آگئے۔۔" وہ روہانسی ہو گئی۔۔

"میری یونٹ کے زخمیوں کے زخموں کے آگے میرے یہ زخم کچھ بھی نہیں ہیں۔۔" وہ مسکرا کر اسے تسلی دے رہا تھا۔۔

"بیٹھو میں تمھاری پٹی کرتی ہوں۔۔" ماہین نے خود کو سنبھالتے ہوئے اس سے کہا۔۔

"آپ میری یونٹ کے زخمیوں کو دیکھیں۔۔ میں پٹی کروا لیتا ہوں۔۔" سعد نے اسے یقین دہانی کرائی اور کاؤنٹر کی جانب آگیا۔۔ سامنے ہی ایک اے ایف این ایس (آرمڈ فورسز نرسنگ سروس) کی لیفٹیننٹ کھڑی تھی۔۔ سعد نے اسے اپنا زخم دکھاتے ہوئے پٹی کروانے کا کہا۔۔

وہ کاؤنٹر چھوڑ کر سامنے آئی اور اسے بٹھا کر بڑی مہارت سے اسکی پٹی کھولنے لگی۔۔ سعد نے اس سے مریضوں کی حالت کا پوچھا تو وہ شائستگی سے اسے سب بتاتی گئی۔۔ اس آفیسر میں بلا کا اعتماد تھا۔۔

"اس پروفیشن کو کچھ لوگ اچھا نہیں سمجھتے۔۔ آپ مطمئن ہیں کیا اپنے پروفیشن سے؟"۔۔ سعد نے اس سے سوال کیا تو اس نے مسکرا کر ایک نظر سعد کو دیکھا اور پھر مہارت سے پٹی کرتے ہوئے بولی۔۔ "کیا برا ہے میرے پروفیشن میں؟ i serve those

...who serve the nation

i am the selected one to serve the selected ones..."

اسکے اس جواب نے سعد کو لاجواب کر دیا تھا۔۔ واقعی وہ سلیکٹڈ تھیں۔۔ آرمی والے تو پاکستان کی حفاظت کرتے تھے۔۔ پاکستان کی خدمت کرتے تھے اور وہ ان خدمت کرنے والوں کی خدمت کرتی تھیں۔۔ انھیں سرو کرتی تھیں۔

"آپ واقعی ہمارے ملک اور ہماری قوم کا ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔۔" سعد نے مسکرا کر اسکا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اور پھر مریضوں کی جانب چلا آیا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ان میں سے کسی کی ٹانگ کٹ چکی تھی تو کوئی بازو سے معزور ہو چکا تھا۔۔ مگر ان سب کے حوصلے لاجواب تھے۔۔

ان میں سے بہت سے زخمیوں کے گھر والوں کو خبر کر دی گئی تھی اور انکی مائیں اس وقت وہاں موجود تھیں۔۔ سعد کو بہت مشکل لگ رہا تھا ان سب کا سامنا کرنا۔

سعد انکے پاس پہنچا تو ہر کوئی غمزدہ تھا۔۔ وہ سب ایک دوسرے سے انجان اور الگ تھیں مگر انکا دکھ سانجھا تھا۔۔

انکی مائیں آنکھوں میں شکوہ لیے انھیں دیکھ رہی تھیں ۔۔ گویا پوچھ رہی ہوں۔۔ کیا اس سب کے لیے اتنی مشقت سے پال پوس کر بڑا کیا تھا ہم نے؟ ہم نے تو صیحیح سلامت بھیجا تھا تمہیں ۔پھر کس کی نظر لگ گئی تمہیں۔۔؟ کیا ان ظالموں کو تم پر گولیاں چلاتے وقت یہ خیال نہیں آتا کہ یہ جوانی ماں باپ کا سہارہ بننے کے لیے ہوتی ہے، انکا بوجھ بانٹنے کے لیے۔۔ نہ کہ ان کے کندھوں پر اپنے جنازوں کا بوجھ ڈالنے کے لیے۔۔۔

وارڈ میں ایک طرف کو بھگدڑ مچی تو سعد کی سوچوں کا دھاگا ٹوٹا۔۔ اسکا ایک جونئیر ابدی نیند سو کر ابدی حیات پا گیا تھا۔۔ سعد نے قریب پہنچ کر اسکے چہرے کو چھوا۔۔ وہ شہادت کے رتبے کو پا گیا تھا۔۔ اسکے ہونٹ مسکرا رہے تھے ۔۔ جیسے کہہ رہے ہوں دیکھو میں اپنا فرض ادا کر آیا ہوں۔۔ میں نے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کی۔۔ ہاں مجھ پر میری ماں کے آنسوؤں کا قرض رہ گیا ہے۔۔ اسکے انتظار کا قرض ہے۔۔ اس میں کوتاہی ہو گئی ہے مجھ سے ۔۔مجھے میری ماں کو بتانا چاہیے تھا کہ بیٹا جب وردی پہنے گھر سے نکلتا ہے تو اسکا انتظار نہیں کرتے۔۔ کہ ان بیٹوں کے جنازے تو کبھی بھی اٹھ سکتے ہیں۔۔ سبز ہلالی پرچم میں لپٹے وہ کبھی بھی گھر آ سکتے ہیں۔۔ یہ انتظار رائیگاں جائے تو ممتا کی تڑپ کبھی ختم نہیں ہوتی۔۔ اگر انتظار کرنا ہے تو انکے زندہ واپس آنے کا انتظار مت کرنا۔۔

سعد کا دل تڑپ کر رہ گیا۔۔۔

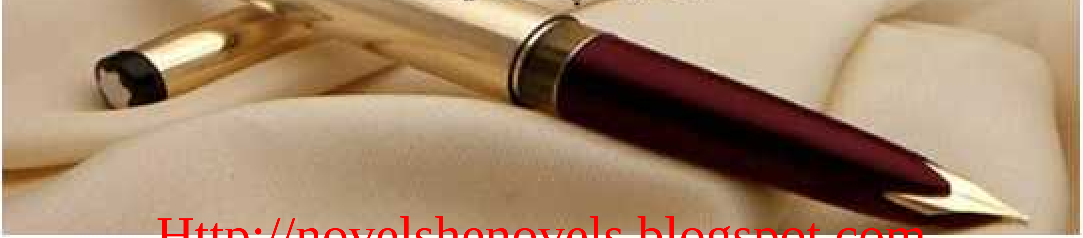

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تبھی سعد نے دیکھا کاؤنٹر کے پاس کھڑا ایک شخص اس AFNS پر برس رہا تھا۔۔

"ارے یہ ملٹری ہاسپٹل ہے اگر تو یہاں پھر سول مریضوں کا علاج مت کریں آپ لوگ۔۔۔ میں دس منٹ سے کھڑا ہوں یہاں ۔۔ کوئی یہاں نہیں آ رہا مجھے چیک کرنے۔۔۔ ایمرجنسی آئی ہے ۔ کیا ایسی ایمرجنسی ہے۔ ہم پیسے دے کر علاج کرواتے ہیں اور یہ سب مفت علاج بھی کرواتے ہیں اور ملک کا بجٹ بھی کھا جاتے ہیں۔۔ "اس شخص کے الفاظ پر سعد کا ضبط جواب دے گیا۔۔۔

وہ آگے بڑھا۔۔ اسے بازو سے پکڑ کر اس ساتھی کے قریب لایا جس کی روح کو پرواز کیے ابھی چند لمحے گزرے تھے۔۔

"یہ۔۔ یہ ہے وہ ایمرجنسی۔۔ جس کی وجہ سے سب مصروف ہیں۔۔ آپکو انکے مفت علاج پر اعتراض ہے۔۔ چلیں اس سے ڈبل پیسے دے کر میں علاج کرواؤں گا انکا۔۔ کیا یہ زندہ ہو سکتا ہے؟ کیا اس سے زیادہ سیریس کیس تھا آپکا۔۔؟ یہ شخص۔ یہ آپکے سامنے پڑا شخص آپکی ، آپکے بچوں کی اور اس ملک کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جان ہار گیا اور آپ اس پر کاغذ کے ان ٹکڑوں کو ترجیح دے رہے ہیں۔۔

ارے آپ تو کیا اس دنیا کی ساری دولت بھی خرچ کر دی جائے تب بھی انکے خون کے ایک قطرے کی قیمت نہیں ادا کر سکتے آپ۔۔ "سعد نے انگلی کی پوروں پر انکے ماتھے سے بہتا خون لگا کر اس شخص کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔ پوری وارڈ میں سناٹا چھا گیا تھا۔۔ ماہین نے پہلی بار سعد کو ایسے بولتے سنا تھا۔۔ سب دم سادھے اسے سن رہے تھے۔۔" ملک کے پیسے کو لوٹ کر ، تمام سہولیات سے فائدہ اٹھا کر ، اے سی کی ٹھنڈک میں اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر ان سرحد کی حفاظت میں مصروف اپنے گھروں اور اپنوں سے دور بیٹھے بھوک پیاس سے بے نیاز فوجیوں پر تنقید کرنے والے کم ظرف انسان ہیں آپ۔۔ ارے آپ بجٹ کی بات کرتے ہیں۔ پیسے کی کیا اوقات ہے اس وردی کے آگے۔۔ جو اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کرتے وہ اس پیسے کی پرواہ کریں گے کیا۔۔ ؟ ہم وردی والوں کے لیے اس وردی اس ملک اس وطن کے آگے ان کاغذ کے ٹکڑوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔ ہم وطن کی محبت کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔۔ ہمیں اس کے علاوہ کوئی دولت نہیں بھاتی۔۔ عوام کو ، اس ملک کے لوگوں کو لگنے والی گولی ہم اپنے سینے پر کھاتے ہیں۔۔ اور اسکا جواب آپ سب ایسے دیتے ہیں۔۔ اس قدر کم ظرفی۔۔ افسوس ہوتا ہے مجھے اس عوام کی سوچ پر۔۔افسوس ہوتا ہے۔۔ "سعد ایک جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑتے ہوئے باہر کو نکل گیا اور وہ شخص سر شرم سے جھکائے کھڑا رہ گیا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی اور حیدر کھانے کی ٹیبل پر موجود تھے۔۔ دعا سعدیہ بیگم کے ساتھ کچن میں مصروف تھی۔۔ آج وہ سعدیہ بیگم سے ملنے آئی تھی تبھی ہادی اور حیدر بھی آن پہنچے اور اب وہ کچن میں انکے لیے کھانا بنانے میں سعدیہ بیگم کی مدد کر رہی تھی۔۔

"تمھاری وجہ سے دعا مجھ سے بات نہیں کر رہی ہے ٹھیک سے۔۔ اب تک ناراض ہے وہ مجھ سے" حیدر نے ہادی کے کندھے پر ایک مکا مارتے ہوئے کہا۔۔

"ایک تو تمہاری مشکل آسان کر دی ہے اور تم بجائے میرا شکریہ ادا کرنے کے مجھے مار رہے ہو" ہادی خفگی سے بولا۔۔

"کونسی مصیبت دور کی ہے۔۔؟" حیدر نے حیرت سے پوچھا۔۔

"جب سے وہ واقعہ ہوا ہے۔۔ عروج تمھارے آس پاس بھی نظر آئی ہے کیا؟" ہادی نے اسے اپنا منطق سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں۔۔ کیسے نظر آئے۔۔ اب وہ تمھارے آس پاس جو بھٹکتی رہتی ہے۔۔" حیدر نے فوراً جواب دیا۔۔

"اوہ وہ۔۔۔تو تمہیں اس بات کا دکھ ہے۔۔" ہادی اسے دیکھ کر شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا۔۔

"بکومت۔۔۔ میں صرف بات کر رہا تھا۔۔" حیدر سے اسے تیور دکھائے۔۔

"رکو بتاتا ہوں دعا کو کہ تم اسلیے پریشان ہو کہ اس لڑکی نے تمہیں پسند کرنا چھوڑ دیا ہے اب"

"تم نے اگر ایسا کیا تو میں تمھارے دانت توڑ کر ملٹری میوزیم میں لٹکا دوں گا۔۔ اور ساتھ لکھوں گا ملٹری پرسن کے راز فاش کرنے والے کا انجام۔۔" حیدر نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔۔

"دعا! ذرا بات سننا" ہادی نے دعا کو آواز لگائی۔۔ حیدر نے اسے جھڑک کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔ دعا باہر آئی تو اس نے حیرت سے یہ منظر دیکھا۔۔

"حیدر ہاتھ ہٹاؤ ہادی بھائی کے منہ سے" حیدر نے ہاتھ ہٹایا۔۔

"وہ حیدر کو پانی چاہیے تھا۔۔ اصل میں اپنی حرکت پہ بہت شرمندہ ہے اسلیے تم سے بات نہیں کر رہا۔۔" ہادی نے اپنی شرٹ ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔۔

"آپکو چاہیے ہو تو لے آتی ہوں ہادی بھائی۔۔ باقی جسے بھی پینا ہے اٹھ کر خود پی لے یا اس سے لانے کو کہے جس کے ہاتھ کی بریانی پسند ہے اسے۔۔" دعا یہ کہہ کر پھر سے کچن میں غائب ہو گئی۔۔

ہادی ہنس ہنس کر دہرا ہو گیا۔۔

"ہو گئی تسلی۔۔ مل گیا سکون۔۔ پڑھ گئی ٹھنڈ۔۔ پھر سے وہ مجھے باتیں سنا کر چلی گئی۔۔ تیری وجہ سے۔۔" حیدر نے جل کر کہا۔۔

"تم شادی کے بعد کبھی گھر میں بریانی بنانے کا مت کہنا اسے۔۔ ساری زندگی طعنے دیتی رہے گی اس بات پر تمہیں۔۔"

"اور میں تمہیں گالیاں دیتا رہوں گا۔۔" حیدر نے اسکے ہاتھ سے گلاس لے کر پانی پیتے ہوئے کہا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کھانے سے فارغ ہو کر دعا نے انھیں چائے بنا کر دی اور ٹیرس پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ہادی بھی اسکے ساتھ چلا آیا۔۔

"تم سچ میں ناراض ہو حیدر سے؟" ہادی نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے اس سے استفسار کیا۔۔

"بھائی اس نے حرکت بھی تو ایسی کی ہے۔۔" دعا خفگی سے بولی۔۔۔

"کیا تمھیں حیدر پر اعتبار نہیں ہے؟ تمھیں لگتا ہے وہ تمھارے علاوہ کسی اور لڑکی کی طرف مڑ کر بھی دیکھے گا؟" ہادی سنجیدگی سے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

"حیدر نے اس لڑکی کی تعریف کی۔۔" وہ منہ بنائے کہہ رہی تھی۔۔ ہادی مسکرا دیا۔۔

"اس میں غلط کچھ بھی نہیں ہے۔۔ کیا تم حیدر جو نہیں جانتی ہو؟ وہ کبھی کسی کا دل نہیں توڑتا۔۔ کبھی کسی کا دل نہیں دکھاتا۔۔ چاہے اس میں اسکا اپنا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔۔ اس دن بھی اس نے صرف عروج کا دل رکھنے کے لیے میری شرارت پر اسکی تعریف کی تھی۔۔" وہ ایک پل کو رکا۔۔ پھر کہنے لگا

"دعا۔۔ اعتبار محبت میں اتنا ہی ضروری ہوتا ہے جتنا کہ جسم کے لیے روح۔۔ جیسے روح کے بغیر جسم کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اور جسم گل سڑ جاتا ہے بالکل اسی طرح وہ رشتہ جس میں اعتبار نہ ہو وہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔۔ گل سڑ کر۔۔ غلط فہمیوں کی نذر ہو کر۔۔" دعا سر جھکائے اسے سن رہی تھی۔۔

"وہ میرا دوست ہے۔۔ میرا سب سے اچھا دوست ۔۔ میرا بھائی ہے۔۔ میں اسے بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔۔ دوستی ہو یا دشمنی وہ جزبوں کے معاملے میں بہت خالص ہے۔۔ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔ تمھیں پسند کرتا ہے۔۔ اور اب وہ تمھارے علاوہ کسی لڑکی کی طرف کبھی مڑ کر بھی نہیں دیکھے گا۔۔ اس بات کی گارنٹی مین تمھیں دیتا ہوں۔۔" ایک دوست ایک بھائی کا حق تھا جو وہ ادا کر رہا تھا۔۔ وہ اس شخص کے کردار کی گواہی دے رہا تھا جو اسے بہت عزیز تھا۔۔ دعا کو آج اندازہ ہو رہا تھا کہ ہادی اور حیدر کی دوستی اتنی پکی کیسے ہے۔۔ ان میں اتنا پیار کیسے ہے۔۔ وہ منہ پر ایک دوسرے کی برائی کرنے اور ایک دوسرے کو تنگ کرنے والے پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کا دفاع کرتے تھے۔۔ تعریف کرتے تھے۔۔ دوستی کا حق ادا کرتے تھے۔۔

"سب صحیح کہتے ہیں۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"کیا کہتے ہیں؟" ہادی نے اس سے پوچھا۔۔

"یہی کہ جتنی محبت آپ دونوں ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔۔ اتنی میں بھی حیدر سے نہیں کرتی۔۔" کہتے ساتھ ہی اس نے قہقہ لگایا۔

"وہ میرا دوست ہے۔۔ میرے اچھے برے وقت کا ساتھی۔۔ مجھے میری اچھائیوں اور برائیوں سمیت دوست قبول کرنے والا۔۔ تو کیوں نہ ہو ہم میں محبت۔۔ دوستی بھی محبت کی ایک قسم ہوتی ہے۔۔ دوست سے بھی محبت ہوتی ہے۔۔ ہاں بس وہ تمھارے والی محبت سے ذرا الگ ہے۔۔" ہادی مسکراتے ہوئے اسے کہہ رہا تھا۔۔

پیچھے حیدر کا قہقہ گونجا تو دونوں نے مڑ کر دیکھا۔۔ وہ اسکے پیچھے کھڑا ہنس رہا تھا۔۔۔

وہ ہادی کے ساتھ آ کھڑا ہوا اور اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔۔

"یہ دنیا کا واحد بندہ ہے جو مجھے مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔۔" وہ فخر سے کہہ رہا تھا۔۔ ہادی نے اسے پرے دھکیلا۔۔

"میں دعا نہیں۔۔ ہادی ہوں۔۔ یہ ڈائلاگ مت جھاڑ میرے سامنے۔۔"

وہ پھر سے ایک دوسرے سے الجھنے لگے تھے۔۔۔ سعدیہ بیگم جو پیچھے کھڑی تھیں وہ اور دعا مسکراتے ہوئے ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد پانچ دن ہاسپٹل میں رہا تھا۔۔ ہی آئی سی یو میں تھی اسکا آنا جانا لگا ہی رہا تھا۔۔ آج جب ان سب زخمیوں کی حالت خطرے سے باہر تھی تو وہ تین دن کی لیو لے کر گھر آیا تھا۔۔ تھکن سے اسکا بُرا حال تھا۔۔ خود اسکی اپنی طبیعت بھی ٹھیک نہ تھی ۔۔ ماہین نے اسے کتنی بار آرام کرنے کی تاکید کی مگر وہ کام میں لگا رہتا۔۔ وہ جانتا تھا یہ زخمی فوجی ہی اس ملک کا سرمایہ ہیں۔۔جو بغیر رینکس اور تنخواہ کی پرواہ کیے بس جان کی بازی لگانے کو تیار کھڑے ہوتے ہیں۔۔

سعد آتے ہی تھک کر صوفے پر لیٹ گیا۔۔ سامنے ہی راشدہ بیگم اس کے لیے کھانا تیار کر رہی تھیں۔۔

وہ باہر آ کر اسکے ساتھ بیٹھیں تو سعد اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔

تھکاوٹ اسکے جسم کے ہر حصے سے عیاں ہو رہی تھی۔۔

"میرا بیٹا بہت تھک گیا ہے نا۔۔؟"

راشدہ بیگم نے پیار سے اسکی پیشانی چومی۔۔ ماں کی ممتا کا یہ لمس اسکی تھکاوٹ کو دور کر رہا تھا۔۔

"اب تھکاوٹ نہیں رہی مما۔۔ آپ کے پاس جو آ گیا ہوں۔۔" وہ مسکرا کر اسکے ہاتھ چومتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"میں کھانا بنا رہی ہوں۔۔ کھا کر میڈیسن لے کر سو جانا۔۔ماہین نے میڈیسن بھجوا دی ہے۔۔" راشدہ بیگم نے اسکے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

انکا لاپرواہ سا نظر آنے والا یہ بیٹا کتنا ذمہ دار تھا اسکا احساس تھا انھیں۔۔

"مما! اتنا کام آپ اکیلے کرتی ہیں۔۔ کبھی آپکو بیٹی کی کمی محسوس نہیں ہوئی؟۔۔ جو آپکی مدد کرتی۔ آپ سے ڈھیر ساری باتیں کرتی۔۔ ؟" سعد اب آنکھیں موندے سوال کر رہا تھا

"ہوتی تھی۔۔ پر جب تم نے بولنا شروع کیا۔۔ تم اتنا بولتے تھے کہ بیٹی کی کمی محسوس ہی نہیں ہوئی۔۔ گھر کے کام بھی تم کروا لیتے تھے۔۔ بہت ساری باتیں بھی کر لیتے تھے مجھ سے۔۔" انہوں نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

"مجھے ایک بہن کی کمی ہمیشہ محسوس ہوتی تھی۔۔ اپنے دوستوں کی بہنوں کو جب بھائیوں سے لاڈ اٹھواتے دیکھتا تھا تو میرا بھی دل کرتا تھا میری کوئی بہن ہو۔۔ اب ماہی آپی کے آنے کے بعد وہ کمی بھی پوری ہو گئی ہے۔۔"

"وہ بھی تو بہت خیال رکھتی ہے تمہارا۔۔ ابھی بھی بہت پریشان تھی وہ۔۔ بہت اچھی لڑکی ہے وہ۔۔" راشدہ بیگم بھی اسکی حمایت میں بولیں۔۔

"میں ہوں ہی اتنا پیارا اور ہینڈسم کہ ہر ایک کو مجھ پر پیار آ جاتا ہے۔۔" وہ آنکھیں بند کیے مسکرا رہا تھا۔۔

"اور تمہیں کسی سے نہیں ہوا اب تک کیا۔۔؟"

"ہوا ہے ناں" سعد نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔

"کس سے ؟" راشدہ بیگم نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"وہ بہت خوبصورت ہے۔۔ مجھے اس دنیا سے اس سے بڑھ کر خوبصورت کوئی نہیں لگتا۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے انھیں کہہ رہا تھا۔۔

"وہ ہے کون سعد ؟" راشدہ بیگم نے اس سے پوچھا۔۔

"وہ۔۔ بتا دوں وہ کون ہے۔۔ ؟" سعد اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔ راشدہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

"وہ۔۔ اصل میں وہ۔۔۔۔ میجر جنرل ذیشان کی وائف ہیں۔۔ یعنی کہ آپ۔۔ موسٹ بیوٹی فل لیڈی ان دا ورلڈ۔۔" سعد نے اسکے گال پر پیار دیا اور کمرے کی طرف دوڑ لگا دی۔۔

راشدہ بیگم کو جب بات سمجھ آئی وہ اسکے پیچھے آئیں مگر تب تک وہ دروازہ لاک کر چکا تھا۔۔ اب کمرے میں اسکے قہقے گونج رہے تھے۔۔

shamsa iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی کمرے میں سونے کی تیاری کر رہا تھا۔ حیدر کسی کام سے مارکیٹ گیا تھا۔۔ موسم بہت خراب تھا اور راستے بھی خراب تھے۔۔ بارہ بجنے کو تھے اور حیدر کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔۔ ہادی اسے فون کرنے کا سوچ ہی رہا تھا جب اس کے موبائل کی بیل بجی۔۔

ایک انجان نمبر سے کال آ رہی تھی۔۔

اس نے ریسیو کی۔۔

"آپ میجر ہادی بات کر رہے ہیں۔۔ ؟" فون کرنے والے نے استفار کیا۔۔

"جی میں ہادی بات کر رہا ہوں ۔۔ آپ کون؟" ہادی کو حیرت ہوئی اتنی رات کو کال کرنے والے اس انجان بندے پہ۔۔

"میجر حیدر کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔ انکی حالت بہت سیریس ہے۔۔ انکے موبائل سے آپکا نمبر لے کر ہم بتا رہے ہیں۔۔ "جسم سے روح کھینچنا کسے کہتے ہیں اسکا اندازہ ہادی کو اس وقت ہوا تھا۔۔

اسکا دماغ بالکل ماؤف ہو چکا تھا۔۔ اسکے آگے اس بندے نے کال پر کیا کہا ہادی کے خاک پلے نہ پڑا۔۔۔ چند لمحوں بعد جب اسے ہوش آیا تو باہر کو دوڑا۔۔ اسے لگا اسکا چہرہ بھیگ رہا تھا۔۔ وہ آنسو تھے شاید۔۔ ایک آرمی آفیسر ۔۔ جو سخت دل مشہور تھا۔۔ اسکا دل کیسے اپنے دوست کے لیے نازک تھا۔ اسکا اندازہ اسکا چہرہ دیکھ کر ہو رہا تھا۔۔ کسی کو انفارم کرنے کو جب کنٹرول روم میں جانے کے لیے وہ کانفرنس ہال میں داخل ہوا۔۔ اسکا پورا وجود پسینے میں بھیگ چکا تھا۔۔ جونہی وہ کانفرنس ہال میں داخل ہوا۔۔ یکایک روشنی کا ایک دھماکہ ہوا۔۔ پورا ہال روشن ہو گیا۔۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔ ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔ ہیپی برتھ ڈے ڈئیر ہادی۔۔ ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔ " سامنے ہی حیدر کھڑا تھا اسکے ہاتھ میں ایک کارڈ تھا۔۔ پورے ہال کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔ سامنے میز پر ایک تین سٹیپس والا کیک سجا تھا۔۔ اور وہاں سب لوگ موجود تھے۔۔ جان میں جان آنا کسے کہتے ہیں۔۔ موت کو چھو کر واپس زندگی کی طرف آنا کسے کہتے ہیں اسکا اندازہ ہادی کو اس وقت ہوا تھا۔۔ حیدر کو صحیح سلامت سامنے دیکھ کر۔ ہادی کے تاثرات دیکھ کر حیدر کو معاملے کی سنجیدگی کا اندازہ ہوا تھا۔۔ ہادی آگے بڑھا۔۔ حیدر کے پاس پہنچا۔۔ حیدر ابھی تک اسکے تاثرات جانچنے میں لگا تھا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ جانچ پاتا۔۔ ہادی نے ایک مکا اس کے منہ پر دے مارا۔۔ وہ ذرا لڑکھڑایا۔ ایک مکا اسکی بازو پر مارا۔۔ ۔ اگلے ہی لمحے وہ اسکے گلے لگا اسے گالیوں سے نواز رہا تھا۔۔ حیدر جانتا تھا اس کی اس بات سے ہادی پر کیا گزری ہو گی۔۔ وہ چہرہ سہلاتے ہوئے اسکے گلے لگا تھا

"میں کہتا ہوں اتنی محبت لیلیٰ کو مجنوں سے، رانجھے کو ہیر سے اور کسی بھی محبوب کو کسی محبوبہ سے نہیں ہوئی ہو گی۔۔ جتنی یہ ایک دوسرے سے کرتے ہیں۔۔ " سعد جو ویڈیو کال پر سارا منظر دیکھ رہا تھا انکا یہ ایموشنل سین دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا۔

"ان میں سے ایک اگر لڑکی ہوتا تو انکے گھر والوں کو انکی شادی کیلیے لڑکی ڈھونڈنے کی ضرورت نہ پڑتی۔۔ " سعد کی اس بات پر وہاں سب کا قہقہہ گونجا تھا۔ اور اب حیدر اور اسکے دوست ہادی کو پکڑے اسکے منہ پر کیک مل رہے تھے ۔۔اور اسکے بعد تمنا ڈپ کا مزہ بھی چکھنا تھا ہادی نے۔ اور یہ خوبصورت پل کمرے کی آنکھ میں محفوظ ہو

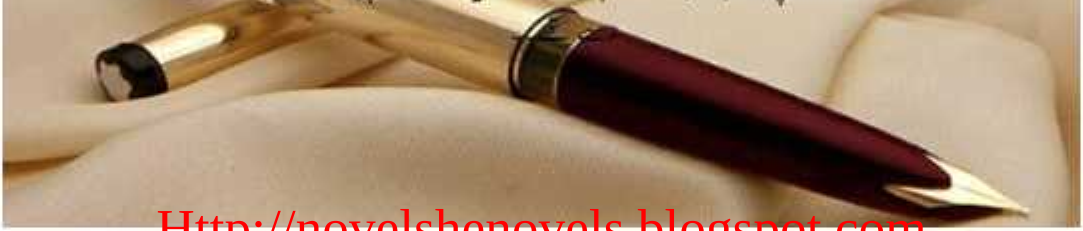

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد ماہین کے ساتھ بیٹھا باتوں میں مصروف تھا۔۔ ساتھ ہی موبائل پر کچھ ٹائپ بھی کر رہا تھا۔۔

"لیلیٰ اور مجنوں کی جوڑی دیکھیں۔۔" سعد نے موبائل ماہین کے سامنے کیا جہاں وٹس ایپ پر ہادی نے ایک تصویر بھیجی تھی جس میں ہادی اور حیدر ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھے کسی بات پر مسکرا رہے تھے۔۔۔

"اللہ انکی دوستی کو سلامت رکھے۔۔" ماہین نے دل سے دعا دی۔۔

"آمین۔۔اور دوستی نہیں پیار اور رومانس بھی۔۔ دیکھیں تو۔۔ انہیں کسی اور کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔" سعد مسکرا کر انہیں دیکھ رہا تھا۔۔ تبھی ہادی کی ویڈیو کال آنے لگی۔۔ سعد نے ریسیو کی۔۔

"کیسے فرصت مل گئی ہے آج کے دن آپکو آپکی محبوبہ سے۔۔؟" سعد ہادی کو چڑاتے ہوئے بولا۔۔

"آ جائیے وہ بھی وہاں۔۔ پھر دو دو ہاتھ کریں گے تمھارے ساتھ۔۔" ہادی نے اسے دھمکی دی

"دو ہاتھ تو میرے ہوں گے۔۔ آپ دونوں کے تو چار ہاتھ ہوں گے۔۔۔ ایسے شامت میری ہی آنے گی۔۔" سعد نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔

"تب ہی تو کہتے ہیں تمہیں تو زبان پہ ذرا کنٹرول رکھو نا۔۔" حیدر کا چہرا موبائل کی اسکرین پر ابھرا۔۔

"ایک زبان ہی تو استعمال کر سکتا ہوں آپ دونوں کے سامنے۔۔ اس سے تو مت روکیں۔۔" سعد معصومیت سے بولا

"کاش تم اتنے ہی معصوم ہوتے جتنے نظر آتے ہو تو کیا ہی بات ہوتی۔۔" ہادی نے اس پر طنز کیا

"ارے اس معصومیت پر تو لوگ مرتے ہیں۔۔۔ آپ دونوں بس جیلس ہوتے ہیں۔۔"

"تبھی میرا رنگ اس قدر کالا پڑ رہا ہے۔ دیکھو ہادی۔۔ کالا ہو گیا ہوں نا۔۔" حیدر طنزیہ انداز میں اپنا چہرہ ہادی کے سامنے کرتے ہوئے بولا۔۔

"ماہی آپی دیکھ لیں انہیں۔۔ مجال ہے جو ایک دوسرے کی ذات پر کوئی بات برداشت کر لیں یہ۔۔ ایسے میں انہیں لیلیٰ مجنوں کہتا ہوں"

"ارے ماہی بھی وہاں ہے۔۔ بات کراؤ ذرا میری۔۔" حیدر نے ماہی کا نام سنتے ہی سعد سے کہا۔۔ سعد نے موبائل اسے تھما دیا۔۔

"کیسی ہو چھوٹی۔۔؟ میری گڑیا کچھ زیادہ ہی بڑی ہے لگتا ہے۔۔۔" حیدر نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔

"میں آپ سے ناراض ہوں بھائی۔۔ آپ مجھ سے ملے بغیر چلے گئے تھے اس دن۔۔" ماہین نے شکوہ کیا۔۔

"ارے گڑیا۔۔ کسی آفیشل کام سے میں اور ہادی وہاں آئے تھے۔۔ تھوڑا ٹائم تھا تو ایسے ہم نے سوچا گھر سے ہو آتے ہیں۔۔ تمہارا انتظار کرتے تو بہت لیٹ ہو جاتے۔۔" حیدر نے اسے وضاحت دی۔۔

"پھر کب آ رہے ہیں آپ؟ میں بہت مس کر رہی ہوں آپکو۔۔۔"

"کل آ جائیں گے۔۔۔ آج تو ہادی کے برتھ ڈے کا ڈنر ہے۔۔"

"اوہ۔۔ہاں انہیں میری طرف سے بھی وش کر دیجئے گا۔۔"

"ارے صرف وش۔۔ میرا گفٹ" حیدر کا چہرہ اسکرین پر ابھرا تو ایک پل کو وہ گڑبڑا کر رہ گئی۔۔

"گفٹ تو میں نے نہیں لیا۔۔ مجھے پتہ نہیں تھا ہی کہ آپکا برتھ ڈے ہے۔۔" وہ معصومیت سے بولا۔۔

"اب تو پتا چل گیا نا۔۔" وہ بھی دوبدو بولا

"کل آ کر ٹریٹ بھی دیں گے آپ لوگ ہمیں۔۔ ہم گفٹ تیار رکھیں گے۔۔" سعد نے پیچھے سے جھانکتے ہوئے کہا۔۔ اس نے ماہین کی مشکل آسان کر دی۔۔ ہادی دلچسپی سے ماہین کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ رہا تھا۔۔

"حیدر بھائی نے آپکو کیا گفٹ دیا ہے؟" سعد نے ہادی سے پوچھا۔۔

"یہ رسٹ واچ" ہادی نے اپنی کلائی سامنے کی جس پر ایک خوبصورت گھڑی موجود تھی۔۔ وہ گھڑی واقعی بہت خوبصورت اور قیمتی تھی۔۔ اس سے زیادہ قیمت اس دوستی کے رشتے کی تھی جو ان دونوں کے درمیان تھا۔۔

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد سعد نے فون بند کر دیا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین اور سعد کب سے اوپر ہال میں موجود تھے۔۔ سعدیہ بیگم اور راشدہ بیگم کو بھی اوپر آنے سے منع کر رکھا تھا۔۔۔

حیدر کے کمرے کے ساتھ موجود ہال میں انہوں نے کام مکمل کیا۔۔ اور جو کچھ بھی کھانے کو آرڈر کیا تھا وہ لینے نیچے آئے۔۔ پھر راشدہ بیگم اور سعدیہ بیگم کو بھی سب سمجھاتے ہوئے اوپر لے آئے۔۔

رات آٹھ بجے کے قریب ہادی اور حیدر تھکے ہارے گھر میں داخل ہوئے۔۔ گھر میں مکمل سناٹا تھا۔۔

"ہمیں یہاں بلا کر کہیں سارے ہماری طرف تو نہیں چلے گئے۔۔" ہادی نے حیدر کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔۔

حیدر نے ماہین کو آواز دی۔۔

"بھائی اوپر آ جائیں۔۔ ہم چھت پہ چائے پی رہے ہیں۔۔" سعد کی آواز پر وہ دونوں اوپر کی جانب چل دیے۔۔ جیسے ہی ہال میں قدم رکھا ایک دم ہی پورا کمرہ روشن ہوا تھا۔۔ پورا ہال سجایا گیا تھا۔۔ سب سامنے کھڑے ہادی کو وش کر رہے تھے۔۔۔۔

ہادی نے آگے بڑھ کر مسکرا کر سعد کو گلے لگایا۔۔

"ارے واہ میرے شیر۔۔ اتنا سب کچھ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔"

"یہ میں اکیلا نہیں کر سکتا تھا۔ ماہی آپی نے بھی کیا ہے۔۔" سعد نے ماہین کی طرف اشارہ کیا۔۔ ہادی ماہین کی جانب گھوما۔۔ ایک لمحے کو دل تھما۔۔ وائٹ کلر کے خوبصورت سوٹ میں وہ کوئی حور ہی لگ رہی تھی۔۔

"تھینک یو۔۔ میرا برتھ ڈے اتنا سپیشل بنانے کے لیے۔۔" اس نے دل کو تنازتے ہوئے ماہین سے کہا۔۔

سب سے ملنے کے بعد وہ لوگ صوفے پر بیٹھ گئے۔۔

"اب ایک اور سرپرائز ہو جائے" سعد نے ہادی اور حیدر سے پوچھا۔۔

ان کی اجازت پر سعد نے کمرے کی لائٹس آف کر دیں۔۔ سامنے دیوار کے ساتھ لگی ایل سی ڈی کے ساتھ اپنا موبائل کنیکٹ کیا۔۔ سامنے ہی ہادی کی ایک بچپن کی تصویر آئی۔۔ اب ایک کے بعد ایک تصویر آتی جا رہی تھی۔۔ پھر پی ایم اے کی کیڈٹ شپ کی تصویریں۔۔ ہر تصویر میں وہ اور حیدر ساتھ ساتھ تھے۔۔۔ سامنے اسکرین پر چلتی تصویروں نے ہادی اور حیدر کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دی۔۔ ہر تصویر ماضی کے خوبصورت لمحوں کی یاد دلا رہی تھی انھیں۔۔ دس منٹ کی وہ ویڈیو ختم ہوئی۔۔ سعد نے اُنکے تاثرات دیکھنے کو لائٹ آن کی۔۔

ہادی اٹھ کر سعد کی جانب بڑھا۔۔ سعد اپنی کالر جھاڑ رہا تھا۔۔ اسکے قریب پہنچ کر وہ پلٹا۔۔ پہلے حیدر کو گلے لگایا۔۔

"یہ چیٹنگ ہے بھائی۔۔۔" سعد چلایا۔۔ "ویڈیو میں نے بنائی ہے۔۔ آپ دونوں ہمیشہ ایسے کرتے ہیں۔۔ مجھے گلے نہیں لگاتے"

ہادی اور حیدر نے آگے بڑھ کر اسے یوں دبوچا کہ وہ دہائی دیتا رہ گیا۔۔

"پہلی بار کوئی اچھا کام کیا ہے تم نے۔۔ آج تو تم پہ واقعی پیار آ رہا ہے سعد۔۔ اور اتنا پیار آ رہا ہے کہ بس۔۔۔۔" حیدر اسکی گردن بازو کے نیچے دبوچے کہہ رہا تھا۔۔

"میں اس ٹائپ کا نہیں ہوں۔۔ سوری" سعد کی بات پر ہادی اور حیدر نے اسے ایک بار پھر صوفے پر گرا لیا تھا۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

••••……••••

راشدہ بیگم کی طبیعت کچھ خراب تھی۔۔ ماہین ہاسپٹل سے آنے کے بعد انہیں چیک کرنے آئی تھی

"ہادی بیٹے سعد کہاں ہے؟" راشدہ بیگم نے ہادی سے پوچھا

"مما وہ حیدر کے ساتھ مارکیٹ گیا ہے۔۔ کچھ ٹائم لگ جائے گا اسے۔۔ آپ پریشان مت ہوں۔۔ آرام کریں۔۔" ہادی نے انہیں ساتھ لگاتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا۔۔

۔۔ماہین کچن میں سوپ بنا رہی تھی جب ہادی داخل ہوا۔۔

"ارے واہ۔۔ آج نیا کک کہاں سے آگیا گھر میں۔۔ مجھے تو لگا تھا مما بیمار ہیں تو آج بھوکا ہی سونا پڑے گا۔۔

"

ماہین ایک جھٹکے سے پلٹی تھی۔۔ اسکے ہاتھ میں موجود چھری پھسلی تھی۔۔

ایک سسکی اسکے لبوں سے نکلی تھی۔۔ ہادی نے اسکی خوبصورت آنکھوں میں آنسو امڈتے دیکھے۔۔ پہلے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔ پھر جب بات سمجھ آئی تو فوراً آگے بڑھا۔۔

اسکے ہاتھ سے بہتا خون دیکھ کر اسے کچھ بھی سمجھ نہ آیا۔۔ اسکا ہاتھ پکڑ کر پانی کے نیچے رکھا۔۔ کٹ تھوڑا گہرا تھا۔۔ خون مسلسل بہہ رہا تھا۔۔ ہادی نے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے اسے دبایا۔۔ ماہین کے آنسو بہہ رہے تھے۔۔

ہاتھ ہٹایا تو جلد کا ایک ٹکڑا ہادی کے ہاتھ سے لگا تھا جس کے کھنچنے پر اسے درد ہوا۔۔ ایک سسکی ابھری۔۔

ہادی اناڑیوں کی طرح اسے ہینڈل کر رہا تھا

ہادی نے اسکی انگلی کو تھاما اور بے اختیار اسے اپنے لبوں سے لگا کر کٹ والی جگہ کو ہونٹوں سے دبا دیا۔۔ ماہین ایک پل کو ساکت ہو گئی تھی۔۔ دل نے تال بدلی تھی۔۔ ایک نئی اور انوکھی تال اپنائی تھی۔۔ ماہین آنکھیں بند کیے ساکت کھڑی تھی۔۔ درد کا احساس دور کہیں جا سویا تھا۔۔ ایک نیا احساس دل میں جاگا تھا جس سے وہ انجان تھی۔۔۔ وہ بس دھڑکنوں کے شور پر حیران تھی۔۔

نے ایک ہاتھ سے اسکا ہاتھ پکڑے ہونٹوں سے دبایا تھا۔۔ دوسرے ہاتھ سے کیبنٹ کھولا۔ سی پلاسٹ نکالا

اور اسکا ہاتھ سامنے کرتے ہوئے اس پر لگایا۔۔

ماہی کے سرخ ہوتے چہرے پر نظر پڑی تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔۔

"اف۔۔۔ سعد صحیح کہتا ہے میں لڑکیوں کے معاملے میں بہت اناڑی ہوں۔۔۔" اس نے خفت سے سوچا۔۔

"آئی ایم سوری۔ مجھے سمجھ نہیں آیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔۔ اسلیے خون بہتا دیکھ کر میں نے ایسا کر دیا" وہ ندامت سے کہہ رہا تھا۔۔ وہ اپنی اس بے اختیاری پر شرمندہ تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین سر جھکائے آنسو پونچھتی رہی۔۔ وہ ہادی کی اس حرکت سے زیادہ دھڑکن کے بے ربط ہونے پر خوفزدہ ہو گئی تھی۔

"اب بھی درد ہو رہا ہے کیا؟" ہادی نے کوئی جواب نہ پا کر سوال کیا۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔ واقعی وہ اس درد کو بھول چکی تھی۔

سوپ ڈالنے کے لیے اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ تو ہادی نے آگے بڑھ کر اسے یہ کرنے سے روکا اور خود ہی سوپ ڈالنے لگا۔

راشدہ بیگم کو سوپ دینے کے بعد انھیں لٹا کر ماہین باہر آ گئی۔۔۔

"حیدر بھائی کو آنے میں وقت ہے۔۔ میں اتنی دیر نہیں رک سکتی۔۔ مجھے گھر جانا ہے۔۔" ماہین نے جھجکتے ہوئے ہادی سے کہا۔۔ وہ جو صوفے پر بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

"اندھیرا کافی ہو چکا ہے۔۔ اکیلے جانا ٹھیک نہیں ہے۔۔ چلیں میں آپکو چھوڑ آتا ہوں۔۔" ہادی نے اسے کھلے دل سے آفر کی

"نہیں۔۔ یہ پاس ہی تو ہے گھر۔۔۔ میں چلی جاؤں گی۔۔۔ آپ آنٹی کے پاس رہیں۔۔۔ وہ اکیلی ہیں" اس نے گھبرا کر فوراً منع کیا۔

"آر یو شیور؟" ہادی نے اس سے پھر پوچھا۔

"یس آئی ایم۔۔۔" وہ یہ کہہ کر گیٹ کی جانب بڑھی۔۔ آگے آ کر جب گیٹ کے پاس پہنچی۔۔ باہر اندھیرا دیکھ کر اسے ہادی کی آفر رد کرنے پر افسوس ہوا۔

وہ اندھیرے سے خوف کھانے والی لڑکی۔۔ جو رات کو بھی کمرے کی لائٹ آن کر کے سوتی تھی۔ اس نے اکیلے گھر جانے کی ہامی بھر لی تھی۔۔ اسے اپنی جلد بازی پر خوب تاؤ آ رہا تھا۔۔۔ اس نے گیٹ سے باہر قدم رکھا۔ کچھ دور تک تو گھر کی لائٹس کی روشنی جا رہی تھی۔۔ مگر آگے اندھیرا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کر کے ایک گہرا سانس لیا۔۔ اور اللہ کا نام لے کر گھر سے باہر قدم رکھا۔ دل کے ساتھ ٹانگیں بھی کانپ رہی تھیں۔۔ روشنی سے ہٹ کر ذرا اندھیرے تک پہنچی تو اب وہ باقاعدہ کانپ رہی تھی۔۔ اندھیرے میں ایک قدم آگے بڑھا۔ دو قدم۔۔ تین قدم۔۔ چوتھا قدم اسے لگا زمین کے بجائے کسی اور چیز پر رکھا ہو۔۔ ساتھ ہی فضا میں بلی کی آواز گونجی تھی اور اسکے ساتھ ہی ماہین کی چیخیں بھی۔۔۔ وہ بنا ادھر ادھر دیکھے سرپٹ واپس بھاگی تھی۔۔ ہادی گیٹ کی طرف بڑھ ہی رہا تھا جب اس نے ماہین کی آواز سنی۔ وہ گیٹ سے باہر نکلا ہی تھا کہ ماہین سیدھا اس سے آ کر ٹکرائی تھی۔۔ اسکی آنکھوں میں آنسو کے ساتھ خوف ہلکورے لے رہا تھا۔۔ ہادی کی بازو دبوچے وہ اسکے پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔ اسکی بازو کو ماہین نے اپنے دونوں ہاتھوں سے تھام رکھا تھا۔۔ آنکھیں بند کیے وہ اسکے پیچھے کھڑی تھی۔

یوں جیسے گرمی دھوپ میں
کہیں سایہ مل جائے۔۔۔
جیسے برستی بارش میں۔۔
کوئی پناہ گاہ مل جائے۔۔
یوں جیسے غیروں کی بھیڑ میں۔۔
کوئی اپنا مل جائے۔۔
جیسے کوئی سہارا مل جائے۔۔

ہادی بالکل تھم سا گیا تھا۔۔ کچھ دیر پہلے بے اختیاری میں ایک ایسی حرکت وہ کر گیا تھا اور اب ایسے ہی ماہین نے بھی کیا تھا۔۔ ماہین اسکے پیچھے کھڑی تھی اور وہ اسکے لیے ایک دیوار بنا سامنے کھڑا تھا۔ اس نے گلی میں ادھر ادھر دیکھا۔ وہاں کوئی نہ تھا۔۔ پھر ماہین کا اپنے بازو پر رکھا ہاتھ پکڑا اور اسے سامنے کھڑا کیا۔۔ اس نے دوسرے ہاتھ سے اب تک اسکی بازو کو تھام رکھا تھا۔۔ یوں جیسے دور چلے جانے کا ڈر ہو۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"کیا ہوا ماہی۔۔ آپ اتنا ڈر کیوں گئی تھیں۔۔ کیا ہوا تھا؟" ہادی اسے سامنے کھڑا کیے پوچھ رہا تھا۔۔۔ ماہین نے آنکھیں کھولیں۔۔ آنسو باڑ توڑ کر چہرے پر بہہ نکلے۔۔ ہادی کی دھڑکن تھمی تھی۔۔ وہ اسکی لمبی پلکوں کی تھر تھراہٹ میں کھو گیا تھا۔۔

دل نے پوچھا
کیا دیکھا تم نے اس میں۔۔
کیا اسکی آنکھیں۔۔
دل نے پوچھا۔۔
یہ دھڑکن کیوں تھمی
کیا اس نے پلکیں جھپکیں
دل نے پوچھا
کہاں کھو گئے ہو
کیا اسکی آنکھوں کے سمندر میں۔۔
دل نے کہا
یہ رستہ دشوار ہے
اس نے کہا منظور ہے
دل نے کہا پلٹ نہ سکو گے۔
اس نے کہا پلٹنے کا سوچوں گا بھی نہ۔۔۔
دل نے کہا
درد ہے اس راہ میں۔۔۔
اس نے کہا سہہ لوں گا۔۔
دل نے کہا
وفا لازم ہے اس میں۔۔
اس نے کہا نبھا لوں گا۔۔
دل نے کہا
بہت کچھ کھونا پڑتا ہے۔۔
اس نے کہا
سب کچھ لٹا دوں گا۔۔
دل نے کچھ کہنا چاہا۔۔
پھر چپ چاپ۔۔ ڈوب گیا
اسکی آنکھوں کے سمندر میں۔۔
محبت کی دنیا میں۔۔۔

دھڑکنوں نے ایک پل کو احتجاج کیا۔۔ خود کو ڈوبنے سے بچانے کو۔۔ پھر پرسکون ہو گئیں۔۔۔ دھڑکنوں کے پرسکون ہونے پر اس نے اسکی آنکھوں سے نظر ہٹائی۔۔ ایک سحر تھا جو ٹوٹا تھا۔۔ مگر ایسا وہ سمجھ رہا تھا۔۔ وہ سحر ٹوٹا نہیں تھا۔۔ اس سحر نے اسے سحر زدہ کر دیا تھا۔۔ اسے جکڑ لیا تھا۔۔ مگر وہ بے خبر تھا۔۔ دل تھا کہ مسکرا رہا تھا۔۔ جیسے کہہ رہا ہو۔ مہلت دی تھی موقع دیا تھا۔۔ اب تو تم جکڑے جا چکے ہو۔۔ تم انجان ہو مگر جان جاؤ گے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دل اسے پکار کر کہہ رہا تھا۔۔۔ آؤ

۔۔۔ محبت کی دنیا میں ۔۔۔میں تمہیں خوش آمدید کہتا ہوں۔ امتحاں کی دنیا میں تمہارا استقبال کرتا ہوں۔۔۔ وطن کی محبت کو دل میں بسا کر رکھنے والے ۔۔ اب تمہارے دل میں ایک اور محبت بس چکی ہے۔۔اسے بھی سنبھال کر رکھنا۔۔ تمہارا دل اب تمہارا نہیں رہا۔۔ اسے ایک ساحرہ نے سحر زدہ کر لیا ہے۔۔ اسکی آنکھوں نے۔۔ محبت کا فرشتہ دور کھڑا مسکراتے ہوئے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔

ہادی اس سب سے انجان بس ماہین کو دیکھے جا رہا تھا۔۔

"وہ بلی کے اوپر پاؤں۔۔ اندھیرے میں۔۔" ہادی کے کانوں میں یہ الفاظ پڑے تو وہ سوچوں کے بھنور سے باہر نکلا۔۔

جب صورتحال اسکی سمجھ میں آئی تو اسکا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

"ایک بلی سے ڈر کے آپ بھاگ آئیں۔۔" ہادی ہنسی سے دہرا ہو رہا تھا۔۔

ماہین نے خفگی سے اسے دیکھا۔۔

"اڑا لیں مذاق میرا۔۔ آپ کے ساتھ کبھی ایسا ہو پھر احساس ہو گا۔۔ میں جا رہی ہوں۔۔" وہ پلٹی۔۔

"ہو سکتا ہے بلی وہاں ہی موجود ہو ابھی" ہادی مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا۔۔

ماہین پلٹی اسے ایک طرف دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوئی اور سیدھا راشدہ بیگم کے کمرے میں پہنچی۔۔ موبائل نکال کر حیدر کو جلدی آنے کا کہا اور منہ پھلائے موبائل پر مصروف ہو گئی۔۔ ہادی باہر صوفے پر بیٹھا مسلسل ہنس رہا تھا۔۔ اس بات سے بے خبر کہ محبت اسکے دل کی سلطنت میں قدم رکھ چکی ہے۔۔ وہ اس سلطنت پر قبضہ کرنے کو آئی تھی۔۔ پر ہادی اس بات سے بے خبر تھا۔ وہ دھڑکنوں کے کھیل سے انجان تھا۔۔ وہ جذبوں کی بغاوت سے بھی انجان تھا۔۔ مگر اب۔۔ اب تو محبت کسی امر بیل کی طرح اسے جکڑنے کے لیے اور اسکی روح تک پہ قابض ہونے کے لیے اسکے دل میں قدم رکھ چکی تھی۔۔

●●●●●......●●●●●

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد اور حیدر گھر میں داخل ہوئے۔۔ سامنے ہی ہادی صوفے پر ایک بازو آنکھوں پر رکھے ایک پیٹ پر رکھے لیٹا تھا۔۔ اسکے ہونٹ مسکرا رہے تھے۔ سعد نے حیدر کو بھی اسکی طرف متوجہ کیا۔

"اہم اہم۔۔" سعد نے گلا کھنکار کر اسے متوجہ کرنا چاہا۔۔ اس نے بازو ہٹا کر انہیں دیکھا اور اٹھ بیٹھا۔

"کیا بات ہے بھائی۔۔ اکیلے اکیلے مسکرایا جا رہا ہے۔۔ خیریت تو ہے۔۔؟" سعد دلچسپی سے استفسار کر رہا تھا۔

"تم لوگوں نے تو کہا تھا جلدی آ جاؤ گے۔۔ دس بج رہے ہیں اب۔۔" ہادی نے انہیں گھورا۔

"او جی۔۔ یہ رہے ملٹری پرسن۔۔ انوسٹی گیشن شروع۔ چلیں دیں آپ انہیں حساب۔۔ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے" سعد نے حیدر سے کہا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

ماہین بھی اسکی آواز سن کر کمرے سے باہر آئی۔۔

"ارے ماہی آپی۔۔ آپ کہاں تھیں۔۔؟ مجھے لگا تھا آپ چلی گئی ہوں گی" سعد نے ماہین کو دیکھتے ہی کہا

"ماہی کیا بات ہے۔۔؟ تم روئی ہو کیا۔۔؟ آنکھوں کو کیا ہوا ہے تمہاری۔۔؟" حیدر فوراً آگے بڑھ کر اسے ساتھ لگائے کہہ رہا تھا۔۔

ہادی ابھی بھی آنکھوں میں شرارت لیے مسکراہٹ دبائے اسے دیکھ رہا تھا۔ جیسے کہہ رہا ہو اب بتاؤ اسے کہ کیا ہوا ہے۔۔

"کچھ نہیں بھائی۔۔ ایسے ہی۔۔" اس نے ٹالنا چاہا۔

"ارے کچھ تو ہوا ہے نا۔۔ یار ایسے تو کوئی نہیں روتا ہے۔۔" حیدر نے اسکا سر تھپکتے ہوئے کہا۔۔ ماہین کا رونا اسے پریشان کر رہا تھا۔

"آپ انہیں مت۔۔ اور ایسے مت دیکھیں مجھے۔۔" ماہین نے ہادی کو مسکراہٹ دباتے دیکھ کر کہا۔۔

"ماہین بری بات ہے۔۔ ایسے کیسے بات کر رہی ہو تم ہادی سے۔۔ چلو بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔" حیدر اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔۔

"انہوں نے میرا مذاق اڑایا ہے۔۔ میں کیوں نہ ایسے بولوں انہیں۔۔ ایسے بھی کوئی کرتا ہے کیا۔۔" ماہین حیدر کے ساتھ کھڑی ہادی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خفگی سے بولی۔۔

حیدر نے سوالیہ نظروں سے ہادی کی طرف دیکھا۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔" ہادی نے کندھے اچکا کر خود کو انجان قرار دیا۔۔ مگر اسکے ہونٹ ابھی بھی مسکرا رہے تھے۔۔

"بھائی۔۔ میں اکیلے گھر جا رہی تھی۔۔ راستے میں۔۔ میں ڈری نہیں تھی۔۔ بس وہ بلی کی آواز آئی۔۔ تو میں نے بھی چیخ ماری۔۔ اور واپس بھاگ آئی۔۔ اور انہوں نے میرا مذاق اڑایا۔۔" ماہین اس قدر معصومیت سے بتا رہی تھی کہ سعد اور حیدر کے لیے بھی اپنا قہقہہ روکنا مشکل ہو گیا۔

جبکہ ہادی نے اسے روکنے کی کوشش بھی نہ کی۔۔

"میری گڑیا اکیلی گھر جا کیوں رہی تھی۔۔؟ تم میرا انتظار کر لیتیں۔۔ اور میں جانتا ہوں تم نہیں ڈرتی ہو۔۔ میں ہادی سے بھی پوچھتا ہوں کیوں ایسا کیا اس نے۔۔ تم اسکی بات کو دل پر مت لو۔۔" حیدر اسے ساتھ لگائے کہہ رہا تھا۔۔ اسے مان تھا حیدر پر کہ وہ اسکا ساتھ دے گا۔۔ اسے سچ لگے کہ اسکا مذاق نہیں اڑائے گا۔۔ حیدر نے اسکا مان رکھا۔۔ ایک بڑا بھائی ہونے کے ناطے۔۔ ایک دوست ہونے کے ناطے۔۔ وہ اسے ساتھ لگائے اسکا سر تھپک رہا تھا۔

پھر اسے چھوڑ کر اس نے ہادی کی گردن کو بازو میں دبوچا۔۔

"خبردار جو کبھی میری ماہی کا مذاق اڑایا۔۔ چھوٹی سی چیز سے نہیں ڈرتی۔۔ بس بلی کو دیکھ کر عقل دفعہ ہو جاتی ہے ایسے۔۔" ہادی نے مشکل سے اپنی گردن آزاد کرائی۔۔

ماہین جتاتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے کہہ رہی ہو۔۔ دیکھو میرا بھائی تمہارا دوست ہو کر بھی میرا ساتھ دے رہا ہے۔۔

"ویسے آپ بالکل بھی نہیں ڈری تھیں ناں۔۔؟" سعد ماہین کے سامنے بیٹھا اس سے پوچھ رہا تھا۔

"نہیں۔۔ بس میں ذرا سا۔۔ بالکل تھوڑا سا ڈری تھی۔۔ اور وہ اندھیرا تھا۔۔ کوئی بھی ہوتا میری جگہ تو ایسے ہی ری ایکٹ کرتا۔۔" وہ صفائی دیتے ہوئے بولی۔۔ سعد مسکراتے ہوئے اسے تنگ کر رہا تھا۔

کچھ دیر رکنے کے بعد ماہین اور حیدر گھر آنے کو اٹھ کھڑے ہوئے۔۔ گیٹ کے پاس پہنچ کر ہادی نے حیدر سے کہا

"دیکھ کر جانا۔۔ آگے بلی نہ بیٹھی ہو۔۔ ماہی تو نہیں ڈرتی بلی سے بالکل بھی۔۔ مگر حیدر تم اپنا خیال رکھنا" ہادی کی اس بات پر ماہین دانت کچکچا کر رہ گئی۔۔

گھر پہنچ کر حیدر اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔ ماہین کمرے کی طرف جا رہی تھی۔۔

"ماہی! تم ڈری تو نہیں تھی۔۔؟" حیدر کی آواز پر وہ پلٹی۔۔

"بالکل بھی نہیں بھائی۔۔ آپکو لگتا ہے کہ میں ایک بلی سے ڈر جاؤں گی۔۔" وہ اترا کر بولی۔۔ حیدر سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھا۔۔ پھر پلٹا۔۔

"ماہی وہ بلی۔۔" وہ چیختا تھا۔۔ اور ساتھ ہی ماہی کی چیخیں بھی بلند ہوئی تھیں۔۔ وہ اب صوفے کے اوپر کھڑی چلا رہی تھی۔۔ اور اسکے ساتھ ہی حیدر کے قہقہے سارے گھر میں گونج رہے تھے۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر گہری نیند سو رہا تھا۔۔ جب موبائل پر ہونے والی بیل کی آواز پر اسکی آنکھ کھلی۔۔

اس نے بند آنکھوں سے ہی کال ریسیو کی اور موبائل کان کے ساتھ لگائے کروٹ بدلی۔۔

"ہیلو "نیند میں ڈوبی آواز گونجی۔۔

ہیلو حیدر کہاں ہو تم۔۔؟" دعا کی آنسو میں ڈوبی آواز اسکے کانوں تک پہنچی تو اس نے فوراً آنکھیں کھولیں۔۔ موبائل سامنے کر کے نمبر دیکھا۔۔ دعا کا نام سامنے اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔۔ ساتھ ہی ٹائم بھی دیکھا۔۔ صبح کے دس بج رہے تھے

اس نے فون پھر کان کے ساتھ لگایا۔۔

"ہیلو دعا کیا ہوا ہے۔۔؟ کیوں ایسے رو رہی ہو؟" حیدر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا

ماہین کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔۔

"دعا پلیز۔۔ تم مجھے پریشان کر رہی ہو۔۔ بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔" حیدر کی پریشانی لہجے سے عیاں تھی۔۔

"حیدر وہ میجر احمد ہاسپٹل میں ہے۔۔ وہ مر جائے گا حیدر۔۔" حیدر کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔۔

"کون میجر احمد۔۔؟ اور تم کہاں ہو اس وقت۔۔؟" حیدر نے جلدی سے اٹھ کر شرٹ پہنتے ہوئے کہا۔۔

"میں ہاسپٹل میں ہوں سی ایم ایچ۔۔ ایمرجنسی وارڈ میں۔۔" حیدر ایک لمحے کو واقعی چکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔

تم رونا بند کرو۔۔ پلیز۔۔۔ میں بس دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔۔ پریشان مت ہو دعا۔۔ میں آ رہا ہوں۔۔" یہ کہہ کر اس نے کال بند کی اور منہ دھو کر رف سے حلیے میں ہی بائیک لے کر ہاسپٹل کی جانب نکل پڑا۔۔

راستے میں اسکا موبائل بجتا رہا مگر بائیک چلاتے ہوئے وہ کال ریسیو نہ کر سکا۔۔

دعا کے رونے کے بارے میں سوچ کر ہی اسکا دل ہل رہا تھا۔۔

"اللہ کرے سب خیریت سے ہوں۔۔ یہ میجر صاحب ہیں کون۔۔ میں تو یہ بھی نہیں جانتا۔۔ "اگلے دس منٹ میں وہ ہاسپٹل کے گیٹ پر تھا۔۔

جب اس نے ریسپشن سے دعا کے بارے میں پوچھا تو سٹاف نے اسے ڈاکٹرز روم کی طرف بھیج دیا۔۔

اندر داخل ہوا تو سامنے ہی ماہین سر تھامے بیٹھی تھی۔۔ اور پاس ہی دعا آنسو بہاتی۔۔ ٹشو کا ڈبہ ہاتھ میں پکڑے بیٹھی تھی۔۔

حیدر فوراً آگے بڑھا۔۔

"کیا ہوا ہے دعا؟ کیا حال کر دیا ہے تم نے رو رو کر۔۔" حیدر پریشانی سے اسکے پاس گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

دعا کے آنسو اور روانی سے بہنے لگے تھے۔۔ حیدر نے اسکے آنسو پونچھے۔۔ وہ کچھ بھی نہیں بتا رہی تھی۔۔ حیدر ماہین کی جانب مڑا۔۔ ماہین سر تھامے بیٹھی تھی۔۔

"ماہی کیا ہوا ہے دعا کو۔۔؟ کیوں یہ ایسے رو رہی ہے؟ تم تو مجھے بتاؤ" حیدر نے ماہین سے کہا۔۔

دعا کو اس سے کہہ دیں کہ آج کے بعد اگر اس نے اس طرح کی کوئی فضول حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔ یہاں ہاسپٹل میں آ کر اس نے تو حد کر دی۔۔" ماہین غصے سے بھری بیٹھی تھی۔۔

"ہوا کیا ہے کوئی مجھے بتائے گا۔۔؟" حیدر نے زچ ہوتے ہوئے کہا

ماہین نے سامنے میز کی طرف اشارہ کیا۔۔

اس نے میز پر ایک نظر ڈالی۔۔ پہلے حیرت سے ماہین کو دیکھا۔ ایک بار پھر میز کی جانب دیکھا پھر دعا کے بہتے آنسو دیکھے۔۔۔

سامنے میز پر نمرہ احمد کا ناول "جنت کے پتے" پڑا تھا۔۔ وہ اسے دیکھتے ہی وہ حقیقت جان گیا تھا

اس نے بے یقینی سے ماہین کو دیکھا۔ جیسے تصدیق چاہ رہا ہو۔۔ ماہین نے افسوس سے اثبات میں سر ہلایا۔۔

حیدر دعا کی جانب مڑا۔۔

"تم ناول کے کسی کردار کی وجہ سے اتنی جذباتی ہو گئی تھی؟"

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دعا نے آنسو بہاتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ اس لمحے اسکا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔۔ یا دعا کو دو تین تھپڑ لگائے۔۔۔

"دعا کب ختم ہو گا یہ بچپنا تمہارا؟" وہ مٹھیاں بھینچے کہہ رہا تھا۔۔۔

"حیدر وہ جہان سکندر ہاسپٹل میں ہے۔۔ میں آگے کچھ بھی نہیں پڑھ سکی۔۔ اسکی سرجری ہے۔۔ اسے کچھ ہو گیا تو۔" وہ آنسو پونچھتے ہوئے معصومیت سے کہہ رہی تھی۔۔

"دعا میں یقین سے کہہ سکتا ہوں یہ جتنا تم اپنے میجر احمد کے لیے رو رہی ہو اتنا میرے مرنے پر بھی نہیں روؤ گی۔۔" اگر دعا نے بے وقوفی کی حد کی تھی تو حیدر سفاکی کی انتہا پر تھا۔۔

دعا کے آنسو تھمے تھے۔۔ آنکھوں میں پہلے بے یقینی ابھری۔۔ پھر شکوہ ابھرا۔۔

اور پھر کئی آنسو اسکے چہرے پر پھیلے تھے۔۔

"بھائی!" ماہین کی دکھ میں ڈوبی آواز سنائی دی تھی۔۔ ماہین کی آنکھیں بھی آنسو سے لبریز تھیں۔۔ اس نے غلط وقت پر دو غلط لوگوں کے سامنے انتہائی غلط بات کر دی تھی۔۔

"آئی ایم سوری یار۔ غلطی سے بول دیا۔۔ اب بس بھی کر دو۔۔" وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا۔۔

وہ دونوں کو ساتھ لگائے اب اپنی غلطی سے کہی گئی بات کی سزا بھگت رہا تھا۔۔ ان دونوں کے آنسو ہی حیدر کو حد سے زیادہ تکلیف دیتے تھے۔۔اور وہ اس وقت اسی تکلیف سے گزر رہا تھا۔۔وہ ان دونوں کے اس جذباتی پن پر کچھ کہہ بھی نہیں سکتا تھا۔۔

"چلو اب رونا بند کرو اور چلو۔۔ گھر چلتے ہیں یار۔۔ میں اٹھ کر سیدھا یہاں چلا آیا ہوں۔۔ اور ماہی تم بھی چلو ڈیوٹی پر۔۔ شاباش۔" حیدر نے انہیں خود سے الگ کرتے ہوئے کہا۔۔

"تم اب دوبارہ کبھی ایسا کچھ نہیں بولو گے؟" دعا نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔۔

"اوکے یار۔۔ سوری۔۔ میری توبہ جو ایسا کچھ کہا۔۔" اس نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔

دعا اسکے ساتھ باہر کو چل دی۔۔

"بائیک پر چل سکو گی تم؟" حیدر نے دعا سے پوچھا۔۔

"میں کبھی بیٹھی نہیں ہوں۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔۔" دعا منمناتے ہوئے بولی۔۔

"چلو پھر تم ماہین کی گاڑی لے جاؤ۔۔ میں تو جا نہیں سکتا۔۔ مما کو بتائے بغیر نکل آیا ہوں تمہارے میجر احمد کے چکر میں۔۔" اس نے مسکرا کر کہا۔۔ رف حلیے میں بھی وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔ کم سے کم دعا کو تو یہی محسوس ہو رہا تھا۔۔

دعا کی نظر سامنے کھڑی گاڑی پر پڑی۔۔ اس میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی لڑکی اپنی گلاسز اوپر کیے حیدر پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔۔

دعا جاتے جاتے پھر پلٹی۔۔۔

"چلو میں تمہارے ساتھ ہی چلتی ہوں" وہ اسکے ساتھ بائیک پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

"تمہیں اچانک کیا ہوا۔۔؟ اب ڈر نہیں لگ رہا کیا؟"

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

لگ رہا ہے ابھی بھی ڈر۔" دعا نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

"تو پھر کیوں بیٹھ رہی ہو اس بائیک پر۔۔" حیدر نے اسکے ہاتھ کو کندھے پر آگے کرتے ہوئے پوچھا۔

"بائیک سے نہیں اس حسینہ سے ڈر لگ رہا ہے جو تمہیں اتنی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی ہے۔۔" دعا نے سامنے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

اس نے ایک ہاتھ حیدر کے کندھے پر رکھا اور دوسرا اسکے گرد لپیٹے ہوئے بڑی جتاتی ہوئی نظروں سے اس لڑکی کو دیکھا۔ اس لڑکی نے گڑبڑا کر حیدر کے چہرے سے نظریں ہٹائیں۔۔ اور دعا کو دیکھا۔ اسکے چہرے کا رنگ بدلا۔ جبکہ حیدر مسکرا کر رہ گیا۔۔ اگلے ہی لمحے وہ لڑکی گاڑی آگے بڑھا کر لے گئی۔۔

"ویسے لڑکی بری نہیں تھی" حیدر نے دعا کو چڑاتے ہوئے کہا۔۔

"مگر میں بہت بری ہوں۔" اس نے ایک مکا حیدر کے کندھے پر مارتے ہوئے کہا۔ حیدر ہائے ہائے کرتا رہ گیا۔ محبت کے مسافر اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھے۔۔۔ اور انکی مسکراہٹیں محبت کی دنیا میں گونج رہی تھیں۔۔

وہ میرا ہے۔۔
فقط میرا ہے۔۔
پھر کوئی کیوں دیکھے اسے
کوئی کیوں سوچے اسے۔۔
کوئی کیوں چاہے اسے۔۔
کہ وہ تو فقط میرا ہے۔۔
اسکے بھی جذبے
میرا نام ہوتے ہیں۔۔
اسکی محبت پر
صرف حق ہے تو میرا ہے۔۔
اسکی چاہت، اسکی محبت۔۔
اور وہ خود بھی۔۔
میرا اور بس میرا ہے۔۔
اسے کہو۔۔ یوں کسی اور کے لیے
کبھی مسکرایا نہ کرے
کہ اسکی مسکراہٹ بھی
فقط میری ہے۔۔
اسے کہو اپنی نظروں سے
کسی کو دیکھا نہ کرے
کہ اسکی آنکھوں پر حق میرا ہے
اسے کہو کسی کو سپنوں میں سوچا نہ کرے
کہ اسکے خوابوں پر بھی۔۔
حق میرا ہے۔۔
وہ خود بھی۔۔
میرا اور صرف میرا ہے۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

ماہین فری ہونے کے بعد چیئر پر کچھ دیر آرام کی غرض سے بیٹھی تھی۔۔۔ آج کی ڈیوٹی بہت بزی گئی تھی۔۔ اسے ایک منٹ بھی بیٹھنے کا وقت نہیں ملا تھا۔۔۔ اسکے ساتھ کی کولیگز بھی ساتھ آکر بیٹھ گئیں۔۔

"ارے ڈاکٹر ماہین ! یہ آپکے ہاتھ کو کیا ہوا ہے؟" انہوں نے اسکے ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔

اس نے اپنے ہاتھ کی جانب دیکھا۔۔ سنی پلاسٹ اب تک ہاتھ پر ماجود تھا۔ ماہین کا چہرہ یک دم سرخ ہوا تھا۔۔ اسے وہ لمحہ یاد کر کے اپنا چہرہ تپتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

"او مائی گاڈ۔ ڈاکٹر ماہین۔۔ یو آر بلشنگ" اسکی کولیگ نے اسکا چہرا دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا۔۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔" ماہین نے خود کو نارمل شو کرتے ہوئے کہا۔۔

"لگتا ہے ہاتھ کے بجائے چوٹ ڈاکٹر ماہین کے دل پر لگ گئی ہے۔۔ تبھی تو ایسے بلش کر رہی ہیں۔۔۔"

ماہین ایک لمحے کو ٹھٹکی تھی۔۔ دل کو ٹٹولنا چاہا مگر جواب سوچ کے بر عکس نہ آ جائے اسلیے اس نے اس خیال کو دل سے نکالا۔۔۔

"چوٹ کے ساتھ ساتھ لگتا ہے انہیں مرہم لگانے والا کوئی یاد آ گیا ہے" ان میں سے ایک نے مزید کہا۔۔

"لگتا ہے وہ ہاتھ پہ مرہم لگانے کے ساتھ ساتھ دل پر چوٹ بھی لگا گیا۔۔" ایک لمحے کو ماہین کا دل تھما تھا۔۔ وہ منظر ایک بار پھر اسکی آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔۔

کسی کے ہونٹوں کا لمس اسے اپنے ہاتھ پر محسوس ہوا تھا۔۔ وہ لمس جس کے بعد وہ درد کو بھول ہی گئی تھی۔۔ وہ واقعی حیرت زدہ تھی کہ وہ بھول کیسے گئی۔۔۔۔

کیسا وہ مسیحا ہے۔۔
کہ آیا تو تھا
زخم پہ مرہم لگانے
چوٹ دل پہ لگا گیا۔۔
کیسا وہ مسیحا تھا
کہ بجائے مسیحائی کے۔۔
مرض محبت کا لگا گیا

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ایک سایہ سا تھا جو معمولی سے اندھیرے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے دھیرے دھیرے قدم بڑھا رہا تھا۔۔ دیوار کے پاس پہنچا۔۔ اس نے کوٹ کا کالر کھڑا کر کے چہرے کو مکمل طور پر چھپایا۔۔

جیب سے والٹ نکالا اور کھولا۔۔۔ پھر اس میں پڑی تصویر کو دیکھ کر اداسی سے مسکرایا۔ "آئی مس یو مائی کرائم پارٹنر۔۔ آئی مس یو ارسلان۔۔" اس نے والٹ بند کیا اور پاس پڑے پتھر پر پاؤں رکھا اور اچھل کر دیوار پر چڑھا۔۔ احتیاط سے پاؤں دیوار پر لگی خاردار تار سے ایک انچ کے فاصلے پر رکھے۔۔ اور اگلے ہی لمحے وہ باہر کودا تھا۔۔۔۔

سامنے نظر پڑی۔۔ ایک لڑکی کھڑی حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ اس شخص نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھا اور آگے چل دیا۔۔۔

"واؤ یو آر جسٹ اوسم۔۔ یور گڈ نیم پلیز؟" اس لڑکی نے متاثر کن انداز میں اس سے پوچھا۔۔

"لیفٹیننٹ سعد" اس نے مسکرا کر کہا اور آگے بڑھ گیا۔۔

وہ بھی آگے کو بڑھی۔۔ وہ میس کے سامنے سے گزر رہی تھی جب ایک گاڑی آ کر گیٹ سے پہلے بنے چیک پوائنٹ پر رکی اس علاقے میں ایسے بہت سے چیک پوائنٹس تھے۔۔ اس نے مسکرا کر اس طرف کو دیکھا جہاں سے وہ آفیسر گیا تھا۔۔ پھر گاڑی کی طرف بڑھی۔۔

"ایکسکیوز می آفیسر۔۔ !" اس نے گاڑی میں بیٹھے یونیفارم میں ملبوس شخص کو مخاطب کیا۔۔

"جی فرمایئے۔۔" وہ جو گاڑی آگے بڑھا کر لے جانے کو تھا۔ اس آواز پر رکا۔۔

"آپ کی میس کے رولز تو بہت سخت ہوں گے ناں؟" اس نے مسکرا کر اس سے پوچھا۔۔

"آپ نے یہ پوچھنے کے لیے مجھے روکا ہے؟" اس نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"نہیں میں پوچھنا چاہ رہی تھی کہ جب ایک آفیسر میس کے رولز توڑتا ہے تو اسے کیا سزا ملتی ہے؟" اس نے پھر سوال کیا۔۔

"یہ تو اس بات پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ اس نے کونسا رول توڑا ہے" اس نے تحمل سے جواب دیا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اس لڑکی نے سر ہلاتے ہوئے کچھ سوچا اور پھر بولی۔۔

"میس کی دیوار کود کر رات کو باہر جانے والے کو کیا سزا ملتی ہے؟" وہ جو گاڑی آگے بڑھانے کو تھا۔۔ رکا اور اس کی جانب پلٹا۔۔

"آپ نے دیکھا ہے کسی کو ایسا کرتے ہوئے" وہ آنکھیں سکیڑے اسے دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"جی۔۔ آپکے ایک آفیسر ابھی ابھی یہ کارنامہ سر انجام دے کر گئے ہیں باہر" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔ اس آفیسر کے ماتھے پر بل پڑے۔۔

"کون تھا وہ؟ میں چیک کرتا ہوں" وہ گاڑی آگے بڑھانے کو تھا جب اس لڑکی کی آواز آئی

"لیفٹیننٹ سعد" وہ ٹھٹھک کر پیچھے مڑا تھا۔۔ ماتھے کے بل کچھ بڑھے تھے۔۔

اس نے آگے ہو کر وردی پر لگا اسکا نام پڑھا اور بولی

"آئی ہوپ مسٹر ہادی آپ اس رولز بریکر کے خلاف ایکشن لیں گے۔۔" یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ گئی جبکہ ہادی غصے سے تلملا کر رہ گیا۔۔۔

رات کے دس بجے وہ واپس آیا تھا۔۔ احتیاط سے دیوار پر چڑھا۔ ادھر ادھر دیکھا۔۔ اندھیرے میں کوئی نہ تھا وہاں۔۔ وہ اندر کودا۔۔ آگے قدم بڑھانے کو ہی تھا جب لائٹ آن ہو کر اسکے چہرے پر پڑی تھی۔۔ اسکے قدم رکے۔ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسکا سانس تک رک گیا تھا۔۔

ہادی کڑے تیور لیے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"بھائی وہ میں تو پریکٹس کر رہا تھا" اس نے کچھ بہانا گڑھنا چاہا۔۔

"کیسی پریکٹس؟ رات کو چھپ کر میس سے باہر کیسے جاتے ہیں اس کی پریکٹس؟" ہادی کی سنجیدہ آواز نے اسے باور کرا دیا تھا کہ آج وہ بچ نہیں سکتا۔۔

"سوری بھائی۔۔ " وہ منمنایا۔۔

"میس سے باہر کے لوگ جب آ کر تمھاری کمپلین کریں گے تو سوچ کیسا لگے گا یہاں سب کو؟ کب سدھرو گے تم؟" ہادی اس پر برس رہا تھا۔۔

سعد کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ فوراً وہ لڑکی یاد آئی جسے اس نے بڑے فخر کے ساتھ اپنا نام بتایا تھا۔۔ وہ اپنی غلطی پر خود کو کوس کر رہ گیا۔۔ کیا ضرورت تھی مجھے اسے اپنا نام بتانے کی۔۔

" اگلے ایک ہفتے کے لیے تمہاری ڈیوٹی پانچویں چیک پوسٹ پر رہے گی۔۔ اور اگر تم ایک دن بھی وہاں نہ گئے تو ڈیوٹی جا دورانیہ ڈبل ہو جائے گا۔۔" ہادی کی اس بات پہ وہ ہونقوں کی طرح منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ چیک پوسٹ جہاں ایک منٹ بھی بیٹھنے کو نہیں ملتا تھا۔۔ اس پہ بارہ گھنٹے کی ڈیوٹی کرنا۔۔ اسکے بارے میں سوچ کر ہی وہ چکرا کر رہ گیا۔۔۔ مگر اب اس کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا۔۔ہادی ایسی غلطی پر بخشنے والوں میں سے نہیں تھا اور یہ بات سعد اچھے سے جانتا تھا۔۔۔

****.........****.....****

ماہین صوفے پر بیٹھی کسی سوچ میں گم تھی۔۔ وہ غیر محسوس انداز میں اپنا ہاتھ اس زخم پر پھیر رہی تھی جس نے اس کے دل کی دنیا میں ہلچل پیدا کی تھی۔۔

" ایسے کیسے کوئی بھی دل میں بس سکتا ہے۔ حور بھی پاگل ہے۔۔" وہ اپنی کولیگ کی باتوں کو سوچتے ہوئے انکی نفی کر رہی تھی۔۔۔

نظر پھر انگلی پر پڑی۔۔ دھڑکن پھر تھمی تھی۔۔

"یہ سب صرف اسلیے ہے کہ ایسا پہلی بار ہوا ہے میرے ساتھ۔۔" وہ دل کی نفی کر رہی تھی۔۔

"ہادی کو پتہ لگا تو کیا سوچیں گے وہ۔۔ اف" اس نے ایسے سوچا گویا وہ سامنے بیٹھا اسکی سوچ پڑھ رہا ہو۔۔ وہ اٹھ کر آئنے کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔ اپنی ان سوچاوں پر مسکرائی۔۔ اسکے کانوں میں کچھ الفاظ گونجے

"مسکراتی رہا کریں۔۔ مسکراتے ہوئے اچھی لگتی ہیں۔۔" اسکی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔ خود کو اور دل میں آنے والے ان خیالات کو جھٹکتی وہ آ کر بیڈ پر لیٹ گئی۔ اس بات سے بے خبر کہ کوئی ہے جس کے دل پر وہ قابض ہو چکی ہے۔۔۔

Shams Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد صبح سے وہاں کھڑا ڈیوٹی کر رہا تھا۔۔ اسکی ٹانگیں اکڑنے کو تھیں۔۔ مارے تھکن کے اسکا برا حال تھا۔۔ وہ اس لمحے کو کوس رہا تھا جب وہ باہر گیا تھا۔۔ اور اس سے بھی زیادہ اس لمحے کو جب اس نے اس لڑکی کو اپنا نام بتایا تھا۔۔۔ اس چیک پوسٹ پر ہر آنے جانے والے کی چیکنگ کی جاتی تھی۔۔ گاڑیوں کو روک کر انکی بھی چیکنگ کی جاتی تھی۔۔کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو پاس بنے ملٹری کوارٹرز میں بھی رہتے تھے۔۔ ان کے پاس اپنے کارڈز تھے۔۔ جس کی بنا پر وہ بغیر چیکنگ کے وہاں داخل ہو سکتے تھے۔۔ سعد اب تھک چکا تھا۔ سینئیر آفیسرز کی گاڑیاں آنے پر سیلیوٹ کر کر کے سعد کی بازو درد کر گئیں تھیں۔۔

اس نے بیزاری سے سامنے نظر دوڑائی۔۔ سامنے سے آنے والے وجود کو دیکھ کر اس نے آنکھیں سکیڑیں۔۔ غور سے اسکا جائزہ لیا۔۔ اور اگلے ہی لمحے اسکے چہرے پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔۔ اسکے خالی ہاتھ دیکھتے ہی سعد نے اگلا منصوبہ بنایا جونہی وہ اسکے قریب پہنچی۔۔ سعد نے راستہ بند کر دیا۔۔

"یور کارڈ پلیز۔۔" سعد نے سنجیدگی سے کہا۔

وہ جو آگے بڑھنے کو تھی۔۔ یک دم رکی۔۔ "میں یہاں ہی رہتی ہوں اور آپ یہ بات جانتے ہیں اسلیے مجھے کارڈ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" وہ چہرے پر بیزاری لاتے ہوئے بولی۔۔

"مس! آئی سیڈ یور کارڈ پلیز" سعد نے اپنا جملہ پھر سے ایسے دہرایا جیسے اسکی کوئی بات سنی ہی نہ ہو۔۔

"دیکھیے آفیسر! میں اپنا والٹ گھر بھول آئی ہوں۔۔ وہی لینے واپس جا رہی ہوں۔۔ آپ پلیز راستہ چھوڑیں اور مجھے جانے دیں۔۔" وہ ذرا سختی سے بولی۔۔

"سوری مس۔۔ میں نے آپکو یہاں کبھی دیکھا نہیں ہے۔۔ یہ ایک ملٹری ایریا ہے۔۔ اور بغیر کارڈ کے میں آپکو اندر نہیں جانے دے سکتا۔۔" سعد اسے زچ کر رہا تھا۔۔ اس دن اس لڑکی نے سعد کا راز فاش کر کے جو غلطی کی تھی آج وہ اسکی سزا بھگتنے کو اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔ وہ سعد ہی کیا جو بدلہ نہ لے۔۔

"ایک رولز بریکر آفیسر اتنا تو کر ہی سکتا ہے کہ مجھے بغیر کارڈ کے اندر جانے دے۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی۔۔

"اس رولز بریکر کی کمپلین کر کے اسے سزا دلا کر رولز یاد کروانے والی ہستی بھی آپ ہی ہیں۔۔ لہذا میں آپکو ایسے اندر نہیں جانے دے سکتا۔۔" وہ اسے چڑاتے ہوئے مسکرا کر کہہ رہا تھا۔۔

"میں کال کرتی ہوں گھر۔۔ کوئی تو آ کر کارڈ دے جائے گا۔۔" وہ نخوت سے بولی۔۔

"شیور" وہ بھی ایسے ہی مسکرا کر بولا

"مگر میں تو سیل بھی گھر بھول آئی ہوں۔۔" وہ بے بسی سے بولی۔۔

سعد جتاتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

"آپ مجھے اپنا فون دیں تاکہ میں کال کروں گھر۔۔" اس نے سعد کے سامنے ہاتھ پھیلایا۔۔

"سیل مانگنے کی بجائے اگر آپ اس دن کیلیے معافی مانگ لیں تو کام آسانی سے ہو جائے گا۔۔" سعد سعد مسکرا کر بولا

"معافی اور وہ بھی آپ سے؟ نیور" وہ بدستور ہاتھ پھیلائے کھڑی تھی۔۔

"سوری۔۔ میں آن ڈیوٹی سیل یوز نہیں کرتا۔۔ یہ رولز کے خلاف ہے۔۔" سعد نے بالکل اسی کے انداز میں جواب دیا تھا

"آپ کے پاس اگر اپنا لینڈ لائین نمبر ہے تو ہم اس پر کال کر سکتے ہیں۔۔" پاس کھڑے سولجر نے اس سے کہا۔۔ سعد نے اسکے پاؤں پر پاؤں مارا گویا باور کرایا ہو کہ تم میری طرفداری کرو اسکی نہیں۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

"مگر ہم تو چار دن پہلے ہی یہاں شفٹ ہوئے ہیں۔۔ اور مجھے نمبر بھی یاد نہیں۔۔" اب کی بار وہ بے چارگی سے بولی۔۔

"دیکھیے آپ جانتے ہیں کہ میں یہاں ہی رہتی ہوں آپ پھر بھی جان بوجھ کر ایسا کر رہے ہیں صرف اس دن کا بدلہ لینے کے لیے۔۔" وہ اب کے مکمل زچ ہو چکی تھی

"میں صرف اپنی ڈیوٹی پوری کر رہا ہوں ایمانداری سے۔۔" وہ بدستور مسکرا رہا تھا

"آپ کے پاس کارڈ بھی نہیں ہے۔۔ نہ اپنا آئی ڈی کارڈ ہے۔ نہ ہی سیل فون ہے۔۔ آپ ایک ایماندار آفیسر کو بے ایمانی کرنے کا کہہ کر کے ایک شخص کو سیکیورٹی کلئیر نس کیے بغیر ملٹری ایریا میں بھیجنے کا کہہ رہی ہیں۔۔ آپ کسی خفیہ ایجنسی کی ایجنٹ بھی ہو سکتی ہیں۔۔" وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

"آپ پلیز مجھے جانے دیں۔۔" وہ اب کی بار ریکوئسٹ کر رہی تھی

"میں نے کہا ناں۔۔ اسکے لیے آپکو مجھ سے معافی مانگنی پڑے گی۔۔" وہ پیر پٹخ کر پیچھے کو مڑی۔۔ چند قدم آگے بڑھی۔۔ اور پھر لوٹ آئی۔۔

"اوکے آفیسر۔۔۔ مجھے آپکی شرط منظور ہے۔۔" وہ بے بسی سے کہہ رہی تھی۔۔ سعد بدستور مسکرا رہا تھا۔۔

"میں سوری کہنے کو تیار ہوں" وہ سر جھکائے کہہ رہی تھی

"آئی۔۔" وہ بولنے کو ہی تھی جب سعد بول اٹھا۔۔

"اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔ مجھے کسی بھی لڑکی سے سوری کہلوانا اچھا نہیں لگتا۔۔۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا پھر ذرا آگے کو ہوا۔۔

"بس میں یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ اگلی بار مجھ جیسے کسی آفیسر سے ایسے کوئی پنگا مت لیجیے گا۔۔ نہیں تو نتیجہ اس سے بھی برا ہو گا۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا اور راستہ کھول دیا۔۔ وہ لڑکی پیر پٹختے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔ اسے اس شخص پر غصہ آ رہا تھا جس نے آدھا گھنٹے سے بھی زیادہ دیر اسے کھڑا کیے رکھا۔ اور اس سے بدلہ لیا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین راشدہ بیگم کی طبیعت معلوم کرنے انکے گھر گئی تھی۔۔

اندر جاتے ہی اسکا سامنا ہادی سے ہوا تھا۔۔ وہ سِک لیو پر تھا۔۔اسے بھی فلو لگ گیا تھا جو اب بخار کی وجہ بن چکا تھا۔۔ حیدر نے ماہین کو فون پر بتایا تھا۔۔

دروازہ کھول کر ماہین اندر داخل ہوئی تھی

راشدہ بیگم سے مل کر وہ باہر آئی۔۔ ہادی صوفے پر لیٹا تھا۔۔

"آپکی طبیعت کیسی ہے؟" وہ اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔ مجھے کیا ہوا ہے۔۔ بس ذرا بخار ہے۔۔ ہم وردی والوں کو بخار سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔۔ " وہ کشن سر کے نیچے رکھتے ہوئے بولا

"پھر بھی آپکو اپنا خیال رکھنا چاہیے۔۔۔ ایسے تو طبیعت زیادہ بگڑ بھی سکتی ہے۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

وہ ذرا آگے بڑھی۔۔ ہادی کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔۔ دونوں کی دھڑکن ایک پل کو تھمی تھی۔۔ ہادی کے وجود میں بخار کی تپش کہیں دور جا سوئی تھی۔۔ ایک ٹھنڈک تھی جو اسکے وجود میں اندر تک سرائیت کر گئی تھی۔۔

"آپکو تو واقعی بہت تیز بخار ہے۔۔ آنٹی بھی بیمار ہیں۔۔ گھر مین اور کوئی بھی موجود نہیں ہے۔۔ آپ یہ سب کیسے مینج کریں گے۔۔؟" وہ دھڑکنوں کے شور کو نظر انداز کیے اس سے مخاطب تھی۔۔

"کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔۔ ابھی تو میں ہوں مما کے ساتھ۔ میری لیو ختم ہونے تک سعد لیو لے کر آ جائے گا۔۔اور پھر پاپا بھی آ جائیں گے" وہ اسکی جانب دیکھتے ہوئے بولا۔۔

ماہین کچن میں گئی۔۔ ایک باؤل میں ٹھنڈا پانی لیا اور پٹی لے کر اسکے سامنے میز پر رکھی۔۔

"یہ ٹھنڈی پٹیاں رکھیں گے تو بخار جلدی اتر جائے گا۔۔" وہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی نے پٹی پانی میں بھگوئی اور ماتھے پر رکھی ۔۔ وہ اتنی گیلی تھی کہ پانی دونوں طرف سے بہہ کر کنپٹیوں کو بھگو رہا تھا

وہ بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کر کے اٹھی۔۔ پٹی اسکے ماتھے سے ہٹائی۔۔ اسے پھر سے پانی میں بھگویا۔۔ اسے نچوڑا اور پھر اسے ہادی کے ماتھے پر رکھا۔۔

ہادی نے پانی صاف کرنے کو ہاتھ بڑھایا۔۔ ماہین کے رکھے ہاتھ پہ اسکا ہاتھ جا ٹھہرا۔ ماہین نے چونک کر ہادی کو دیکھا۔۔ ہادی کی بھی نظریں ملیں تھیں۔۔ وقت کی گردش تھمی تھی۔۔ لمحے جامد ہو گئے تھے۔۔ دنیا تھم سی گئی تھی۔۔ ماہین کا چہرہ تپ اٹھا تھا۔۔

ہادی کے دل میں محبت نے اپنا تخت سجایا۔۔ اور پھر اس پر براجمان ہو گئی۔۔۔

ماہین اپنی کیفیت پر خود حیرت زدہ تھی۔ محبت اپنی فوج لے کر دل پر حملہ آور ہوئی تھی۔۔دھڑکنیں بغاوت پہ اتر آئی تھیں۔۔ اور اس بغاوت کی وجہ سے وہ ہار رہی تھی۔۔ محبت اسکے دل کو فتح کر رہی تھی۔۔ وہ شکست کھا رہی تھی۔۔ جذبوں کے ہاتھوں۔۔ اس شخص کے ہاتھوں۔۔

ہادی نے فوراً اسکا ہاتھ چھوڑا تھا۔ ایک سحر تھا جو ٹوٹا تھا۔۔

"کیا کر رہے ہو ہادی۔۔ وہ حیدر کی بہن ہے۔۔" اس نے خود کو ڈپٹا۔۔ سالوں کی دوستی سامنے آ کھڑی ہوئی تھی ۔۔ ماہین اب اسکے ماتھے پر پٹیاں رکھ رہی تھی۔۔ اسکی کیفیت سے انجان۔۔ اسکا دل ابھی ابھی محبت کی آنچ سے آشنا ہوا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

۔ وہ دل کو بہلا رہی تھی۔۔ ہادی آنکھیں بند کیے لیٹا تھا۔۔ وہ اسکے چہرے پر نظریں جمائے یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔۔

ہادی نے اسکا ہاتھ ماتھے سے ہٹایا۔۔

"میں یہ خود کر لوں گا۔۔ آپ رہنے دیں۔۔" وہ مسکرا کر بولا۔۔

ماہین نے اسکے ماتھے سے ہاتھ ہٹایا۔۔ اور اٹھ کر کچن میں گئی۔۔

"میں کھانا بنا دیتی ہوں۔۔" اس نے ہادی کے پاس سے گزرتے ہوئے کہا۔۔

ہادی نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر چپ ہو گیا۔۔

ماہین کچن میں مصروف ہو گئی۔۔ ماہین ہانڈی پر سے ڈھکن ہٹا رہی تھی جب اس سے نکلتی بھاپ اسکے ہاتھ سے ٹکرائی۔۔ اس چوٹ لگی انگلی کو جب بھاپ نے چھوا تو اسکے لبوں سے ایک سسکی نکلی تھی جسے اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر روکا تھا۔ ہادی جو پانی کچن میں رکھنے کو آ رہا تھا فوراً آگے بڑھا۔۔

"ماہی! دھیان کہاں ہے آپکا۔۔" وہ اسکی جانب لپکا تھا۔۔

اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے وہ اب اس چوٹ پر لگا سنی پلاسٹ ہٹا رہا تھا۔۔

ماہین کی آنکھوں کے گوشے بھیگ چکے تھے۔۔ درد کا احساس اب ہو رہا تھا۔۔

ہادی نے ایک نظر اسکے چہرے پر ڈالی۔۔

پھر نظر زخم پر جمائی۔۔ کیبنٹ کھول کر کریم نکال کر اسکے زخم پر لگائی۔۔

"آئی ایم سوری۔ اس دن بھی میری وجہ سے آپکا ہاتھ کٹ گیا اور آج بھی جل گیا۔۔" وہ اسکا ہاتھ چھوڑتے ہوئے نرمی سے کہہ رہا تھا۔۔

"جو زخم اور جو چوٹیں میرے نصیب میں لکھی ہیں وہ مجھے ملیں گی۔۔ چاہے آپکی وجہ سے ہوں یا کسی اور کی وجہ سے۔۔" ماہین نے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔

ہادی نے ایک نظر اسے دیکھا۔ جو کبھی تو بچپنے کی انتہا کر دیتی تھی اور کبھی اسے لاجواب کر دیتی تھی۔۔

"کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔ آپ تھک گئی ہوں گی۔۔ اس سب کو چھوڑیں۔۔ سب کچھ بن ہی چکا ہے۔ باقی میں دیکھ لوں گا۔۔" ہادی نے اسے کہا۔۔ اور خود کچن سے باہر نکل آیا۔۔

ماہین نے بیگ اور موبائل اٹھایا اور گیٹ کی جانب بڑھی۔۔

"مجھے اب چلنا چاہیے۔۔ مما اکیلی ہیں گھر میں۔۔"

"رکیے میں چھوڑ آتا ہوں آپکو۔۔" وہ بھی اسکے ساتھ باہر آیا۔

"میں چلی جاؤں گی۔۔ آپکی طبیعت خراب ہے۔۔ آپ جا کر آرام کریں۔۔" وہ نظریں چراتے کہہ رہی تھی۔۔

"اس دن بھی آپ نے یہی کہا تھا۔" اس نے مسکرا کر اس پر چوٹ کی۔۔

"تب میں ڈر گئی تھی۔۔ بلی سے۔۔" اسکی بات پر ہادی مسکرایا۔۔

"کیا شرط ہے اس بات کی کہ آج آگے بلی نہیں ہو گی۔۔؟ بلی نہ ہوئی۔۔ کوئی کتا ہوا اگر راستے میں تو؟؟" وہ جو گیٹ سے قدم باہر نکال رہی تھی اسکی اس بات پر ہوک کر پیچھے کو ہٹی۔۔

"اب آپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔۔"

"میں آپکو ممکنات سے آگاہ کر رہا ہوں۔۔"

"یہ دونوں چیزیں آج راستے میں نہیں بھی ہو سکتی ہیں"

"ہو بھی تو سکتی ہیں" وہ وہیں بولا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی راشدہ بیگم کو آگاہ کر کے واپس آیا اور باہر کو قدم بڑھائے۔۔ ماہین بھی اسکے پیچھے چل دی۔۔

" تھینکس۔۔ کہ آپ مما کے لیے اتنا سب کر رہی ہیں۔۔۔ وہ اکیلی ہوتی ہیں۔ آپ کے آنے سے تھوڑا آسرا ہو جاتا ہے انہیں بھی۔۔"

" سعد روز مجھے کال کر کے آنٹی کا خیال رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔۔ اگر میں روز نہ آؤں تو وہ ناراض ہو گا۔۔ اور ویسے بھی۔۔ آنٹی کے لیے یہ سب کر کے مجھے خوشی ہوتی ہے۔۔" وہ فراخدلی سے کہہ رہی تھی۔۔

"یعنی اگر سعد ناراض نہ ہوتا تو آپ یہ سب نہ کرتیں۔۔۔؟" ہادی نے مسکرا کر اس سے پوچھا۔۔۔

"تب بھی یہ سب کرتی۔۔ آنٹی سے محبت صرف سعد کی وجہ سے نہیں ہے۔۔" وہ اسکے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی

"تو پھر کس کی وجہ سے ہے۔۔؟" ہادی نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

سوال اور سیچوایشن اتنی غیر متوقع تھی کہ وہ گڑبڑا کر رہ گئی۔۔۔

"آنٹی مما کی فرینڈ ہیں۔۔ اور مجھ سے اتنا پیار کرتی ہیں۔ اس وجہ سے بھی۔۔" اس نے فوراً خود کو سنبھالا۔۔

ہادی بھی یہ سوال کر کے پچھتایا۔۔

سامنے ہی انکی نظر پڑی۔۔ ایک بلی گلی سے گزر رہی تھی۔۔ ہادی نے ماہین کو دیکھا وہ ہادی کی اوٹ میں ہو گئی تھی۔۔ اسکے لب مسکرا اٹھے۔۔ وہ یہ سوچ کر ہی محظوظ ہو رہا تھا کہ اگر ماہین یہاں اکیلی ہوتی تو کیا ہوتا۔۔۔ اسے گیٹ تک چھوڑنے کے بعد وہ باہر سے ہی پلٹنے لگا۔۔

"اندر رو آتے آپ۔۔" ماہین نے اسے روکا

"مما اکیلی ہیں۔۔ میں پھر کبھی آؤں گا۔۔" وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔۔ ماہین نے اسے خدا حافظ کہا۔۔ وہ پلٹ کر چل پڑا۔۔ دل مین نجانے کیوں ایک خواہش سی جاگی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ وہ گیٹ میں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"اپنا خیال رکھیے گا ہادی۔۔" اس نے اپنائیت سے کہا۔۔

ہادی آگے چل پڑا۔۔

"وہ حیدر کی بہن ہے وہ۔۔ مجھے ایسا کچھ نہیں سوچنا چاہیے۔۔ مگر اللہ بہتر جانتا ہے میرے دل میں کوئی بھی غلط خیال نہیں آیا اسکے لیے۔۔ لیکن جو جذبات سر ابھار رہے ہیں دل میں اسکے لیے۔۔ ان پر میرا زور نہیں ہے۔۔ میں نہیں جانتا یہ محبت ہے یا نہیں۔۔ مگر جب بھی مجھے جس سے بھی محبت ہوئی۔۔ میں سب سے پہلے ایک محرم اور شرعی رشتہ قائم کروں گا۔۔ ورنہ محبت بے لباس رہے گی۔۔ محرم رشتے کے بغیر محبت بے لباس ہوتی ہے۔۔ اور بے لباسی اللہ کو پسند نہیں۔۔ چاہے وہ کسی پاکیزہ جذبے کی ہی کیوں نہ ہو۔۔" ہادی نے خود کلامی کی۔۔اس نے آسمان کی جانب دیکھا۔۔ آسماں پر دو دلوں کی تقدیر کا فیصلہ ہوا تھا۔۔ جس سے ہر کوئی انجان تھا۔۔

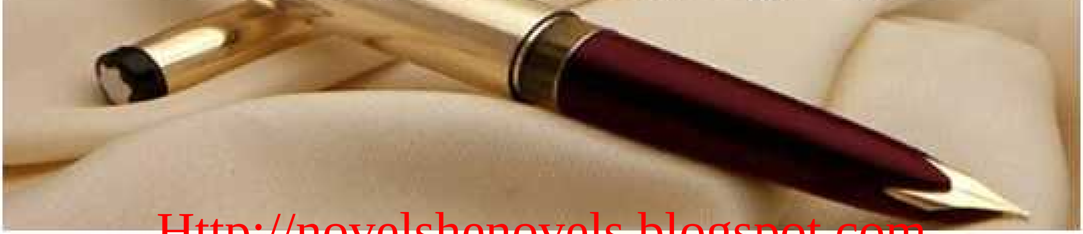

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

محبت یوں بھی ہوتی ہے--
بنا کوئی اشارہ دیے--
بنا کوئی سہارہ لیے--
بس کسی ایک خاص لمحے میں--
دل کی اس نگر کو
اپنا بنا لیتی ہے--
آنکھوں میں بسے چہرے کو
دھڑکنوں میں چھپا لیتی ہے--
محبت یوں بھی ہوتی ہے
پاکیزگی کی چادر اوڑھے--
دل میں داخل ہو کر
وفا کے قبلے کی جانب
سجدہ ریز ہو جاتی ہے--
محبت یوں بھی ہو جاتی ہے
دم انجان رہتا ہے
جذبوں کو پرکھنے میں
ناکام رہتا ہے--
اور وہاں دل
فتح ہو جاتا ہے--
محبت یوں بھی ہوتی ہے--
ہاں--
محبت یوں بھی ہوتی ہے---

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر کو رات میں ہی کال آئی تھی۔ اسے ایک کورس کے لیے تین ماہ اکیڈمی جانا تھا۔۔ اس نے ہادی کو کال کر کے اس سب کے بارے میں بتایا۔۔اور خود بھی تیاری کرنے لگا۔۔ دو دن کا آف لے کر وہ گھر آیا تھا۔۔ جانتا تھا ہادی کی طبعیت بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔ اسلیے اسے بھی ملنا تھا۔۔

ابھی اس سے بھی بڑا محاذ اسے فتح کرنا تھا اور وہ تھا دعا کو اس سب کے بارے میں بتانا۔۔ وہ جو اسکے آرمی میں ہونے سے ہی خائف تھی اس بات پر تو ہنگامہ مچا دیتی۔۔

اس نے ہادی کو کال کر کے شام کو آنے کا بتایا اور پھر دعا کو ملنے کیلیے بلایا۔۔

دو گھنٹے بعد وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں آمنے سامنے بیٹھے تھے اور دعا آنسوؤں سے بھری آنکھیں لیے اسکے سامنے بیٹھی تھی۔۔

"دعا فار گاڈ سیک یار ۔۔۔ صرف تین ماہ کی بات ہے۔۔۔ میں لوٹ آؤں گا۔۔۔"

وہ اسے روتا دیکھ کر بولا۔۔

"حیدر تین ماہ صرف نہیں ہوتے۔۔ میرے لیے ایک لمحہ تمہارے بغیر گزارنا مشکل ہے اور تم ۔۔۔" وہ بچوں کی طرح آنسو پونچھتے ناراضگی سے کہہ رہی تھی۔۔

حیدر اب کے مسکراہٹ دبائے اسے دیکھ رہا تھا

"ابھی تو تم کہہ رہی تھی جہاں جانا ہے جاؤ۔۔ مجھے تم سے محبت نہیں ہے اور ابھی کہہ رہی ہو کہ۔۔"

"تم ایسے ہی کرتے ہو۔۔ بات بدل دیتے ہو۔۔" وہ زچ ہوئی

"اور تم بیان بدل دیتی ہو" وہ ابھی بھی مسکرا رہا تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مت جاؤ ناں حیدر۔۔" وہ منت کرتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

"دعا! جانا تو ہے ناں۔۔۔ بس تین ماہ۔۔ ان تین ماہ میں بھی میں تمہیں دن میں پانچ بار کال کروں گا۔۔" وہ اسے بہلا رہا تھا

"کتنا ہی اچھا ہوتا تم آرمی کی بجائے کوئی دوسری جاب کرتے۔۔ پھر شادی کے بعد میں روز تمہیں تیار کر کے بھیجتی آفس اور پھر سارا دن تمہارے لوٹ آنے کا انتظار کرتی۔۔ شام ہوتے ہی تم لوٹ آتے۔۔" وہ اداسی سے مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"لڑکیاں خواب دیکھتی ہیں آرمی آفیسر سے شادی کرنے کیلیے اور تم ناشکری کر رہی ہو۔۔" حیدر اسکی اس معصوم خواہش پر مسکراتے ہوئے بولا

"تم وہاں جاکر کسی بھی لڑکی کی طرف مڑ کر بھی نہیں دیکھو گے" وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے بولی

"اوہ۔۔۔ تو اصل مسلہ یہ ہے کہ تمہیں لگتا ہے کہ میں وہاں جاکر کسی اور لڑکی کو پسند کر لوں گا۔۔" وہ بمشکل اپنا قہقہ دباتے ہوئے بولا۔۔

"تم ایسا ہی سمجھ لو بس۔۔ تم کسی کی طرف نہیں دیکھو گے۔۔" وہ اپنی بات پر قائم تھی۔۔

"دعا! تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے کیا؟" وہ بڑے مان سے پوچھ رہا تھا۔۔

"تم پر تو ہے۔۔ مگر ان لڑکیوں پر نہیں ہے۔۔ جو تمہیں گھورتی رہتی ہیں۔۔" اس نے سامنے ٹیبل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

حیدر سمجھ گیا تھا کوئی لڑکی یقیناً اسے دیکھ رہی ہوگی تبھی دعا اتنا غصہ کر رہی ہے۔ مگر اس نے دعا کے موڈ دیکھتے ہوئے مڑ کر اس طرف دیکھنے کی غلطی قطعاً نہیں کی۔۔

"دعا!" اس نے دعا کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔

"ہوں" وہ اسکی جانب مڑی۔۔

"چلیں" اس نے دعا کو کہا اور بل ادا کرتا ہوا اٹھ کر دعا کے ساتھ باہر کو آیا۔۔

گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔ دعا کے بیٹھنے کے بعد دوسری طرف سے آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔۔اور گاڑی آگے بڑھالی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تم نے ابھی تک مجھ سے وعدہ نہیں کیا۔" دعا خفگی سے اسکی جانب دیکھتے ہوئے بولی۔

حیدر نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی۔۔

"تمہیں مجھ پہ یقین ہے؟" وہ پھر پوچھ رہا تھا۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ حیدر کی طرف دیکھ کر اس نے نظریں جھکا لیں۔۔ یہ تعظیم تھی اس محبت کی جو حیدر کی آنکھوں سے عیاں ہو رہی تھی۔۔

"تو پھر خود پر بھی یقین رکھو دعا"

اس نے ہاتھ بڑھا کر دعا کا ہاتھ تھاما اور اسے عین اپنے سینے پر دل کے اوپر رکھا۔۔ دعا نے آنکھیں میچ لیں۔۔اسکا دل دھڑکنا بھول رہا تھا۔۔ اس شخص کی قربت میں۔۔جو اسکی محبت تھا۔۔

"اس دھڑکن کو محسوس کرو دعا۔۔ اس کو سنو۔۔ اس دل میں اور اسکی ہر دھڑکن میں صرف تم بستی ہو۔۔ تم اس دل کے بہت قریب ہو دعا۔۔ اپنے جذبوں اور میری محبت پر یقین رکھو۔۔" ماہین کو اپنے ہاتھ تلے اسکا دل دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔۔اسے کہیں پڑھا ہوا ایک جملہ یاد آیا تھا

if you are the love of an army officer then walk like a queen..

اس نے اسکا ہاتھ ہلکے سے دبا کر پھر چھوڑ دیا۔۔

دعا کو لگا گویا اس نے واقعی اسکے دل میں اتر کر اپنا وجود اسکی دھڑکنوں میں دیکھا ہو

"اب بھی کسی وعدے کی ضرورت ہے کیا؟" حیدر نے گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

"دعا!" وہ جو پلکیں گرائے ہاتھوں کو دیکھنے میں مصروف تھی اسکی آواز پہ مڑی۔۔

"تمہارا یہ بلش کرتا ہوا چہرہ مجھے بہت اپیل کرتا ہے۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتا دعا نے ایک ہاتھ اسکے کاندھے پر دے مارا۔۔

"بس کرو اب حیدر۔۔" وہ زچ ہوئی۔۔ رنگت مزید سرخ ہوئی۔۔۔

"ویسے تو بڑی بولڈ بنتی ہو۔۔ اور ذرا سی بات پر ایسے بلش کرتی ہو۔۔ اور جب ایسے بلش کرتی ہو تو میرا دل کرتا ہے کہ۔۔۔"

"حیدر میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔ آئی پرامس۔۔" وہ اسکی بات کاٹ کر خفگی سے بولی۔۔

"اوکے اوکے۔۔۔ بس۔۔" حیدر نے ہتھیار ڈالے۔۔

"ویسے یہ بلش کرنے کا کمال ہے یا بلش آن کا؟" وہ پھر بولا

"حیدر!" وہ چیخی تھی۔۔۔

حیدر کا قہقہ گاڑی میں گونجا تھا۔۔ ماہین بھی ہنسی۔۔ ایک خوبصورت وقت ساتھ گزار کر حیدر نے اسے گھر ڈراپ کیا اور خود ہادی کے گھر کی طرف نکل پڑا۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

گیٹ پر پہنچ کر حیدر نے بیل دی۔۔ اندر سے سعد برآمد ہوا۔۔

"تم جب دیکھو گھر میں موجود ہوتے ہو۔۔ خیریت تو ہے۔۔" حیدر نے اس پر چوٹ کی۔۔

"آپ تو مجھ سے زیادہ لیو گزار کر جاتے ہیں۔۔پھر بھی میری لیو ہی زیادہ لگتی ہے" وہ چہرے پر معصومیت طاری کرتے ہوئے بولا۔۔

"صدقے تمہاری اس معصومیت کے۔۔ کاش میں اس پر یقین کر سکتا" حیدر نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

"آپ سنا ہے پھر سے اکیڈمی جا رہے ہیں۔۔ کیڈٹ شپ دوبارہ سے گزارنے" سعد نے مسکراتے ہوئے اسے چھیڑا۔۔

"ہاں۔۔ تم بھی چلو میرے سیکنڈ بن کر" وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے اندر بڑھ رہا تھا

"مجھے تو افسوس ہو رہا ہے ان لوگوں پر جو ان تین مہینوں میں آپکے جونیئرز ہوں گے" وہ اسکے ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا

"آرمی کی پہچان ہی ڈسپلن سے ہے۔۔ اور میں اگر اس چیز پر چیکنگ دیتا ہوں کسی کو بھی تو وہ غلط نہیں ہے۔۔"

"میں جانتا ہوں حیدر بھائی۔" وہ اب لاؤنج میں پہنچ چکے تھے۔۔ سامنے ہی ہادی صوفے پر لیٹا تھا۔۔ اسکا چہرہ بخار سے تپ رہا تھا

"ان برخوردار کو امی کی کیئر کے لیے بھیجا تھا۔۔ یہ خود بیمار ہو گئے ہیں۔۔ اسلیے مجھے آنا پڑا ہے۔۔" سعد نے اسے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔۔۔

"یار یہ کیا نحوست پھیلا رکھی ہے۔۔۔ پورا گھر خاموش پڑا ہے۔۔ اور تم" اس نے ہادی کی طرف مڑ کر کہا

"ایک آرمی پرسن ہو کر ایک بخار سے ہار بیٹھے۔۔" وہ اسے چڑا رہا تھا

"یہ اصل میں آپکے جانے کے دکھ میں بیمار ہیں۔۔ سوچ سوچ کر بیمار ہو گئے ہیں کہ اتنا عرصہ آپکے بغیر کیسے گزاریں گے۔۔" سعد نے پیچھے سے لقمہ دیا

حیدر نے آگے بڑھ کر اسکے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بخار کی نوعیت دیکھنا چاہی تو حیران رہ گیا۔۔ اسے بہت تیز بخار تھا۔۔

"سعد گاڑی نکالو۔۔ ابھی اسے ہاسپٹل لے کر جاتا ہوں میں۔۔ اتنا تیز بخار ہے اسے اور یہ۔۔۔ ہاسپٹل جانے پر راضی نہیں ہے۔۔" حیدر اسے ڈپٹ کر بولا۔۔

"حیدر! یار میں ٹھیک ہوں۔۔ موسمی بخار ہے۔۔ ایک دن میں اتر جائے گا۔۔ مجھے ہاسپٹل نہیں جانا۔۔" اس نے حیدر کو منع کیا

"میں تم سے پوچھ نہیں رہا کہ تم جاؤ گے یا نہیں۔۔ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ میں تمہیں لے کر جا رہا ہوں۔۔" حیدر نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔۔

حیدر نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔۔

"تم نے اور دعا نے تو مجھے ڈرائیور بنا کے رکھ دیا ہے۔۔" حیدر نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

"تو مت لے کر چلو نا۔۔ میں نے منع تو کیا ہے۔۔" ہادی نے اسے گھور کر دیکھا۔۔

"تمہیں عزت راس نہیں آ رہی۔۔ بخار ہے اتنا اور تم نال رہے ہو کب سے۔۔ میں ماہی سے بات کرتا ہوں۔۔ وہ ہاسپٹل میں ہی ہو گی۔۔"

حیدر نے اسکی حالت دیکھ کر اسے ڈپٹا۔۔ بخار نے اسکی ساری طاقت نچوڑ لی تھی۔۔

اس نے ماہین کو کال کر کے اپنے آنے کا بتایا اور پھر ہادی کی طرف متوجہ ہوا۔۔

"مجھی ماہی نے بتایا تھا تمہاری حالت کا۔ مگر جب تم سے پوچھا تو تم نے کہا کہ تم ٹھیک ہو۔۔ مجھے نہیں تھا پتہ ایسے ٹھیک کو"

"تم بالکل ایک کیئرنگ بیوی کی طرح ری ایکٹ کر رہے ہو۔۔" ہادی نے اسے چھیڑا۔۔

حیدر نے اسے کندھے پر ایک مکا مارا

"آہ۔۔ میں بیمار ہوں یار۔۔ کچھ تو خیال کرو۔۔" وہ دہائی دیتے ہوئے بولا۔۔

"شکر ہے تمہیں خیال تو آیا کہ تم بیمار ہو۔۔" حیدر نے دوبدو جواب دیا۔۔

وہ دونوں باتوں میں مصروف ہاسپٹل کی جانب رواں تھے

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

میڈیکل ایمرجنسی میں آتے ہی حیدر نے ماہین کو کال کرنے کیلیے موبائل نکالنے کو جیب میں ہاتھ ڈالا تو موبائل موجود نہیں تھا۔۔ وہ موبائل گاڑی میں چھوڑ آیا تھا۔۔ اس نے ہادی کا موبائل لے کر ماہین کو کال کی ۔۔ ماہین نے اسے اندر آنے کو کہا۔۔

ہادی حیدر کے ساتھ اندر آیا۔۔ سامنے ہی کاؤنٹر کے پاس ماہین کھڑی تھی۔۔ اسکی نظر ہادی پر پڑی۔۔ دھڑکنوں مین ہلچل مچی۔۔ دل میں اک شور سا برپا ہوا۔۔ ماہین نے گلے میں پڑا سٹیتھو سکوپ نکالنے کے بہانے دل پر ہاتھ رکھا۔۔ گویا دھڑکنوں کو خاموش رہنے کا اشارہ دیا ہو۔۔ ہادی کی کیفیت بھی مختلف نہ تھی۔۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
اک لا علاج مرض کو
شفا دے جاتی ہے
کسی کی ایک بھولی بھٹکی سی نظر۔۔
جیسے دھوپ میں سایہ دار شجر
کبھی دل کو قرار مل جاتا ہے
کسی کے اپنے لیے بے قرار ہونے سے
کبھی ایسا بھی ہوتا ہے
کہ روح کو سکون مل جاتا ہے
کسی کو اپنے لیے بے چین دیکھ کر
ہاں ایسا بھی ہوتا ہے۔۔
کسی کو اپنے لیے اداس دیکھ کر
ساری اداسی مٹ جاتی ہے۔۔
ہاں ایسا بھی ہوتا ہے۔۔
مت سوچو یہ خود غرضی ہے۔۔
ارے پاگل۔۔
یہ تو رب کی مرضی ہے
دو دلوں کو ملانے کی
محبتوں کا جہاں بسانے کی۔۔
عداوتوں کو جلانے کی۔۔
یہ تو اسکے کُن کا کمال ہے
وہ جو رب ذوالجلال ہے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر ہادی کو لے کر ایک بیڈ کی جانب بڑھا۔۔

ماہین نے جا کر سلام دعا کی اور اسکے بعد اسکا بخار چیک کیا حیدر موبائل لینے کو باہر چل دیا۔۔ ۔۔ ماہین نے اسٹیتھو سکوپ اسکے سینے پر رکھتے ہوئے اسکا ہارٹ ریٹ چیک کرنا چاہا۔۔ مگر اسکی اپنی دھڑکن رک سی گئی تھی۔۔ اسے صرف ہادی کی دھڑکن سنائی دے رہی تھی۔۔ کانوں پر لگے اس ڈیوائس نے کچھ دیر کیلیے دنیا کی ہر آواز کو نکال کر صرف ہادی کی دھڑکن کی آواز اسے سنائی تھی۔۔ مسیحا خود مرض میں مبتلا ہو رہا تھا۔۔ ایسا مرض جسکا کوئی علاج نہ تھا۔۔ مسیحائی کو ایک پل کے لیے وہ بھول گئی تھی۔۔ وہ صرف اسکی دھڑکن کو سن رہی تھی۔۔۔ دنیا کی ہر آواز کو بھلا کر۔۔ اس نے جانے کس جزبے کے تحت اپنی آنکھیں بند کر کے ایک بار اسکی دھڑکن سننا چاہی۔۔ وقت کی گردش رک گئی تھی۔۔ بس ماہین کے لیے کچھ چل رہا تھا تو وہ تھی ہادی کے دل کی دھڑکن۔۔

ہادی کا اپنا دل بغاوت پر اتر آیا تھا۔۔۔ مسیحا ایسا ہو تو کس کو مرض کی شفا نہیں ملے گی۔۔ اس نے ماہین کی بند آنکھوں پر لرزتی پلکوں کو دیکھا۔۔

"آہ۔۔ یہ آنکھیں۔۔ اور یہ پلکیں۔۔" وہ دل ہار گیا تھا۔۔۔ وہ ایک دلوں کو فتح کرنے والا فوجی۔۔ آج خود کو ہار آیا تھا۔۔۔

اس نے ماہین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے متوجہ کیا۔۔

ماہین نے آنکھیں کھولیں۔۔ ہادی کی نظر سے نظر ملی تھی۔۔ اور یہ تھا نظروں کا آخری وار۔۔۔ وہ اسے فتح کر چکی تھی۔۔ اسکے دل پر قابض ہو گئی تھی۔۔۔

ماہین نے جلدی سے ہاتھ ہٹایا۔۔ اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ وہ جلدی سے پلٹی اور اس سے دور ہوتی ہوئی۔اپنی بے اختیاری پر خود کو کوستی ہوئی کاؤنٹر پر آ گئی۔۔

"یہ میں کیا کر رہی تھی۔۔ کیا ہو گیا تھا مجھے یہ۔۔ اور ہادی کیا سوچتے ہوں گے۔۔۔ اف میرے اللہ۔۔۔" وہ خفت سے لال ہوتے چہرے پر ہاتھ پھیر کر اسے نارمل کر رہی تھی۔۔

اس نے کچھ میڈیسن اور انجکشنز ایک پیپر پر لکھے اور وہ اے ایف این ایس آفیسر کے حوالے کر دیا۔۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سرحدوں کا رکھوالا

وہ ایک شیر دل فوجی۔۔
وہ جرات کا نشاں۔۔
وہ سرحد کا نگہباں
وہ جو کبھی نہ جھکتا تھا
جو کبھی نہ رکتا تھا
تیری آواز پہ رک گیا ہے
تیری محبت میں جھک گیا ہے۔۔
لو دیکھ لو آ کر
وہ کبھی نہ ہارنے والا
تجھ پہ دل ہار بیٹھا ہے۔۔
سبھی جذبے وار بیٹھا ہے۔۔

وہ جو خود فاتح تھا
مگر تیری مسکراہٹ نے
فتح کر لیا اسکو۔۔
وہ تجھ پہ دل ہار بیٹھا ہے۔۔
سبھی جذبے وار بیٹھا ہے۔۔
لو تم دیکھ لو آ کر۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ماہی ! کیا کنڈیشن ہے ابھی ہادی کی۔۔ ؟ چیک کر لیا تم نے؟" حیدر کاؤنٹر کے سامنے کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا

"بھائی ! کچھ بلڈ ٹیسٹ کرنے ہوں گے۔۔ ان کی رپورٹس آنے پر ہی اصل مسئلہ پتہ لگے گا۔۔ رپورٹس میں دو گھنٹوں میں منگوا لوں گی۔۔ " اس نے خود کو نارمل شو کرتے ہوئے کہا۔۔

"دو گھنٹے تو وہ نہیں رکے گا۔۔ بڑی مشکل سے اسے لایا ہوں یہاں۔۔ ایک گھنٹے میں اسے فارغ کرو۔۔ رپورٹس تم لے آنا شام کو آتے ہوئے۔۔ " حیدر نے ماہین سے کہا اور پھر ہادی کے پاس آیا۔۔ جسے میل سٹاف میں سے ایک سولجر انجکشن لگا رہا تھا۔۔۔

ماہین اس کے ساتھ آ کھڑی ہوئی۔۔اس سولجر کو اور پھر سامنے بیٹھے ہادی اور ساتھ کھڑے حیدر کو دیکھ کر ماہین نے سوچا کہ سرحد کی حفاظت کو یہ فوجی کھڑے ہوتے ہیں۔۔ ملک میں سیلاب آئے یا زلزلہ ۔۔ یہ آگے کھڑے ہوتے ہیں۔۔

سرحد پر جنگ ہو یا خانہ جنگی۔۔ یہ پیش پیش ہوتے ہیں۔۔ سکولوں کے باہر سیکیورٹی کیلیے دیکھو تو فوجی کھڑے ہیں۔۔

سڑکوں پر جگہ جگہ دیکھو تو فوجی کھڑے ہیں۔۔

مردم شماری کے دوران جان جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔۔ کوئی آگے نہیں آتا۔۔ وہاں بھی یہ فوجی آگے کھڑے ہوتے ہیں۔۔

الیکشنز کے دوران پولنگ سٹیشنز پر بھی یہ فوجی آگے کھڑے ہوتے ہیں۔۔

کرکٹ میچ کے دوران سیکیورٹی کیلیے بھی یہی فوجی آگے کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔ جہاں ذرا سا خطرہ ہو وہاں کوئی نہیں جاتا اور ان فوجیوں کو آگے کر دیتے ہیں۔۔ پھر ہم عوام انکا شکر گزار ہونے کی بجائے احسان فراموشی کا فریضہ کیوں انجام دیتے ہیں۔۔ اسکا جواب ماہین کے پاس بھی نہ تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com
دوسرے دن دس بجے سب ہی حیدر کو الوداع کہنے کو جمع تھے۔۔ ہادی کا بخار کم ہوا تھا مگر مکمل ٹھیک نہیں ہوا تھا اسلیے حیدر نے اسے سٹیشن جانے سے منع کر دیا تھا۔۔۔ سعد اسے چھوڑنے جا رہا تھا۔۔

حیدر نے بیگ سعد کو تھمایا اور آگے بڑھ کر ماہین کو ساتھ لگایا جو اپنے آنسو بمشکل روکے ہوئے تھی۔۔ حیدر کے گلے لگتے ہی آنسو بہہ نکلے۔

"ماہی! ایسے تو مت کرو یار۔۔۔ میں جا نہیں سکوں گا۔۔ دیکھو مما بھی پریشان ہو رہی ہیں۔۔" اس نے ماہین کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔۔

"آپ بس جلدی آ جایئے گا بھائی۔۔ میں آپکو بہت مس کروں گی۔۔" وہ اسکی بازو پر سر ٹکائے بچوں کے سے انداز میں کہہ رہی تھی۔۔۔ہادی دلچسپی سے اسکی یہ حرکتیں دیکھ رہا تھا۔۔ وہ جانتا تھا حیدر ماہین سے بہت پیار کرتا ہے۔۔

پھر اس نے آگے بڑھ کر سعدیہ بیگم کو گلے لگایا۔۔ راشدہ بیگم سے دعا لینے کے بعد وہ ہادی کی طرف بڑھا۔۔ اسے گلے لگایا۔۔

"آئی ول مس یو یار۔۔۔ کیڈٹ شپ سے لے کر اب تک پہلی بار ہم الگ ہو رہے ہیں۔۔" حیدر اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"کوئی بات نہیں حیدر بھائی۔ فاصلے محبت کو بڑھا دیتے ہیں۔۔ اب جلدی سے رومینس نپٹائیں۔۔ میں گاڑی نکالتا ہوں" سعد نے ان دونوں کو گلے ملتے دیکھ کر چوٹ کی۔۔

" تم اپنا خیال رکھنا۔۔ اور اگر طبیعت ٹھیک نہ ہوئی تو ہاسپٹل ضرور جانا۔اور مجھے کال کرتے رہنا۔۔۔" وہ اسے تلقین کر رہا تھا۔۔ دوستی کا حق ادا کر رہا تھا۔۔

"ماہی اور مما پریشان ہوں گی آج۔۔ کوشش کرنا آنٹی کو کچھ دیر یہاں روک لینا یا انھیں ساتھ لے جانا کچھ ٹائم کے لیے۔۔ ماہی بہت ایموشنل ہے میرے بارے میں۔ وہ بہت پریشان ہو گی۔۔ میں سعد کو بھی کہہ دوں گا۔۔ تم بھی خیال رکھنا انکا۔۔" حیدر اسکے ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہا تھا

"آپ دونوں کی محبت پر کچھ میرا بھی حق ہے۔۔ دو دو بڑے بھائی ہیں میرے۔۔ یار پتہ بھی لگنا چاہیے۔۔" سعد یہ کہتے ہوئے ان دونوں کے گلے لگ گیا۔ کچھ ہی دیر میں حیدر سعد کے ساتھ سٹیشن کی طرف رواں دواں تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر نے سعدیہ بیگم اور ماہین کو ساتھ لے جانے کا کہا تو سعدیہ بیگم نے انکار کرتے ہوئے انھیں کھانے پر روک لیا۔۔۔ سعد کو بنا کسی تکلف کا مظاہرہ کیے صوفے پر نیم دراز ہو گیا۔۔۔ ہادی اور راشدہ بیگم اسکی یہ بے تکلفی دیکھ کر رہ گئے۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ لوگ مجھے۔۔؟ بیٹے اپنے گھروں میں تکلف دکھاتے اچھے لگتے ہیں کیا۔۔ کیوں آنٹی۔۔؟" اس نے پاس کھڑی سعدیہ بیگم کو بھی گفتگو مین شامل کیا۔۔

"بالکل ٹھیک کہا۔۔ بیٹے ایسے ہی اچھے لگتے ہیں۔۔" انہیں نے سعد کے بالوں میں پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

سعد ٹی وی آن کیے بیٹھ گیا۔۔ ماہین کچن میں مصروف ہو گئی۔۔ ہادی موبائل پر مصروف ہو گیا۔۔

کچھ دیر میں ماہین بھی آ کر سعد کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔ دونوں کسی شو میں موجود ایک ایکٹر پر تبصرہ کر رہے تھے۔۔

"مانیں یا نہ مانیں۔۔ یہ لڑکی ہے ہی بہت خوبصورت۔۔" سعد اپنے بیان پر قائم تھا۔۔

"یہ سارا میک اپ کا کمال ہے سعد۔۔ ابھی یہ اگر منہ دھوئے گی تو ایک کلو میک اپ اترتا ہے اسکے چہرے سے۔۔" ماہین اپنی رائے پر قائم تھا۔۔

"آپکو کیسے پتہ؟ دیکھیں اسکو دیکھ کر لگتا ہی نہیں ہے کہ اس نے میک اپ کیا ہے"

"مجھے پتہ ہے کیونکہ میں خود بھی ایک لڑکی ہوں۔۔ یہ میک اپ ہے سعد۔۔ اب تم مان لو۔۔" ماہین بدستور اپنی بات کو دہرا رہی تھی۔۔

"کیا ثبوت ہے آپکے پاس؟" وہ اب چیلنجنگ انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔

ماہین کچھ جواب سوچ ہی رہی تھی کہ ہادی نے اپنے موبائل کی سکرین سعد کی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔۔ جہاں گوگل پر اس اداکارہ کی بغیر میک اپ کے تصویر موجود تھی۔۔ سعد کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

"یہ وہ ہو ہی نہیں سکتی۔۔ وہ اتنی پیاری لگ رہی ہے شو میں اور۔۔۔۔" ہادی نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا۔۔ گویا پوچھ رہا ہو کیا واقعی۔۔

سعد نے ہادی اور ماہین کے مسکراتے چہرے دیکھ کر خفگی سے منہ پھیر لیا اور چینل بدلتے ہوئے بولا "اللہ پوچھے گا ان میک اپ کرنے اور کروانے والوں کو۔۔ یہ کھلا تضاد ہے۔۔"

وہ اب نیوز چینل لگا کر بیٹھ گیا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

وہ گود میں رکھی اس تصویر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔۔ اسکے جھکے چہرے کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ اسکی کیفیت کیا ہے

۔مگر اس تصویر پر گرتے آنسو اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ وہ رو رہی ہے۔۔۔

"کوئی یوں بھی چھوڑ کر جاتا ہے کیا؟ کوئی امید کی کرن ، کوئی آس کا جگنو، کوئی ادھورا وعدہ ۔۔ کچھ تو دے جاتے جس کے سہارے میں جی لیتی۔۔۔" وہ اس تصویر سے مخاطب تھی۔۔ ارد گرد سے بالکل بے گانہ۔۔

"میری ایک پکار پر چلے آتے تھے۔۔ اب کیوں نہیں آتے میری تڑپ ، میرے آنسو دیکھ کر بھی۔۔" وہ اب تصویر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔ آنسو اس تصویر پر پھیل رہے تھے۔۔

"مجھے راتیں چھوٹی لگتی تھیں۔۔ پر اب ہجر کی یہ راتیں ختم ہونے کو ہی نہیں آتی ہیں۔۔ تم یہ جدائی میرے حصے میں ڈال کر اپنی محبت کسی اور کے حصے میں ڈال گئے۔۔ کیوں؟"

بے بسی کی انتہا پر تھی وہ

"تم نے مجھ سے شکوہ کرنے کا حق بھی چھین لیا ہے۔۔ مجھے تہی دامن چھوڑ کر چلے گئے"

آسمان پر موجود چاند آج پھر اس معصوم لڑکی کے دکھ پر اداس تھا

اداس راتیں، اداس باتیں۔۔
اداس دن ہیں ۔۔اداس راتیں۔۔
دکھوں کی وادی میں
کہاں کھو گئی ہیں چاہتیں۔۔
ظلم کے اس بازار میں۔۔
قربان ہو گئیں یہ محبتیں۔۔۔
رہ گیا ہے رنج و ملال بس۔۔
یہ ہے عداوتوں کا کمال بس۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد لاؤنج میں بیٹھا کولڈ ڈرنک کے ساتھ ساتھ [illegible] لطف اندوز ہو رہا تھا۔

ماہین سامنے کچن میں بنی شیلف کے پوس کھڑی سلاد کاٹ رہی تھی۔۔ ہادی مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔۔ اسکے ہاتھوں کو۔۔ اسکی پلکوں کو۔۔۔ اسکی خود پر جمی مسلسل نظروں سے کنفیوز ہو کر ہاتھوں کی کپکپاہٹ چھپاتی ،لرزتی پلکوں کے ساتھ کھڑی ماہین سیدھا ہادی کو اپنے دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اسکی حالت دیکھ کر اسکی طرف پیٹھ کرتے ہوئے سامنے دوسرے صوفے پر جا بیٹھا۔۔

"سعد!" اس نے کولڈ ڈرنک کا گلاس اٹھاتے سعد کو پکارا۔۔

"ہوں" اس نے مسلسل ٹی وی پر نظریں جمائے ہی جواب دیا۔

"یار یہ۔۔۔ محبت ہوئی ہے کہ نہیں اس بات کو کنفرم کیسے کیا جاتا ہے" سعد نے ابھی گھونٹ بھر رہی تھا کہ وہ ساری ڈرنک منہ کے ساتھ ساتھ ناک کے راستے باہر آئی۔۔ کچھ سامنے بیٹھے ہادی کے کپڑوں پر گری اور کچھ اپنے کپڑوں پر۔۔ اسے اچھو لگ گیا۔۔ ہادی اسکی اس حالت پر بوکھلا کر رہ گیا۔۔ ماہین بھی جلدی سے باہر کو بھاگی۔۔۔ ہادی نے اٹھ کر اسکی پیٹھ تھپکی۔۔ اسکی حالت کچھ سنبھلی تو ماہین نے پانی کا گلاس اسکی جانب بڑھایا۔۔ اسکی کھانسی رکی تو ہنسی کا فوارہ پھوٹ پڑا۔۔ہادی اسکے اس ری ایکشن پر دانت پیس کر رہ گیا۔۔ جبکہ ماہین ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"آپی! کچھ نہیں ہے۔ ایک جوک پر ہنسا تھا تو بس ایسے ہو گیا" وہ ماہین کو کھڑا دیکھ کر بولا۔۔

ماہین دوبارہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔

"ابھی حیدر بھائی کو گئے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہے اور آپ کے دل میں اسکی محبت جاگ اٹھی۔۔" وہ ہنستے ہوئے ہادی سے کہہ رہا تھا

"تم سے کچھ کہنا ہی فضول ہے۔۔ میں حیدر کی بات نہیں کر رہا تھا۔۔" ہادی زچ ہوا

"پھر کسی اور کی بات کر رہے ہیں۔۔ یعنی یہ بخار موسمی بخار نہیں۔۔۔ محبت کا بخار ہے۔۔ ارے واہ۔۔ جیو میرے بھائی۔۔" وہ ہادی کی پیٹھ تھپکتے ہوئے بولا۔۔

"یار میں صرف پوچھ رہا تھا۔۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔" ہادی اب سعد کے سامنے بات کر کے پچھتا رہا تھا۔۔

"ویسے کون ہے وہ بد نصیب ۔۔ جس پہ آپ دل ہارے ہیں۔۔ مجھے اس سے ملنا ہے۔ کوئی معمولی لڑکی تو ہو گی نہیں۔۔ جس نے میجر ہادی کا دل فتح کیا ہے۔۔ کیونکہ یہ وہ قلعہ تھا جس کی دیواروں ست اندر کوئی جھانک بھی نہین سکتا تھا۔۔ کجا کہ فتح کرنا۔۔" وہ رازداری سے اس سے پوچھ رہا تھا

"سعد۔۔۔ تم اپنا منہ بند ہی رکھو۔۔ جب بولتے ہو فضول ہی بولتے ہو۔۔" ہادی نے اسے ڈپٹا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"بھائی۔! چلیں مذاق چھوڑیں۔۔" وہ سیدھا ہوتا ہوا ہادی کے پاس بیٹھا۔۔

"بتائیں کیا ہوا ہے۔؟ کوئی لڑکی پسند آ گئی ہے کیا؟" وہ اب سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔

ہادی نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے سر پیچھے کو گرایا۔۔۔ اور بے بسی سے بولا

"پتہ نہیں یار میں کنفیوز ہوں۔۔مجھے وہ اچھی لگتی ہے۔۔ دل کو وہ اچھی لگتی ہے۔۔ جب وہ قریب آتی ہے تو سچ میں لگتا ہے کہ دل پر اختیار نہیں رہا۔۔ پر کچھ رشتے بھی آڑے آ جاتے ہیں۔۔" وہ پوری ایمانداری سے جواب دے رہا تھا۔۔

"میں ان سب باتوں کو ڈائیلاگ اور فضول بکوس کہتا تھا۔۔ آج اپنی یہی حالت ہے تو احساس ہو رہا ہے۔۔ اس محبت کا وجود بھی ہے اس دنیا میں۔۔" سعد منہ کھولے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔۔ کم سے کم ہادی کے منہ سے یہ اعتراف سعد کے لیے نا قابل یقین تھا

"کون ہے وہ بھائی۔۔؟" سعد اسی سنجیدگی سے بولا

ہادی نے چور نظروں سے ماہین کی جانب دیکھا۔۔ مگر وہ سعد ہی کیا جس کی نظروں سے کوئی چوری بچ جائے

"ارے ماہی آپی کو کیا دیکھ رہے ہیں ؟ وہ نہیں سن رہی ہیں آپکی باتیں" سعد نے اسے ماہین کی جانب دیکھتا پا کر کہا

ہادی ابھی بھی ماہین کی جانب ہی دیکھ رہا تھا جو سامنے کچن میں کھڑی کچھ کاٹ رہی تھی۔۔اس نے گویا سعد کی بات سنی ہی نہیں تھی

سعد کے دماغ میں کچھ کلک ہوا۔۔ ایک لمحے کو آنکھوں میں بے یقینی اتری۔۔ اور پھر اگلے ہی لمحے وہ ہادی کے گلے لگا ہوا تھا۔۔ہادی نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔ وہ اب کچن کی طرف بڑھا۔۔ ماہین کے سامنے جا کر رکا۔۔ "یہاں چٹکی کاٹیے۔۔ تا کہ مجھے یقین ہو کہ میں خواب نہیں دیکھ رہا۔۔" سعد اپنی بازو اسکے سامنے پھیلائے کہہ رہا تھا۔۔

ہادی مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا

"کیوں ؟ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟" ماہین نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"ارے مجھے کچھ نہیں ہوا ہے۔۔ پر کاٹیے تو تا کہ یقین تو آئے۔۔" ماہین نے اسے چٹکی کاٹی کہ اگلے ہی لمحے وہ بازو پکڑے پورے گھر میں ہائے ہائے کرتا بھاگ رہا تھا اور ماہین اور ہادی ہنستے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر اکیڈمی کے گیٹ پر کھڑا تھا۔

"پی ایم اے" جہاں جانا ہر ایک کا خواب تھا۔اس نے اور ہادی نے وہاں اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت پل گزارے تھے۔۔ جنہیں ایک وقت میں وہ بد صورت پل کہتے تھے۔۔۔ مگر اب وہ ہمیشہ اس جگہ کو یاد کرتا تھا۔۔۔ یہاں ہر جگہ اسکی کیڈٹ شپ کی یادیں بکھری پڑیں تھیں۔۔ پھر چاہے وہ ڈرل گراؤنڈ ہو یا تمنا ڈپ۔۔۔ یہاں کی زندگی سیکھنے کیلیے تھی۔۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں ایک مخصوص گروہ کو واقعی خاص بنایا جاتا تھا۔۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں رہنے والے حب الوطنی سے لبالب تھے۔۔ یہاں رہنے والوں کو سکھایا جاتا ہے کہ کوئی کچھ بھی کہے۔۔ کوئی تمہیں بجٹ چور بولے یا امریکہ کا حمایتی۔۔ تمہیں اس ملک کی حفاظت کرنی ہے۔ اسکی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے والوں کو انہی کی زبان میں جواب دینا ہے۔۔ ہر لمحہ تیار رہنا ہے۔۔ دشمن کی جان لینے کیلیے بھی اور اپنی دینے کیلیے بھی۔۔ اسے رشتوں کو ایک طرف رکھ کر وطن اور وردی سے کیا وعدہ نبھانا ہے۔۔

حیدر اب اندر داخل ہو رہا تھا۔۔ اسے ہر قدم پر بکھری یادیں مل رہی تھیں۔۔ اور وہ مسکراتا ہوا اندر کو بڑھ رہا تھا۔۔ اس ادارے میں جو جوانوں کے ڈھیلے پیچ سیدھے کرتا تھا۔۔ انھیں ایک ینگ مین سے ایک جینٹل مین بناتا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سی ایم ایچ کی ایمر جنسی وارڈ میں لگی گھڑی شام کے پانچ بجا رہی تھی۔۔۔۔۔۔ماہین اوورآل بازو پر ڈالے۔۔ ایک ہاتھ سے گردن کو ملتے باہر نکلنے کو ہی تھی جب اسکی نظر سامنے آتے شخص پر پڑی۔۔

وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس آ کھڑا ہوا۔۔

" آپ کہین جا رہی ہیں؟" ہادی نے سلام کے بعد ہی پوچھا

"جی میں آن کال تھی کل صبح سے۔۔ آج سارا دن بھی مصروف رہی۔۔ بس ابھی گھر جا رہی تھی۔۔ " اس نے نرمی سے جواب دیا۔۔ تھکاوٹ اسکے چہرے سے ظاہر ہو رہی تھی۔۔۔

"میں در اصل انجکشن لگوانے آیا تھا۔۔ اینٹی بائیوٹک کا کورس مکمل کرنا جو ضروری ہے۔۔ " اس نے اپنے آنے کی وجہ بھی بتائی۔۔

" چلیں میں آپکی رپورٹس بھی دیکھ لیتی ہوں۔۔ ایک بار پھر سے ٹیسٹ کروالیں۔۔ تا کہ ٹریٹمنٹ سے کچھ فائدہ ہوا ہے یا نہیں یہ تو پتہ لگے۔۔ " وہ اپنی تھکاوٹ بھلائے واپس اندر جانے کو مڑی۔۔

"ارے نہیں آپ تھک گئی ہوں گی۔۔ ایسا کریں آپ یہ گاڑی کی چابی لیں باہر چل کر گاڑی مین بیٹھیں۔۔ میں آپکو ڈراپ کر دوں گا۔۔ میں بس دس منٹ مین آتا ہوں۔۔"

"ارے نہیں میں چلی جاؤنگی۔۔ اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔" وہ فارمل ہو رہی تھی۔۔

"ہاں اب دن میں تو آپ بلیوں سے بھی نہیں ڈرتی ہوں گی کہ میں آپکو ان کا ڈراوا دے کر کہوں کہ میرے ساتھ چلیں۔" ایک لمحے کو ماہین کے چہرے کا رنگ بدلا۔ وہ پل اسکے ذہن کے پردے پر لہرائے۔۔

"میں ڈری نہیں تھی تب بھی۔۔" وہ خفت مٹاتے ہوئے بولی۔۔

"ہاں اسکا اندازہ ہے مجھے۔۔۔ " وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

" چلیں میں رپورٹس دیکھ لیتی ہوں۔۔" وہ ہادی کے ساتھ اندر کو بڑھ گئی۔۔۔

انجکشن لگوا کر بلڈ ٹیسٹ کروانے کے بعد وہ گاڑی میں آبیٹھے۔۔

"رپورٹس ملنے میں ٹائم لگے گا۔۔ میں کل لے آؤنگی خود ہی۔۔" وہ سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی

"اوکے۔۔ ایز یو وش" وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"آپ کافی دن سے آئی نہیں ہیں ہماری طرف۔۔ سعد اور مما بھی آپکو یاد کر رہے تھے۔۔" ہادی نے گیٹ سے گاڑی نکالتے ہوئے کہا۔۔

"ڈیوٹی کافی ٹف جا رہی ہے آجکل۔۔ سعد نے کال کی تھی مجھے۔ بس ٹائم نہ مل سکا۔۔ کل شام کو سعد نے بلایا ہے۔۔ اسکا باہر جانے کا پلان ہے۔۔" وہ سامنے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی اس میں ہمت نہ تھی کہ مڑ کر ہادی کے چہرے کو دیکھتی۔۔ جو اسے بولتے دیکھ رہا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"او۔۔۔ سعد نے مجھے کال کرنے کا کہا تھا صبح ۔۔ میں بھول گئی۔۔ " اسے یاد آیا تو فوراً موبائل نکال کر سعد کا نمبر ملایا۔۔

اسکا نمبر بزی آرہا تھا۔۔۔

" اسکا نمبر بزی ہے۔۔" اس نے مایوسی سے موبائل واپس رکھا

" وہ بزی ہو گا کہیں اپنی کسی فرینڈ کے ساتھ۔۔ " ہادی نے اسکے مایوس چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

" سعد ایسا نہیں ہے۔ آپ اب الزام مت لگائیں اس پر۔۔ میں نے اسک موبائل دیکھا ہے اس میں کسی فرینڈ کا نمبر نہیں " ماہین نے اسکی حمایت کی

" ارے واہ۔۔ سب پہ یقین ہے آپکو۔۔ ایک مجھ پہ نہیں ہے۔۔" وہ مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا۔۔

"ہاں تو ۔۔ فرینڈز آپکی ہوں گی۔۔ مجھے یقین ہے۔۔ مگر سعد کی نہیں۔۔" وہ اب بھی سنجیدہ تھی۔۔

"میں ایسا بالکل نہیں ہوں۔۔ آئی سویئر۔۔" وہ اسے صفائی دیتے ہوئے بولا

"سعد سے پوچھ لوں گی میں" وہ اب کے مسکرا کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

" اور وہ میرے بارے میں ایسے جھوٹ بولنے میں ماہر ہے۔۔ " وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔

ماہین کو بے اختیار اپنی پہلی ملاقات یاد آئی۔۔۔

تبھی ہادی کا موبائل بج اٹھا۔۔ اس نے سامنے موبائل ہولڈر میں موبائل رکھا تھا۔۔ ایک انجان نمبر سے کال دیکھ کر اس نے ریسیو کی۔۔

"ہیلو" کال سپیکر پر لگاتے ہوئے وہ ڈرائیونگ کے دوران بولا۔۔

"ہیلو ہادی۔۔ کیسے ہیں آپ۔۔" ماہین جو باہر دیکھ رہی تھی ۔ نسوانی آواز سن کر یکدم پلٹی۔۔ ہادی کے تاثرات دیکھنے کے قابل تھے۔۔ اس نے ایک نظر ماہین کو دیکھا۔۔ پھر موبائل کو۔۔

"جی آپ کون؟ " وہ اب کے پوچھ بیٹھا۔۔

"آپ نے ابھی تک میرا نمبر نہیں سیو کیا۔۔

ارے میں عروج بات کر رہی ہوں۔۔" ماہین اب کی بار آنکھیں سکوڑے ہادی کو دیکھ رہی تھی۔۔ اسکی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔۔

" او اچھا مس عروج۔۔ " وہ مجبوراً اب بات کر رہا تھا کیونکہ اب کال کاٹ بھی نہ سکتا تھا

"میں ڈرائیونگ کر رہا ہوں آپ سے بعد میں بات کروں گا۔۔" وہ جلد از جلد یہ کال بند کرنا چاہتا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ایک منٹ ۔۔مجھے بس یہ پوچھنا تھا کہ کل اگر آپ فری ہیں تو گھر میں کل ایک پارٹی ہے۔۔ اس میں شامل ہو سکتے ہیں آپ۔پاپا سے بھی مل لیں گے آپ " ہادی نے کچھ کہنے سے پہلے وہ ہاتھ بڑھا کر کال کاٹ دی۔۔ ماہین نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر چہرہ دوسری طرف کر لیا۔۔

"آئی سوئیر۔۔ اس سے میرا کوئی ایسا تعلق نہیں جیسا آپ سمجھ رہی ہیں۔۔ وہ دعا حیدر سے ناراض تھی اسکی وجہ سے مجھے عروج سے بات کرنا پڑی۔۔ اور پھر پتہ نہیں کہاں سے اس نے میرا نمبر لیا اور اب کال۔۔ " وہ بنا کچھ سوچے سمجھے اسے صفائی دے رہا تھا۔۔۔ ماہین کا دل بے یقینی کی کیفیت میں تھا۔۔ اسے برا لگا تھا۔۔ اسکا دل دکھا تھا۔۔ محبت کی لو پر رکھا اسکا دل محبت کی آنچ سے روشناس ہو رہا تھا۔۔

"ماہی میرا اس سے ایسا کوئی ریلیشن نہیں ہے۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں" وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا۔۔ اسے ماہین کی آنکھوں میں موجود بے یقینی نے بے چین کر دیا تھا۔۔ اسے ماہین کا منہ موڑ جانا بے چین کر گیا تھا۔۔ کیسی وحی تھی یہ محبت کہ دونوں دلوں پر نازل ہوئی تھی اور انکو ایک رشتے میں باندھ دیا تھا۔۔

ماہین نے خود کو سنبھالا۔۔ اور پھر اسکی طرف پلٹی۔۔

"آپ مجھے کیوں صفائی دے رہے ہیں۔۔ یہ جو کچھ بھی ہے۔آپکا پرسنل مسئلہ ہے۔۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔۔" اسکی زبان تو اسکا ساتھ دے رہی تھی مگر اسکی آنکھیں نہیں۔۔ ہادی کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ اسے عروج پر غصہ آیا تھا۔۔۔

"یہ میرے سینئیر آفیسر کی بیٹی ہے۔۔ اور صرف حیدر کی وجہ سے مین نے بات کی تھی" وہ اب بھی صفائی دے رہا تھا۔۔

ماہین کے دم نے اسے قبول کیا۔۔

"اوکے مان لیا اب۔۔" ماہین کو اسکا وضاحت دینا اچھا لگا تھا۔۔

"اب آپ یہ بات سعد کو مت بتا دینا۔۔" وہ اسکی بات پر اسکی جانب مڑی۔۔

" آپ یہ ساری وضاحت اسلیے دے رہے تھے۔۔ وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو اور بڑا کر کے بے یقینی سے اس سے پوچھ رہی تھی۔۔

"ہاں ۔۔ تو آپکو کیا لگا تھا۔۔ " وہ مسکراہٹ دبائے پوچھ رہا تھا۔۔

"کچھ بھی نہیں۔۔ مجھے کیا لگنا ہے۔۔" وہ گڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد راشدہ بیگم کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا

" مما اب پلیز جلدی سے ٹھیک ہو جائیں ۔ آپ ایسے بیمار بالکل بھی اچھی نہیں لگتی ہیں۔۔" وہ بالکل بچوں کی طرح انکا ہاتھ تھامے لیٹا تھا۔۔ انہیں نے مسکرا کر اپنے بیٹے کو دیکھا جو ان سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔

"میں اب ٹھیک ہوں سعد۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔ اب تو میں بالکل ٹھیک ہو گئی ہوں۔۔ " انہوں نے اسکے بالوں میں ہاتھ پیرتے ہوئے اسے تسلی دی۔۔

"اور وہ بھائی۔۔ مما مجھے کچن میں جانے نہین دیتے کھانا بنانے کیلیے۔۔ اور خود کھانے کے نام پر ایسی چیزیں مجھے کھلا رہے ہیں کہ لگتا ہے اب بیمار ہونے کا نمبر میرا ہو گا۔۔ ماہی آپی بھی نہین آ رہی ہیں۔ وہ کچھ اچھا بنا دیتی تھیں " وہ دہائی دیتے ہوئے بولا۔۔

" اللہ تم دونوں کو صحت دے۔۔ اور لمبی عمر دے۔۔ آج مین کھانا خود بناوں گی۔۔ اپنے بیٹے کیلیے۔۔ "

"اگر یہ سب آپ میرے کرتیں تو مجھے واقعی خوشی ہوتی۔۔ مگر آپ تو یہ سب پاپا کے آنے پر کر رہی ہین۔۔ کھانا اصل میں انکے لیے بنائیں گی آپ۔۔ اور نام میرا۔" وہ خفگی سے بولا۔۔

"تم کبھی نہیں سدھر سکتے۔۔ تمہارے لیے ہادی سے ہی کھانا بنواوں گی۔۔" وہ اسکے سر پر چپت لگاتے ہوئے بولیں۔۔

" وہ گھر پر نہیں ہیں۔۔ مما آپکا فرمانبردار بیٹا آجکل باہر بہت جا رہا ہے۔۔ کوئی لڑکی کا چکر تو نہیں۔۔ " سعد شرارت سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولا۔۔

" ہادی ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔ مجھے اس پہ پورا یقین ہے۔۔ وہ کسی لڑکی کو کبھی مڑ کر بھی نہیں دیکھتا ہے۔۔ "راشدہ بیگم نے پر یقین لہجے میں کہا۔۔

"موصوف کسی کے پیار میں گوڈے گوڈے ڈوبے ہوئے ہیں۔۔ اور ایک یہ میری معصوم ماں اورانکا اندھا اعتماد۔۔ " وہ یہ سب صرف سوچ کر رہ گیا۔۔

"دیکھنا کیسے ایک دن وہ آپکی امیدوں پر پانی پھیرتے ہیں۔۔" وہ اب کے اونچی آواز میں بولا۔۔

"وہ دن کبھی نہیں آئے گا۔۔ " وہ دوبدو بولیں۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی نے گیٹ پر آ کر گاڑی روکی۔۔ ماہین نیچے اتری۔۔

"آپ اندر آئیں۔۔ مما سے بھی مل کر جائیے گا۔۔" ماہین نے گاڑی سے اندر جھانکتے ہوئے کہا۔۔

ہادی گاڑی سے نیچے اتر آیا۔۔ ماہین آگے بڑھی۔۔ہادی کے بالکل پیچھے ہی کھڑا تھا۔۔ بمشکل ایک قدم کا فاصلہ تھا۔۔ وہ اسکے بالکل پاس کھڑی تھی۔ اس کے قریب۔۔ جو شخص دل کے قریب ہو وہ اگر نظر کے قریب بھی ہو تو محبت اپنی جڑیں مظبوط کرنے لگتی ہے۔۔ وہ بھی اسکی موجودگی کو محسوس کر رہا تھا۔۔ ماہین نے بیل دی۔۔ گیٹ نہیں کھولا گیا۔۔ اس نے ایک بار پھر بیل دی۔۔ اس نے چابی نکالنے کو ہاتھ بڑھایا۔ بیگ گاڑی میں ہی رکھ آئی تھی۔۔ وہ پلٹی۔۔ ایک لمحے کا کھیل تھا یہ اور وہ ہادی سے جا ٹکرائی۔۔ اسکا سر ہادی کے سینے سے ٹکرایا تھا۔۔ لمحوں کا کھیل صدیوں کی کہانی بنا گیا تھا۔۔ ماہین کو لگا تھا اسکا دل باہر نکل آئے گا۔۔ اور ہادی۔۔ اسکا دل مکمل طور پر ماہین کی محبت میں ڈوب گیا تھا۔۔ کنارے سے بہت دور کہیں۔۔

ماہین نظریں جھکائے سرخ چہرہ لیے کھڑی تھی۔۔ اسکے چہرے پر بکھرے رنگ ہادی پر اسکے دل کی حالت کو عیاں کر رہے تھے۔۔

دل نے پوچھا
خوشی کسے کہتے ہیں۔۔
کہا جب پتا چلے
جسے تم چاہتے ہو وہ بھی تمہیں چاہتا ہے
دل نے کہا محبت نبھا لو گے
اس نے کہا
اسکے لیے سب لٹا دوں گا۔۔
دل نے پوچھا
قضا تو نہ کرو گے
کہا سب وقت پہ ادا کروں گا۔۔
دل محبت میں سجدہ ریز ہو گیا۔۔
کہ وقتِ ادائیگی آیا تھا۔۔

ماہین جلدی سے آگے گاڑی کی جانب بڑھی۔۔ ہادی بھی ہوش میں آیا۔۔

"مما گھر نہیں ہیں شاید۔۔" وہ بڑبڑائی۔۔

"میں ابھی چلتا ہوں۔ پھر کبھی آؤنگا۔۔" وہ اسکے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے بولا

ماہین نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے گیٹ کھولا۔۔ وہ گاڑی کی جانب آیا۔۔ پھر پلٹا۔۔ ماہین ابھی بھی سر جھکائے کھڑی تھی۔

"خدا حافظ" وہ کہہ کر گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی آگے بڑھا دی

......ooooooooooooo.........ooooo.......

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد راشدہ بیگم کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھا چائے پی رہا تھا۔۔

"مزہ آگیا اتنے دنوں بعد آپکے ہاتھ کی چائے پی کر۔۔" سعد چائے کا ہر گھونٹ بھرنے کے ساتھ ساتھ ایک کمنٹ دیتا تھا

"ہادی کو کال کرو۔۔ جانے کہاں رہ گیا ہے۔۔" راشدہ بیگم نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"مما مجھے لگتا ہے بھائی کہیں ڈیٹ پر گئے ہیں۔۔ اب تو حیدر بھائی بھی یہاں نہیں ہیں۔ تو پھر بھائی کہاں جا سکتے ہیں۔۔" سعد مشکوک انداز میں کہہ رہا تھا

"تم اپنا تجزیہ اپنے پاس رکھو۔۔ مجھے ہادی پر یقین ہے۔۔" وہ اپنی بات پر قائم تھیں۔۔

"دیکھ لینا مما آپ۔۔ میرا تجزیہ بیکار نہیں ہے۔۔"

"مجھے اس پر پورا یقین ہے۔۔تم چپ چاپ چائے پیو۔۔" راشدہ بیگم نے اسے ڈپٹا۔۔

تبھی ہادی انگلی پر کی رنگ گھماتے ہوئے کچھ گنگناتے ہوئے اندر کو آیا۔۔لاؤنج میں داخل ہوا۔۔ راشدہ بیگم نے مسکرا کر اسکی جانب دیکھا جو اب سیٹی بجاتا اندر آیا تھا۔۔ انہیں نے مسکرا کر کچھ کہنا ہی چاہا تھا کہ یک دم وہ ساکت ہوئی تھیں۔۔ اور پھر اسکے بعد سعد اور راشدہ بیگم منہ کھولے ہادی کو دیکھ رہے تھے۔۔ ہادی نے سلام کیا۔۔ جواب نہ پا کر انکی جانب دیکھا ۔۔ وہ شاک کی کیفیت میں تھے

"کیا ہوا؟" اس نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔سعد کی حیرت کا دورانیہ ختم ہوا۔۔ اور اب اسکے قہقے پورے گھر میں گونج رہے تھے۔۔جبکہ راشدہ بیگم ابھی تک شاک کی کیفیت میں تھیں۔۔ سعد ہنستا ہوا صوفے سے نیچے گرا تھا مگر وہ ابھی بھی ہنس رہا تھا۔۔ ہادی حیران تھا ان دونوں کے ان تاثرات سے۔۔

"کیا ہوا ہے؟ کوئی مجھے بتائے گا۔؟" وہ تقریباً چیختے ہوئے بولا۔۔ مگر اب بھی انکے تاثرات میں کوئی فرق نہ آیا۔۔

ہادی [illegible] رہ گیا۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"آپ لوگ ایسے کیوں مجھے دیکھ رہے ہیں۔۔" ہادی اسکے ان تاثرات پر خود بھی حیرت کا شکار تھا

سعد نے بمشکل اپنے قہقہے ایک لمحے کیلیے روکے

"مما کے اعتماد اور یقین کو ٹوٹے ٹوٹے ہوتا دیکھ رہا ہوں" وہ یہ کہہ کر پھر سے قہقہے لگانے لگا۔

"کیا ہوا ہے مما آپکو۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں۔ سعد نے پھر کچھ بولا ہے کیا؟"

وہ اب کے پھر تشویش کا شکار ہوا۔

ماں کے ایسے تاثرات اسے کسی انہونی کا پتا دے رہے تھے مگر سعد کے قہقہے کچھ اور ہی کہہ رہے تھے

ہادی نے راشدہ بیگم کی نظروں کی پیروی کرتے ہوئے اپنی شرٹ پر نظر دوڑائی۔۔ اور اگلے لمحے وہ خود بھی شاک کی کیفیت میں تھا۔۔ اسکی سفید شرٹ پر پنک لپ اسٹک والے دو ہونٹوں کے نشان بہت واضح تھے۔۔۔ کچھ دیر پہلے کے وہ لمحے اسکے ذہن کے پردے پر لہرائے۔۔ وہ اب ان دونوں کی نظروں اور شاک کا مطلب سمجھا تھا۔۔ وہ خود شرم سے پانی پانی ہو رہا تھا۔ اوپر سے سعد کے قہقہے اور راشدہ بیگم کی نظریں۔۔

اس نے ہاتھ اس نشان پر رکھ کر گویا اسے چھپانا چاہا۔۔ اب راشدہ بیگم کی نظریں اسکے چہرے پر تھیں۔۔ وہ اٹھا۔۔ ایک لمحے کو اسے کچھ بھی سمجھ نہ آیا۔۔ اور پھر اگلے ہی لمحے وہ سعد کے شکنجے سے بچتا ہوا اوپر کمرے کی طرف بھاگا تھا۔

سعد اسے پکڑنے کو بھاگا تھا مگر وہ پیچھے رہ گیا تھا۔۔۔

وہ راشدہ بیگم کی گود میں لیٹ گیا۔۔ وہ ابھی بھی ہنس رہا تھا۔۔۔

راشدہ بیگم نے ایک تھپڑ اسکے کندھے پر مارا۔۔

"آہ۔۔۔ کیا ہے مما۔۔" وہ کراہا تھا۔ پھر ہنستے ہوئے بولا۔۔ "مجھ پر تو اعتماد تھا نہیں۔۔ اور جس پر تھا اعتماد آپکو۔۔ وہ تو اس اعتماد کو توڑ کر اسکی کرچیاں ثبوت کے طور پر اپنی شرٹ پر لے آیا ہے۔۔" راشدہ بیگم ابھی بھی بے یقین تھیں۔۔

"کاش پاپا بھی یہاں ہوتے۔۔ اور اپنے فرمانبردار بیٹے کے کارنامے کا لائیو ٹیلی کاسٹ دیکھتے۔۔" وہ مزے سے کہہ رہا تھا۔۔

اوپر ہادی آئینے کے سامنے کھڑا بے یقینی سے اپنی شرٹ پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔۔ اس نے وہ ہاتھ ہٹائے۔۔ ہونٹوں کے نشان وہاں واضح تھے۔۔ ایک لمحے کو وہ سب بھول کر اس نشان پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

۔۔ وہ لمحے یاد کر کے وہ خود بخود مسکرا اٹھا۔۔۔ اگلے ہی لمحے دروازے پر سعد کی دستک کی وجہ سے اسکے مسکراتے لب سمٹے تھے۔۔ وہ شرٹ اتار کر احتیاط سے الماری مین رکھنے کی بجائے اس نے ایک دراز میں ڈال کر اسے لاک لگایا۔۔ اور یہ سب سعد کی طرف سے حفاظتی اقدام کے طور پر کیا تھا اس نے۔۔ سعد کا کیا بھروسہ اشتہار لگا دیتا۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر ابھی فارغ ہو کر لیٹا ہی تھا کہ اسکا موبائل بج اٹھا۔۔ وہ آج بہت تھک گیا تھا۔۔۔۔ پھر بھی اس نے کال ریسیو کی سلام دعا کے بعد وہی سوال دہرایا گیا تو وہ مسکرا اٹھا

"حیدر تم واپس کب آؤ گے؟"

"دعا مجھے ابھی آئے ہوئے پانچ دن ہوئے ہیں۔۔ اور تم واپس آنے کی بات کر رہی ہو۔۔ابھی تین مہینے باقی ہیں" حیدر ایک بازو سر کے نیچے رکھتے ہوئے بولا۔۔

"تین مہینے کب پورے ہوں گے حیدر۔۔؟"

"تین مہینوں کے بعد" حیدر نے اسی کے انداز میں جواب دیا تھا

" تمہیں پتہ ہے حیدر۔۔۔"

"مجھے پتہ ہے کہ تم مجھ سے بہت محبت کرتی ہو۔۔ اور اس سے کہیں زیادہ میں کرتا ہوں۔۔" وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا

"میں نے یہ بالکل بھی نہیں کہا۔۔ میں یہ کہنے لگی تھی کہ میں تمہیں مس کرتی ہوں۔۔" وہ خفگی سے بولی

"میں معصوم سا فوجی ہوں۔۔ لفظوں کا ہیر پھیر مجھے نہیں آتا ہے۔۔۔ تم پیار کو مس کرنے جیسے لفظوں میں چھپا کر کہتی ہو۔ اور میں مس کرنے کو بھی محبت کرنے کی کیٹیگری میں رکھتا ہوں۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اسکی خفگی دور کر رہا تھا

" تمہیں پتہ ہے تم مجھے اچھے کیوں لگتے ہو حیدر؟" وہ اب کے سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔۔

"کیوں؟" اسکے لب ابھی بھی مسکرا رہے تھے

"کیونکہ تم سچے ہو۔۔ تم میں بناوٹ نہیں ہے۔۔ تم جذبوں کے معاملے میں کھرے ہو۔۔ چاہے وہ محبت ہو یا نفرت یا غصہ۔۔ تمہارے ساتھ جب میں ہوتی ہوں تو تم ایک ڈھال کی طرح محسوس ہوتے ہو۔۔ جو ساتھ ہو تو کسی کا خوف نہیں ہوتا۔۔ تمہارے غصے میں بھی پیار ہوتا ہے حیدر۔۔ تمہارے ہر انداز میں مجھے اپنے لیے محبت محسوس ہوتی ہے۔۔ چاہے وہ میرے پیچھے پر تمہارا غصہ کرنا ہو۔ یا میرے رونے پر تمہارا پریشان ہو جانا۔۔" وہ اپنا دل کھول کر اسکے سامنے رکھ رہی تھی۔۔ اور اسکی ساری تھکاوٹ ان الفاظ سے ختم ہو رہی تھی دعا کہہ رہی تھی اور وہ سن رہا تھا۔۔

"تم سے محبت میرے بس میں نہیں ہے حیدر۔۔ یہ ہر لمحہ بڑھتی ہوئی محسوس ہوتی ہے مجھے۔۔ اس پر میرا اختیار نہیں ہے"

"کاش یہ سب تم تب کہتی جب میرے سامنے ہوتی۔۔۔" وہ اب اسکے خاموش ہونے پر بولا تھا

"تو میں کبھی بھی نہ بول سکتی۔۔" وہ مسکرا رہی تھی۔۔

"وہ کیوں؟" حیدر نے اس سے پوچھا۔

"تم جب بھی گھور کر دیکھتے ہو۔۔ میں کچھ بھی بول نہیں سکتی۔۔"

"پگلی ۔۔ اسے گھورنا نہیں پیار سے دیکھنا کہتے ہیں۔۔اور تم اس وقت بھی بلش کر رہی ہو گی۔۔ مجھے یقین ہے۔۔" وہ پر یقین لہجے میں بولا۔۔

دعا کے کانوں کی لوئیں تک سرخ ہو گئی تھیں۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے حیدر۔۔" وہ اسے جھٹلا رہی تھی

"میں تمہیں جانتا ہوں دعا۔۔ اچھے سے۔۔"

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔" وہ بضد تھی۔۔

"ایسا ہی ہے۔۔ تم ابھی بلش کر رہی ہو۔۔ تمہارے ہاتھ بھی کانپ رہے ہوں گے۔۔" وہ اب اسے چھیڑ رہا تھا۔۔ واقعی ایسا ہی تھا۔۔ دعا کے ہاتھ تک کانپ رہے تھے۔۔

"تم بہت برے ہو حیدر" وہ خفگی سے بولی

"تم پھر بھی اس بہت برے شخص سے محبت کرتی ہو۔۔" وہ اب کے کھل کر مسکرایا۔۔

"تم سچ میں برے ہو" وہ پھر بولی

"برا ہوں تو کیا ہوا۔۔ ایک لڑکی کو پسند تو آ گیا ہوں۔۔ ان سب برائیوں سمیت۔۔ کاش میں اس لڑکی کے چہرے پر بکھرے محبت کے رنگوں کو دیکھ سکتا۔۔" وہ نرمی سے بولا

" آئی ہیٹ یو۔۔"

"آئی لو یو ٹو۔۔" جواب فوراً آیا تھا

"میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔" وہ چڑ کر بولی۔۔

"کیسا کچھ۔۔؟" وہ انجان بنتے ہوئے بولا۔

"جسکا تم نے جواب دیا ہے ابھی۔۔ حیدر"

"میں نے تو تمہاری بہت سی باتوں کا جوب دیا ہے۔۔" وہ مسلسل اسے تنگ کر رہا تھا

"ابھی جس کا تم نے جواب دیا ہے اسکا کہہ رہی ہوں" وہ بولنے پر راضی نہ تھی۔۔

"کونسا سوال۔۔ ؟ کتنے سوال تو تم پوچھ چکی ہو۔۔" وہ اس سے اگلوانے کے در پے تھا

"آئی لو یو-----"

"آئی لو یو ٹو۔۔۔" وہ اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بول پڑا۔۔

"تم بُرے ہو حیدر۔۔۔" وہ اب زچ ہوئی۔۔

"یہ بات اگر اپنے دل کو سمجھا سکتی ہو جو میری محبت کا مسکن ہے تو سمجھا لو۔۔ "

"خدا حافظ۔۔" وہ اب کال بند کر چکی تھی۔۔ حیدر جانتا تھا اسکی اس وقت کیا حالت ہو گی۔۔ وہ اسکی حالت کا سوچ کر ہی مسکرا دیا۔۔

...۔۔۔...۔۔۔...۔۔۔...

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی لاؤنج میں سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔ سامنے ہی سعد ، راشدہ بیگم اور ذیشان صاحب اس پر نظریں جمائے بیٹھے تھے۔۔

ذیشان صاحب گھر میں داخل ہوئے تو سعد کے قہقہوں اور راشدہ بیگم کی سنجیدگی نے انکا استقبال کیا اور انکے پوچھنے پر سعد کے اشاروں کو نظر انداز کر کے راشدہ بیگم نے انہیں سب بتا دیا۔۔ اور اب جب انہیں سب پتہ لگ ہی چکا تھا تو سعد نے بھی خوب مرچ مسالہ لگا کر سیچوایشن بیان کی۔۔ مگر وہ لڑکی کون تھی۔۔ یہ ابھی بھی ایک راز تھا۔۔

"برخوردار اب بتاؤ گے بھی کہ یہ سب کیا ہے یا میں ملٹری والے طریقے سے پوچھوں" وہ سنجیدگی سے اپنے اس بیٹے کو دیکھ رہے تھے

"پاپا یہ صرف ایک اتفاق تھا۔۔ میں آپکو پہلے بھی بتا چکا ہوں جیسا آپ لوگ سمجھ رہے ہیں ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔" اسے اب سعد پر تاؤ آ رہا تھا جس نے ان سے پتہ نہیں کیا کچھ کہا تھا کہ وہ اب اسکی کسی بات پر یقین نہیں کر رہے تھے

"میں نے صفائی نہیں۔۔ سچائی مانگی ہے۔۔" وہ سنجیدگی سے بولے۔۔

اس نے ایک گہرا سانس لیا۔۔ خود کو ریلیکس کیا۔۔ پھر سر اٹھا کر باری باری ان تینوں کو دیکھا۔۔

پھر آنکھیں بند کر کے ایک بار پھر گہرا سانس لیا اور پھر آنکھیں بند کر کے ایک ہی سانس میں بول پڑا۔۔

"میں ماہین سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔"

وہاں موجود ہر شخص کے لیے اسکا یہ جواب بہت غیر متوقع تھا۔۔۔

محبت میری اتنی پاکیزہ ہے
کہ رب بھی یہ چاہتا ہے
یہ تا قیامت قائم رہے۔۔
وہ چاہتا ہے
محبت میں بندھے ان
دو دلوں کو
اپنے پسندیدہ رشتے میں باندھ دے
ایک شرعی رشتے میں۔۔
اور اس محبت کو کامل کر دے
ایسے نہیں جیسے
ہیر اور رانجھا ،
لیلی اور مجنو تھے
بلکہ ایسے۔۔
جیسے حواؑ اور آدمؑ تھے۔۔
بالکل ایسے جیسے
فاطمہؓ اور علیؓ تھے

۔۔ یوں ۔۔
میری پاکیزہ محبت امر ہو جائے۔۔
تو میری نیکیوں کا ثمر ہو جائے۔

***

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"میں ماہین سے شادی کرنا چاہتا ہوں" ہادی کے منہ سے نکلنے والے الفاظ وہاں موجود ہر شخص کے لیے غیر متوقع تھے۔۔۔

سب سے پہلے ذیشان صاحب اور پھر انکی پیروی میں سعد بھی کھڑا ہوا تھا۔۔ ان کے چہرے سے ان کے خیالات تک پہنچنا اس وقت ہادی کو مشکل لگ رہا تھا

"یہ ہونٹوں کے نشان کس کے ہیں ہادی؟" ذیشان صاحب کی سنجیدہ سی آواز گونجی تھی۔۔ سعد کے بھی اعصاب تنے ہوئے تھے۔۔۔

"پاپا وہ غلطی سے مجھ سے ٹکرا گئی تھی۔۔ اس وقت ہی بس یہ۔۔۔۔۔" ہادی کے جواب پر دونوں نے اعصاب ڈھیلے پڑے اور سنجیدگی کی جگہ مسکراہٹ نے لی۔۔

"اچھا۔۔ پھر ٹھیک ہے۔۔" وہ دونوں پھر سے بیٹھ گئے۔۔۔ سعد کے لیے یہ بات قطعی غیر یقینی تھی کہ ماہین کے ہونٹوں کے نشان ہادی کی شرٹ پر تھے۔ مگر اب اس وضاحت پر وہ مطمئن ہو گیا تھا

"تمہیں وہ پسند ہے؟" ذیشان صاحب اب کے اس سے مسکرا کر مخاطب ہوئے

اس نے ایک نظر سب کو دیکھا۔۔ پھر سر جھکا لیا۔۔

"مجھے وہ اچھی لگتی ہے۔۔ مجھے گھما پھرا کر بات کرنی نہیں آتی۔۔ اسلیے بس وہ اچھی لگتی ہے۔ اور میں شرعی طریقے سے اسے اپنانا چاہتا ہوں۔۔" وہ سر جھکا کر بولا۔ گویا کسی گناہ کا اعتراف کر رہا ہو۔۔ بچہ چاہے کتنا بھی بڑا کیوں نہ ہو۔۔ باپ کے سامنے ایسی باتوں پر کتراتا ضرور ہے۔۔

"دیکھ لیں اپنے فرمانبردار بیٹے کے کارنامے۔۔ اور کریں ان پر اندھا اعتماد۔۔ دیکھیں کیسے تار تار کر دیا انہوں نے آپکا اعتماد۔۔" سعد نے پاس بیٹھی راشدہ بیگم کو چھیڑا۔۔ جو اب تک خاموش تھیں۔۔ ہادی نے ایک نظر انہیں دیکھا۔۔ سعد منتظر تھا کب وہ ہادی کی کلاس لیں۔۔

انہوں نے ایک نظر ہادی کو دیکھا پھر سعد کی طرف مڑیں۔۔

"میں نے اسکے لیے ماہین کو ہی پسند کیا تھا۔۔ اس نے انجانے میں بھی میری پسند کی لاج رکھی ہے۔۔" انکی اس بات پر ہادی نے سکھ کا سانس لیا۔۔ جبکہ سعد منہ پھلا کر خفگی سے بولا

"مجھے پتہ تھا آپ بھائی کا ہی ساتھ دیں گی۔۔۔ چاہے وہ کسی لڑکی کو ہاتھ پکڑ کر گھر ہی کیوں نہ لے آئیں۔۔ اور یہ پاپا تو مجھ پر ایسے نظر رکھتے ہیں کہ کہیں کسی پارٹی میں بھی لڑکیوں سے بات کرنے سے پہلے دیکھنا پڑتا ہے آس پاس کوئی انکا جاسوس نہ ہو۔۔" اسکی اس بات پر سب ہی مسکرا دیے تھے۔۔

"تو بیگم صاحبہ۔۔ کب چلیں پھر ہم اپنے بیٹے کے لیے رشتہ لے کر۔۔؟" ذیشان صاحب نے راشدہ بیگم سے پوچھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"کل ہی چلتے ہیں بات کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔۔ وہ حیدر سے بھی مشورہ کر لیں گے۔۔ مجھے نہیں لگتا انہیں کوئی اعتراض ہو گا۔۔" وہ اپنا پروگرام ترتیب دیتے ہوئے بولیں۔۔

حیدر کے نام پر ہادی ٹھٹھکا۔۔

"کہیں حیدر برا نہ منا لے۔۔ یا کچھ غلط نہ سمجھ لے۔۔" اس نے دل میں سوچا

"حیدر بھائی ایسے نہیں ہیں۔۔ وہ دوست آپکے ہیں پر بھائی میرے بھی ہیں۔ آپ انہیں ماہی آپی کے بھائی کی بجائے اپنے دوست کی نظر سے ہی دیکھیں۔۔ وہ بھی کچھ غلط نہیں سوچیں گے۔۔" سعد نے گویا اسکے خیالات پڑھ کر اسے تسلی دی تھی

وہ سعد کی بات پر مسکرا دیا۔

●●●...●●●...●●●...●●●

"دعا! کبھی کسی کو دیکھ کر تمہاری دھڑکن دوگنی رفتار سے چلی ہے۔۔ ایسا ہوا ہے کیا تمہارے ساتھ۔۔؟" ماہین دعا سے کال پر بات کرتے ہوئے پوچھ رہی تھی

"تمہارے بھائی کو ویسے تو ایسی کوئی رومینٹک بات کرنے کا وقت ہی نہین ملتا۔۔ پھر بھی جب وہ مجھے دیکھتا بھی ہے تو لگتا ہے دھڑکن بے لگام ہو کر دوڑنے لگی ہے۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"یہ اشارہ ہوتا ہے دل کا کہ دیکھو اس مکیں نے دل مین قدم رکھ لیا ہے۔۔ دل کی سر زمین پر اسکے قدم پڑ چکے ہیں۔۔"

"کیا یہ سب محبت میں ہوتا ہے؟" ماہین حیرت سے اس سے پوچھ رہی تھی

"تم یہ سب کیوں پوچھ رہی ہو؟" ۔۔ دعا نے مشکوک سے انداز میں پوچھا۔۔

"میرا دل بھی ایسے دھڑکنے لگا ہی دعا۔۔ کیا مجھے بھی محبت ہو گئی ہے۔۔؟" اس نے پوری ایمانداری سے اپنی اکلوتی دوست تک دل کا حال پہنچایا۔۔

"او مائی گاڈ۔۔" دعا خوشی سے چیخی۔۔

"اسکا مطلب یہ ہے کہ تمہیں بھی کسی سے محبت ہو گئی ہے۔۔؟"

"پتہ نہیں ۔۔ بس مجھے لگتا ہے میرا دل میرے اختیار میں نہیں رہتا اسے دیکھ کر۔۔ دعا مجھے وہ اچھا لگتا ہے۔بس۔ پر میرا یہ دل۔۔" ماہین بے بسی سے بولی۔۔

"کون ہے وہ ماہی؟" دعا کے لہجے میں تجسس تھا

"ہادی" وہ اٹکتے ہوئے بولی۔۔ اسکا دل ایک بار پھر دھڑکا تھا۔۔ اس شخص کے نام پر

"ہادی" دعا نے زیر لب دہرایا

"اللہ اللہ۔۔۔ یعنی ہادی بھائی۔۔ ماہین۔۔۔۔ تمہیں ہادی بھائی سے محبت ہو گئی ہے۔۔" دعا کی خوشی اسکے لہجے سے چھلک رہی تھی۔۔

"میں نے ایسا نہیں کہا کہ محبت ہوئی ہے۔۔" وہ خفگی سے بولی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تمہارے لیے ہادی بھائی سے زیادہ اچھا کوئی نہیں ہے میری نظر میں ماہی" دعا نے اس سے کہا

"دعا! مجھے وہ صرف اچھے لگتے ہیں۔۔ میں مجھے نہیں پتہ محبت کیا ہے۔۔ مگر جب اسکے دل پر ہاتھ رکھ کر اسکی دھڑکن محسوس کی تھی میں نے۔۔ میرا دل چاہ رہا تھا کہ وقت رک جائے۔۔ گردشِ وقت تھم جائے اور میں اس دل کا دھڑکنا محسوس کروں۔۔ وہ جب مجھے دیکھتے ہیں تو مجھے لگتا ہے کہ میں واقعی خوبصورت ہوں۔۔ وہ جب ہنستے ہیں مجھے لگتا ہی دنیا بہت خوبصورت ہے۔۔ انکی چمکتی آنکھیں۔۔ میں چاہتی ہوں میں انھیں دیکھوں۔۔ جی بھر کے دیکھوں ایک بار۔۔ مگر جب وہ مجھے دیکھتے ہیں تو میں ان سے نظریں ہی نہیں ملا پاتی۔۔"

"اللہ اللہ۔۔ ماہی۔۔ تم تو واقعی انکی محبت میں ڈوب چکی ہو۔۔ یہ سب محبت ہی ہے ماہی۔۔" دعا مسکرا کر بولی

"مجھے خوشی ہو رہی ہے۔۔ کاش میں تمہارے ساتھ ہوتی اس وقت۔۔۔ ہادی بھائی جیسے آرمی آفیسر سے محبت کسی کو بھی ہو سکتی ہے۔۔

لفظ آرمی آفیسر پر وہ ٹھٹھکی تھی۔

"ایک آرمی آفیسر سے میں کیسے محبت کر سکتی ہوں دعا۔۔؟" ماہین کے اگلے الفاظ پر دعا اپنے کہے جملے پر پچھتائی۔

"ماہی! محبت پوچھ کر نہیں ہوتی۔۔ نہ سوچ کر ہوتی ہے۔۔ یہ تو ایک پاک جذبہ ہے جو وحی کی صورت دل پر نازل ہوتا ہے۔۔" دعا نے اسے سمجھایا

"میرا دل اس وحی کا بوجھ سہہ سکے گا کیا۔۔؟" یکدم اسکی کیفیت بدلی تھی۔۔ دعا اب واقعی پچھتا رہی تھی۔ اس نے غلط وقت پر غلط بات کر دی تھی اور بھی ایک غلط شخص سے۔۔

"وحی بوجھ نہیں ہوتی ماہی۔۔ یہ تو کسی کسی دل پر اللہ نازل کرتا ہے۔۔ یہ ایک انعام ہے۔ ایک اعزاز۔۔"

"محبت کہیں روگ نہ بن جائے میرے لیے ماہی۔۔ بالکل ماما کی طرح۔۔" اسکی رندھی ہوئی آواز دعا کے کانوں سے ٹکرائی

"اللہ نہ کرے ماہی۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہو۔۔"

"دعا۔ ایک آرمی آفیسر سے محبت کرنے کے لیے بہت حوصلہ چاہیے۔۔ مگر میں بہت بزدل ہوں۔۔ مجھ میں حوصلہ نہیں ہے۔۔" وہ دکھ میں گھر چکی تھی۔۔

"ماہی۔۔ میں نے بھی تو کی ہے تمہارے بھائی سے محبت۔۔ تم اپنے اس خوف کی وجہ سے کیا محبت سے منکر ہو جاؤ گی۔۔؟ اور اگر تم ہو بھی گئی تو تمہیں لگتا ہے کہ تم اب انکی محبت کو دل سے نکال سکتی ہو؟

محبت عکاس بیل کی طرح روح کو جکڑ لیتی ہے ماہی۔۔ اس سے جتنا پیچھا چھڑانا چاہو گی وہ اتنا ہی تمہیں اپنی لپیٹ میں لیتی جائے گی۔۔ اور پھر جان کا روگ بن جائے گی۔۔ اپنے خوف کو پیچھے چھوڑو۔ اور محبت کو مت جھٹلاؤ۔۔" دعا اسے سمجھا رہی تھی۔۔

"میں کل بات کرتی ہوں تم سے۔۔" ماہین نے خدا حافظ کہہ کر فون بند کر دیا۔ اسکے دل میں وہ خوف پھر جاگا تھا جو اسکے والد کی شہادت کے بعد سے اس میں گھر کر گیا تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین کمرے کے وسط میں بیٹھی تھی۔۔ سامنے ہی تصویروں کا ایک ڈھیر موجود تھا۔۔ ہر تصویر میں ماہین کے ساتھ وردی میں ملبوس ایک شخص سائے کی طرح موجود تھا۔۔۔ وہ تھے کرنل شاہزیب۔۔۔ ماہین کے والد۔۔ محبت کو اگر وہ کسی ایک لفظ میں بیان کر سکتی تو وہ اپنے والد کا نام لیتی۔۔ کاندھے پر ستارے سجائے۔۔ سینے پر پرچم سجائے وہ سر فخر سے بلند کیے ان تصویروں میں کھڑے تھے۔۔

ماہین کی یادوں کے پردے پر چند منظر لہرانے لگے۔۔

"پاپا! یہ شہزادی کو شہزادہ اپنے ساتھ کیوں لے جاتا ہے ہر کہانی میں؟" ننھی سی ماہین شاہزیب صاحب کی گود میں بیٹھی ان کے بالوں کو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے سلجھاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

"وہ اسلیے میری پرنسز کہ شہزادی کو ایک دن شادی کر کے چلے جانا ہوتا ہے ناں۔۔ شہزادہ اسے ساتھ لے جاتا ہے اسلیے اپنے دیس میں۔۔۔۔"

"وہ اپنے پاپا کے بازو پر سر رکھ کر سونے کی عادی ہو تو اسے دوسرے دیس جا کر نیند کیسے آئے گی۔۔" شاہزیب صاحب نے محبت بھری نظروں سے اپنی بیٹی کو دیکھا۔ جو انکی زندگی کی رونق تھی۔۔

"بیٹا جانا تو پڑتا ہے ناں۔۔ شہزادی ساری زندگی اپنے پاپا کے ساتھ تو نہیں رہ سکتی ناں۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے

"پھر آپ مجھے پرنسز مت بلایا کریں۔۔ کیونکہ میں اپنے پاپا کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔ شہزادی تو دور ہو جاتی ہے ناں اپنے پاپا سے۔۔۔ مجھے آپ سے دور نہیں ہونا ہے۔۔" اسکی بات پر کرنل شاہزیب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔۔

"آپ پرنسز نہیں۔ آپ تو فیری (پری) ہو ناں۔۔ آپ جب چاہو اڑ کر مجھ سے ملنے میرے پاس پہنچ جانا۔۔"

"بالکل ایسے پاپا" وہ اب اٹھ کر سامنے پڑے میز پر سے چھلانگ لگا کر کرنل شاہزیب کی گود میں آتے ہوئے انکے گلے لگ گئی تھی۔۔۔

چہرہ بھگوتے آنسوؤں نے اسے ماضی کی حسین یادوں سے حال میں لا کھڑا کیا

"آئی مس یو پاپا۔۔ آئی مس یو سو مچ۔۔ کاش میں سچ مچ کی فیری ہوتی تو آپ سے ملنے کبھی بھی کہیں بھی پہنچ جاتی۔۔" وہ انکی تصویر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

" مجھے خوف آتا ہے اس وردی سے پاپا۔۔۔ میں روز اس وردی میں ملبوس کئی لوگوں کو زندگی کی بازی ہارتے دیکھتی ہوں پاپا۔۔ میں آج تک حیدر بھائی کیلیے ڈرتی ہوں۔۔ میں ہادی سے محبت کیسے کر سکتی ہوں۔۔ مجھ میں مما جتنا حوصلہ نہیں ہے کہ میں ایک آرمی آفیسر کی زندگی میں شامل ہو سکوں۔۔ " وہ رہ رہی تھی۔۔ سامنے رکھی تصویر بار بار دھندلا رہی تھی

" مجھے ان لمحوں سے خوف آتا ہے جو آپکی شہادت پر ہم سب پر گزرے تھے۔۔ " وہ اپنے دل کا حال اس تصویر سے کہہ رہی تھی۔ بالکل ویسے ہی جیسے انکی زندگی میں کیا کرتی تھی۔۔ اسے آج بھی یوں لگ رہا تھا جیسے اس وقت بھی وہ سب چھوڑ کر۔ ہر بات بھول کر صرف اسے سن رہے ہیں۔۔۔ وہ ان سے اپنا خوف ان سے بیان کر رہی تھی۔۔ باپ کا سایہ سر پر رہے تو یہ بیٹیاں ہر خوف اور دکھ سے آزاد ہوتی ہیں۔۔۔ ایک مہرباں شخص ہر پل اپنی شفقت کا سایہ ان پر کیے رکھتا ہے۔۔ مگر وہی سایہ اگر چھن جائے تو دھوپ کی شدت کا اندازہ ہوتا ہے۔۔ زمانے کی سختی کا پتہ چلتا ہے۔۔ حیدر نے اسے ایک بھائی سے بڑھ کر ایک باپ ایک دوست کی طرح پالا تھا اسے۔۔ مگر کچھ انسانوں کی کمی ہمیشہ زندگی میں رہتی ہے۔۔ کرنل شاہزیب ماہین کی زندگی کی وہ کمی تھے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

راشدہ بیگم اور ذیشان صاحب دوسرے دن ہی انکے گھر موجود تھے۔ ماہین ہاسپٹل میں تھی۔۔۔ کچھ ہی دیر میں انہوں نے اپنا موقف جب راشدہ بیگم کے سامنے رکھا تو وہ بولیں

"ہادی بہت اچھا لڑکا ہے۔۔ بلاشبہ ماہی کے حق میں بہتر ہی ہوگا یہ کہ اگر اسکی شادی ہادی سے ہو جائے۔۔ مگر پھر بھی میں ماہی سے اور حیدر سے مشورہ کرنا چاہوں گی۔۔ امید ہے آپ لوگوں کو اعتراض نہیں ہو گا۔۔" انہوں نے صاف گوئی سے کہا

" ارے نہیں۔۔ سعدیہ اس میں اعتراض کی کیا بات ہے۔۔ گھر کی ہی بات ہے۔۔ مشورہ کرنے کے بعد ہی جواب دینا۔۔ حیدر سے بھی مشورہ کر لینا۔۔" راشدہ بیگم نے مسکرا کر کہا۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ رخصت ہو گئے تو سعدیہ بیگم نے حیدر سے بات کی۔۔

ooo...ooo...ooo...ooo

ہادی ابھی راشدہ بیگم سے سب تفصیل سن کر آنے کے بعد لیٹا ہی تھا کہ اسکا موبائل بج اٹھا۔۔ سکرین پر حیدر کا نمبر جگمگا رہا تھا

ہادی نے کال ریسیو کی۔۔

"سکائپ پر آؤ۔۔ ویڈیو کال پر۔۔ " ہادی کے ہیلو کے جواب میں حیدر کی سنجیدہ سی آواز گونجی۔۔ ہادی نے لیپ ٹاپ آن کیا اور سکائپ پر کال کی

حیدر صوفے پر بیٹھا تھا۔۔ اسکے چہرے سے اسکے خیالات تک رسائی آج ہادی کو ممکن نہیں لگ رہی تھی۔۔

"تم مجھے دوست سمجھتے ہو یا نہیں ہادی؟" اس کی سنجیدہ سی آواز پر ہادی نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"یہ کیسا سوال ہے حیدر۔۔ تم آج دوستی پر سوال کیوں اٹھا رہے ہو۔۔؟" ہادی کے لیے یہ ری ایکشن بالکل ہی غیر متوقع تھا

"انکل آنٹی ہمارے گھر گئے تھے ہادی۔۔ اور تم نے مجھے بتانا بھی گوارا نہیں کیا۔۔" اسکی سنجیدگی مین ذرا برابر بھی فرق نہیں آیا

اسکی اس بات پر ہادی نے ایک گہرا سانس لیا

"حیدر! مجھے لگا تم سے اس سلسلے مین بات کرنا ٹھیک نہیں ہوگا۔۔ ماہی تمہاری بہن ہے۔۔ میں نہیں چاہتا تھا تم کچھ بھی غلط بات اخذ کرو میری کسی بھی بات سے۔۔"

ہادی بھی اب سنجیدہ تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تمہیں لگتا ہے کہ میں کچھ غلط مطلب اخذ کرتا؟ کیا میں تمہیں اور ماہی کو نہیں جانتا جو میں ایسا کرتا۔۔؟ ہادی تم دونوں ہی بہت اہم ہو میری زندگی میں۔۔ پر تمہیں سب سے پہلے مجھ سے بات کرنی چاہیے تھی۔۔"

"آئی ایم سوری۔۔۔" ہادی نادم تھا۔۔ اسے اب احساس ہوا تھا اسے پہلے حیدر سے بات کرنی چاہیے تھی۔۔ نا کہ یہ بات گھر والوں کے ذریعے اسے پتہ لگتی

"تمہیں اگر اعتراض ہے تو میں اپنا مطالبہ واپس لے لیتا ہوں۔۔" ہادی اب بھی سنجیدہ تھا

"میری نظر میں ماہی کے لیے تم سے اچھا انتخاب اور کوئی نہیں ہے ہادی۔۔ مجھے خوشی ہو گی اگر تم ماہی سے شادی کرو گے مگر۔۔" اسکا یہ مگر کسی پھندے کی طرح ہادی کے گلے میں پھنسا تھا حیدر خاموش رہا۔۔

"مگر کیا حیدر؟" ہادی نے آخر کار اس سے پوچھا

"ماہی اس سب کیلیے اتنے جلدی تیار نہیں ہو گی۔۔ وہ اس وردی سے خوف کھاتی ہے ہادی۔۔ پاپا کی ڈیتھ کے بعد سے اس پر ایک خوف طاری ہو گیا ہے۔۔ ہم میں سے کوئی بھی اسے اس خوف سے باہر نہیں نکال سکا ہے۔۔ وہ رات کو نیند میں ڈر جاتی ہے۔۔ ابھی وہ کچھ بہتر ہے۔۔ بہت مشکل سے وہ ابھی تھوڑا سٹیبل ہوئی ہے۔۔ اسکا یہ فوبیا ڈی پریس ہوا ہے مگر ختم نہیں ہوا ہے ہادی۔۔ اسے میرے بارے میں بھی ہمیشہ ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں مجھے کچھ ہو نا جائے۔۔ ایسے میں تم سے شادی۔۔" وہ ایک پل کو پھر رکا

"کہیں وہ منع نہ کر دے۔۔" حیدر نے آخر کار اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔

"میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں حیدر۔ میں اسکے اس خوف کو بھی دور کر دوں گا۔۔ اسے اسکی ذات کا اعتماد لوٹا دوں گا۔۔ مجھے اپنے جذبوں کی شدت اور سچائی پر پورا یقین ہے۔۔ بس میں چاہتا ہوں تم میرا ساتھ دو۔ اسے منانے میں۔۔ اگر وہ منع کرتی ہے تو۔۔۔" ہادی پورے دل سے کہہ رہا تھا

"میں کوشش کرتا ہوں۔۔ میں اس سے بھی کل بات کروں گا۔۔" حیدر نے اسے تسلی دی

"دوبارہ یہ مت سوچنا کہ میں کبھی تمہیں یا ماہی کو غلط سمجھوں گا۔۔ ہر رشتہ اعتماد کی بنیاد پر قائم ہوتا ہے۔۔ اور مجھ سے جڑے رشتوں کی یہ بنیادیں بہت مضبوط ہیں۔۔ جن میں شک کی دراڑ کبھی نہیں پڑ سکتی۔۔"

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعدیہ بیگم کی زبانی ہادی کے رشتے کا سن کر ماہین بے یقینی کی کیفیت میں گھر گئی تھی۔۔ "کیا دل کی خواہش اتنے جلدی بھی پوری ہو سکتی ہے؟ کیا رب نے اسکی دھڑکن سے نکلنے والی دعا پر کُن کہہ دیا تھا۔۔ ؟ کیا وہ محبت کو پالینے والے خوش نصیب لوگوں میں شامل ہے؟ کیا اللہ اس پر اتنا مہربان ہے کہ دل کی خواہش کو زبان پر لانے سے پہلے ہی وہ اسے پورا کر رہا ہے؟" اس نے آنکھیں بند کر کے گویا خود کو یقین دلانا چاہا۔۔ محبت مسکرا کر دل میں رقص کر رہی تھی۔۔ یکایک ایک باغی خوف کی صورت میں محبت کے مقابل آ کھڑا ہوا۔۔ اسے للکار رہا تھا۔۔ خوفزدہ کر رہا تھا۔۔

اگر اسے کچھ ہو گیا تو کیا رہ سکو گی اسکے بغیر؟ تم ایک وردی والے کی محبت پر یقین کر کے اپنا آپ اسے سونپ دو گی۔ لیکن اگر وہ وطن کی محبت کو تمہاری محبت پر ترجیح دے کر اپنا آپ وطن پر وار گیا تو کیا تم زندہ رہ سکو گی؟ کیا تم بھی اپنی ماں کی طرح اپنی زندگی تنہائی کی نذر کر دو گی۔۔؟ ہے اتنا حوصلہ تم میں۔۔ کہ کبھی پرچم میں لپٹا جسم دیکھ سکو اسکا۔۔؟

اسکے تاثرات یک دم بدلے تھے۔۔ ماہین نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔ جیسے کسی خواب سے جاگی ہو۔۔

"ماہی میں جانتی ہوں تم خوفزدہ ہو۔۔ مگر صرف ایک خوف کی بنیاد پر اپنی زندگی کی خوشیوں کو داؤ پر مت لگاؤ۔۔ " سعدیہ بیگم اسکے تاثرات دیکھ کر بولیں۔۔ وہ بیٹی کا کچھ دیر پہلے کھلتا چہرہ دیکھ کر جان گئیں تھیں کہ وہ بھی ہادی سے شادی کی خواہشمند ہے۔ مگر انہوں نے اس سے اگلا لمحہ بھی دیکھا۔ جب خوف محبت پر غالب آیا تھا

"مما! میں ابھی اس بارے میں کچھ بھی سوچنا نہیں چاہتی۔۔ میں ابھی شادی ہی نہیں کرنا چاہتی۔۔ " اس نے ایک بودا سا عذر پیش کیا

"تو کیا ساری زندگی یہ خوف دل میں پال کر رکھو گی۔۔ اور اپنی خوشیوں کو اپنے ہاتھوں سے ٹھکراتی رہو گی۔۔؟" سعدیہ بیگم اسے سمجھانا چاہ رہی تھیں۔۔ مگر جانتی تھین ہر بار کی طرح اس بار بھی اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔

"مما مجھے ہاسپٹل جلدی پہنچنا ہے۔۔ ابھی میں چلتی ہوں۔۔ " وہ یہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ اور انھین خدا حافظ کہہ کر گھر سے نکل آئی۔۔ محبت و خوف کی جنگ ابھی بھی جاری تھی۔۔ محبت پر خوف غالب آ رہا تھا۔۔ دھڑکنیں شکوہ کناں تھیں۔ دل کی حالت عجیب تھی۔۔ اور وہ اس وقت کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔۔۔ کوئی بھی فوبیا اگر ایک بار دل مین پیدا ہو جائے تو اسے نکالنا نا ممکن ہے۔۔ ہاں اسے دل کے کسی کونے مین دبا دینا ممکن ہے۔۔ مگر مکمل ختم کرنا نا ممکن۔۔ اور وہ بھی ایسے ہی ایک فوبیا کا شکار تھی

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

میں ڈرتی ہوں۔۔
میں بہت ڈرتی ہوں۔۔
جسے پایا نہیں اب تک
میں اسے کھونے سے ڈرتی ہوں۔۔
کہیں خوابوں میں وہ بچھڑ نہ جائے
یہ سوچ کر
میں سونے سے ڈرتی ہوں۔۔
کہیں آنسو بھید نہ کھول دیں دل کا
اسلیے میں رونے سے ڈرتی ہوں۔۔
یوں تو ہوں میں ایک مسیحا
اور مثبت سوچ رکھتی ہوں۔۔
مگر پھر بھی نجانے کیوں۔۔
کچھ بھی غلط ہونے سے ڈرتی ہوں۔۔
جسے پایا نہیں اب تک
اسے ہی کھونے سے ڈرتی ہوں۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ ایک سر سبز وادی تھی۔۔ ہر طرف پھول تھے۔۔ الگ الگ رنگوں والے پھول۔۔ ان پر تتلیاں تھیں۔۔ بہت سے رنگوں کی۔۔ وہ اس سبزے پر اپبے قدم آگے بڑھا رہی تھی۔۔ تتلیوں کو پکڑتی۔ ان کے پیچھے بھاگتی۔۔ یکایک اس نے سامنے دیکھا۔۔ وردی میں ملبوس شخص دور کھڑا ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلا رہا تھا۔۔ فاصلہ زیادہ نہ تھا مگر پھر بھی وہ اسکا چہرہ نہ دیکھ سکی تھی۔۔

"ماہی!" دور سے وہ آواز آئی۔۔ اسے وہ آواز ہر گز انجانی نہ لگی۔۔ مگر پہچان بھی نہ سکی۔۔ وہ تتلیوں کو چھوڑ کر اسکی جانب چل دی۔۔ وہ آگے بڑھتا جا رہا تھا۔۔ وہ اسکے پیچھے پیچھے مسکرا کر اس تک پہنچنے اور اسکا چہرہ دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ یکایک اسکی نظر بائیں طرف کو پڑی۔۔ ایک طوفان تھا جو اس جانب آ رہا تھا۔۔ وہ رک گئی۔۔ مگر وردی میں ملبوس شخص آگے بڑھتا ہی گیا۔۔ اس نے اسے آواز دی مگر وہ نہ رکا۔۔ وہ اسکے پیچھے جان اچاہ رہی تھی مگر وہ طوفان راستے مین حائل ہو گیا۔۔ ایک دھندلا سا عکس اسے نظر آیا اور پھر وہ سب اس طوفان میں غائب ہو گیا۔۔ وہ ایک خوفزدہ ہرنی کی طرح آنکھوں میں خوف لیے دور کھڑی تھی۔۔ چند پل میں طوفان تھما۔۔ اسے ہر طرف تتلیوں کے ٹوٹے ہوئے پنکھ نظر آ رہے تھے۔۔ وہ ساری بستی اجڑ گئی تھی۔۔ دور اسکی نظر پڑی۔۔ وہ وردی میں ملبوس شخص منہ کے بل زمین پر گرا پڑا تھا۔ اسکی وردی خون سے اٹی ہوئی تھی۔ اسکے پاس زمین پر خون ہی خون تھا۔ اس نے اب اس شخص کا چہرہ دیکھنا چاہا۔۔ دور کہیں ہوا کے ساتھ اڑتا ہوا سبز ہلالی پرچم آ کر اس کے جسم کو ڈھک گیا تھا۔۔ وہ خوف سے چیخی تھی

"ہادی! ۔۔۔ ہادی۔۔۔!۔۔۔ وہ خون۔۔" وہ اٹھ بیٹھی تھی۔ اگلے ہی لمحے اسکے کمرے کا دروازہ کھلا تھا سعدیہ بیگم تیزی سے اسکی جانب بڑھیں تھیں۔۔

"ماہی! کیا ہوا ہے؟" وہ اسکے پاس بیٹھ کر اسے خود سے لگاتے ہوئے بولیں۔۔ مگر اگلے ہی پل وہ انکے بازوؤں میں جھول گئی تھی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی کو سوئے ہوئے ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی جب سائیڈ ٹیبل پر پڑے موبائل پر آنے والی کال نے اسے جگا دیا۔۔

اس نے مندھی مندھی آنکھوں سے موبائل کو چہرے کے سامنے کیا حیدر کا نمبر جگمگا رہا تھا

ہادی نے کال ریسیو کی

"دعا کو اگر پتہ لگ جائے کہ تم دن میں پانچ بار اسے اور دس بار مجھے کال کرتے ہو تو سوچو وہ تمہارا کیا حال کرے گی۔۔" ہادی نے بغیر سلام دعا کے ہی اس پر جملہ کسا تھا

"ہادی!" حیدر کی تشویش میں ڈوبی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔

"کیا ہوا حیدر؟ سب خیریت تو ہے؟" ہادی نے اسکی پریشانی بھانپتے ہوئے کہا

"ہادی! ماہی کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔ مما اکیلی اسے ہاسپٹل لے کر نہیں جا سکتی ہیں۔۔ میں ابھی یہاں سے آ نہیں سکتا۔۔ تم پلیز جلدی سے جاؤ۔۔ اسے ہاسپٹل لے کر جاؤ۔۔ سی او ابھی یونٹ میں نہیں ہیں۔۔ میری لیو بھی ابھی سائن نہیں ہو سکتی۔۔ تم پلیز ابھی جاؤ اسے ہاسپٹل لے جاؤ۔۔ میں کل تک آنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔" حیدر کی بات سن کر ہادی سانس تک لینا بھول گیا تھا۔۔

"کیا ہوا ہے ماہی کو حیدر؟" وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکا

"آئی تھنک کسی بات پہ ٹینشن لی ہے اس نے۔۔ ایک سال کے بعد آج اسے پھر سے یہ اٹیک آیا ہے۔۔ ایسی حالت میں اسے فوراً ہاسپٹل لے کر جاتا ہوں میں۔۔ مگر آج میں اس وقت اسکے ساتھ نہیں ہوں۔۔ اور میری گڑیا وہاں اس حال میں ہے۔۔" حیدر رو دینے کو تھا۔۔

"حیدر ڈونٹ وری۔۔ میں لے جاتا ہوں اسے۔ تم ٹینشن مت لو۔۔ میں کال کر کے انفارم کرتا رہوں گا تمہیں" ہادی نے اسے تسلی دی۔ حالانکہ اسکا اپنا دل خوفزدہ ہو گیا تھا ماہی کی طبیعت کا سن کر۔۔۔ وہ باہر کی جانب لپکا۔ گاڑی کی چابی اٹھائی اور سعد کے کمرے کی طرف گیا۔

اسے جگا کر ساری بات بتائی

"بھائی! میں بھی آپکے ساتھ چلتا ہوں۔۔"

"تم گھر پر رکو۔۔ کیا پتہ کتنا ٹائم لگے گا وہاں۔۔ ماما اٹھ کر کہیں پریشان نہ ہو جائیں۔۔"

ہادی نے اسے گھر رہنے کی تلقین کی اور خود گاڑی لے کر نکل پڑا۔۔

ooo...ooo...ooo...ooo

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین کا جسم ٹھنڈا پڑھ رہا تھا جو اس بات کا ثبوت تھا کہ اسکا بی پی لو ہو رہا ہے۔۔ ہادی نے اندر آتے ہی ماہین کو دیکھا جس کے چہرے پر زردی یوں چھائی تھی جیسے صدیوں سے بیمار ہو۔۔ اس نے ہاتھ لگا کر اسکی نبض ٹٹولی۔۔ وہ بھی مدھم ہو رہی تھی۔۔ ہادی نے جلدی سے اسے اپنے بازوؤں میں اٹھانا چاہا۔۔ پھر کچھ جھجک کر سعدیہ بیگم کی طرف مڑا۔۔

"اسے جلدی ہاسپٹل لے چلو ہادی۔۔" وہ خود بھی بہت گھبرائی ہوئی تھیں۔۔

ہادی نے اسے بازوؤں میں اٹھایا۔۔ اور لے کر جلدی سے گاڑی کی طرف گیا۔۔ ماہین بے ہوشی کی حالت میں بھی کچھ بڑبڑا رہی تھی۔۔۔ مگر آواز اتنی مدھم تھی کہ وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔ اگلے بیس منٹ میں وہ اسے لے کر ہاسپٹل پہنچ چکا تھا جہاں اسے ایمر جنسی ٹریٹمنٹ دیا گیا تھا۔۔

سیڈیٹوز کے زیرِ اثر اب وہ سو رہی تھی۔۔ بڑبڑانا بھی بند کر دیا تھا۔ مگر کچھ تھا اسکے چہرے پر۔۔ کچھ پریشانی۔ کچھ خوف کوئی ڈر۔۔ ہادی اسکے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔۔

"تم اس حد تک دل میں گھر کر چکی ہو کہ تمہاری طبیعت خرابی کا سن کر ایک پل کو یہ دل دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔ کیا حال کر دیا ہے تم نے اپنا ماہی؟ میں اپنی محبت سے تمہارا یہ ڈر یہ خوف ختم کرنا چاہتا ہوں ماہی۔۔" وہ دل ہی دل میں اس سے مخاطب تھا

سعدیہ بیگم بھی تھک چکی تھیں۔۔ ہادی نے انہیں ساتھ رکھے صوفے پر لٹا کر انہیں آرام کی تلقین کی اور خود ایک چیئر سامنے رکھ کر اس پر بیٹھ گیا۔۔ پھر حیدر کو فون کر کے ماہین کی حالت میں بہتری کا بتا کر اسے تسلی دی۔۔ اب وہ فرصت سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ پلکیں جن کی جنبش پہ وہ دل ہارا تھا وہ اس وقت بالکل ساکت تھیں۔۔

ShamsaIqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"میں اپنی محبت سے ماہی کو جس خوف کی گرفت نکالنا چاہ رہا تھا وہ اسی خوف میں ڈوبتی جا رہی ہے۔۔

ماہی! میں اس آزمائش پر پورا نہیں اتر سکوں گا۔ مت آزماؤ مجھے محبت کے آغاز میں ہی۔ میں تمہین اس حال میں نہیں دیکھ سکتا۔۔ میرا دل دکھتا ہے تمہیں ایسے دیکھ کر۔۔" وہ بے بسی کی انتہا پر تھا۔۔ وہ اس وقت اس کے لیے کچھ بھی نہ کر سکتا تھا۔۔ نہ ہی ابھی کوئی حق حاصل تھا۔۔۔

وہ نیند میں ذرا بے چین ہوئی تھی۔ ذرا سا کسمائی تھی۔۔ ایک کراہ اسکے لبوں سے نکلی تھی۔۔ ہادی اٹھ کر فوراً آگے بڑھا تھا۔۔ بیڈ کے قریب آ کر اس نے دیکھا وہ پھر نیند میں ڈوب رہی تھی۔۔ چہرے پر آنے والے بال اسکی نیند میں خلل پیدا کر رہے تھے۔۔ ہادی نے ہاتھ بڑھا کر اسکے بال چہرے سے ہٹائے۔۔ مگر وہ سلکی سے بال پھر چہرے پر آن پڑے۔ ماہین پھر ہلکا سا کسمائی تھی۔۔ اب کی بار احساس درد کا نہیں اس انجانے لمس کا تھا جو اسے بے چین کر رہا تھ ا۔ ہادی نے دوسرا ہاتھ بڑھایا۔۔ ماہین کے سر کو ذرا اوپر کو اٹھا کر اسکے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے جوڑہ بنانے کی ایک ناکام سے کوشش کی۔۔ مگر اب اس سے اتنا ہوا تھا کہ اسکے بال اب چہرے پر نہیں آ رہے تھے۔۔

ہادی نے پیچھے ہٹنا چاہا۔ مگر اسکی بازو پر موجود ماہی کے ہاتھ نے اسے روک دیا۔۔

وہ پلٹا تھا۔۔ ماہین ابھی بھی نیند میں تھی۔۔ اسکا ہاتھ ہادی کے بازو پر موجود تھا۔ ہادی کے لب خودبخود مسکرا اٹھے ۔۔ وہ اسکے پاس تھی۔ اسکے سامنے۔۔ اسکے اتنے پاس کہ اسکا ہاتھ ماہین کی گرفت میں تھا۔۔۔ کیا اس سے خوبصورت کوئی لمحہ ہو سکتا تھا۔۔

ماہین نے اسے یہ لمحہ بخشا بھی تو تب جب وہ ہوش و حواس سے بیگانہ تھی۔۔ہادی نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر چیئر کو ذرا بیڈ کے نزدیک کیا۔۔ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں ہی رہنے دیا اور بیٹھ گیا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وقت سے کہو ذرا رک جائے۔۔
گردشِ وقت سے کہو کچھ پل تھم جائے
ان لمحوں کی سحر کو
قربت کے اس پہر کو
جذبوں کی اس لہر کو
ذرا محسوس تو کر لینے دو
ان لمحوں کو
دھڑکنوں کی دنیا میں
محفوظ تو کر لینے دو
ذرا میں دیکھ لوں اسکو۔۔
مجھے یقیں تو آنے دو
کہ یہ پل کوئی خواب نہیں ہے
وہ میرے سامنے سچ میں ہے
وہ کوئی سراب نہیں ہے۔۔
وقت سے کہو اتنی مہلت تو دے
کی اس منظر کو آنکھوں میں بٹھا لوں۔۔
پھر چاہے تو وقت سے کہنا
گزر جائے۔۔
مگر اس سے کہو۔۔
ابھی کچھ پل تو رک جائے

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"پتہ نہیں میری محبت کیوں تمہارے لیے آزمائش لے کر آئی ہے ماہی۔۔ میرے جذبوں میں تو کوئی کھوٹ نہیں ہے۔۔ مجھے اب سوچنا پڑ رہا ہے کہ کیا واقعی مجھے تمہیں اس آزمائش میں ڈالنا چاہیے یا تم سے کنارہ کشی کر لینی چاہیے۔۔ میں تمہیں ایسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا ماہی۔۔ اور وہ بھی اپنی محبت کی وجہ سے۔۔" وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ماہین کے ہاتھ کی گرفت اسکے بازو پر ذرا مضبوط ہوئی۔۔ ہادی سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔ اس نے اسے آواز دینے کیلیے منہ کھولا ہی تھا کہ اگلے لمحوں نے اسے ساکت کر لیا تھا

"ہادی!" ماہین کے لبوں سے چیخ کی صورت میں یہ نام نکلا تھا وہ اٹھ بیٹھی تھی۔۔ سعدیہ بیگم بھی اٹھ کر اسکی جانب آئی تھیں۔۔

"ماہی! کیا ہوا بیٹا" انہوں نے فوراً قریب آ کر پوچھا

"ماہی! کیا ہوا ہے؟ میں یہاں ہوں۔۔ بالکل سامنے ہوں تمہارے۔۔" وہ اسے اپنی جانب متوجہ کرنا چاہ رہا تھا جو اس وقت اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔۔ وہ بس ایک ہی بات بڑبڑا رہی تھی۔۔

"ہادی! وہ ہادی خون۔۔۔ وہ خون۔ یونیفارم" وہ کچھ بھی ٹھیک سے بول نہیں پا رہی تھی۔۔ ہادی کو اب اسکے خوف کا صحیح معنوں میں اندازہ ہوا تھا۔۔ اور اسکی سنگینی کا بھی۔۔

"ماہی! میں یہاں ہوں۔۔ بالکل ٹھیک ہوں۔۔ کوئی خون نہیں ہے۔۔ کچھ بھی نہیں ہے۔۔" وہ اسے پھر آواز دے رہا تھا۔ ماہین کرنٹ کھا کر اسکی جانب مڑی۔ پہلے آنکھوں میں بے یقینی ابھری۔ اور پھر بہت سے آنسو جمع ہونے لگے۔۔ اس نے دونوں ہاتھ ہادی کے چہرے کے گرد رکھے۔۔ ہاتھوں کے پیالے میں ہادی کا چہرہ تھاما۔۔

"ہادی! وہ سب جھوٹ تھا۔ آپ ٹھیک ہیں ناں۔۔ وہ خون۔ وہ چوٹ" وہ گویا اسکی موجوگی کا یقین کرنا چاہ رہی تھی۔۔ ہادی نے اسکی بازو سیدھی کی۔ جس پر اب اے ایف این ایس آفیسر انجکشن لگا رہی تھی

اور دوسرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

میں ٹھیک ہوں ماہی۔۔ دیکھو کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔ مجھے۔ وہ خون وہ سب جھوٹ تھا"

"وہ سب جھوٹ تھا۔۔ ہاں۔ ہادی کو کچھ نہیں ہوا" وہ اب پھر سے نیند میں ڈوب رہی تھی۔۔ ہادی نے احتیاط سے اسکا سر تکیے پر رکھا۔۔ اور وہ فیصلہ جو وہ اتنی دیر سے نہیں کر پا رہا تھا وہ اب لمحوں میں ہو گیا تھا۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

صبح کے پانچ بج رہے تھے۔۔ ماہین ابھی تک میڈیسن کے زیرِ اثر سو رہی تھی۔۔ سعدیہ بیگم بھی نماز پڑھنے کے بعد اب کچھ دیر کیلیے لیٹ چکی تھیں۔۔ ہادی نے وضو کیا۔۔ باہر نماز کیلیے بنی مخصوص جگہ پر جا کر نماز ادا کی۔۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو بے اختیار ایک ہی نام لب پہ آیا۔

" یا اللہ۔۔ ماہی کی تکلیف کو دور کر دیں۔۔ اور مجھے اسکے لیے دکھ کے بجائے اسکی خوشی کی وجہ بنا دیں۔۔" دعا مانگ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔ موبائل پر حیدر کی مس بیل آئی تھی۔۔ اس نے کچھ سوچ کر حیدر کا نمبر ڈائل کیا۔۔

"ہیلو ہادی! ماہی کیسی ہے؟" حیدر نے کال ریسیو کرتے ہی اس سے سوال کیا

"وہ بالکل ٹھیک ہے حیدر۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔ آج شام تک ڈسچارج ہو جائے گی ہاسپٹل سے۔۔" ہادی کے الفاظ نے حیدر لے دل کو تقویت پہنچائی۔۔

"تم نے اسے دیکھا ہے اس حالت میں ہادی؟" حیدر نے اس سے پھر پوچھا

"ہاں میں نے دیکھا۔۔" اس جواب کے بعد دونوں کے پاس الفاظ کا زخیرہ ختم ہو چکا تھا۔۔ کچھ پل خاموشی کی نذر ہو گئے

"حیدر!" ہادی نے اسے پکارا

"ہنہ بولو" حیدر نے جواب دیا

"میں جلد از جلد ماہی سے شادی کرنا چاہتا ہوں" ہادی کے یہ الفاظ حیدر کے لیے غیر متوقع تھے۔۔

"اسکی یہ حالت دیکھنے کے بعد بھی۔۔۔؟" حیدر نے صاف گوئی سے پوچھا

" اس کے بعد ہی یہ فیصلہ کر پایا ہوں حیدر۔۔ ماہی ہی وہ لڑکی ہے جس سے میں شادی کر سکتا ہوں۔۔ " اس نے بھی اٹل لہجے میں جواب دیا۔۔

"مگر وہ یہ سب قبول نہیں کر پائے گی۔ نہ وہ مانے گی" حیدر نے اسے ممکنات سے آگاہ کیا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اسے منانا میرا کام ہے اب حیدر۔۔ میں صرف ایک بار اس سے بات کرنا چاہوں گا۔۔ اسکی طبعیت ذرا سنبھل جائے۔۔ پھر میں جلد از جلد نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔ تمہیں کوئی اعتراض اس بات پر؟" ہادی نے اسے اپنے فیصلے سے آگاہ کیا

"اعتراض ہوتا۔۔ اگر میں تمہیں جانتا نہ ہوتا۔۔ یا تم پر مجھے اعتبار نہ ہوتا۔۔ یا اگر تم اس سے شادی کی خواہش ظاہر نہ کرتے اور صرف ملنے کی بات کرتے۔۔ مگر اسکی طبعیت کے سنبھلنے کا انتظار کرو۔۔ اس سے پہلے اس سے کچھ مت کہنا۔۔" حیدر نے اسے کہا اور پھر الوداعی کلمات کہہ کر کال بند کر دی۔۔

°°°...°°°...°°°...°°°

ماہین نے آہستہ آہستہ آنکھیں کھولیں۔۔ سر ابھی بھی دکھ رہا تھا۔ اس نے ارد گرد دیکھا۔۔ جب ماحول سے ذرا مانوس ہوئی تو گہری سانس بھر کر رہ گئی۔۔ نظر سامنے پڑی۔۔ سعدیہ بیگم تسبیح پر کچھ پڑھ کر اس پر دم کر رہی تھیں۔۔ ماں کی محبت لازوال ہوتی ہے۔۔ ہر روپ میں۔۔ چاہے وہ ڈانٹ کی صورت میں ہو۔۔ یا خیال رکھنے کی صورت میں۔۔

پھر اسکی نظر سامنے صوفے پر پڑی۔۔ ہادی سامنے بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ کل رات کے سارے منظر اسے یاد آئے تو مارے شرمندگی کے اسکا برا حال تھا۔۔ اس نے سرخ چہرے کے ساتھ جھٹ سے آنکھیں بند کر دیں۔۔ ہادی نے کچھ کہنے کیلیے منہ کھولا ہی تھا کہ اسکی یہ بچگانی حرکت دیکھ کر اسکے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

"میں پرانی کسی بھی بات کا حوالہ نہیں دوں گا۔۔ آپ آنکھیں کھول سکتی ہیں۔۔" ہادی کی آواز پر وہ شرم سے پانی پانی ہو گئی۔۔ آنکھیں مزید زور سے میچ لیں۔۔

سعدیہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسکے چہرے پر پھونک ماری اور پھر پیار سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا

"ماہی بیٹا! اب کیسی طبعیت ہے تمہاری؟"

سعدیہ بیگم کے پوچھنے پر اس نے آنکھیں کھول کر انہیں دیکھا پھر انکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

"میں ٹھیک ہوں ماما۔۔" وہ نرمی سے بولی

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"میں آپکو بہت پریشان کرتی ہوں ناں مما۔۔" وہ آنکھوں میں آنسو لیے ان سے کہہ رہی تھی
"میری بیٹی نے بالکل بھی پریشان نہیں کیا مجھے۔۔ " انہوں نے پیار سے اسکے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔

"ہادی بیٹا تم تھک گئے ہو گے۔۔ کل رات سے تم ایک منٹ بھی نہیں سوئے۔۔ تم اب گھر جا کر آرام کرو۔۔ ماہی اب ٹھیک ہے" سعدیہ بیگم نے ہادی سے کہا جس کی آنکھوں کی سرخی اسکی بے خوابی کا ثبوت دے رہی تھی

"بس آنٹی۔۔ ڈاکٹر سے بات ہو گئی ہے۔۔ کچھ دیر میں ڈسچارج کر دیں گے۔۔ میڈیسن لے آتا ہوں میں۔۔ تب تک ڈسچارج پیپرز بن جائیں گے۔۔" ہادی نے ماہین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔۔
پھر میڈیسن لینے باہر کو چل دیا۔۔

...ooo...ooo...ooo...ooo

سعدیہ بیگم ماہین کو سہارہ دیتے ہوئے کمرے میں لے گئیں۔۔ لاؤنج میں رکھا فون بجا تو وہ اس جانب آئیں۔۔ حیدر کو ماہین کی حالت سے آگاہ کر رہی تھیں۔۔ ہادی میڈیسن ہاتھ میں لیے اندر آیا۔

"آنٹی! میں ماہی سے کچھ بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔اگر آپکو اعتراض نہ ہو تو۔۔" ہادی کی آواز پر وہ اس جانب متوجہ ہوئیں۔۔فون پر بھی ابھی حیدر انہیں ہادی کے فیصلے سے ہی آگاہ کر رہا تھا انہوں نے اثبات میں سر ہلایا وہ کمرے کی جانب بڑھا۔۔ جبکہ حیدر انہیں جلد از جلد ماہین کی شادی کر دینے کی رائے دینے لگا۔۔

ہادی نے دروازے پر دستک دی۔۔ پھر اندر داخل ہوا۔۔ ماہین ٹیک لگائے آنکھیں موندھے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔

"مما پانی دے دیں پلیز" اس نے بند آنکھوں کو مسلتے ہوئے کہا
ہادی نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا جگ اٹھا کر پانی گلاس میں انڈھیلا اور ماہین کے جانب بڑھانا چاہا۔۔ اسکی نظر ساتھ پڑی کھلی ڈائری پر پڑی۔۔ کھلا ہوا پین ابھی بھی اس میں موجود تھا اس میں خوبصورت سی رائٹنگ میں کچھ الفاظ صفحے پر بکھرے تھے

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

”مجھے نہیں پتہ محبت کیا ہوتی ہے۔۔ کیسے ہوتی ہے۔۔ دعا کہتی ہے مجھے محبت ہو گئی ہے۔۔ میں کچھ بھی سمجھ نہیں پاتی۔۔ ہاں مجھے وہ اچھا لگتا ہے۔۔ وہ دوسروں کا خیال رکھنے والا۔۔ وہ ہنستا مذاق کرتا۔۔ اپنی زندگی اپنے طریقے سے جیتا۔۔۔ دوستوں پر جان نچھاور کرتا۔۔

میں اب تک سمجھ نہیں پائی اس کی کونسی خوبی مجھے سب سے زیادہ پسند آئی ہے۔۔ اسکا میرا خیال رکھنا۔۔ اسکا مجھ سے کچھ کہے بغیر ایک محرم رشتے کی طرف قدم بڑھانا۔۔ اسکا مجھے دیکھنا۔ مجھے اس میں اتنی خوبیاں نظر آتی ہیں کہ لگتا ہے کہ اسکی خامیوں کو بھی میں خوبیوں کے زمرے میں رکھتی ہوں۔۔۔۔ وہ خاص ہے۔۔ بہت خاص۔۔۔ میں نے اسکی دھڑکن سنی تھی۔۔ اسکی وہ دھڑکن مجھے آج بھی اپنے دل میں دھڑکتی محسوس ہوتی ہے۔۔ میرے کانوں میں اب بھی اسکی دھڑکن کے دھڑکنے کی آواز گونجتی ہے۔۔ اسکے ساتھ ہوتی ہوں تو ارد گرد کی آوازیں کہیں پسِ منظر میں چلی جاتی ہیں۔۔ مجھے پھر اسکی دھڑکن سنائی دیتی ہے۔۔ مجھے اسکی کلائی پر بندھی گھڑی کی سیکنڈ آگے بڑھاتی ہوئی سوئی کی ٹک ٹک سنائی دیتی ہے۔۔ مجھے اسکی بولتی آنکھوں کے راز نظر آتے ہیں۔۔

Shansa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اسے دیکھا تو
دل نے کہا
اتنی جلدی مت کرو
کہا دل پہ اختیار نہیں ہے۔۔
دل نے کہا وہ چھوڑ نہ جائے
کہا اس پہ اعتبار بہت ہے
دل نے کہا کیا دیکھا اس میں
میں نے آنکھیں ایک پل کیلیے بند کیں
اسے سوچا۔۔ بند آنکھوں کے پیچھے
اسے دیکھا
دھڑکن بڑھی۔۔ دل بے قرار ہوا۔۔
اسے جواب مل گیا۔۔
دل نے کہا راہ دشوار بہت ہے
کہا نبھا لوں گی۔۔
دل نے کہا وقت ہے۔ سوچ لو
میں نے کہا اب مہلت کہاں ہے۔۔
دل نے کہا وہ اجنبی ہے
کہا اپنا بنا لوں گی
دل نے کہا وہ روح تک جکڑ لے گا
کہا سر کو جھکا لوں گی۔۔
دل نے کہا وہ وردی والا ہے
میں نے کچھ کہنا چاہا
مگر لب ساکت رہ گئے
میرے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین نے پانی نہ ملنے پر گردن موڑ کر اسے دیکھا۔۔ دھک سے رہ گئی۔۔

"آپ۔۔۔۔" ہادی نے کچھ کہنے سے پہلے ہی پانی سے بھرا گلاس اسکے لبوں سے لگا لیا۔۔

پانی پی کر ماہین سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔ ہادی بھی چئیر گھسیٹ کر بیڈ کے نزدیک بیٹھ گیا۔۔

ماہین سر جھکائے گود میں رکھے ہاتھوں کو آپس میں مسل رہی تھی

"ماہی!" ماہین نے ہادی کی آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر جھکا لیا

"مجھے لمبی تمہیدیں باندھنا نہیں آتا۔۔ میں اس معاملے میں بہت اچھا نہیں ہوں۔ سعد مجھے اناڑی بھی کہتا ہے۔۔ میں پہلی بار کسی لڑکی سے ایسے بات کر رہا ہوں۔ تم میری زندگی میں آنے والی پہلی لڑکی ہو" وہ آپ سے تم پر آ گیا تھا۔۔ مگر تقدس پھر بھی قائم تھا۔۔ حدودِ احترام بر قرار تھیں۔۔ "پہلی لڑکی جس کے بارے میں دل نے اشارہ دیا ہے کہ یہ خاص ہے۔۔ دل تو اللہ کا مسکن ہے۔۔ دلوں میں اللہ بستا ہے۔ یہ اشارہ بھی دل سے آیا ہے۔ اسلیے میں ایک شرعی رشتے کی بنیاد رکھنا چاہتا ہوں۔" وہ پل بھر کو رکا۔۔ ماہین کے چہرے پر بکھرے رنگ دیکھے اور پھر بولا

"ماہی اتنا مت شرماؤ۔۔ تمہارے چہرے پہ بکھرتے رنگ کسی کو بھی بے خود کر دینے کو کافی ہیں۔۔" ماہین کا سر مزید جھکا

"ماہی میں اپنی زندگی کی ضمانت نہیں دے سکتا۔۔ میں جس ادارے سے منسلک ہوں وہاں ایک پل کی بھی ضمانت نہیں دے سکتا میں اپنی زندگی کی۔۔ مگر میں اپنی محبت کی ضمانت دے سکتا ہوں۔۔ میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں۔ اظہار کا یہ تحفہ میں کسی اور خاص موقع پر دینا چاہ رہا تھا مگر حالات کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو سکا۔۔ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔ کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟" اس نے ڈائریکٹ سوال پوچھا۔۔

ماہین کی لرزتی پلکیں اور کپکپاتے ہاتھ اسکی حالت کو عیاں کر رہے تھے۔۔

"مجھے جواب چاہیے ماہی۔۔ ہاں یا ناں؟" ہادی نے کچھ دیر میں جواب نہ پا کر پھر سوال

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین نے آنکھیں بند کر کے ان لمحوں کی خوبصورتی کو محسوس کیا۔۔ پھر وردی جب نظروں کے سامنے آئی تو اس نے دل کی سب باتوں سب اشاروں سب فریادوں کو نظر انداز کیا۔ محبت ڈھے گئی تھی۔ خوف بازی لے گیا تھا۔ محبت کے ملبے پر وہ گردن اکڑائے کھڑا تھا۔۔ محبت کی روح پھڑ پھڑا رہی تھی۔۔ ماہین کے منہ سے نکلنے والے الفاظ محبت کے کانوں میں صور کی مانند پھوکے جانے والے تھے ماہین نے سر اٹھایا۔۔ ایک پل کو ہادی کی آنکھوں میں دیکھا۔ جہاں پاکیزہ محبت کی روشنی نور کی مانند چمک رہی تھی۔۔محبت نے ہچکی بھری۔۔ خوف پل بھر کو لڑکھڑایا۔۔ مگر اپنی جگہ پر قائم رہا۔ ماہین نے نظریں جھکا لیں۔۔ آنکھوں اور امید بھری نظروں کے سحر سے بھی وہ بچ گئی تھی۔۔ محبت کی آخری امید بھی دم توڑ گئی۔۔

ماہین نے گلا کھنکارا۔۔ پھر بولنا شروع کیا

"میں ایک آرمی آفیسر ۔۔۔۔" اسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی ہادی نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔ الفاظ زبان پر ہی دم توڑ گئے تھے۔۔ اس نے حیرت سے نظرین اوپر کو اٹھائیں نظروں کا سحر پھر سے قائم ہوا

"تم مجھ سے محبت کرتی ہو ماہی۔۔؟" ماہین کو سمجھ نہیں آیا وہ پوچھ رہا تھا یا بتا رہا تھا۔۔ ماہین چپ رہی۔۔ ہادی نے اسکا ہاتھ تھاما اور عین اپنے دل کے اوپر رکھ دیا۔۔ ماہین کی اپنی دھڑکن تھمی تھی اسے اپنے ہاتھ کے نیچے اسکا دل دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔۔ لمحوں مین وہ سحر قائم ہوا تھا جو صدیوں تک یاد رکھا جانے والا تھا۔ محبت کا سحر۔۔

"مجھ سے محبت کرتی ہو ماہی؟" ماہین کے لیے اب انکار مشکل ہو رہا تھا خوف لڑکھڑا رہا تھا۔۔ محبت میں توانائی آ رہی تھی۔۔

ماہین نے سحر زدہ سا ہو کر اثبات مین سر ہلایا۔۔ محبت مسکرائی تھی۔۔ خوف خوفزدہ ہوا تھا۔۔ محبت لڑکھڑاتی ہوئی اٹھ رہی تھی اسکے چہرے پر امید تھی۔ خوشی تھی۔۔ ہادی اٹھ کر بیڈ پر اسکے پاس بیٹھا تھا۔۔ ہاتھ ابھی بھی دل پر موجود تھا۔ وہ اسکی دھڑکن محسوس کر سکتی تھی

"مجھ سے شادی کرو گی ماہی؟" ہادی نے اپنا پہلا سوال دہرایا۔۔ خوف ابھی لڑکھڑا رہا تھا۔۔ اس نے پھر اپنا تسلط قائم کرنا چاہا

ماہین نے نفی میں سر ہلانا چاہا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی نے ایک بازو اسکے گرد حمائل کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔ اسکا سر عین اسکے دل پر تھا۔ ہاتھ ابھی بھی اس جگہ پر ہادی کے ہاتھ میں دبا ہوا تھا۔۔ محبت پر عزم سے کھڑی ہو گئی تھی۔۔ خوف لڑکھڑاتے لڑکھڑاتے آخر کار ڈھے گیا تھا۔۔

"مجھ سے شادی کرو گی ماہی؟" ہادی نے سوال پھر دہرایا۔۔ ماہین اسکی دھڑکن کو سن رہی تھی محسوس کر رہی تھی۔۔ وہ اپنے دل کی فریاد کو تو نظر انداز کر سکتی تھی۔ اپنی دھڑکن کو نظر انداز کر سکتی تھی مگر اس دل کا کیا کرتی جو اسکے ہاتھ کے نیچے موجود تھا۔ ان دھڑکنوں کا کیا کرتی جو اسکے کانوں میں گونج رہی تھیں اور دل کی بستی میں انقلاب برپا کر چکی تھیں۔۔ خوف کا تخت الٹا کر محبت کو تخت نشیں کر چکی تھیں۔۔ ماہین نے آنکھیں بند کیں اور پر سکون ہو کر اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

"جی۔۔" یہ الفاظ اس نے بہت پر سکون انداز میں ادا کیے تھے ۔۔ دھڑکنوں کو گواہ بنا کر اس نے اعتراف کیا تھا۔۔ سحر اب بھی قائم تھا۔۔ وہ اسکے سینے پر سر ٹکائے آنکھیں موندھے بیٹھی تھی۔۔ باہر سعد کی آواز گونجی تو سارا سحر ٹوٹا۔۔ ماہین ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔۔ ہادی بھی سیدھا ہوا تھا مگر اسے اٹھنے میں دیر ہو گئی تھی۔۔

سعد دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا۔ ہادی ابھی بھی بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔ سعد نے ڈرامائی انداز میں ہونٹ سکوڑے اور پھر اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"اللہ اللہ۔۔۔ یہ کیا دیکھ رہی ہیں میری گنہگار آنکھیں۔۔" سعد نے دہائی دی۔۔ ہادی فوراً اٹھ کر سامنے رکھی کرسی پر بیٹھا تھا۔۔ مگر اب یہ سب بیکار تھا

سعدیہ بیگم اندر داخل ہوئیں۔۔

"کیا ہوا بیٹا؟" انہوں نے سعد کو دیکھا جو منہ کھولے حیران ہونے کا ڈرامہ کرتا وہاں کھڑا تھا۔۔۔ ہادی سر ہاتھوں مین گرائے نیچے مڑ چکا تھا۔۔۔ سعد کا کوئی بھروسہ نہیں تھا وہ ان کے سامنے ایسی منظر کشی کر جاتا کہ وہ شرم کے مارے سر اٹھانے کے قابل نہ رہتا۔۔

"کچھ نہیں ہوا آنٹی۔۔ اسے عادت ہے ایسی حرکتیں کرنے کی۔۔" ہادی نے بات رفع دفع کرنا چاہی۔۔

"ایسے کیسے کچھ نہیں ہے۔۔ آنٹی ہے ناں حیرت کی بات۔۔" سعد نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔۔ اب ساری بازی سعد کے ہاتھ میں تھی۔۔

"بھائی اپنی فیورٹ بلیو شرٹ آج مجھے گفٹ کر رہے ہیں۔۔" ہادی کی وہ شرٹ سعد کو بہت پسند تھی ۔۔ مگر ہادی اسے ہاتھ بھی نہ لگانے دیتا تھا۔۔ سعد نے موقع دیکھتے ہی ہادی کے سامنے اپنی ڈیمانڈ رکھی اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے وارن کیا جیسے اس نے اگر یہ مطالبہ نہ مانا تو انجام بھگتنا ہو گا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی نے مجبوراً اثبات میں سر ہلایا حالانکہ دل تو یہ چاہ رہا تھا کہ سعد کی گردن دبوچ لے۔۔ پھر سعد نے توپوں کا رخ ماہین کی جانب موڑا۔۔

"ارے ماہی آپی۔۔ آپ ہاسپٹل جا کر اتنی بیماری کی حالت میں بھی میک اپ کرنا نہیں بھولیں۔۔ دیکھیں کتنا زیادہ بلش آن استعمال کیا ہے آپ نے۔۔" اس نے ماہین کے چہرے پر بکھرے رنگوں کا نشانہ بنایا اسکا چہرہ مزید سرخ ہوا۔۔

"اوہو۔۔ یہ تو نیچرل بلش آن ہے۔ نیچر گفٹڈ۔۔ یا میجر ہادی گفٹڈ۔۔؟"

"سعد!" ہادی نے تنبیہ کی۔۔

"آنٹی آپکو پتہ ہے ٹھیک ہونے کے بعد ماہی آپی مجھے ٹریٹ دیں گی۔۔ اپنے ٹھیک ہونے کی خوشی میں۔۔" وہ ماہین کو بھی وارن کرتے ہوئے اپنا مطالبہ منوا رہا تھا۔۔۔ ماہین نے بھی ہار مانتے ہوئے ہامی بھر لی۔۔

ہادی موبائل لے کر باہر کی جانب بڑھا۔۔ سعدیہ بیگم بھی اسکے ساتھ تھیں۔۔۔

ooo...ooo...ooo...ooo

حیدر اکیڈمی کے راستے پر تھا جب اسکا فون بج اٹھا۔ دعا کا نمبر دیکھ کر اسکی تھکاوٹ دور ہو گئی۔۔

"اسلام علیکم میجر حیدر! مانا کہ آپ بہت بزی ہیں مگر کیا آپ اپنے قیمتی وقت میں سے تھوڑا سا وقت مجھ پر ضائع کر سکتے ہیں۔۔" اسکے ان الفاظ پر حیدر کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

سلام کا جواب دے کر وہ چند لمحے خاموش رہا پھر بولا

"میں تو زندگی ضائع کر بیٹھا ہوں۔تم وقت کی بات کر رہی ہو۔۔" اسکی اس بات نے دعا کے لبوں پر بھی مسکراہٹ بکھیر دی تھی۔۔

"کونسی مووی کا ڈائیلاگ ہے یہ۔۔؟" دعا نے اسے چھیڑا

"بہت پرانی ہے کوئی۔ تمہی یاد کرنے میں تھوڑا وقت لگا۔۔" حیدر کی بات پر اسکے مسکراتے لب سمٹے اور چہرے پر خفگی طاری ہو گئی۔۔

"تم بہت برے ہو حیدر۔۔" وہ خفگی سے بولی۔۔

"ہوں تو تمھارا ہی اب جیسا بھی ہوں۔۔" وہ دوبدو بولا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر کی اس بات پر اسکی ساری خفگی کہیں دور جا سوئی۔۔

"تم بہت اچھے ہو حیدر۔۔" وہ اب مسکراتے ہوئے بولی۔۔

"دعا! تمہیں میڈیکل کی بجائے سیاست میں ہونا چاہیے تھا" حیدر کی اس بے تکی سی بات پر دعا نے اس سے پوچھا

"کیوں؟"

"کیونکہ تم ایک منٹ سے بھی کم وقت میں اپنا بیان بدل دیتی ہو۔۔ سیاسی بیان دیتی ہو۔۔"

حیدر کی اگلی بات پر وہ پھر خفا ہوئی۔

"تم سچ میں بہت برے ہو۔۔" وہ پھر بولی۔

"لو خود دیکھ لو۔۔" حیدر کے ان الفاظ پر وہ دونوں ہنس دیے۔۔

"ماہی کی طبعیت خراب تھی۔ تم جا کر اس سے مل آنا۔۔" حیدر نے اب کے سنجیدگی سے کہا

"کیا ہوا ہے ماہی کو؟" دعا نے حیرت سے استفار کیا

"وہی۔ فوبیا اسکا پھر سے اس پر حاوی ہو گیا ہے۔۔ ایک طرف ہادی ماہی سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ اور میری نظر میں وہ پرفیکٹ ہے ماہی کیلیے۔ مگر دوسری طرف ماہی۔۔ جو اسکے لیے تیار نہیں ہے۔۔ مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے" حیدر بے بسی سے بولا۔۔

"اگر میرے کہنے پر وہ شادی کر بھی لیتی ہے ہادی سے تو نجانے وہ اسکے ساتھ خوش رہ بھی پائے گی یا نہیں۔۔" حیدر کنفیوز تھا ایک طرف بہن تھی اور دوسری طرف جان سے پیارا دوست

"ماہی ہادی بھائی کے علاوہ کسی کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہ سکے گی حیدر۔۔" دعا کی بات پر وہ چونکا۔۔

"تم ایسا کیوں کہہ رہی ہو۔۔؟" دعا نے زبان دانتوں تلے دبائی

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com
اب جبکہ وہ بات کر ہی چلی تھی تو اس نے پوری بات کرنے کا سوچا۔۔
”مجھے لگتا ہے کہ ماہی بھی ہادی بھائی کو پسند کرتی ہے۔ اور حیدر اس مین کچھ غلط بھی نہیں ہے۔۔ ہادی بھائی اس سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ تم منا سکتے ہو اسے۔۔“ دعا نے اسے سمجھایا۔۔
”ڈاکٹر کا بھی یہی مشورہ ہے کہ یہ چینج اسکی لائف کو بدل کر اسکے اس فوبیا کو دور کر سکتی ہے۔“ حیدر پر سوچ انداز میں کہہ رہا تھا۔۔
”میں اس سے بات کروں گی۔۔ وہ مان جائے گی۔۔ وہ محبت کے معاملے میں کورے کاغذ کی طرح ہے حیدر پہلی تحریر اس پر ہادی کی محبت کی درج ہوئی ہے۔۔ وہ مان جائے گی۔۔۔“ دعا نے نرمی سے کہا
”تم چاہتی ہو کہ تمہارے آنے سے پہلے پہلے وہ گھر سے چلی جائے۔۔ ہے ناں؟“ اب کے حیدر شرارت سے بولا۔۔
”ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔ وہ میری فرینڈ ہے۔۔ میں اس کے ہوتے ہوئے بھی آ سکتی ہوں۔۔“ دعا نے چڑ کر کہا
”یعنی تم اس کے جانے سے پہلے آنا چاہتی ہو۔۔ یعنی کہ تمہیں شادی کی بہت جلدی ہے۔۔۔“ وہ اب کے اسے چھیڑ رہا تھا
”ایسا کچھ بھی نہیں ہے“ اس کی مدھم سے آواز ابھری۔۔
”ویسے تو بہت باتیں کرتی ہو۔۔ مگر میں ذرا سا کچھ کہہ دوں تو لال ٹماٹر ہو جاتی ہو شرما شرما کر۔۔ تمہارا شادی کے بعد کیا حال ہونا ہے۔ جب میرے سامنے ہو گی۔۔؟“ حیدر اب اسے تنگ کر رہا تھا
”خدا حافظ“ دعا نے خفگی سے کہتے ہوئے کال بند کر دی۔۔ حیدر اسکی اس حرکت پر مسکرا کر رہ گیا۔۔
Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ooo...ooo...ooo...ooo

اندھیری رات میں وہ لیمپ جلائے ایک ڈائری سامنے رکھے بیٹھی تھی۔۔ اس ڈائری میں اک جان سے پیارے شخص کی رائٹنگ میں بہت سی یادیں بکھری پڑی تھیں۔۔ اس نے ایک صفحہ کھولا اور پڑھنا شروع کیا

تیرے انتظار کی ریت پر!
کوئی لفظ میں نے لکھا نہ تھا
کوئی حرف میں نے کہا نہ تھا
کوئی خواب میں نے چُنا نہ تھا
اسی انتظار کی ریت پر!
میری آرزوؤں کے گلاب تھے
میری جستجو کے سراب تھے
سبھی چاہتوں کے جواب تھے
سبھی حسرتیں وہ کہاں گئیں
تیری چاہتیں وہ کہاں گئیں
میرے ہمنشیں ، میرے ہمسفر
میں پلٹ کے شاید نہ آ سکوں
اسی انتظار کی ریت پر!
میں بکھر گیا ہوں ہواؤں میں
مجھے یاد رکھنا دعاؤں میں!

وہ ہمت ہار کر ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔ چاند آج بھی اسکے ساتھ اداس تھا۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی نے سعدیہ بیگم کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھتے ہی ہادی کو کال ملائی۔۔

سلام دعا کے بعد اس نے اپنا مدعا بیان کیا

"حیدر! میں ماہین سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔" ایک پل کیلیے حیدر خاموش ہو گیا پھر بولا "ہادی ماہی ابھی اس سب کے لیے راضی نہیں ہو گی۔۔ وہ بیمار بھی ہے ابھی۔۔"

"ماہی مان گئی ہے حیدر۔۔ تم بتاؤ۔۔ تم مجھے ایک دوست کی بجائے ایک لڑکے کی حیثیت سے جانچ کر بتاؤ کیا تم اپنی بہن کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو گے عمر بھر کیلیے۔۔ مجھے غلط مت سمجھنا۔ میں آنٹی کے سامنے بیٹھ کر تم سے بات کر رہا ہوں۔۔ اگر تمہیں کوئی اعتراض ہوا تو میں دوبارہ کبھی اس موضوع پر بات نہیں کرونگا۔ نہ ہی تم یہ سوچنا کہ ہماری دوستی پر اسکا کوئی اثر پڑے گا۔۔" ہادی نے سیدھے سادھے الفاظ میں اپنا مدعا اس تک پہنچایا۔۔

"میں اگر خود سے کوئی لڑکا ماہی کیلیے چنتا تو وہ تم ہی ہوتے۔۔ میں تمہیں جانتا ہوں ہادی۔ تم جیسا شخص میری گڑیا کو کوئی اور نہیں مل سکتا۔۔ مما کو بھی اس رشتے پر اعتراض نہیں ہے۔۔ اور اب ماہی کو بھی نہیں ہے۔"حیدر ایک پل کو رکا۔۔ ہادی نے سامنے دروازے سے جھانکتے سعد اور ماہین کو دیکھا اور پھر موبائل کا لاؤڈ سپیکر آن کر دیا۔۔

"میں ماہی کا بھائی۔۔ اسکا وارث ہونے کے ناطے اسکی شادی تم سے کرنے کی رضامندی دیتا ہوں۔۔ " ماہین جو سعد کے ہاتھ کا سہارہ لیے کھڑی تھی اور ہادی جو باہر بیٹھا تھا دونوں نے اطمینان کا سانس لیا۔۔

"تو پھر میں جلد از جلد شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔" ہادی کے اگلے جملے نے جہاں سب کو مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا وہیں ماہین کے چہرے پر رنگ بکھیر دیے تھے

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ارے بھائی اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔ ابھی تو وہ بیمار ہے اسے ٹھیک تو ہو جانے دو۔ اور پھر میں بھی تو ٹریننگ پر ہوں۔ میں بھی ابھی آ نہیں سکتا۔ میں خود بھی کنوارہ ہوں۔ میرا بھی کچھ سوچ۔ میری شادی کی بات بھی ڈال میری ماما کے کان میں۔۔" حیدر کی اس بات پر سبھی ہنس دیے تھے۔۔

"اچھا بڑی جلدی ہو رہی ہے تمہیں شادی کی۔" سعدیہ بیگم کی آواز پر حیدر کی ہنسی کو بریک لگی۔۔

"ارے پیاری ماما۔۔ آپکی ہونے والی بہو کو بہت جلدی ہے۔ اسکے بس میں ہو آج ہی شادی کر لے۔۔ بس آپ تیار رہیں اب۔۔ میری واپسی پر میری اور ماہی کی شادی ہونی ہے ۔۔۔ کوئی اعتراض؟" وہ اب کے ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بس تم دونوں کا گھر بس جائے یہی میرے لیے بہت خوشی کی بات ہے۔۔ میں خود بھی چاہ رہی تھی جلد از جلد تم دونوں کے فرض سے فارغ ہو جاؤں ۔اللہ تم دونوں کو خوش و آباد رکھے بس۔۔امین۔۔" سعدیہ بیگم نے ممتا سے چور لہجے میں کہا

"تو بس آپ انکل آنٹی سے بات کر کے ڈیٹ فکس کریں۔۔ میرے آنے پر شادی کر دی جائے۔۔" حیدر نے تجویز پیش کی جس پر سبھی متفق تھے۔۔ سعد ابھی دانت نکالے کھڑا تھا۔۔

"تم کیوں خوش ہو رہے ہو۔ تمہاری شادی تو نہیں ہو رہی" ہادی نے اسے آواز دے کر کہا

"اسی بات کی خوشی ہے کہ میری نہیں ہو رہی۔۔ آپ دونوں کی لائف میں لڑکیوں کیلیے نو انٹری کا بورڈ لگا ہو گا۔ تبھی میں انٹری کا بورڈ لگاؤں گا۔۔تب سبھی لڑکیاں صرف سعد کے نام کی مالا جپائیں گی۔۔ پھر آپ دونوں اپنے بچوں کو سنبھالنا اور میں ان سب کو۔۔" سعد کی اس بات پر سب نے قہقہ لگایا۔۔ سعدیہ بیگم نے سب کو ہنستے مسکراتے دیکھ کر سب کی دائمی خوشی کی دعا کی۔۔ وہ دعا پر کھولے خوشی خوشی آسمان کی جانب گئی مگر قبولیت کی سرحد پار نہ کر سکی۔ ۔۔اس نے اداسی سے نیچے مڑ کر دیکھا جہاں ابھی بھی ان سب کے قہقہے گونج رہے تھے۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد اس وقت ریسٹورنٹ میں بیٹھا تھا۔۔ سامنے آئس کریم رکھی تھی۔ بے دلی سے کھاتے ہوئے اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی۔ پھر موبائل نکالا ۔۔ اور کال ملائی

سلام دعا کی فوراً بعد ہی منہ بسورتے ہوئے بولا

"ماہی آپی! آپ کب ٹھیک ہونگی۔۔ میں اکیلے بور ہو رہا ہوں۔۔ یہاں زیادہ تر کپلز بیٹھے ہیں ایک میں ہی اکیلا بیٹھا اپنی قسمت پہ رو رہا ہوں" اس کے اس انداز پہ ماہی ہنس دی۔۔

"آرمی آفیسر ہونے کا ایک نقصان ہے۔۔ لڑکیاں دیکھتے ساتھ ہی کہتی ہیں یہ تو پہلے سے کمنٹڈ ہو گا۔ اور میرے جیسے ہینڈسم بندے کو دیکھ کر یہی کہتی ہیں کہ یہ تو سنگل ہو ہی نہیں سکتا۔۔" وہ منہ بسورتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔۔ بس۔ پھر میں آپکو لے کر آیا کروں گا آپی" اب کے اس نے خدا حافظ کہہ کر فون بند کیا۔ اسکے بال ماتھے پر بکھرے تھے جو ہوا کے باعث کبھی کبھی پیشانی پر جھکتے تو کبھی اوپر کو اٹھتے۔۔ کف فولڈ کیے وہ تھے۔ آنکھوں میں بھری شرارت اسکے چہرے کو مزید پرکشش بنا رہی تھی۔۔ وہ موبائل پر جھکا ہوا تھا ۔۔ تبھی اسکا ٹیبل بجا۔۔ سامنے نظر اٹھائی تو ایک لڑکی ہاتھ میں آئس کریم لیے موجود تھی۔۔

"ایکچولی سب سیٹس بک ہیں تو کیا میں یہاں بیٹھ سکتی ہوں؟" سعد نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اسکے کاندھے سے پیچھے نظر دوڑائی ۔۔ واقعی سب ٹیبلز بک تھے۔۔ مگر پھر بھی سعد مطمئن نہ تھا۔ اس نے پھر ایک نظر ہال مین دوڑائی۔ لڑکی نے بھی پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ آخری ٹیبل پر موجود لڑکی نے اس لڑکی کو دائیں ہاتھ کا انگوٹھا کھڑا کر کے دکھاتے ہوئے گویا بیسٹ آف لک کا اشارہ دیا۔جو کہ سعد کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکا۔ مگر اس نے ایسے دکھاوا کیا گویا اس نے دیکھا ہی نہ ہو۔۔ساری صورتحال ایک دم اسکی سمجھ میں آ چکی تھی۔ یقیناً لڑکیوں کے اس گروپ نے اسے اپنی کسی شرط کا نشانہ بنانے کیلیے بکرے کے طور پر چنا تھا۔ اور یہی انکی سب سے بڑی غلطی تھی۔ سعد مسکرا کر سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"شیور" اس نے مسکرا کر اسے بیٹھنے کی دعوت دی۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ چیئر پیچھے کرتے ہوئے بیٹھ گئی۔۔۔ سعد پھر سے موبائل پر جھک گیا۔۔

"ویسے ہم یوں ساتھ بیٹھ کر بالکل اجنبیوں کی طرح بی ہیو کرتے ہوئے کچھ عجیب نہیں لگ رہے؟" اس لڑکی کی آواز پر سعد نے موبائل سے نظریں ہٹا کر ایک نظر اسے دیکھا۔۔ بلا شبہ وہ خوبصورت تھی۔۔ کسی بھی لڑکے کو اپنی طرف متوجہ کر سکتی تھی۔ مگر سامنے بھی سعد موجود تھا جو "کسی بھی لڑکے" کے زمرے میں نہیں آتا تھا۔ وہ خاص تھا۔ خالص جذبوں سے بھرا دل لیے۔۔

"میرے خیال سے دو اجنبی لوگوں کا اجنبیوں کی طرح بی ہیو کرنا کوئی غلط بات نہیں ہے۔۔"

اسکے اس جواب پر اس لڑکی کے چہرے کا رنگ پل بھر کیلیے پھیکا پڑا۔۔

"بات کرنے اور جان پہچان بڑھانے سے ہی اجنبیت دور ہوتی ہے۔۔ امیرا نام سدرہ ہے۔۔ یہیں اسلام آباد میں رہتی ہوں۔۔ اور آپکا نام؟" سعد نے دل ہی دل میں اسکی بولڈنیس کو داد دی۔۔

"سعد۔ سعد نام ہے میرا۔ میں بھی یہیں اسلام آباد میں رہتا ہوں۔۔"

"آپ کیا کرتے ہیں۔؟ آئی مین سٹڈیز۔؟"

"میں یونیورسٹی سٹوڈنٹ ہوں۔" اسکے منہ سے روانی سے جھوٹ نکلا تھا۔۔ سعد نے اب موبائل سامنے میز پر رکھا۔۔ ہادی اور حیدر کی ایک یادگار تصویر اسکے موبائل کی اسکرین پر وال پیپر کے طور پر موجود تھی۔ اس لڑکی نے ایک نظر موبائل پر ڈالی۔ پھر سعد کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"آپکو بھی آرمی بہت پسند ہے کیا؟ جیسے باقی پوری قوم کو۔۔؟" سعد نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔ آنکھوں کی شرارت مزید بڑھی۔۔

"ہاں بہت پسند ہے۔ میری خواہش تھی کہ میں بھی آرمی میں جاؤں مگر نہیں جا سکا۔" اس نے اس قدر افسردہ چہرہ بناتے ہوئے کہا کہ اگر ہادی یا حیدر اس وقت وہاں موجود ہوتے تو اسے اس اداکاری پر ایک ایوارڈ سے ضرور نوازتے

Http://novelshenovels.blogspot.com

وہ لڑکی ذرا آگے کو ہوئی۔ تصویر دیکھ لر ایک بار پھر تسلی کی اور دونوں ہاتھ سامنے میز پر رکھتے ہوئے رازدارانہ انداز مین بولی

"ایک بات بتاؤں آپکو اگر آپ اسے راز ہی رکھیں تو۔۔؟"

"جی ضرور" سعد نے بھی آگے ہوتے ہوئے کہا۔۔

"ایکچولی میں ایک آرمی آفیسر ہوں۔۔" سعد جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا۔۔ کہیں غلط بندی سے تو پھڈا نہیں لے رہا میں۔۔ اس نے ایک بار سوچا۔ پھر اس لڑکی کو دیکھا۔ وہ کہیں سے بھی ایک آرمی آفیسر معلوم نہ ہوتی تھی۔ آرمی آفیسر چاہے کوئی لڑکا ہو یا لڑکی انکی چال ڈھال انکا لہجہ انکا انداز وہ بخوبی پہچانتا تھا۔۔ پھر ذرا مطمئن ہوا تو چہرے پر مسکراہٹ لایا۔

"او مائی گاڈ۔۔آپ۔۔ آپ آرمی میں ہیں۔۔ او مائی گاڈ۔۔ مجھے یقین نہیں آ رہا میں اس وقت ایک آرمی آفیسر کے ساتھ بیٹھا ہوں۔۔" اس لڑکی کی مسکراہٹ اور بھی گہری ہوئی۔۔ گویا جو تیر ہوا میں چلایا گیا تھا وہ نشانے پر جا لگا۔۔

" ارے اوور ری ایکٹ مت کریں آس پاس بیٹھے لوگ سن رہے ہیں۔۔" اس لڑکی نے اسے خاموش کرانا چاہا۔۔ سعد نے اب کے ارد گرد دیکھا اور پھر آگے ہو کر ٹیبل پر جھک کر بولا۔۔

"مجھے سچ مین بہت خوشی ہو رہی ہے۔۔ مجھے تو یقین نہیں ہو رہا۔۔"

"ایکچولی یہ بات مین صرف آپکو بتا رہی ہوں ورنہ ہمیں اس بات کی قطعی اجازت نہیں ہوتی کہ ہم اپنے بارے مین کسی کو کچھ بھی بتائیں۔۔" وہ ذرا اترا کر بولی۔۔

" او اچھا اچھا۔۔ میں آپ سے کچھ سال کر سکتا ہوں آرمی کے بارے میں۔ پلیز پلیز انکار مت کیجیے گا۔ میں کسی کو کچھ نہین بتاؤں گا۔۔" اس کے اس انداز کو دیکھ کر لڑکی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے سوشل میڈیا پر آرمی کے بارے مین تھوڑا بہت پڑھ رکھا تھا سو اس نے باقی کہانیاں خود سے ڈالنے کا سوچ کر ہامی بھر لی۔۔

" آپ آفیسر ہیں ناں۔ تو انکے رینکس بھی ہوتے ہیں کچھ۔ مجھے انکے بارے میں کچھ خاص پتہ نہیں ہے۔ مگر باقی سب کو چھوڑیں۔۔ آپ بتائیں آپکا رینک کیا ہے؟" سعد کے سوال پر ایک پل کو وہ رکی۔۔ پھر چہرے پر کانفیڈنس لاتے ہوئے بولی

Shamsa Iqbal

میں لیفٹیننٹ میجر ہوں ابھی.." اس کی اس بات پر سعد نے حیرت سے اسے دیکھا۔وہ اچھنبے میں گھر گیا کچھ پل کیلیے..

" آپ لیفٹیننٹ ہیں یا میجر؟" سعد نے نا سمجھی سے اس سے پھر پوچھا

"ارے آپ سیویلین (civilians) کو نہیں پتہ ہوتا ان رینکس کا۔ آرمی میں کچھ رینکس ایسے بھی ہیں جو کمبائین ہوتے ہیں جیسے لیفٹیننٹ کرنل.. لیفٹیننٹ جنرل... بالکل اسی طرح میں لیفٹیننٹ میجر ہوں" اسکی اس بات پر سعد نے بہت مشکل سے اپنے قہقے روکے تھے... اسکے لیے یہ مشکل ترین کام ثابت ہو رہا تھا..

" اوہ واؤ.. یہ بھی کوئی رینک ہوتا ہے آرمی میں مجھے آج ہی پتہ چلا ہے..ویسے آپ نے ٹریننگ کہاں سے کی ہے..؟" وہ پر شوق لہجے میں اس سے پوچھ رہا تھا۔ سدرہ نے آج تک آرمی کے باری میں جو کچھ پڑا تھا صرف ٹی وی اور فیس بک پر ہی پڑھا تھا اور وہ اسی معلومات کو بروئے کار لا رہی تھی..

سعد کو لگا تھا اب وہ پی ایم اے کا نام لے گی.. مگر اسکے جواب پر تو وہ پہلے شاک کی کیفیت میں گیا پھر بمشکل اپنے قہقے کو ضبط کیا

"جی ایچ کیو سے ٹریننگ کی ہے میں نے.." وہ مطمئن سی ہو کر جوب دے رہی تھی۔ ایک پل کو رک کر وہ سعد کے سال کا جواب سوچتی اور پھر بولتی۔ سعد اسکا کانفیڈنس دیکھ کر رہ گیا

" جی ایچ کیو میں ٹریننگ بھی دی جاتی ہے .. او اچھا اچھا.. پھر تو آپکو بہت مزہ آتا ہو گا.. ٹریننگ کے دوران.. " اس نے اگلا سوال داغا..

" ہاں بہت مزہ آتا تھا.. میں تو اپنے جونیئر آفیسرز کو بہت تنگ کرتی تھی۔ روز پنشمنٹ دیتی تھی.. لیفٹیننٹ کرنل جو تھے مجھ سے جونیئر انکو تو میں سارا سارا دن دھوپ میں کھڑا کرتی تھی.. " اسکی اس بات پر سعد اپنی ہنسی ضبط نہ کر سکا۔ اسکے قہقے پورے ریسٹورنٹ میں گونج رہے تھے..

" آپ لیفٹیننٹ کرنل کو سزا دیتی تھیں کیونکہ وہ آپکے جونیئر تھے..واؤ" سعد نے ہنستے ہنستے جواب دیا.. وہ اسکی باتوں کو اب انجوائے کر رہا تھا..

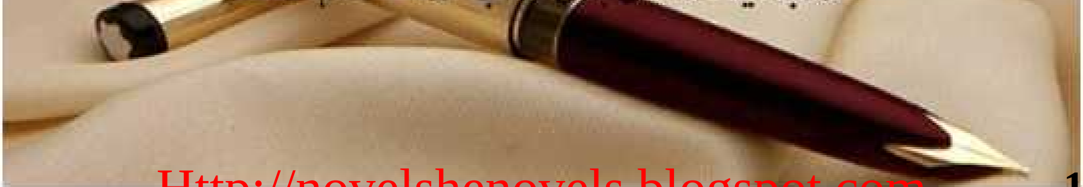

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

(میجر کے بعد کا رینک لیفٹیننٹ کرنل ہوتا ہے اور پھر کرنل) وہ اب کے کھل کر ہنس رہا تھا اسے یوں دکھا رہا تھا گویا وہ اسکی باتوں اور سزا دینے پر ہنس رہا ہو۔۔

"ایک تو آپ اتنا اونچا ہنس رہے ہیں۔۔ سیویلین(civilians) کا یہی مسئلہ ہے۔ انکے یہی انداز ہمیں ان سے الگ دکھاتے ہیں۔" وہ اسکی بات پر مسکراتے ہوئے سر ہلا رہا تھا۔۔

آئس کریم ختم ہو چکی تھی۔ اس لڑکی نے اپنا والٹ نکالا ۔۔ پھر ذرا پریشانی سے بولی

"او مائی گاڈ ۔۔ میں اپنا کریڈٹ کارڈ گھر بھول آئی ہوں اور کیش ابھی ہے نہیں میرے پاس۔" سعد سمجھ گیا کہ لڑکیوں کے اس گروپ میں بل کسی اور سے ادا کروانے پر شرط لگی تھی۔۔

"کوئی بات نہیں میں بل پے کر دیتا ہوں۔۔ ایک "لیفٹیننٹ میجر" کیلیے تو میں اتنا کر ہی سکتا ہوں" سعد نے لیفٹیننٹ میجر پر زور دیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔

"او تھینک یو سو مچ۔۔ میں آپکا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتی" وہ مشکور لہجے میں بولی۔۔ سعد نے بل پے کیا۔۔ وہ لڑکی اٹھنے کو ہی تھی جب ایک لڑکا اس ٹیبل کی طرف آیا۔۔

"ارے آفیسر صاحب! کیسے ہیں آپ۔۔ اب تو ماشا اللہ سے لیفٹیننٹ کے رینکس لگا چکے ہو۔ آج تو ٹریٹ پکی ہے۔۔" سعد کے پاس پہنچ کر اس نے کہا سعد نے اٹھ کر اسے گلے لگایا اور اسکے کاندھے سے دوسری طرف دیکھا جہاں وہ لڑکی بیٹھی تھی۔ اسکے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا ایک جا رہا تھا۔ مارے خفت کے اسکا برا حال تھا۔ یہ جان کر کہ وہ ایک آفیسر سے ہی اپنے آفیسر ہونے کا جھوٹ بول رہی تھی۔۔ سعد مسکراہٹ دبائے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ اپنا والٹ اٹھاتے ہوئے مڑی اور چل دی۔ وہ لڑکا اب واپس ریسیپشن کی طرف گیا تھا تبھی سعد نے اسے پکارا

"ایکسکیوز می" وہ بنا پلٹے ودم روک کر کھڑی ہو گئی۔

"میں ایک آفیسر ہوں۔ آپکو مجھ سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا اپنے بارے میں۔۔" وہ لڑکی اب بھی اپنے جھوٹ پر ڈٹ کر بولی۔۔۔ سعد چلتا ہوا اسکے ساتھ آکھڑا ہوا جیبوں میں ہاتھ ڈال کر مسکراتے ہوئے بولا

"آپکو سوچ سمجھ کر جھوٹ بولنا چاہیے تھا۔۔" وہ سامنے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔ مسکراہٹ اب بھی اسکے ہونٹوں پر طاری تھی

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

لیفٹیننٹ میجر کوئی رینک نہیں ہوتا آرمی میں۔۔ " اس لڑکی کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔" اور جی ایچ کیو میں ایسی کوئی ٹریننگ نہیں دی جاتی۔۔ اور سب سے اہم بات۔ آپ چاہے لیفٹیننٹ ہیں یا میجر یا لیفٹیننٹ میجر۔۔ ساری صورتوں میں لیفٹیننٹ کرنل سینئیر ہوتے ہیں۔ انھیں سزا نہیں دے سکتا کوئی جونئیر۔۔" وہ کہہ کر رکا۔ اس لڑکی کا برا حال تھا۔ جبکہ سعد ہنسی دبائے کھڑا تھا

"لیفٹیننٹ سعد ہیر۔۔ نائس ٹو میٹ یو۔۔ لیفٹیننٹ میجر۔۔۔" وہ یہ کہتے ساتھ ہی ہنسنے لگا اس لڑکی نے خفت سے چہرہ مزید جھکا دیا۔۔

" آپکو یہ آئس کریم اور یہ ملاقات یاد رہے گی ہمیشہ۔۔ اگلی بار آپ اپنی فرینڈز کے ساتھ ایسی شرط لگانے سے پہلے ایک بار ضرور سوچیں گی کہ کہیں پھر سے کوئی سعد آپکے سامنے نہ آجائے۔۔میں ایسا ہی ہوں۔ جس سے ایک بار ملتا ہوں اسے عمر بھر یاد رہتا ہوں۔۔ " وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا جبکہ وہ لڑکی پیر پٹختی ہوئی بنا کچھ کہے باہر کو چلی گئی۔ سعد کے بلند قہقہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا۔۔

Shamsa Iqbal

°°°...°°°...°°°...°°°

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین آدھے گھنٹے سے سعد کی وہ کہانی سن رہی تھی۔۔ بیماری اور نقاہت کے باوجود وہ اس کی اس سٹوری کو انجوائے کر رہی تھی۔۔ سعد کے قہقہوں سے پورا گھر گونج رہا تھا۔ ماہین دل ہی دل میں اسکے ہمیشہ ایسے ہی خوش رہنے کی دعا کر رہی تھی۔۔

"سعد! وہ لڑکی کیسی تھی؟" ماہین نے سعد سے پوچھا

"وہ جھوٹی حسینہ تھی۔۔" سعد کے اس جواب پر وہ مسکرا دی۔۔۔۔

"تمھیں آج تک کوئی لڑکی پسند نہیں آئی سعد؟" ماہین چائے پیتے ہوئے سعد سے استفار کر رہی تھی

"پسند تو بہت آئی ہیں مگر۔۔"

"مگر کیا انہیں تم پسند نہیں آئے؟"

"میں بھی انہیں پسند آتا ہوں مگر صرف اس وقت تک جب تک وہ ہادی بھائی اور حیدر بھائی کو نہ دیکھ لیں۔۔انھیں دیکھنے کے بعد وہ مجھے دیکھتی ہی نہیں ہیں۔" وہ دکھ بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

ماہین ہنس دی۔ پھر سنجیدگی سے بولی

"تمھیں کیسی لڑکی پسند ہے سعد۔۔ آج بتاؤ تو۔۔"

"آپی! ایمانداری سے بتاؤں تو میں لڑکیوں کو کوئی دکان پر رکھا شو پیس نہیں سمجھتا کہ میں کوئی خوبی بتاؤں گا یا اپنی پسند۔ اور جو میری پسند پر پوری اترے گی اسے میں چن لوں گا۔۔" وہ آج پہلی بار ماہین پر اپنی سوچ واضح کر رہا تھا

" اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ جو پسند پر پوری اترے وہ دل میں بھی اتر جائے۔ میں نے آج تک کوئی آئیڈیل امیج سیٹ نہیں کیا ہے کہ مجھے کیسی لڑکی چاہیے۔ ہاں مگر مجھے لگتا ہے میں اپنے رشتوں کے معاملے میں بہت پوزیسیو ہونگا۔۔ وہ جو کوئی بھی ہو گی جو میری زندگی میں شامل ہو گی میں اپنے سارے جذبے پوری ایمانداری سے اسکے نام کرونگا۔ ایک بار بھی زندگی میں اگر کسی کے ساتھ انوالو ہو جاؤ اور ہمسفر کسی اور کو چن لو تو جذبوں میں کھوٹ آ جاتی ہے۔ اور میری زندگی میں جو لڑکی آئے گی میں کھوٹ زدہ جذبے نہیں خالص جذبے اس پر لٹانا چاہتا ہوں۔۔" ماہین حیرت سے اسے تک رہی تھی جو دیکھنے میں کتنا لاپرواہ سا دکھتا تھا مگر دل میں کیسے معصوم اور پاکیزہ جذبے چھپائے تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

”لڑکیاں کانچ کی طرح نازک ہوتی ہیں آپی۔۔ ذرا سی چوٹ سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور اگر ٹوٹیں نہ بھی تو ان پر خراشیں پڑ جاتی ہیں۔۔کاور جب کانچ پر خراش بھی پڑ جائے تو وہ کیسا لگتا ہے۔۔؟۔ انکی معصومیت سنبھال کر رکھنے اور انکی پزیرائی کرنے کیلیے ہوتی ہے۔۔ نہ کی فائدہ اٹھانے کیلیے۔۔ اور لڑکیاں تو جذبوں کے معاملے میں کوری ہوتی ہیں۔ ایک بار جس نام کو دل پر کھرچ لیتی ہیں لاکھ دکھاوا کر لیں کہ وہ اسے بھول چکی ہیں پر کہیں نہ کہیں دل کے کسی کونے میں اسے بسائے رکھتی ہیں۔ اور کچھ نہ سہی تو اس کھرچنے کے نشانات ہی باقی رہ جاتے ہیں۔ اور پھر نہ تو وہ حاصل کر پاتی ہیں جس سے محبت کی اور نہ اس شخص کی ساتھ کبھی جذبوں کے معاملے میں مخلص ہو سکتی ہیں جو انکی زندگی میں شامل ہو چکا ہوتا ہے۔۔ اسلیے انہیں جہاں تک ہو سکے اپنے جذبوں کو سنبھال کر رکھنا چاہیے۔۔ ایک شخص کیلیے۔ ایک محرم رشتے کیلیے۔ ایک شرعی رشتے کیلیے۔۔ یہ صرف میری سوچ ہے۔ اب لڑکیاں کیا سوچتی ہیں یہ مجھے نہیں معلوم۔۔“

” سعد “ ماہین نے اسے پکارا وہ سر جھکائے بیٹھا تھا اسکی آواز پر اوپر کو مڑا اور سوالیہ نظروں سے ماہین کی جانب دیکھا

”بہت خوش نصیب ہوگی وہ لڑکی جو تمہاری زندگی میں شامل ہو گی سعد۔۔ وہ اپنی قسمت پر جتنا نز کرے گی وہ کم ہوگا۔ کیونکہ اسے تم جیسا لڑکا ملے گا۔۔ جس کی جذبے اتنے خالص ہیں۔۔“ ماہین رشک سے کہہ رہی تھی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سنو!

محبت کی پاکیزگی کیا ہے جانتے ہو

وہ تین لفظ جو

میں اور تم کو ہم کر دیتے ہیں

وہ لفظ جو ذات کا اختیار سانپ دیتے ہیں

وہ اقرار جو رب کا انعام ہے

وہ الفاظ جو

جسم کی بجائے روح کا تعلق بھی باندھ دیتا ہے

لو دیکھو۔

میری محبت نکاح کے ابر میں نہا کر

پاکیزہ ہونے چلی ہے۔۔

محبت کی معراج نکاح ہے۔۔

لو دیکھو اب ایک پاکیزہ بندھن بندھے گا

جس میں محبت کی رضا کے ساتھ ساتھ

میرے رب کی رضا بھی شامل ہو گی۔

اور یہ محبت امر ہو جائے گی۔۔

Shamsa Iqbal

حیدر نے مسکراتے ہوئے دعا کی بھیجی ہوئی وہ نظم پڑھی پھر اسکا نمبر ڈائل کیا۔۔ دوسری بیل پر کال کاٹ دی گئی۔ حیدر نے حیرے سے موبائل کو گھورا گویا اسے یقین نہیں آیا ہو مگر ساتھ ہی دعا کا میسج بھی وصول ہوا۔

"تم پہلے وعدہ کرو مجھے تنگ نہیں کرو گے پھر میں کال پر بات کروں گی۔۔" اسکے میسج نے حیدر کو مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر نے پھر سے اسکا نمبر ڈائل کیا۔ کال پھر سے کاٹ دی۔

"اوکے نہیں کرتا تنگ۔۔" حیدر نے میسج کرنے کے بعد پھر سے کال کی۔۔ اب کی بار کال ریسیو کر لی

"ابھی شادی نہیں ہوئی ہماری اور تم اس قدر شرما رہی ہو دعا۔۔"

"حیدر تم نے وعدہ کیا تھا تم مجھے تنگ نہیں کرو گے۔۔" دعا کی خفگی سے بھری آواز آئی۔

"میں نے کہیں بھی وعدہ کا لفظ استعمال نہیں کیا اپنے میسج میں" حیدر اسے تنگ کرتے ہوئے بولا

"تم سچ میں برے ہو حیدر"

"اب جیسا بھی ہوں تمہارا ہوں۔ اعتراض ہے تو ابھی بھی وقت ہے بتا دو۔ ڈھائی ماہ باقی ہیں ابھی شادی میں۔۔" وہ اسے پھر چھیڑ رہا تھا

"تم نے گھر بات کر لی شادی کی اور مجھے بتایا بھی نہیں۔۔" وہ بات بدلتے ہوئے بولی

"تمہیں اعتراض ہے میرے فیصلے پر؟"

"تم اگر دو ماہ کے بجائے دو سال بعد شادی کا کہتے تو بھی مجھے اعتراض نہ ہوتا حیدر۔۔ کیونکہ مجھے تم پر پورا یقین ہے۔ اور اپنے جذبوں کی سچائی پر بھی۔۔" وہ دل سے کہہ رہی تھی۔۔

"اتنا اندھا اعتبار نہ کرو۔۔ یہاں بہت پیاری پیاری لڑکیاں بھی ہیں۔" حیدر کی بات پر وہ مسکرا دی

"ہادی بھائی کہتے ہیں کہ تم میرے علاوہ کسی اور لڑکی کی طرف کبھی مڑ کر بھی نہیں دیکھتے۔۔" وہ پر اعتماد لہجے میں بولی

"ایسا تو وہ اپنے بارے میں بھی بولتا ہے۔۔ جبکہ ایسا ہے نہیں۔۔ اور مجھے مڑ کر دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ کیونکہ وہ میرے پیچھے نہیں سامنے موجود ہوتی ہیں۔۔" حیدر شرارت بھرے لہجے میں بولا

"تمہیں زندگی پیاری نہیں ہے تو سیدھا سیدھا بتا دو۔۔ میں ایک ہی بار قتل کر دیتی ہوں۔ روز روز کی ان باتوں سے جان چھوٹ جائے گی۔" دعا دانت کچکچاتے ہوئے بولی۔۔

"زندگی تو اب اور بھی پیاری ہو جائے گی مجھے

جب تم ساتھ ہو گی۔۔۔

تم خوش ہو دعا؟" حیدر اب سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

"میں بہت خوش ہوں حیدر۔۔ میں نے اللہ سے جو بھی مانگا وہ مجھے مل رہا ہے۔۔" خوشی اسکے لہجے سے عیاں تھی

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تم مجھے مانگتی تھی اللہ سے؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا

"نہیں حیدر۔۔ میں نے اللہ سے کبھی بھی تمہیں نہیں مانگا یا تمہاری محبت نہیں مانگی۔۔"

"پھر کیا مانگا تھا؟"

"میں نے تمہارے ساتھ ایک شرعی رشتہ مانگا تھا اللہ سے۔۔ تمہاری شرعی محبت مانگی تھی۔۔۔ لو دیکھو مجھے اللہ اس سے نواز رہا ہے۔۔" وہ محبت سے چُور لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔

"میں بھی یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اللہ سے اپنی محبت کی بجائے اللہ کی رضا اور اللہ کی محبت مانگنی چاہیے۔۔ جب وہ راضی ہو گا اور ہم سے محبت کرے گا تو وہ ہمیں ہماری محبت عزت سب دے گا۔۔" حیدر بھی اسی لہجے میں بولا

"میں ڈرتی تھی تمہارے لیے حیدر کے تم آرمی میں ہو۔ ماہی کی طرح خوف کا وہ غلبہ نہیں ہے مجھ پر۔ پر میں ڈرتی تھی۔ لیکن اب رب کی رحمت پر اعتماد ہے۔۔"

"ایک دن آئے گا دعا جب تم ایک آرمی آفیسر کی بیوی ہونے پر فخر محسوس کرو گی۔ ماہی کا اور تمہارا یہ ڈر ختم ہو جائے گا۔۔ تب ہم ساتھ ہونگے۔۔"

"انشا اللہ" دعا نے دل سے کہا۔۔

"مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو دعا؟" حیدر اب اس سے پوچھ رہا تھا

"یہ کیسا سوال ہے حیدر۔۔ محبت کا کوئی پیمانہ تو نہیں ہوتا جو میں پیمائش کر کے بتاؤں کہ کتنی محبت کرتی ہوں۔۔" وہ خفگی سے بولی۔۔

"پھر بھی میں جاننا چاہتا ہوں تم مجھ سے کتنی محبت کرتی ہو دعا؟"

"حیدر۔۔۔"

"پلیز دعا" حیدر نے اسکی بات کاٹ کر کہا

دعا چند پل خاموش رہی پھر اس نے بولنا شروع کیا

Chansa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سن اے ہمسفر میرے
جو پوچھا ہے تم نے
مجھے کتنی محبت ہے
تو جواب بھی سن لو
ایسا کرو تم
کبھی ساون کے موسم میں
بارش کی بوندوں کو گن لینا
جتنی وہ بوندیں ہونگی
میں اتنی ہی محبت کرتی ہوں
کبھی سرما میں تم
ان پہاڑوں پر گرتے
برف کے گالوں کو گن لینا
اور گن لیے جب تو مان لینا
جتنے وہ ہوں گے
میں بھی اتنی ہی محبت کرتی ہوں
کبھی خزاں کے موسم میں
درخت سے گرتے سب
پتوں کو گن لینا
اتنی ہی محبت مین کرتی ہوں۔۔

کبھی بادلوں کو گن پائے ہو؟
میری محبت بھی
کسی بادل کی طرح
تم پر چھائی ہوئی ہے۔
چاہو تو گن لینا
کبھی سمندر کے کنارے پر
بیٹھ کر تم
ساحل پر موجود
ریت کے ذروں کو گن لینا
جہاں گنتی ختم ہو گی
وہاں سے محبت میری
شروع ہو گی۔۔
میں اتنی محبت کرتی ہوں۔۔
کہ دنیا کے سارے پیمانے
اسکی پیمائش نہ کر پائیں گے۔۔
بس مجھے اتنا معلوم ہے۔۔
ہر محبت کی حد ہوتی ہے
مگر تم سے محبت بے حد ہے۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دعا خاموش ہوئی تو حیدر نے اک گہری سانس بھری۔۔

"تمہاری محبت ایک اعزاز ہے دعا"

"اس اعزاز کے حقدار تم ٹھہرے ہو حیدر۔۔" دعا مسکراتے ہوئے بولی

"یہ بھی میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔۔"

"تم بتاؤ تم کتنی محبت کرتے ہو مجھ سے۔؟" دعا نے اب اس پر وار کیا

"یار میں یہ شاعری کے ذریعے اپنی محبت نہیں بیان کر سکتا۔۔ نہ میں اس معاملے میں اچھا ہوں۔۔" وہ اکیڈمی سے باہر نکل آیا تھا۔۔ باہر ٹریک پر دھیرے دھیرے چل رہا تھا۔۔

"یہ جواب نہیں ہے میرے سوال کا۔۔۔" وہ بضد تھی۔۔

حیدر بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔۔ وہ بُرا پھنسا تھا۔۔ وہ جواب سوچ ہی رہا تھا کہ کسی نے اسکے ہاتھ سے موبائل اچک لیا۔۔ حیدر نے پلٹ کر وار کرنا چاہا پر مقابل میں اس سے زیادہ پھرتی تھی۔۔وہ نیچے جھک گیا اور حیدر کا وار خالی گیا۔۔ اس سے پہلے کہ حیدر دوسرا وار کرتا اس نے حیدر کو پیچھے سے جکڑ لیا۔۔ مخصوص پرفیوم کی خوشبو جب حیدر کے نتھوں سے ٹکرائی تو اس نے مزاحمت چھوڑ کر جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔۔

"ہادی۔۔!" بے اختیار اسکے لبوں سے نکلا تھا۔۔

اگلے ہی پل وہ حیدر کی پیٹھ پر سوار تھا اور موبائل اسکے کان کے ساتھ لگا ہوا تھا

"جتنی محبت یہ مجھ سے کم کرتا ہے اس سے تھوڑی سی کم تم سے کرتا ہے۔۔" ہادی کی آواز موبائل پر ابھری تو دعا نے گڑبڑا کر موبائل کان سے ہٹایا۔۔ پھر دوبارہ سے لگایا ساتھ

"ہادی بھائی !آپ۔۔ وہاں۔۔" دعا نے حیرت سے پوچھا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

"ہاں میں ۔۔ تم بھی حیدر سے محبت کرتی ہو مگر دیکھو تم اس سے ملنے نہیں آئی ۔۔ دیکھو میری محبت تم سے زیادہ ہے اکیلے میں ملنے آ گیا ۔۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ حیدر مجھ سے جتنی محبت کرتا ہے اس سے تھوڑی سی کم وہ تم سے کرتا ہے ۔۔ " ہادی کی زندگی سے بھرپور آواز گونجی ۔۔ حیدر اسے اسی طرح پیٹھ پر اٹھائے آگے بڑھ رہا تھا

"اگر آپ سے محبت سے تھوڑی سی کم وہ مجھ سے کرتا ہے تو وہ بھی میرے لیے بہت ہے ۔۔ کیونکہ میں جانتی ہوں آپ دونوں کی ایک دوسرے سے محبت بے انتہا ہے ۔۔ " دعا مسکراتے ہوئے بولی

"چلو اب دو دن کیلیے میں یہاں آیا ہوں ۔۔ دو دن کیلیے تم حیدر کو بھول جاؤ ۔ یہ سارا ٹائم میرے ساتھ رہے گا ۔۔ " حیدر مسکرا رہا تھا ۔ کال بند کر کے ہادی اچھل کر نیچے اترا اور حیدر کے گلے لگ گیا ۔

"تم یہاں کر کیا رہے ہو؟" حیدر اسے گلے لگائے پوچھ رہا تھا

"یار سچ پوچھو تمہاری بڑی یاد آ رہی تھی ۔ اسلیے آ گیا ۔ اب تو اکیلا یہاں کیڈٹ شپ کی یادوں کو تازہ کر رہا تھا تو میں نے سوچا میں بھی کچھ حصہ ڈال لوں ۔ جب تم نے درخت پر کھرچے گئے ہم سب کے نام کی تصویر مجھے بھیجی تو مجھ سے رہا نہیں گیا ۔۔ سی او کا بھی کچھ آفیشل کام تھا انہوں نے مجھے بھیج دیا کہ کام بھی نپٹ جائے گا اور یادیں بھی تازہ ہو جائیں گی ۔۔۔ "

وہ اب کے الگ ہوا

"تم کچھ کمزور نہیں ہو گئے حیدر؟" ہادی اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

" تو ٹیپیکل بیویوں والی حرکتیں کرنا چھوڑ ۔۔ آپ کمزور ہو گئے ہیں ۔۔ آپ کا رنگ کچھ کالا ہو گیا ہے ۔ آنکھوں کے نیچے حلقے پڑ گئے ہیں ۔۔

میں ویسا ہی ہوں ۔۔ کچھ بھی نہیں ہوا مجھے ۔۔ " حیدر اسکے کندھے پر ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہہ رہا تھا

" تم تو یہ "آپ" سننے کی حسرت چھوڑ ہی دو ۔ دعا تمہیں آپ نہیں کہے گی ۔۔ اصل میں تمہیں عزت راس ہی نہیں ہے ۔۔ " ہادی اسے تنگ کر رہا تھا

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مجھے لگتا ہے سعد ٹھیک کہتا ہے" حیدر پر سوچ انداز میں کہہ رہا تھا وہ اب اکیڈمی کے گیٹ پر پہنچ چکے تھے۔۔

"کیا کہتا ہے سعد؟" ہادی نے اس سے پوچھا۔

"میں تم سے زیادہ ہینڈسم، فرینڈلی اور پیارا ہوں۔۔ تم اِل مینرڈ اور پُور ڈسپلن (poor discipline) رکھنے والے ایک آفیسر ہو" یہ کہہ کر حیدر نے آگے کو دوڑ لگا دی اور ہادی اسکے پیچھے لپکا۔ فضا میں انکے قہقہے گونج رہے تھے ۔۔ کبھی رستے، پرانی یادیں ہوائیں اور فضائیں ان راہوں پر ایک بار پھر لوٹ کر آنے اور اپنے قہقہے ایک بار پھر یہاں بکھیرنے والے ان دو جوانوں کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔۔

......***...***

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سردیوں کا آغاز ہو چکا تھا۔۔ نومبر کے مہینے میں سرما کی پہلی بارش نے جب برسنا شروع کیا تو ٹھنڈی ہواؤں نے فضا میں بسیرا کر لیا۔۔ وہ ٹھنڈ اور بارش سے بے نیاز چھت پر لگی گرل پر بازو ٹکائے سامنے دیکھ رہی تھی۔۔ بارش اسکے وجود کو بھگو رہی تھی۔۔ اسکا چہرہ بھی بارش سے بھیگ چکا تھا۔۔ آنکھوں میں درد ہلکورے لے رہا تھا ۔۔ یہ کہنا مشکل تھا کہ وہ اسکا چہرہ بارش نے بھگویا ہے یا اسکی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں نے۔ وہ اس سب سے بے نیاز بُت بنی کھڑی تھی۔۔ ایسا لگ رہا تھا گویا زمانے کے سرد و گرم نے اس پر اتنے ظلم ڈھائے ہیں کہ اب موسم کا گرم و سرد پن اس پر اثر نہیں کرتا۔۔ اسکی خوبصورتی لاجواب تھی اور چہرے پر جو سوز اور درد رقم تھا وہ اسے مزید جاذبیت بخش رہا تھا۔۔

Shanza Iqbal

دور سے اسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی دوسرے دیس کی پری راستہ بھول کر دنیا میں آ گئی ہو۔ اور پھر اس نے اپنی کوئی بہت قیمتی چیز اس دنیا میں کھو دی ہے۔۔ جس کا واپس ملنا ناممکن ہے۔۔ اور وہ اس کبھی پورے نہ ہونے والے نقصان پر غمزدہ ہے۔۔ اداس ہے۔۔

وہ اداس تھی۔۔ کچھ وعدے کچھ قسمیں ٹوٹنے پر۔ کوئی اپنا پیارا چھن جانے پر۔۔ کسی پیارے کے جدا ہونے پر۔۔ کسی سے دور ہونے پر۔۔ اپنا مان ٹوٹ جانے پر۔۔ مگر شکوہ کرنے کا حق اس سے چھین لیا گیا تھا۔۔

اسے مالکِ کُل کی رضا میں راضی ہونا تھا۔ اور وہ ہو بھی رہی تھی۔۔ مگر اپنے ناقابلِ تلافی نقصان کو بھول بھی نہ پا رہی تھی۔۔ اور یہ بارش۔۔۔ یہ بارش اسے ماضی میں جھانکنے پر مجبور کر رہی تھی

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سنو

آج سرما کی پہلی بارش ہے
یاد ہے تم کو
سرما کی وہ پہلی بارش
جب ہم ملے تھے
ایسا ہی موسم تھا
ایسی ہی بارش تھی
ایسے ہی دھند چھائی ہوئی تھی
اور میں نے تم سے پوچھا تھا
کہ لوگ کہتے ہیں
یہ بارش یونہی نہیں برستی
یہ تو بادل روتے ہیں
کسی کی محبت کے انجام پر
دھاڑیں مار کے روتے ہیں۔۔
مگر آج تو آغازِ محبت ہے
پھر یہ کیوں رو رہے ہیں؟
یہ بارش کیوں برس رہی ہے۔؟
اور تم نے کہا تھا
لوگ تو یونہی کچھ بھی کہتے ہیں۔۔
آنسو تو خوشی کے بھی ہوتے ہیں
یہ تو بادل ہماری محبت پہ
مسکرا رہے ہیں، خوش ہو

مگر اب مجھے یقین آ گیا ہے
لوگ ٹھیک ہی کہتے ہیں
بادل محبت کے انجام پہ روتے ہیں
بارش تب ہی برستی ہے
اس دن وہ بادل بھی
میری محبت کے انجام پر روئے تھے۔
تبھی وہ بارش برسی تھی
اور آج یہ بارش
نجانے کس کی محبت کے
انجام پر برس رہی ہے
نجانے کس کی محبت کی انجام پر
یہ بادل رو رہے ہیں۔۔

از قلم: شمسہ اقبال

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

رات کے نو بج رہے تھے۔۔ سعد اس وقت اپنے کمانڈنٹ کے سامنے تابعداری سے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔ اس نے ڈبل سائیڈڈ کوٹ پہن رکھا تھا۔۔ ہاتھ پیچھے باندھے وہ سر جھکائے کھڑا تھا

"لیفٹیننٹ سعد !" کمانڈنٹ کی آواز پر اس نے سر اٹھایا

"یس سر" جسم کو ملٹری انداز میں جھٹکا دینے کے بعد وہ اب سامنے دیکھ رہا تھا

" مجھے انفارم کیا گیا ہے کہ کچھ آفیسرز میس سے بنا آوٹ پاس لیے باہر جاتے ہیں۔ ابھی بھی کچھ آفیسرز آئے ہیں۔ ان میں آپکے جونیئرز بھی شامل ہیں۔ میں چاہتا ہوں آپ ان سب کے نام مجھے نوٹ کر کے ایک گھنٹے میں بتائیں۔۔ " سعد نے سر جھکا کر ایک نظر اپنے گیلے جوتوں کو دیکھا۔۔پھر اپنے کوٹ پر نظر ڈالی جو اس نے آفس میں آنے سے پہلے الٹا کر کے پہنا تھا کیونکہ وہ اندر سے گیلا تھا۔۔ پھر گھنٹے کو دیکھا جو چھپ کر اندر داخل ہوتے ہوئے تھوڑا سا خراب ہو گیا تھا۔۔

"یس سر۔۔" وہ پھر انکی طرف دیکھتے ہوئے بولا

" اب آپ جا سکتے ہیں۔۔ ایک گھنٹے بعد مجھے ان سب کے ناموں کے ساتھ رپورٹ کریں آپ۔۔"

"یس سر۔۔" سعد سیلوٹ کرنے کے بعد باہر کو چل دیا۔۔

دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رکا۔ پھر پلٹا۔۔ پھر دوبارہ آ کر سیلوٹ کرتے ہوئے کمانڈنٹ کر سامنے کھڑا ہوا۔۔

" اینی پرابلم ینگ مین؟" کمانڈنٹ کی آواز گونجی

" سر ایکچولی۔۔ اگر یہ نام میں کل آپکو دے دوں تو۔۔؟" سعد نے سر جھکا کر درخواست کی

" اس ریکوئسٹ کی کوئی خاص وجہ۔۔؟" وہ اب کے مسکرا کر اسے دیکھ رہے تھے۔۔ اسے دیکھ کر انہیں اپنی کیڈٹ شپ کو دور یاد آ جاتا تھا۔۔ سعد نے ایک نظر انہیں دیکھا۔۔ نظریں پھر جھکا لیں۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

اس نے اپنا کوٹ اتار کر سیدھا کر کے پہنا جس سے بارش کے پانی کے قطرے ابھی بھی گر رہے تھے۔۔

"آئی ایم سوری سر۔۔ پر ان آفیسرز میں میں بھی شامل ہوں۔۔ ایسے میں میں ان سب کے نام نہیں دے سکتا نہ میں انہیں چیکنگ دے سکتا ہوں کیونکہ میں بھی انہی لوگوں میں شامل ہوں۔۔"

وہ سر جھکائے شرمندگی سے کہہ رہا تھا

" آپ جانتے ہیں آپکا یہ بیان آپکے خلاف کوئی بھی ایکشن لینے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔۔؟"

" یس سر۔۔۔" وہ دھیمی سی آواز میں بولا۔۔ کمانڈنٹ نے گہری سانس بھری ۔۔ پھر اس نوجوان کو دیکھا جو سر جھکائے شرمندہ شرمندہ سا کھڑا تھا

"بیٹھو" اب کے انکی آواز پر سعد نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔

" آئی ایم فائن سر۔۔" اس نے پھر ملٹری رولز کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہا

"لیفٹیننٹ سعد! اٹس این آرڈر۔۔"

"یس سر۔۔" سعد اب کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

" تمہیں آج ایک واقعہ سناتا ہوں۔۔ جانتے ہو ایک بار ایک عورت بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی اور حضورؐ سے کہا کہ میرا بیٹا گڑ کھاتا ہے۔۔ آپ اسے گڑ کھانے سے منع کریں۔۔" سعد غور سے انکی بات سن رہا تھا

" تو حضورؐ نے اس عورت سے کہا کہ آج نہیں۔ اسے کچھ دن کے بعد لانا۔۔ کچھ دن بعد جب وہ عورت اسے لے کر پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئی تو حضورؐ نے تب اس بچے کو گڑ کھانے سے منع کیا۔۔۔

صحابہ کرامؓ نے جب حضورؐ سے پوچھا کی آپؐ نے اسے پہلے کیوں نہ منع کیا تو آپؐ نے بڑا خوبصورت جواب دیا۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے۔۔

Shanza Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"آپ نے ان سے کہا کہ پہلے میں اسے منع نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ میں خود گڑ کھاتا تھا۔۔ تو میں اس بچے کو کسی ایسی بات یا کام سے کیسے منع کر سکتا تھا جو میں خود بھی کرتا ہوں۔۔" سعد ہنوز سر جھکائے بیٹھا تھا

"تم بھی اپنے جونیئرز کو اس وقت تک اس بات سے منع نہیں کر سکتے جب تک کہ تم خود یہ کام نہ چھوڑ دو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تم نے سچ بولا ہے۔۔ بھلے ہی تم نے غلطی کی ہے مگر غلطی مان لینے کی سپرٹ ایک آرمی آفیسر اور ایک جینٹل مین کی سب سے بڑی خوبی ہے۔۔"

"آئی ایم سوری سر۔۔" وہ شرمندہ تھا

"جانتے ہو ایک ملٹری پرسن اور ایک سیولین (civilians) میں کیا فرق ہوتا ہے؟" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔۔

"ڈسپلن۔۔ ڈسپلن ایک ایسی چیز ہے جو ہمیں ان سے الگ دکھاتی ہے۔۔ قائد نے یہ ملک بناتے ہوئے تین چیزیں ہماری قوم کیلیے لازم قرار دی تھیں۔۔

#unity_faith_discipline

یہ تین چیزیں ایک عام انسان کی زندگی میں بھی لاگو ہوتی ہیں۔۔ انکے لیے یہ ضروری ہیں۔۔ مگر ہماری زندگی میں یہ ایک فرض کی طرح لاگو ہوتی ہیں۔۔ اور یہی تین چیزیں اپنی زندگی میں اگر برقرار رکھو گے تو کبھی ناکام نہیں ہوگے۔ ایک قوم جس میں یہ تین چیزیں موجود ہوں وہ کبھی ناکام نہین ہوتی کہیں بھی۔۔ ملٹری کی unity انکی سب سے بڑی طاقت ہے۔۔ سب ہم سے محبت کرتے ہیں۔ہم پر بھروسہ کرتے ہیں ۔ ہمارے جذبے ہماری قربانیوں پر داد دیتے ہیں۔۔ مگر وہ ہمیں فالو نہیں کرتے۔۔ ہماری زندگی کے ان تین رولز کو فالو نہیں کرتے۔۔ اور اگر یہ فالو کر لیں تو دنیا کی کامیاب ترین قوم بن جائیں۔" انکا ایک ایک لفظ سعد ذہن نشین کر رہا تھا۔۔

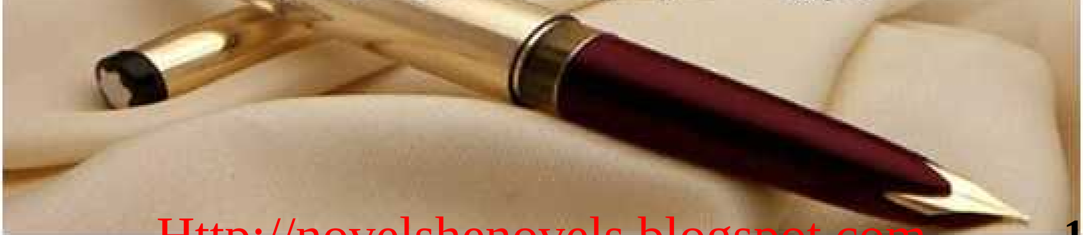

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"وہ ایسا نہیں کرتے۔۔ مگر تمہیں کرنا ہے۔۔ تمہیں کرنا ہے۔۔ کیونکہ تم ایک عام آدمی نہیں ہو۔ تم ایک ملٹری آفیسر ہو۔۔ یہ وردی جو تم نے پہن رکھی ہے یہ صرف ایک وردی نہیں ہے۔ ایک وعدہ ہے جو تم نے اس ملک سے کیا ہے کہ جب اسے ضرورت پڑے گی۔ تم وہاں موجود ہو گے۔۔ ایک فرض ہے اس ملک کا اس قوم کا یہ جو تم پر لاگو ہو گیا ہے کہ تم کبھی اسے جھکنے نہ دو گے۔ اسکا نام سربلند رکھو گے۔ ایک عام انسان جب یہ وردی پہنتا ہے تو وہ عام نہیں رہتا۔ وہ خاص ہو جاتا ہے۔۔ وہ اللہ کے چنے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے جنہیں اللہ نے ایک اسلامی ملک کی حفاظت پر معمور کیا ہے۔۔ تم چنے جا چکے ہو۔۔ اللہ کی طرف سے۔ اس ملک کی حفاظت کیلیے۔ ایک عظیم مقصد کیلیے۔۔

you all are the selected ones

اسلیے اگر اللہ نے الگ بنایا ہے تو ثابت بھی کرو۔۔" وہ ایک پل کو رکے۔۔ پھر سعد کو دیکھا جو غور سے انکی بات کو سن رہا تھا۔۔

"مجھے امید ہے تم میری بات سمجھ چکے ہو گے۔ اور اسے اپناؤ گے بھی اور اپنے جونیئرز کو بھی بتاؤ گے۔۔"

"یس سر۔۔" وہ کہتا ہوا اب کھڑا ہو گیا تھا۔۔

"اب تم جا سکتے ہو۔" وہ سیلوٹ کرتے ہوئے پلٹا۔ دروازے کے پاس پہنچ کر انکی آواز پر پھر رکا

"اگلی بار جب کبھی بارش سے بھیگ کر آؤ اور خود کو چھپانا بھی چاہو تو کوٹ الٹا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا سر بھی کور کر آنا تاکہ گیلے بال سارا راز نہ کھول دیں۔۔" وہ یہ کہہ کر سامنے رکھی فائل پر جھک گئے جبکہ سعد نے اپنے گیلے بالوں پر ہاتھ پھیرا اور شرم سے پانی پانی ہو کر رہ گیا۔۔

"سینئیر کو کبھی انڈر اسٹیمیٹ نہیں کرنا چاہیے۔ وہ بھی کمانڈنٹ کو۔" وہ اس بات کا اعتراف کرتا ہوا باہر کو چل دیا۔

ooo.....ooo.....ooo

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعدیہ بیگم سوپ بنائے ماہین کو پلانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔ مگر وہ مسلسل انکار کر رہی تھی۔۔۔ مشکل سے دو گھونٹ بھرنے کے بعد اب وہ ایک قطرہ بھی مزید نہیں لے رہی تھی۔۔ تبھی ماہین کا سیل بجا۔ ماہین نے دیکھا کسی انجان نمبر سے کال تھی۔۔ اس نے سعدیہ بیگم کو سوپ پلانے سے روکنے کیلیے کال ریسیو کر لی حالانکہ جب سے وہ ریلیو پر تھی تب سے وہ موبائل کم ہی استعمال کر رہی تھی۔ صرف ضروری کالز کا ہی جواب دیتی تھی۔۔

"ہیلو" کال ریسیو کرنے پر مانوس سی آواز کانوں سے ٹکرائی۔۔ نمبر انجان تھا۔ مگر لہجہ ، آواز اور جذبات انجان نہ تھے ۔ وہ اس لہجے کو اگر نہ بھی پہچان پاتی تو بھی دھڑکنوں نے دل میں بسنے والے اس باسی کو پہچان لیا تھا۔۔ اور اب وہ شرارت کر رہی تھیں۔ دل میں ہلچل مچا رہی تھیں۔

" اسلام علیکم ۔۔ کیسی ہو ماہی؟" ہادی کی آواز فون پر ابھری

"وعلیکم سلام۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔" اس نے سعدیہ بیگم کی طرف دیکھا جو سوپ کا پیالہ سائیڈ ٹیبل پر رکھے اب ہاتھ میں پکڑی تسبیح پر کوئی ذکر کرنے میں مشغول تھیں۔۔

"اب طبیعت کیسی ہے؟" ہادی کے دل کو عجیب سا سکون مل رہا تھا اس سے بات کر کے

" پہلے سے کافی بہتر ہے۔۔" وہ دھیمے لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔

"سوپ پھر سے ٹھنڈا ہو چکا ہے ماہی۔ اب میں گرم کر کے لاؤں گی تو تمہیں سارا سوپ ختم کرنا ہے۔۔ بس صبح سے اب تک ایک باؤل سوپ کا تم نہیں پی سکی ہو" سعدیہ بیگم اسے ڈپٹتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔

" تم سوپ کیوں نہیں پی رہی ہو؟" ہادی جو سعدیہ بیگم کی آواز سن چکا تھا فوراً پوچھنے لگا۔۔

"مجھے پسند نہیں ہے۔۔ مریضوں والا پھیکا کھانا کھا کھا کر میں تنگ آ گئی ہوں۔" وہ بچوں کی سی خفگی سے بولی۔۔

"مریضوں کو مریضوں جیسا کھانا ہی ملتا ہے۔۔ اب کی بار سوپ کا پورا باؤل ختم ہو جانا چاہیے ماہی" وہ دو ٹوک الفاظ میں بولا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

مگر مجھے وہ۔۔۔۔۔۔"

"ماہی مجھے تمہارا سوپ نہ پینا پسند نہیں ہے۔ تم میری پسند کا خیال رکھ سکتی ہو ابھی کیا؟" اسکے اس جملے پر ماہین کے سارے اعتراض دم توڑ گئے۔۔

"جی۔۔پی لوں گی۔۔" وہ خفگی سے بولی۔۔

"مستقبل قریب کی اچھی بیوی ثابت ہو گی تم۔۔۔" ہادی کا مسکراتا لہجہ ماہین کے کانوں سے ٹکرایا تو اسکے چہرے پر بکھرتے رنگوں نے اسکے چہرے کو مزید دلکش بنا دیا

وہ چپ رہی۔۔

"ویسے تم کیا شادی کے بعد بھی ایسی ہی تابعدار بیوی ثابت ہو گی ایسی ہی میری پسند ناپسند کا خیال رکھنے والی؟" ہادی اب کے اسکی خاموشی سے ہی اسکی حالت جان گیا تھا اسلیے اسے مزید تنگ کر رہا تھا

"ہادی پلیز" وہ منمنائی

"مجھے اچھا لگتا ہے جب تم میرا نام لیتی ہو" وہ مسکرا دی۔۔۔

"مجھے اچھا لگتا ہے جب تم مسکراتی ہو۔۔" اسکی اس بات پر ماہین کے مسکراتے لب سمٹے "کیا یہ شخص کوئی جادوگر ہے؟" ماہین نے دل میں ہادی کے بارے میں سوچا

"مجھے اچھا لگتا ہے جب تم مجھے سوچتی ہو۔۔" اسکی اس بات پر اسکے چہرے پر کئی رنگ بکھرے تھے

"اچھا اب بس بھی کر دیں۔۔" وہ اسے خاموش کرانا چاہتی تھی

"مجھے اچھا لگتا ہے جب میرے نام کے رنگ تمہارے چہرے پر بکھرتے ہیں۔۔"

"ہادی پلیز" وہ اب کے روہانسی ہو رہی تھی

"اوکے اوکے۔۔ اب نہیں کر رہا تنگ۔۔ مگر یہ جان لو یہ مذاق نہیں حقیقت ہے" وہ اب بھی مسکرا رہا تھا

"میں محبت سے انجان تھا۔ اس جذبے سے بے خبر اپنی زندگی گزار رہا تھا ماہی۔ مگر تم سے ملنے کے بعد مجھے اس جذبے کا ادراک ہوا ہے۔ اس کی طاقت کا ادراک ہوا ہے۔۔ مگر میں شرعی محبت پر یقین رکھتا ہوں۔ اسلیے تمہیں شرعی طریقے سے اپنانے کا فیصلہ میری محبت کا پہلا اظہار ہے۔۔" اسکے الفاظ ماہین کی روح تک کو سکون پہنچا رہے تھے۔۔ اسکا دل ایک الگ ہی لے پر دھڑک رہا تھا۔۔ دھڑکنوں کا شور ایسا تھا گویا کسی جشن کا سماں ہو دل کی وادی میں۔۔۔

"میں اس محبت پر ایمان لے آئی ہوں۔۔" ماہین کی مدھم سی آواز آئی تھی

"یہ ایمان میری محبت کی تکمیل کر دے گا۔ اسے کامل کر دے گا۔۔" وہ بھی اسی لہجے میں بولا۔۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"پورے دو مہینے دس دن اور چند گھنٹے رہ گئے ہیں ہماری شادی میں۔۔" ہادی نے ماہین کو یاد دلاتے ہوئے کہا

"بڑا حساب کر کے رکھا ہے آپ نے تو۔۔" ماہین نے اسے گھیرنا چاہا

"ہاں ۔۔ رکھنا پڑ رہا ہے تمہارے بھائی کی وجہ سے ۔۔ ورنہ اب تک تم میری منکوحہ ہوتی۔۔۔ ویسے آئیڈیا برا نہیں ہے۔ نکاح کرنے میں کیا خرج ہے۔۔" ہادی مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا

"میں بھائی کی غیر موجودگی میں شادی نہیں کرونگی۔۔" وہ دوبدو بولی

" میں تو صرف نکاح کی بات کر رہا ہوں۔۔" ہادی پھر بولا

"نکاح کیا اگر منگنی کرنی ہوتی تو وہ بھی نہ کرتی۔۔" ماہین اتراتے ہوئے بولی

"تم جتنا مرضی یہ ثابت کرنے کی کوشش کر لو کہ تم حیدر سے محبت کرتی ہو۔ یاد رکھنا میں تم سے ذیادہ اس سے محبت کرتا ہوں۔۔" ہادی مسکراتے ہوئے محبت سے چُور لہجے میں بولا

"میں جانتی ہوں۔۔" وہ بھی مسکرا دی

"تم جیلس نہیں ہو رہی۔۔ میری اس سے محبت پر؟ ہادی اسے پھر سے تنگ کر رہا تھا

" آپ تو اب چُپ ہی رہیں۔۔ خدا حافظ" ماہین نے خفگی سے کال کاٹ دی۔۔ اور ہادی اسکی حالت کے بارے میں سوچ کر مسکرا کر رہ گیا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی اور حیدر اس وقت کمرے میں موجود تھے۔ حیدر نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھایا اور سعد کو کال ملائی

"برخوردار اس وقت کیا کر رہے ہیں ذرا پتہ تو لگے۔۔"۔۔حیدر نے کہا اور اسکے کال اٹھانے کا انتظار کرنے لگا۔۔سعد اس وقت اپنے کمرے میں تھا اور موبائل پر گیم کھیلنے میں مصروف تھا۔۔ اس نے حیدر کا نمبر دیکھا

"ہنہ دونوں وہاں عیش کر رہے ہیں اور مجھے جیلس کرنے کو کال کی ہے انہوں نے۔۔" یہ کہہ کر سعد نے کال کاٹ دی۔۔

"لو۔۔ اس کو دیکھو۔۔ ہادی اس نے میری ۔۔ میجر حیدر کی کال کاٹ دی ہے۔۔۔" وہ صدمے سے کہہ رہا تھا

"کونسا پہلی بار ایسا کیا ہے اس نے۔ وہ جانتا ہے کہ تم اسے جیلس کروگے اسلیے وہ کبھی بھی تمہاری کال ریسیو نہیں کرے گا۔۔" ہادی نے اپنا یونیفارم الماری میں لٹکاتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا۔۔

"وہ کال ضرور ریسیو کرے گا۔۔ میری کال ریسیو نہیں کرے گا۔ مگر میری ہی کال ریسیو کرے گا۔۔" حیدر کی بات پر ہادی نے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو چہرے پر مسکراہٹ سجائے آنکھوں میں شرارت لیے اسے دیکھ رہا تھا

"تم کیا کرنے کا سوچ رہے ہو۔۔؟" ہادی نے آنکھیں سکوڑ کر اسکے چہرے کا جائزہ لیا۔۔ جیسے کچھ اخذ کرنا چاہتا ہو۔۔ پھر مسکرا دیا۔۔

"اکیڈمی آنے کے بعد تمہاری کیڈٹ شپ والے پنگے پھر سے یاد آ گئے تمہیں لگتا ہے وہ روح پھر سے بیدار ہو چکی ہے تم میں۔۔۔" ہادی مسکراتے ہوئے بولا

"چلو ٹرائی کرتے ہیں۔۔" وہ بھی حیدر کے پاس آ کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔ دونوں کی آنکھوں میں شرارت اور چہرے پر مسکراہٹ رقص کر رہی تھی

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد اس وقت گیم کھیلنے میں مصروف تھا جب ایک انجان نمبر سے کال آئی۔۔ اس نے پہلے کاٹنی چاہی۔ پھر کچھ سوچ کر ریسیو کر لی۔۔

"ہیلو" کسی لڑکی کی آواز آئی۔۔

"جی کون۔۔؟" سعد نے اجنبی لہجے پر حیرت سے پوچھا

"آپ لیفٹیننٹ سعد بات کر رہے ہیں؟"

"جی بات کر رہا ہوں مگر آپ کون ہیں محترمہ؟" سعد نے پھر سوال دہرایا۔۔۔

"ارے آپ مجھے نہیں پہچان رہے۔۔ میں ماہم ہوں۔۔ اتنے وعدے کر کے۔۔ پیار کی قسمیں کھا کر اب آپ مجھے پہچان بھی نہیں رہے۔۔" اس لڑکی کی بات سن کر سعد مارے صدمے کے بے ہوش ہوتے ہوتے رہ گیا۔۔

"کون ماہم ۔۔ اور محترمہ کونسے وعدے کیے ہیں میں نے آپ سے۔۔۔" سعد حیرت زدہ تھا

"اف اللہ۔ یہ دن بھی دیکھنا تھا۔۔ سعد آپ کیسے مجھے بھول سکتے ہیں۔۔ ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھائی تھیں ہم نے۔ اور اب آپ۔۔۔ اللہ میں مر کیوں نہ گئی یہ سننے سے پہلے۔۔" صدمے بھری آواز آئی۔۔

"محترمہ۔۔ میں انتہائی شریف النفس بندہ ہوں۔۔ ایسے کام نہیں کرتا۔۔ اور وعدے اور قسمیں وہ بھی جھوٹے۔۔ ایسے کام کبھی کیے ہی نہیں ہیں۔۔ آپکو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔" وہ مسلسل اسے سمجھا رہا تھا

"اللہ اللہ ۔۔۔ آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔ مجھ سے شادی کے وعدے کر کے۔۔ اب آپ مکر رہے ہیں۔۔" صدمے بھری آواز آئی۔۔ تبھی موبائل پر پیچھے سعد کو موبائل ٹیون سنائی دی۔ شاید کوئی دوسرا فون بجا تھا۔۔۔

"اوہ ماہم۔۔ اچھا اچھا۔۔ تم ہو۔ ارے تم تو میرے دل کا چین اور روح کا قرار ہو۔۔ میں تمہیں کیسے بھول سکتا ہوں۔۔" سعد اب کے یاد کر کے بولا۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اب کی بار گڑبڑانے کی باری اسکی تھی۔۔

"ماہم۔۔ تم کونسی والی ماہم ہو۔۔؟ اسلام آباد والی۔۔ ایبٹ آباد والی۔۔ راولپنڈی والی یا پھر مری والی؟" سعد کے لہجے میں شرارت واضح تھی۔۔

"سعد! ایسے مت بولیں۔۔ میرا دل ٹوٹ جائے گا۔۔" دکھ بھری آواز میں کہا گیا۔۔

"دل ہے یا میرے حیدر بھائی کے ہاتھ کی بنی ہوئی روٹی۔ جو توے پر پھینکنے سے پہلے پہلے ٹوٹ جاتی ہے۔۔" دوسری طرف کچھ پل خاموشی چھائی رہی۔۔

"حیدر بھائی کون ہیں۔؟" وہ پھر بولی

"ہیں میرے ایک بڑے بھائی۔ بس نام کے بڑے ہیں۔ انتہائی نکمے اور نکھٹو ہیں۔۔ فلرٹ تو ان سے شروع ہو کر ان پر جا کر ختم ہوتا ہے۔۔" سعد جی بھر کے حیدر کی برائی کر رہا تھا

"بڑے بھائی کے بارے میں ایسے بات نہیں کرتے سعد" اس نے سعد کو سمجھاتے ہوئے کہا

"ارے ماہم تم نہیں جانتی انکو۔ اور دوسرے ہادی بھائی۔۔ وہ تو ان سے بھی بڑھ کر ہیں۔۔ فلرٹ پن تو دونوں میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے۔۔۔ انکا نمبر تو ہر وقت بزی رہتا ہے۔ ہر وقت کسی نہ کسی سے بات کرتے رہتے ہیں۔ توبہ توبہ۔۔ بس اب بھائی ہیں میرے جیسے بھی ہیں برداشت کرنا پڑتا ہے۔۔" سعد نے لہجے میں حتی المقدور درد سموتے ہوئے کہا۔

دوسری طرف سے کال کٹ چکی تھی۔۔ سعد مسکرا رہا تھا۔۔

"صرف اتنا کافی نہیں ہوگا۔۔" سعد نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے موبائل (آئی فون سیون) کو سامنے میز پر رکھتے ہوئے اسکی دوسرے موبائل میں تصویر بنائی۔۔ شرارت بھری آنکھیں اب موبائل پر جھکی ہوئی تھیں۔۔

○○○...○○○...○○○...○○○

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

......***...***

حیدر اب کمرے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا۔۔

" اس کی ہمت تو دیکھو۔۔ مجھے فلرٹ بول رہا تھا۔۔" حیدر صدمے میں تھا

" ہاں یار۔۔ حیران بھی ہوں اسکی اس بات پر۔۔ یہ بات تو صرف مجھے پتہ تھی۔۔ اسے کس نے بتائی۔ اور اسکی ہمت کیسے ہوئی کسی سے بھی تمہارا سچ اگلنے کی۔۔" ہادی مسکراہٹ دبائے کہہ رہا تھا

"وہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ وہ کیسے کہہ سکتا ہے کسی سے بھی یہ سب میرے بارے میں۔۔" حیدر کمرے میں چکر کاٹتے ہوئے بولا۔ پھر یک دم رکا۔ ہادی کے جملے پر غور کیا ۔ پھر خونخوار تیور لیے اسکی طرف بڑھا۔ وہ پہلے ہی اٹھ کا واش روم کی طرف بھاگا تھا۔۔ اور اندر جا کر دروازہ لاک کر دیا تھا۔۔

" آج کی رات وہیں گزارنا۔۔۔ باہر آنے کی سوچنا بھی مت۔۔ " حیدر نے اسے دھمکی دی۔۔ تبھی اسکا موبائل بج اٹھا۔۔

انجان نمبر سے کال تھی۔۔ وہ بھی اس نئی سم پر جس سے سعد کو کال کی گئی تھی۔ وائس کنورٹر لگا کر

" ہیلو"

" ہیلو جی میں کاشف بات کر رہا ہوں۔ میں آپکا موبائل خریدنا چاہتا ہوں۔ آپ کسی اور سے مت ڈِیل کیجیے گا۔۔" دوسری طرف سے آواز سن کر اسے حیرت ہوئی۔۔

"مجھے اپنا موبائل نہیں بیچنا ہے۔ بھائی صاحب " حیدر نے چڑچڑے پن سے کہا

"دیکھیے میں کچھ پیسے زیادہ بھی دے سکتا ہوں۔ اگر ڈیل کر بھی لی ہے پہلے تو اسے کینسل کر کے میرے ساتھ ڈیل فائنل کر دیں۔۔" حیدر نے کال کاٹ کر موبائل سائیڈ پر رکھ دیا۔۔

ایک منٹ بھی نہ گزرا تھا کہ پھر کال آئی۔ اب پھر سے ایک انجان نمبر تھا

"ہیلو" حیدر نے کال ریسیو کرتے ہوئے کہا

"ہیلو۔ جی مجھے آپکی گاڑی بہت ہسند آئی ہے۔ میں کب اسے چیک کرنے آ سکتا ہوں تا کہ ڈیل فائنل کر سکوں۔۔" اب کی بار حیدر کا دماغ ہی گھوم کر رہ گیا

"ارے بھائی نہیں بیچنی مجھے کوئی گاڑی واڑی۔ معاف کرو۔۔" حیدر نے کال بند کر کے موبائل صوفے پر پھینکا۔ اور اسکے بعد کال کا مسلسل سلسلہ اگلے آدھے گھنٹے کیلیے چلتا رہا۔۔ آدھے گھنٹے میں ایک سو سے بھی زیادہ کالز آ چکی تھیں حیدر کو۔۔

مجبوراً اس نے سعد کا نمبر ملایا۔۔

"ذلیل انسان یہ تم نے کسے میرا نمبر دیا ہے۔۔؟" حیدر دھاڑا تھا۔۔

"ارے واہ ماہم۔۔ تمہاری آواز اتنی مردانہ مردانہ سی کیوں ہو گئی ہے۔۔ اور وہ بھی اتنی جانی پہچانی سی آواز" سعد کی شرارت بھری آواز گونجی۔۔

"بکو مت۔۔ اور بتاؤ کسے نمبر دیا ہے تم نے میرا؟" حیدر پھر بولا

"نمبر کسی کو نہیں دیا۔ بس اپنے موبائل (آئی فون سیون) کی تصویر OLX پر اپلوڈ کی ہے۔۔ اور قیمت انتہائی مناسب یعنی دس ہزار دی ہے۔۔ اور ساتھ ہی آپکی گاڑی کی بھی ایک عدد تصویر دی ہے اور اٹھارہ لاکھ کی اس گاڑی کی انتہائی مناسب قیمت یعنی تین لاکھ ڈال کر ساتھ آپکا نمبر دے دیا ہے اور بس۔ میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔۔۔" وہ جس قدر معصومیت سے کہہ رہا تھا وہ لاجواب تھی۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تمہیں تو میں دیکھ لوں گا۔ ایک بار واپس آنے دو مجھے۔۔" حیدر دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔۔۔

"مجھے انتظار رہے گا۔۔" اس نے قہقہ لگاتے ہوئے کہا۔۔ حیدر اس لمحے کو کوس رہا تھا جب اس نے سعد کو لڑکی کی آواز میں تنگ کرنے کا سوچا تھا۔۔

"اور ہاں ہادی بھائی سے کہیے گا کہ مجھے ایسے کال کرنے یا تنگ کرنے سے پہلے اپنے موبائل کی رنگ ٹیون ہا تو چینج کر لیجیے گا اگلہ بار یا موبائل سائلنٹ کر دیجیے گا۔ تا کہ وہ پکڑے نہ جائیں" ۔ یہ کہہ کر سعد نے قہقے لگاتے ہوئے کال بند کر دی۔ مگر کسٹمرز کی آنے والی کالز نے حیدر کی نیند حرام کر کے رکھ دی۔ مجبوراً اس نے سعد کو کوستے ہوئے موبائل آف کر کے بیڈ پر اچھال دیا۔۔۔وہ دل ہی دل میں سعد کو ہزار گالیاں دے چکا تھا

ShamsaIqbal

...…...…...…...

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

لو دیکھ لو آ کر
محبت ہو چکی مجھ کو
میں جو کہتی تھی
محبت کچھ نہیں ہوتی
اب ہر پل اس شخص کہ یاد میں
بے چین رہتی ہوں، بے تاب رہتی ہوں
جاگتے میں بھی محوِ خواب رہتی ہوں
پہلے حاضر جواب تھی بہت
اب ہر بات پر لا جواب رہتی ہوں
پہلے جو اداس رہتی تھی
تو اب خوشی سے سیراب رہتی ہوں
لو تم دیکھ لو آ کر
محبت ہو چکی مجھ کو۔۔
ہاں محبت ہو چکی مجھ کو۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ooo...ooo...ooo...ooo

"اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت دن گزارے ہیں ہم نے یہاں۔۔" تمنا ڈِپ کے پاس کھڑے ہادی اور حیدر مسکرا کر آنکھوں میں پرانی یادوں کے دیے جلائے اس وقت وہاں موجود تھے۔۔

"ہاں۔ خوبصورت بھی اور یادگار بھی۔۔" ہادی نے بھی مسکرا کر اسکی تائید کی۔۔

"یہاں آنے والے کیڈٹ یہاں سے جلد از جلد جانا چاہتے ہیں۔۔ جبکہ یہاں سے پاس آؤٹ ہو کر جانے والے یہاں زندگی میں ایک بار پھر سے آنے کی خواہش کرتے ہیں۔۔۔ یہ پی ایم اے بھی عجیب جگہ ہے۔۔ ہمیں سنوارتی ہے۔۔ سب سے الگ بناتی ہے یہ اکیڈمی۔ یہ اپنے اندر ہزاروں ان لوگوں کی یادیں اور قہقہے جذب کیے ہوئے ہے جو اب اس دنیا میں موجود نہیں۔ جو شہادت کے رتبے پر فائز ہو گئے ۔۔ جو یہاں سے دی گئی تربیت اور حب الوطنی کی بنا پر اپنی جان قربان کر گئے۔۔ یہ اکیڈمی بہت عزیز ہے مجھے۔۔ اسکی فضا سے بھی عشق ہے مجھے۔۔اس اکیڈمی سے بے حد محبت ہے مجھے۔۔" حیدر پل بھر کو رکا

"کتنا رگڑا دیا گیا ہے ہمیں یہاں اس پول میں" حیدر پانی میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

"اور ہم نے بھی کتنا رگڑا دیا ہے اپنے جونیئرز کو یہاں۔۔"ہادی بھی اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"اور جب سعد کو ہم نے اس میں گرایا تھا۔۔ اور اتنی ٹھنڈ میں اسے آدھا گھنٹہ اندر گرائے رکھا تھا۔۔۔" وہ دونوں یاد کرتے ہوئے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس دیے۔۔

"بالکل ایسا ہی موسم تھا اس دن بھی۔ ایسی ہی ٹھنڈ تھی۔ اور وہ بیچارہ ٹھنڈ سے اکڑ کر رہ گیا تھا۔۔" حیدر نے مزہ لیتے ہوئے کہا

"سینئرز کے سامنے اکڑ دکھانے والے ایسے ہی ٹھنڈ میں اکڑ کر رہ جاتے ہیں۔۔" ہادی اب قہقہہ لگا کر پلٹنے کو ہی تھا جب۔۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

جب اسے محسوس ہوا جیسے پیچھے کوئی کھڑا ہے۔۔ایسا ہی حیدر کو بھی محسوس ہوا تھا۔۔ انہوں نے پیچھے مڑنے میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہ کرنی چاہی تھی مگر پھر بھی دیر ہو چکی تھی۔۔ اور اگلے ہی لمحے وہ دونوں ٹھنڈے پانی میں ایک عدد غوطہ لگا چکے تھے۔۔۔ ان کے لیے یہ سب غیر متوقع تھا

"موقع بھی ہے، دستور ہے۔۔ چلو جانم بدلے کی رسم پوری کرتے ہیں۔۔" مانوس سی آواز پر دونوں نے ٹھنڈے خون جمانے والے پانی سے سر باہر نکالا۔۔ سامنے ہی سعد یونیفارم پہنے دونوں کف کہنیوں تک فولڈ کیے بازہ سینے پر باندھے کھڑا تھا۔۔

"ارے ایک منٹ ایک منٹ۔۔ ایک یادگار تصویر ہو جائے اس موقع پر۔۔" سعد نے موبائل نکال کر ان دونوں کے اترے ہوئے چہروں کی ایک تصویر بنائی۔۔ ہادی اور حیدر خونخوار نظروں سے اسے گھور رہے تھے۔۔

"ارے ہاں ۔ یاد آیا۔۔ دو سال پہلے۔۔ ایسا ہی موسم تھا۔ یہی شام کا وقت تھا۔۔ ایسے ہی ٹھنڈ تھی۔۔ ایسے ہی ٹھنڈا پانی تھا ۔۔اور ایک بیچارہ معصوم کیڈٹ یہاں کنارے پر کھڑا تھا۔۔ اور بالکل ایسے ہی پیچھے کھڑے تھے دو کیپٹین۔۔ اور انہوں نے اس کیڈٹ کو تمنا ڈپ کا مزہ چکھایا تھا۔۔ اور وہ معصوم ٹھنڈ میں اکڑ گیا تھا۔۔ کہانی وہی ہے آج بھی۔۔ بس رینکس بدل گئے اور جگہ۔۔ اب آج اس کیڈٹ نے جو کہ اب لیفٹیننٹ ہے۔۔ ان دو آفیسرز کو جو اب میجر ہیں بالکل اسی طرح تمنا ڈپ کا مزہ چکھایا ہے۔۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اب کی بار وہ آگے کھڑے تھے اور انکا جونیئر پیچھے۔۔وہ جو لوگ اس دن مجھے اکڑا رہے تھے ٹھنڈے پانی میں ۔۔ آج میں نے انکی ساری اکڑ نکال دی۔۔" سعد چہرے پر دل جلانے والی مسکراہٹ سجائے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تم یہاں کیا کر رہے ہو اور یہ کیا حرکت کی ہے تم نے؟" حیدر غصے سے چلایا تھا۔ اتنے سالوں بعد تمنا ڈپ کا مزہ اسے کپکپا کر رکھ گیا تھا۔۔ اتنا ٹھنڈا پانی تھا کہ وہ سردی سے کانپنے کو تھے۔۔

"پاسنگ آوٹ پریڈ ہے کچھ دنوں میں ۱۳۸ لانگ کورس کی۔۔ اسی کے سلسلے میں کچھ کام تھا تو آیا تھا۔۔اللہ نے موقع دیا دو سال پرانہ بدلہ لینے کا اور میں نے لے لیا۔۔" سعد مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ ہادی اور حیدر اب کنارے کی طرف آ رہے تھے۔۔

"پانی زیادہ ٹھنڈا تو نہیں ہے۔۔؟" اس نے آنکھیں پٹپٹاتے یوئے معصومیت سے پوچھا۔

پھر پانی میں انگلی ڈال کر چیک کرنا چاہا تو ہاتھ فوراً باہر نکال لیا۔۔

"بھاگ لے سعد بیٹا۔۔ پانی بہت ٹھنڈا ہے۔" سعد نے ہادی اور حیدر کے تیور کے ساتھ ساتھ پانی کی ٹھنڈک محسوس کرتے ہوئے خود سے کہا۔ ہادی اور حیدر اب کنارے پر موجود تھے اور باہر نکلے۔۔ حیدر باہر نکلتے ہی سعد پر جھپٹا۔۔ ہادی پھسل کر دوبارہ پانی میں گرا تھا جبکہ حیدر سعد کے پیچھے بھاگا تھا

"چھوڑنا مت اس ذلیل انسان کو۔ پکڑ کر یہاں لانا اسے۔۔ بلکہ میں کسی ڈیپ فریزر کو خالی کرواتا ہوں اس میں بند کرنا اسے آدھا گھنٹا۔۔" ہادی نے حیدر کو آواز دے کر کہا جو سعد کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔ اور اب سعد آگے آگے تھا اور بھیگا وجود لیے حیدر اسکے پیچھے پیچھے۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر اس وقت کمبل اوڑھے ہیٹر آن کیے بستر میں دبکا بیٹھا تھا۔۔ سامنے ہی ہیٹر کے بالکل سامنے ہادی بیٹھا تھا۔۔

"تھوڑی ہیٹ میری طرف بھی آنے دو تم۔۔ سارا ہیٹر بلاک کیے بیٹھے ہو۔۔" حیدر نے ہادی کو ہیٹر کے سامنے بیٹھے دیکھ کر کہا۔۔۔

"ہیٹ باہر آ رہی ہے اس سے ۔۔ ہیٹر اڑ کر تمہیں گرمائش نہیں پہنچائے گا جو میرے ہٹ جانے سے یا سامنے بیٹھنے سے تجھے مسلہ ہو رہا ہے۔۔" ہادی نے بھی دوبدو جواب دیا

"وہ گھونچو گیا کہاں ہے۔۔؟ کہہ تو رہا ہے زبردست سا کچھ کھلائے گا کھانے میں۔۔" ہادی نے سعد کے بارے میں پوچھا

"آ رہا ہو گا۔۔ ابھی ۔ ویسے شرم آنی چاہیے تجھے ہادی کہ تمہارا چھوٹا بھائی ہونے کے ساتھ ساتھ تمہارا جونئیر بھی ہے وہ۔۔ اسکے باوجود اتنا سب کر گیا وہ اور تم کچھ بھی نہ کر سکے۔۔ چچ چچ چچ۔۔" حیدر اسے چڑاتے ہوئے افسوس سے سر ہلا رہا تھا۔۔

"کہہ تو تم ایسے رہے ہو جیسے وہ صرف مجھے ہی بڑا بھائی مانتا ہے۔۔ پیار تو وہ اتنا مجھ سے نہیں کرتا جتنا تجھ سے کرتا ہے اور رہی بات جونئیر کی تو تم کیا اسکے جونئیر ہو جو تم نے اسے چھوڑ دیا۔۔ بڑے بھائی کی محبت جاگ اٹھی تھی اس وقت تبھی دونوں ایک دوسرے کو گلے لگائے ہوئے واپس لوٹے تھے ۔۔ جبکہ جاتے ہوئے ایسا لگ رہا تھا کہ تم قتل کر دو گے اسے۔۔" ہادی نے بھی بدلہ پورا کیا

"ہاں تو۔۔ تم دوست ہو اور اور وہ بھائی ہے میرا۔۔ چھوٹا بھائی۔۔ اب اچھا لگتا تھا کیا کہ میں اسے پانی میں گراتا ۔ اتنا ٹھنڈا پانی تھا وہ۔۔ میں بڑا بھائی ہوں اسکا۔ تم سے محبت فطری ہے جبکہ مجھ سے محبت اسکی اپنی چوائس ہے۔۔ مجھے یقین ہے جتنی محبت وہ تم سے کرتا ہے اس سے کئی زیادہ وہ مجھ سے کرتا ہے۔۔" حیدر نے سعد کی طرفداری کرتے ہوئے کہا۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"حیدر! یہ تم نہیں بول رہے بلکہ وہ چکن، بیف اور وہ سارا کھانا بول رہا ہے جس کا لالچ اس مکار انسان نے تمہیں دیا ہے۔۔" ہادی کے کہنے پر حیدر ٹپٹایا

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ بھائی ہے میرا یار۔۔"

"بھائی وہ میرا بھی ہے۔ پر جتنی ٹھنڈ مجھے لگ رہی ہے دل کر رہا ہے اسکا گلا دبا دوں۔۔" ہادی نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا

" ارے ٹینشن مت لو۔۔ آج اسے موقع ملا ہے بدلہ لینے کا اسے لینے دو۔ کل ہمیں ملے گا ہم بھی لیں گے۔۔" حیدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

" اور وہ تمہارا بھائی چارہ۔۔۔" ہادی نے اس پر چوٹ کی

" بھائی والی محبت مت جگا۔۔ نہیں تو جو کچھ تم میرے چھوٹے بھائی کے بارے میں بول رہے ہو اس پر میں تمہارا گلا دبا دوں گا۔۔" حیدر نے ڈرامائی انداز میں کہا

"تم میرے دوست ہو یا اسکے؟" ہادی نے اسکی اس تقریر سے چڑ کر کہا

" دوست تمہارا ہوں ۔ اور اسکا بڑا بھائی۔۔" اسکے اس جواب پر ہادی سر ہلا کر رہ گیا۔۔ اس وقت جو بھائی چارہ چکن اور بیف کی وجہ سے جاگ چکا تھا اسے سُلانا ہادی کو مشکل لگ رہا تھا۔۔

ShamsaIqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تبھی سعد ہاتھ میں ٹرے لیے اندر داخل ہوا۔۔

" سردی سپیشل مینیو۔۔" سعد نے ٹرے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔۔

"خبر دار ۔۔ ہاتھ مت لگانا میرے بھائی کو۔۔" حیدر نے ہادی کو سعد کی طرف بڑھتے دیکھ کر ہانک لگائی۔۔

سعد اچھل کر ہادی سے دور ہوا تھا۔۔ جبکہ ہادی بھی رُک گیا تھا۔ وہ جانتا تھا جب حیدر اور سعد ایک طرف ہیں تو وہ انکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔ حیدر بھی کمبل اٹھائے آکر صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

" چلو بتاؤ کیا لائے ہو۔۔" حیدر نے سعد سے پوچھا اور ساتھ ہی باؤل کا ڈھکن اٹھایا۔ اندر ابلے ہوئے انڈے موجود تھے

" یہ تمہارا سپیشل مینیو ہے؟" ہادی صدمے سے کہہ رہا تھا۔۔

" ارے سردیوں میں ابلے انڈوں سے بڑھ کر کچھ سپیشل ہوتا ہے کیا۔۔" سعد نے لاپرواہی سے کہا اور انڈا اٹھا کر اسے کاٹ کر اس پر مسالہ چھڑک کر کھانے لگا۔۔

" ان انڈوں کے والدین کہاں ہیں؟" حیدر جو دل ہی دل میں چکن اور بیف کا سوچ رہا تھا یہ انڈے دیکھ کر پوچھ بیٹھا۔۔

" معاف کرنا حیدر بھائی ۔۔ پر یہ بیچارے تو یتیم ہیں۔۔" سعد نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے اتنے دُکھ بھرے انداز میں کہا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہادی اور حیدر کے قہقے کمرے میں گونجنے لگے۔۔

"کھانا ابھی تیار نہیں ہوا ہے اسلیے یہ لایا ہوں ۔۔ تا کہ آپ دونوں کی سردی کچھ کم ہو۔۔" سعد نے حقیقت واضح کی۔۔

" اتنا خیال تھا تو دھکا ہی مت دیتے۔۔" ہادی نے خفگی سے کہا

" خیال تو آپکو بھی بہت تھا۔ یاد ہے تب مجھے ٹھنڈ کی وجہ سے جو بخار ہوا تھا اور آپ دونوں ساری رات میرے بیڈ کے پاس بیٹھے رہے تھے۔۔" سعد نے انہیں یاد دلاتے ہوئے کہا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

یار تم تو بھائی ہو اپنے۔۔۔" حیدر اسے گلے لگاتے ہوئے بولا

"اب میں سوتیلا ہوں کیا؟" ہادی انھیں گلے لگتے دیکھ کر خفگی سے بولا

"ارے تم تو جان ہو اپنی۔۔" حیدر نے اسے بھی گلے لگایا۔۔ اب تینوں گلے لگے مسکرا رہے تھے۔۔ قدرت مسکراتے ہوئے انکی اس دوستی کو دیکھ رہی تھی۔ مگر وہ مسکراہٹ عجیب تھی۔۔ دکھ بھری مسکراہٹ۔۔

......***...***

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

میری شامیں اداس ہیں

میرے دن بہت مایوس ہیں

میرا دل اک زخمی پنچھی سا ہے

جو دن رات تڑپتا ہے

میری روح گھائل ہے

اور میری آزادی کی راہ میں

زندگی حائل ہے

بہت بے کیف ، بے چین رہتی ہوں

زندگی سمندر جیسی لگتی ہے

موت جس کا ساحل ہے

دکھوں سے چور ہے دل

ہجر کے ہاتھوں بہت مجبور ہے دل

کچھ تو اس دکھ کا مداوا کر دو

کوئی معجزہ دکھا کر

اس شخص کو لوٹا دو

جس کے نام پہ دل

اب بھی دھڑکتا ہے

جس کے ہجر میں دل

اب بھی تڑپتا ہے

اسے لوٹا دو

اسے میرا کر دو

از قلم : شمسہ اقبال

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

ڈائری پر وہ نظم لکھنے کے بعد اداس بیٹھی تھی۔۔ ارد گرد تصویریں موجود تھیں۔۔ ایک نوجوان کی جس کی مسکراہٹ دنیا کی خوبصورت ترین مسکراہٹوں میں سے ایک تھی۔ جس کے تن پر سجی وردی دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ وردی اسکے لیے بنی ہے یا وہ وردی کیلیے۔۔ یا وہ دونوں ایک دونوں کیلیے بنے ہیں۔۔۔ اسکے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کر لگتا تھا یہ ہونٹ بنے ہی مسکرانے کیلیے ہیں۔۔

وہ لڑکی اداس بیٹھی ان تصویروں کو دیکھ رہی تھی۔۔ ایک ایک تصویر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔ گویا اسکی موجودگی کا یقین کرنا چاہ رہی ہو۔۔ اسکے نقش حفظ کرنا چاہ رہی ہو۔۔ اسکے چہرے پر پھیلی اداسی دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے اس چہرے پر کبھی مسکراہٹ کی پرچھائی بھی نہیں پڑی ۔۔۔ آنسو کے سوا ان آنکھوں میں کچھ تھا ہی نہیں۔۔ حالانکہ ان آنکھوں میں کبھی شرارت رقص کرتی تھی۔۔ ان آنکھوں میں خوابوں کا ایک قافلہ تھا جو منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی لٹ گیا تھا۔۔ جس سے منزل چھین لی گئی تھی۔۔ منزل تک پہنچنے والے سارے نقشے لے کر جلا دیے تھے۔۔ وہ آج بھی اداس تھی۔ اور اسکے سنگ چاند بھی اداس تھا۔۔

Ghamsa Iqbal

ooo...ooo...ooo...ooo

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دعا اپنے گھر کے لان میں چیئر پر بیٹھی دھوپ سینکتے ہوئے کسی کتاب کے مطالعے میں مگن تھی جب موبائل پر ہونے والی وائبریشن نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا

"دو مہینے کب پورے ہوں گے؟" حیدر کا میسج دیکھ کر تھکاوٹ کے باوجود اسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔ وہ جانتی تھی اسکا اشارہ شادی کی تاریخ کی طرف تھا۔

"دو مہینے بعد پورے ہو جائیں گے۔" اس نے میسج ٹائپ کر کے حیدر کے نمبر پر سینڈ کر دیا۔۔

"اور وہ دو مہینے کب پورے ہوں گے؟" حیدر نے پھر میسج بھیجا

"جب تم لوٹ آؤ گے۔" دعا نے اسے میسج بھیجا

"میں تو ابھی لوٹ آؤں۔۔ تم کہو تو سہی۔۔" حیدر کا میسج وصول ہوا

دعا نے شرارت سے نچلا لب دانتوں تلے دبایا۔ پھر کچھ سوچتے ہوئے ٹائپ کیا

"سوچ لو۔۔ مکر تو نہ جاؤ گے۔۔؟ آ سکو گے میرے بلانے پر؟"

"وردی والا ہوں۔ وعدے کا پکا ہوں۔ چاہے وہ وعدہ ملک سے کیا ہو یا تم سے ایک بلاوے پر دوڑا چلا آتا ہوں۔۔۔ تم بلا کر تو دیکھو" حیدر کا میسج ساتھ ہی وصول ہوا تھا

"لوٹ آؤ۔" دعا نے میسج بھیجا۔

"اپنی آنکھیں بند کرو" حیدر کا اگلا میسج آیا۔ دعا نے آنکھیں بند کر لیں۔۔

Ghansa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اس نے اپنی آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ کسی نے اسکی بند آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیے۔۔ اس نے ان ہاتھوں کو چھوا۔ مانوس سا لمس تھا۔ مانوس سی پرفیوم کی خوشبو۔۔

"کاش کبھی اترے وہ یوں
میرے دل کے کچے آنگن میں
کسی اداس موسم میں
کسی ویران لمحے میں
چپکے سے دبے پاؤں
رکھ دے میری آنکھوں پہ ہاتھ
اور ہنستے ہوئے کہہ دے
بُوجھ لو تو ہم تمہارے
نہ بُوجھو تو تم ہمارے"

دعا نے بڑی خوبصورتی سے ان لمحوں کو اس شاعری سے مزید خوبصورت بنایا۔ وہ اب تک اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔۔

"حیدر" دعا نے اسکا نام لیا تھا

"لو تم نے بُوجھ لیا۔۔ اب سے میں تمہارا ہوا۔۔" حیدر کی زندگی سے بھرپور مسکراتی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔

"تم بہت پہلے سے میرے ہو۔۔" دعا نے اسکے ہاتھ آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"کتنا پہلے سے؟" حیدر اب اسکے پاس نیچے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے کہہ رہا تھا

" جب میرا نصیب لکھا جا رہا تھا۔۔ تب۔ تب اللہ نے تمہیں میرا لکھ دیا تھا۔ کاتبِ تقدیر نے تمہارا ساتھ میرے مقدر میں لکھ کر تمہیں میرا کر دیا تھا" دعا خوشی سے بھر پور لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔ وہ حیدر کو دیکھے جا رہی تھی۔۔ سفید کاٹن کی شلوار قمیض میں ملبوس وہ اس وقت اسکے دل میں اتر رہا تھا

" تم یہ کلر مت پہنا کرو۔۔" دعا کی نظریں اب بھی اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔

"کیوں اچھا نہیں لگ رہا کیا۔؟" وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتا پوچھ رہا تھا۔۔

" نہیں۔ اتنے اچھے لگ رہے ہو کہ ڈر ہے کہیں نظر نہ لگ جائے۔۔"

" جب دُعا ساتھ ہو تو اس سب کا ڈر کیسا" حیدر نے پر یقین لہجے میں کہا

"تم اتنے جلدی کیسے آ گئے؟" دعا اب کے پوچھ رہی تھی

" کہا تھا نا۔۔ بلاؤ گی تو لوٹ آؤں گا۔ دو مہینے سے پہلے ہی۔ تم نے بلایا اور میں آ گیا۔۔" وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

"کتنے دن کیلیے آئے ہو؟" دعا اب پوچھ رہی تھے

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

” دو دن کیلیے۔۔“ حیدر نے کھڑے ہوتے ہوئے جواب دیا

” میں ابھی گھر جا رہا ہوں۔ شام کو تم تیار رہنا۔ میں تمہیں لینے آؤں گا۔۔“ حیدر اب اٹھ کھڑا ہوا تھا

” نہیں۔۔ شام تک نہیں۔ دودن کیلیے آئے ہو تم صرف۔ میں ابھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔۔“ وہ بچوں کے سے انداز میں بولی۔۔

حیدر نے مسکرا کر اسکے اس انداز کو دیکھا ۔۔۔

” چلو اب ساتھ چلتے ہیں۔“ حیدر اسکا ہاتھ تھام کر کہتے ہوئے باہر کو چل دیا۔۔

......***...***

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین اس وقت دعا کیلیے خریدے گئے کپڑے سامنے پھیلائے سعدیہ بیگم کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

" ابھی کل کی ہی بات لگتی ہے جب تم اور حیدر اس آنگن میں بھاگتے پھرتے تھے۔۔ اپنی چھوٹی چھوٹی شرارتوں سے ہمارا دل بہلاتے تھے۔۔ یہاں سے وہاں ہر طرف تم دونوں کے قہقے گونجتے تھے۔ حیدر شاہزیب کے کندھے پر سوار ہوتا تھا۔۔ اور تم مچل جاتی تھی کہ پاپا کے کپڑے گندے کر رہا ہے وہ۔۔ جبکہ وہ لاپرواہی سے انکے کندھے پر سوار رہتا تھا۔۔ اور شاہزیب مسکرا کر کہتے تھے کہ یہی فرق ہے بیٹوں اور بیٹیوں میں۔۔۔ بیٹیوں میں احساس زیادہ ہوتا ہے۔۔ باپ کا۔۔ اور پھر دیکھو۔۔ شاہزیب چلے گئے۔۔ اس گھر کو سونا کر کے۔ اور وہ لا پرواہ سا حیدر کتنا زمے دار بن گیا۔۔ ایک بھائی کے ساتھ ساتھ باپ بن کر اس نے تمہاری پرورش کی۔۔ " سعدیہ بیگم نظریں سامنے مرکوز کیے ماضی میں کھو چکی تھیں۔۔۔

" اور دیکھو اب تم دونوں کے فرض کی ادائیگی بھی ہو جائے گی۔۔ تم بھی اپنے گھر کی ہو جاؤ گی اور حیدر کا بھی گھر بس جائے گا۔۔ " انکی آنکھوں میں پانی جمع ہو چکا تھا جبکہ ماہین کی آنکھوں کا پانی پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر نکل آیا تھا۔۔

" آج پاپا زندہ ہوتے تو کتنا خوش ہوتے ناں۔۔" ماہین کے لہجے میں حسرت تھی۔۔

"شہید بھی کبھی مرتے ہیں کیا۔۔ وہ تو ابدی حیات پا جاتے ہیں۔۔ " سعدیہ بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔۔

" اگر پاپا آرمی میں نہ ہوتے تو شاید آج ہمارے ساتھ ہوتے۔۔" ماہین اداسی سے کہہ رہی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"موت کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے ماہی۔۔۔ چاہے وہ آرمی میں ہوتے یا نہ۔ انکی موت اللہ نے لکھ دی تھی۔ یہ انکی خوش نصیبی تھی کہ اللہ نے شہادت کا رتبہ دیا انہیں۔۔"

سعدیہ بیگم کا حوصلہ لاجواب تھا۔۔

" مما! آپ میں اتنا حوصلہ کہاں سے آیا ہے کہ پاپا کہ شہادت کے بعد بھی اتنی برداشت سے کام لے لیتی ہیں۔۔؟" ماہین انکی گود میں سر رکھے لیٹ گئی تھی۔۔

" ایک آرمی آفیسر کی بیوی ہونا بھی ایک اعزاز ہوتا ہے۔ اور ایک شہید آرمی آفیسر کی بیوہ ہونا ایک رتبہ ہے۔۔ صرف بیوہ اور ایک شہید کی بیوہ ہونے میں بہت فرق ہے ماہی۔۔ دکھ دونوں کا سانجھا ہے۔۔ مگر حوصلہ جدا جدا۔۔ ہم میں سے بہت سی عورتیں ایسی بھی ہیں جن کے شوہر کی لاشیں اب تک نہیں ملی ہیں ۔۔ جنہیں یہ تک معلوم نہیں کہ انکے شوہر زندہ بھی ہیں یا نہیں۔ وہ ایک آرمی والے کی بیوی اور بیوہ کے رتبے کے درمیان کھڑی رہ جاتی ہیں۔۔ ساری زندگی انکی واپسی کے انتظار میں گزار دیتی ہیں۔۔۔ مرنے والوں کے دکھ پر تو صبر آ جاتا ہے ماہی۔ کھو جانے والوں کے دکھ پر صبر نہیں آتا۔۔"

"آپ بہت بہادر ہیں مما" وہ نم آواز میں بولی۔۔

"تمہیں بھی مضبوط کرنا ہے خود کو۔۔" سعدیہ بیگم نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

" بہت مشکل زندگی ہوگی میری آگے۔۔" ماہین انکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہہ رہی تھے

"اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے۔۔" سعدیہ بیگم نے اسکے سر پر بوسہ دیتے ہوئے اسے دعا دی۔۔

ShamsaIqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

###...###...###

حیدر نے گاڑی گیٹ پر روکی ۔۔ گیٹ کھلا تھا۔۔ حیدر دعا کو ساتھ لیے بنا دستک دیے گھر میں داخل ہوا۔ سامنے ہی نکاح کی چنری میز پر موجود تھی۔ جبکہ کچن سے سعدیہ بیگم اور ماہین کی آوازیں آ رہی تھیں۔۔

دعا جو کچن کی طرف بڑھ رہی تھی یک دم رُکی۔۔ حیدر نے اسکا ہاتھ تھام لیا تھا۔۔ دعا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔حیدر نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر چُپ رہنے کا اشارہ کیا۔۔ سامنے پڑی چنری اٹھا کر دعا کے سر پر اوڑھا دی۔۔ دعا کے چہرے پر اب حیرت کی بجائے حیا کے رنگ بکھر گئے تھے۔۔ حیدر نے آنکھوں میں محبت لیے اسے دیکھا۔۔ آنکھوں کے رستے اسے دل میں اُتارا۔۔

"کوئی مجھ سے پوچھے کہ خوبصورتی کیا ہے۔ تو میں کہوں گا کہ میری دعا کے چہرے پر بکھری میرے نام کی حیا۔۔" حیدر نے مسکرا کر کہا اور پھر دوپٹہ اسکے چہرے پر آگے کر کے گھونگھٹ کی طرح اوڑھا دیا۔۔

"کچھ بھی مت بولنا جب تک میں نہ کہوں۔۔" حیدر نے دعا سے کہا۔۔اسکا چہرہ گھونگھٹ کی اوٹ میں مکمل چھپ گیا تھا۔۔ حیدر نے سامنے ٹیبل پر پڑا ریموٹ اٹھا کر بڑے آرام سے نیچے فرش پر گرایا۔۔ ماہین اور سعدیہ بیگم آواز سن کر فوراً باہر کو آئیں۔۔ سامنے حیدر کو کھڑے دیکھ کر دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلنے کو تھی کہ حیدر کا ہاتھ تھام کر کھڑے وجود اور حیدر کے تاثرات نے انہیں ٹھٹھکا دیا۔۔

حیدر نے چہرے پر ایسی مصنوعی گھبراہٹ طاری کر رکھی تھی کہ اگر ہادی یا سعد اسے دیکھ لیتے تو آسکر ایوارڈ سے ضرور نوازتے۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"بھائی یہ کون ہے۔۔؟" سعدیہ بیگم تو مارے حیرت کے کچھ بول ہی نہ پا رہی تھیں تبھی ماہین نے ہمت کر کے پوچھا

" مما! میں یہ سب کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔ مگر مجبوراً مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا۔۔"

دعا خود بھی اسکے ان الفاظ پر حیرت زدہ تھی۔۔ جبکہ ماہین اور سعدیہ بیگم تو اسکے ان الفظ پر غش کھا کر گرنے کو تھیں۔۔ "میں جانتا ہوں دعا مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔۔ مگر مجھے مجبوری میں یہ نکاح کرنا پڑا۔ یہ معصوم و مجبور لڑکی تھی۔۔" حیدر اس قدر دکھ سے کہہ رہا تھا کہ ایک لمحے کو دعا بھی چکرا کر رہ گئی۔۔

"حیدر یہ سب۔۔ یہ سب کیا ہے۔۔ کہہ دو کہ یہ جھوٹ ہے بیٹا۔۔ تم ایسا کبھی نہیں کر سکتے۔ تم میرے بیٹے ہو۔ میں جانتی ہوں تمہیں۔۔" سعدیہ بیگم گہرے صدمے سے دوچار ہو کر کہہ رہی تھیں۔۔ انکا دل یہ ماننے کو تیار نہ تھا کہ حیدر ایسا کر سکتا ہے

"کاش کہ میں کہہ سکتا کہ یہ جھوٹ ہے۔ مگر یہ سچ ہے مما۔ آپ دعا کے گھر والوں کو فون کر کے منع کر دیں مما" دعا کو جب پوری بات سمجھ میں آئی تب وہ بمشکل اپنی ہنسی ضبط کیے حیدر کا ہاتھ تھامے کھڑی تھی

"بھائی! یہ سب کیا ہے۔۔؟" ماہین بھی شاک کی کیفیت میں تھی۔۔

"دعا کا کیا ہو گا بھائی۔۔ کچھ دن بعد آپ دونوں کی شادی تھی۔ اور اب یہ سب۔۔ بھائی مجھے یقین نہیں آرہا آپ یہ سب کیسے کر سکتے ہیں۔۔" وہ مارے حیرت کے بمشکل بول رہی تھی۔۔ حیدر کیلیے اب اپنی ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔

"مما آپ ایک بار اسے دیکھ تو لیں۔۔ یہ دعا سے بھی خوبصورت ہے۔ اور اچھی بہو بھی ثابت ہو گی۔۔ مما پلیز آپ میری مجبوری کو سمجھیں۔۔ ماہی تم تو سمجھو" حیدر معصوم شکل بنائے کہہ رہا تھا

"

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"سوچنے سمجھنے کو رہ گیا ہے حیدر۔۔ تم نے تو میرا مان توڑ دیا ہے۔۔ مجھے تم سے تو یہ امید نہ تھی۔۔ تم نے ایک لمحے کیلیے بھی اس معصوم کے بارے میں نہ سوچا جس سے تمہاری شادی ہونے کو تھی۔۔"

"مما آپ ایک بار دیکھ تو لیں اسے۔۔ آپکو یہ اپنی بہو کے طور پر ضرور پسند آئے گی۔۔"

یہ کہتے ہی حیدر نے گھونگھٹ الٹ دیا۔ سامنے آنے والے چہرے کو ایک لمحے کیلیے ماہین اور سعدیہ بیگم نے حیرت و بے یقینی سے دیکھا ۔۔ پھر حیدر کے شرارت سے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔۔ ایک نظر پھر دعا کے مسکراتے چہرے کو۔۔ حیدر نے سعدیہ بیگم کو سکون کا سانس لیتے دیکھ کر قہقہ لگایا۔۔ اسکے ساتھ دعا کی ہنسی بھی فضا میں گونجی تھی۔۔ سعدیہ بیگم نے آگے بڑھ کر دعا کے کان کھینچے۔۔

"تم بھی اس کے ساتھ مل کر مجھے ستا رہی تھی۔۔"

"آنٹی مجھے بھی نہیں پتہ تھا سچ میں۔۔ یہ اسی کا پلان تھا۔ اچانک ہی یہ چنری اوڑھا کر ساتھ کھڑا کر دیا۔۔" وہ اپنا کان چھڑاتے ہوئے وضاحت دے رہی تھی

"ماشااللہ دونوں ساتھ بہت اچھے لگ رہے ہو۔۔ اللہ بری نظر سے بچائے" سعدیہ بیگم نے مسکرا کر انہیں دعا دی۔ جو ساتھ کھڑے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بنے ہی ایک دوسرے کیلیے ہوں۔۔ حیدر نے سعدیہ بیگم کو گلے لگا کر چہرے پر شرارت سجائے ماہین کو دیکھا جو ابھی تک شاک کی کیفیت میں تھی۔۔

"بھائی ! آپ بہت برے ہیں۔۔" ماہین اگلے ہی پل حیدر پر جھپٹی تھی۔۔ اب پورے گھر میں حیدر آگے آگے تھا اور ماہین اسے مارنے کو پیچھے پیچھے۔۔ اور پورے گھر میں انکے قہقے گونج رہے تھے۔۔

سعدیہ بیگم کی آنکھوں میں ماضی کے لمحے پھر سے روشن ہونے لگے۔۔ جب دونوں ایسے ہی بچپن میں اپنی شرارتوں سے گھر میں رونق لگائے رکھتے تھے

###...###...###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

صبح نو بجے کا وقت تھا۔۔ سعد یونیفارم پہنے جو ہی میس میں داخل ہوا۔ اسکا سامنا ہادی سے ہو گیا۔۔ ہادی یونیفارم میں ملبوس کھڑا تھا۔ سعد جو یہ سمجھ رہا تھا کہ ہادی اب تک واپس یونٹ میں جا چکا ہو گا اسے اچانک سامنے دیکھ کر بوکھلا کر رہ گیا۔

"لیفٹیننٹ سعد!" ہادی نے اسے پکارا

"جی بھا۔۔۔" باقی الفاظ ہادی کے کڑے تیور دیکھ کر منہ میں ہی رہ گئے۔۔

"لیفٹیننٹ سعد!" ہادی نے پھر دہرایا

""یس سر۔۔" وہ سلیوٹ کرتے ہوئے ہاتھ پیچھے باندھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

"آپکا ٹائم آٹھ بجے کا تھا۔۔ ساڑھے آٹھ بجے آپ نے واپس یونٹ جانے کیلیے نکلنا تھا میرے ساتھ۔۔ اور آپ نو بجے تشریف لا رہے ہیں۔۔ آپکے لیٹ ہونے کی خوص وجہ۔۔؟" وہ سامنے کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا

"نو سر۔۔" وہ با ادب لہجے میں نظریں سامنے مرکوز کیے کہہ رہا تھا۔۔ وہ دیکھے بنا بھی ہادی کے مزاج کو جان سکتا تھا جو ڈسپلن کے معاملے میں بہت سخت تھا اور کوئی رعایت نہ دیتا تھا

"کل آپ آؤٹ پاس پر گئے تھے رات کو؟" ہادی کے الفاظ پر سعد کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔۔

"یس سر" وہ بے بسی سے بولا

"آپکا رپورٹنگ ٹائم دس بجے کا تھا؟" سعد برا پھنسا تھا وہ جانتا تھا اب ہادی کے ہاتھوں اسکی خیر نہیں۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اور آپ نے رپورٹ کس وقت کی؟"

"گیارہ بجے سر" (کیا ہی اچھا ہو اگر ماہی آپی ابھی کال کر لیں اپنا دکھڑا سنا کر اس عذاب سے بچ جاؤں گا)

"گیارہ بج کر سات منٹ پر۔۔" ہادی نے تصحیح کی۔۔ اس کا سر مزید جھک گیا۔

مجال ہے جو بھائی ٹائم بھول جائیں یا کوئی بات بھول جائیں۔۔

"اب ہم نے شام کو نکلنا ہے چار بجے۔۔ اور ہاں۔ آپکے ناشتے کا ٹائم ختم ہو چکا ہے۔۔ تو لیفٹیننٹ سعد آپ دو منٹ میں باہر گراؤنڈ میں نظر آئیں مجھے۔ ۱۰۰ پش اپس کافی ہوں گے۔۔ آپکو وارم اپ کرنے کیلیے۔۔ پھر ناشتے کی بجائے لنچ اکٹھا کریں گے" سعد منہ کھولے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ ایک سو پش اپس وہ بھی بغیر ناشتے کے۔۔ سوچ کر ہی اسے چکر آنے لگے

"اور اپنے ساتھ ان دوستوں کو لانا مت بھولیے گا جو رات کو آپ کے ساتھ تھے۔۔ ایک منٹ گزر چکا ہے۔ اب ایک منٹ باقی رہ گیا ہے۔۔ کوئیک۔۔" سعد کو کھڑا دیکھ کر ہادی بولا تو وہ سلیوٹ کرتا ہوا پلٹ کر بھاگا تھا۔۔ ٹھیک ساٹھ سیکنڈ کے بعد وہ پش اپس شروع کر چکا تھا ساتھ ہی اسکے ساتھی بھی موجود تھے۔۔ ہادی سامنے کھڑا گنتی کر رہا تھا۔۔ "11 12 13 14 15 16...." سعد ایک منٹ کیلیے رُکا تھا۔۔

"لیفٹیننٹ سعد آپ دوبارہ دس سے شروع کریں گے۔۔" ہادی کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اس ظالم بھائی کو دیکھا۔۔ جو اب مزے سے گنتی کر رہا تھا۔۔

"آپ کیا زیرو سے سٹارٹ کرنا چاہ رہے ہیں اتنی زیادہ بریک لے کر۔۔" ہادی نے طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے ہوئے سعد کی طرف دیکھا۔۔ سعد ایک بار پھر سے شروع کر چکا تھا۔۔ منہ ہی منہ میں اسے صلواتیں بھی سنا رہا تھا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"آپ سب جا سکتے ہیں۔ سوائے لیفٹیننٹ سعد کے۔۔ انہیں وارم اپ کرنا ضروری ہے۔ تا کہ ایک بار پھر سے انہیں احساس دلایا جائے کہ جو رُولز انہیں یہاں سکھائے گئے ہیں وہ صرف یہاں نہیں بلکہ پوری سروس میں فالو کرنے پڑتے ہیں۔۔" ہادی کی آواز پر سب اٹھ کھڑے ہوئے۔۔ سعد چہرے پر خفگی لیے سزا پوری کرنے میں مصروف تھا

اس نے پھر رُکنے کی غلطی نہ کی۔۔

تبھی ہادی کا موبائل بجا۔۔اس نے مسکراتے ہوئے کال ریسیو کی۔۔

"ہاں۔۔ مصروف ہوں۔۔ کچھ لوگوں کے پیچ ڈھیلے ہو گئے ہیں کاندھے پر دو ستارے سجانے کے بعد۔۔ تو بس وہ پیچ ٹائٹ کر رہا ہوں۔۔" ہادی کی آواز پر سعد کی خفگی مزید بڑھی۔۔

"ہاں آن کرتا ہوں۔۔" دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا تھا۔ ہادی نے یہ کہہ کر موبائل کا لاؤڈ سپیکر آن کر دیا

"ہادی وہ کچھ لوگ کیا کہہ رہے تھے۔۔ مجھے کچھ کچھ یاد آرہا ہے۔۔" حیدر کی مسکراتی شرارت سے بھرپور آواز سعد کے کانوں سے ٹکرائی۔۔ وہ رُکا۔ اسکی آنکھوں میں بے یقینی ابھری۔۔

"ہاں یاد آیا۔۔ موقع بھی ہے۔۔ دستور بھی ہے۔۔ چلو جانم بدلے کی رسم پوری کرتے ہیں۔۔" سعد اب کے چہرے پھلائے پُش اپس کرنے لگا تھا۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا ہادی کے ساتھ حیدر بھی اس سب میں شامل تھا۔۔

"لو تمہارے حصے کی رسم بھی میں پوری کر رہا ہوں۔۔ پچاس تمہارے حصے کے پُش اپس۔ پچاس میرے حصے کے۔۔" ہادی نے قہقہہ لگایا تھا۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ارے ارے۔۔ تم نے تو پورا بدلہ لیا ہے ہادی۔۔۔واہ۔ جیو میرے دوست۔۔" حیدر خوش ہوتے ہوئے بولا۔

"ہاں بس بدلہ ویسا ہی ہے۔ فرق اتنا ہے کہ میں نے ہمیں ٹھنڈ سے اکڑانے والے کو پسینے میں نہلا دیا ہے۔۔" ہادی نے سعد کو پسینے سے شرابور ہوتے دیکھ کر اس پر چوٹ کی۔۔

سعد اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"ہو چکے پورے سو۔۔" وہ خفا تھا۔۔

"اچھا مگر میں نے تو پچاس کے بعد گننا بند کر دیے تھے۔۔" ہادی معصومیت سے بولا

"مگر میں نے کرنا تو بند نہیں کیے تھے۔۔" سعد اب کے دوبدو بولا

"تم ایک سینئر آفیسر کے سامنے کھڑے ہو مت بھولو" ہادی نے اسے یاد دلایا

سعد کی ہانپتی آواز حیدر کے کانوں سے ٹکرائی تو اس کے دل کو کچھ ہوا تھا

"تم نے سچ میں سو پُش اپس کرائے ہیں سعد سے؟" وہ بے یقینی سے ہادی سے پوچھ رہا تھا۔۔

"تو تمہیں کیا لگا میں مذاق کر رہا ہوں۔۔" ہادی مسکراتے ہوئے بولا۔۔

"تجھ سے بڑا ذلیل انسان میں نے نہیں دیکھا ہادی۔۔ اسے رات سے ہلکا بخار بھی تھا سردی کی وجہ سے۔۔ اور اب تم نے یہ سب کیا اس کے ساتھ۔۔ شرم آنی چاہیے تجھے۔۔" سعد ابھی بھی سامنے کھڑا تھا۔۔

ہادی نے ایک نظر اسے چہرے پر ڈالی۔۔ کہیں سے بھی وہ بیمار نہیں لگ رہا تھا۔۔

"ٹھنڈے پانی میں تو ہمیں گرایا تھا۔۔ بخار اسے کیسے ہو گیا۔۔؟" ہادی نے اسکی بات مذاق میں اڑائی۔۔

"سعد سے بات کرواؤ میری" حیدر خفگی سے بولا تھا۔۔ ہادی نے فون سعد کی طرف بڑھایا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"کیسی طبیعت ہے سعد تمہاری۔۔ تم ٹھیک تو ہو؟" حیدر کی فکر مند سی آواز ابھری
"بخار ابھی بھی ہے۔ مگر کم ہے۔۔ ٹھیک ہوں میں حیدر بھائی۔۔" حیدر کے لہجے اور اسکی فکر مندی نے اسکا سیروں خون بڑھایا۔

"اسے تو میں دیکھ لوں گا۔ تم ابھی جا کر کھانا کھاؤ۔۔ اور شام تک ریسٹ کرو" حیدر نے اس سے کہا اور فون پھر ہادی کو تھمایا۔۔

ہادی نے ہاتھ بڑھا کر سعد کی پیشانی کو چھونا چاہا۔۔ سود نے خفگی سے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔ سعد کا ہاتھ ہادی کے ہاتھ کو چھو کر گزرا تو اسے احساس ہوا کہ حیدر جھوٹ نہیں بول رہا۔۔

"پُش اپس کی وجہ سے وارم اپ ہوا ہے یہ۔ اسے اور کچھ نہیں ہوا ہے۔۔" ہادی نے حیدر کی خفگی دور کرنا چاہی۔۔ سعد پاس پڑا ٹاول اٹھا کر پسینہ پونچھنے لگا۔۔ ہاتھ اوپر کرنے پر بازو میں شدید درد ہوا جس پر وہ کراہا۔۔ اسکی آواز حیدر کے کانوں تک بھی فون کے ذریعے پہنچی۔۔

"سعد ٹھیک کہتا ہے۔۔۔ تم ایک ظالم اور ذلیل سینئر ہو۔۔" ہادی نے کچھ کہنا چاہا مگر حیدر کال کاٹ چکا تھا۔۔

سعد میس کی جانب چل دیا۔۔ وہ دوئیں ہاتھ سے اپنے بائیں کندھے کو دبا رہا تھا جس میں اسے شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔۔

تھکاوٹ سے اسکا پورا جسم ٹوٹ رہا تھا۔۔ کمرے میں پہنچتے ہی وہ بیڈ پر اوندھا لیٹ گیا۔ وہ ہادی سے خفگی کا اظہار تھا کہ وہ اس سے بات کیے بغیر کمرے میں آ گیا تھا۔۔۔ اسے لیٹے ایک منٹ ہی ہوا تھا کہ ہادی بھی اندر آیا۔۔ مسکرا کر اس نے سعد کو دیکھا۔۔ وہ اسکے بچپنے پر مسکرا دیا۔۔ بچپن میں بھی جب وہ ہادی سے خفا ہوتا تھا تو ایسے ہی اوندھے منہ لیٹ کر تکیہ منہ پر لے لیتا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

ہادی نے آگے بڑھ کر اسکے جوتے اتارنے چاہے۔۔ سعد نے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔ مگر اس نے پھر بھی ہاتھ نہ روکا۔۔ اسکے جوتے اتار کر بیڈ کے نیچے رکھے اور کمبل اس پر پھیلایا۔۔ پھر اسکے پاس آ کر بیٹھا۔۔ ٹاول اٹھا کر گردن پر آیا پسینہ پونچھا۔۔

" خفا ہو؟" ہادی نے ٹاول ایک طرف رکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔ سعد نے کوئی جواب نہ دیا

" تمہیں کیا لگتا ہے میں نے بہت غلط کیا ہے یا مجھے احساس نہیں ہے۔۔؟" وہ سعد کو سیدھا کرتے ہوئے بولا۔۔ سعد نے ایک خفگی سے بھرپور نظر اس پر ڈالی مگر کہا کچھ نہیں۔۔

"تم ایک ایماندار اور ذمہ دار آفیسر ہو سعد۔۔ تمہاری زندہ دلی، تمہارا مذاق ۔۔ تمہاری شرارتیں ہمیں بھی پسند ہیں۔ یہ سب شرارتیں مذاق ملٹری کلچر بھی ہے۔۔ مگر ہمیں بہت سی باتوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔۔تمہاری ذرا سے بے احتیاطی ہمارے کیرئیر کو خراب کر سکتی ہے۔۔" ہادی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

"کیا مطلب ہے آپکا۔۔؟" سعد نے اس سے سوال کیا۔۔

"یونٹ میں بھی اور یہاں بھی کچھ لوگوں سے یہ بات سننے میں آئی ہے کہ کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ میں اور پاپا سینیئوریٹی اور اپروچ کی بنا پر تمہیں سزا سے بچا لیتے ہیں اور تمہیں فیور دیتے ہیں۔۔ جبکہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔ میں اور پاپا ایک بھائی اور ایک باپ ہونے سے پہلے ایک آرمی پرسن اور ایک آفیسر ہیں۔ مگر ان سب کی یہ غلط فہمی دور کرنا ضروری تھی۔ تاکہ یہ باتیں تم تک نہ پہنچ سکیں۔۔ میں ابھی بھی تمہیں یہ بتانا نہیں چاہتا تھا مگر تمہاری ناراضگی کی وجہ سے بتا دیا۔۔" ہادی نے اسے اپنے عمل کی وضاحت دی۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تمہاری طبیعت اگر خراب تھی تو ہمیں مجھے بتا دینا چاہیے تھا۔۔" ہادی اب اسے کہہ رہا تھا۔۔ سعد کی خفگی پل میں دور ہوئی تھی۔۔

"یہ معمولی سا بخار ایک فوجی کا کچھ بگاڑ سکتا ہے کیا؟ وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ وہ اب سر ہادی کی گود میں رکھے لیٹا تھا۔

"بازو دبائیں اب میری۔۔۔ باہر فیور نہیں کر سکتے کیونکہ سینئیر ہیں مجھ سے اور رولز فالو کرتے ہیں۔۔ مگر ابھی تو بھائیوں کی طرح خدمت کر سکتے ہیں ناں۔۔ کھانا منگوا کر دیں مجھے اور بازو دبائیں میری۔۔"

سعد ہادی پر رعب جماتے ہوئے بولا

ہادی اسکے بدلتے موڈ کو دیکھ کر مسکرایا

"تم ساس نہیں ہو میری نہ میں بہویوں جو تمہارے نخرے اٹھاؤں۔۔" ہادی نے اسے پرے دھکیلنا چاہا۔۔

سعد زبردستی اسکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔

"بازو دبائیں۔۔ سچ میں بہت درد کر رہی ہیں۔۔" سعد چلایا۔۔

"سچ میں بہت درد کر رہی ہیں کیا؟" ہادی افسوس سے کہہ رہا تھا۔۔وہ شرمندہ تھا۔۔ سعد نے ایک نظر اسکے شرمندہ سے چہرے کو دیکھا پھر مسکراہٹ دبائے اثبات میں سر ہلایا درد تھا مگر اتنا بھی نہ تھا جتنی ہادی شرمندہ تھا۔۔ اگلے دو گھنٹے ہادی اسے پاس بیٹھا اسکے بازو دباتا رہا۔ بازو دباتے دباتے اسکے اپنے بازو درد کر رہے تھے۔ جبکہ سعد خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

###...###...###...###

دو بجے ہادی نے سعد کو جگا کر اسے فریش ہونے کو کہا۔۔۔ اور خود اسکا کھانا منگوانے چل دیا۔۔۔ بیس منٹ بعد جب وہ اندر داخل ہوا تو سعد صوفے پر پاؤں پھیلائے چہرے پر مظلومیت طاری کیے بیٹھا فون پر مصروف تھا۔۔۔ ہادی کو دیکھ کر اس نے اپنی شرارت سے چمکتی آنکھیں اس پر مرکوز کیں۔۔ اسکے چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ شرارت بھی رقص کر رہی تھی۔۔

"لیں آپ خود بات کر لیں ان سے۔۔" اس نے دکھ بھرے انداز میں کہا جبکہ چہرے پر ابھی بھی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔۔ (سٹار پلس کے ڈرامے شاید بچپن میں بہت دیکھے ہیں اس نے۔۔ ہادی نے دل مین سوچا)

"ماہی آپی آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔" سعد نے فون ہادی کو دیا۔۔ ہادی نے حیرت سے اسے دیکھا پھر موبائل کان کے ساتھ لگایا

"ہیلو"

"ہادی آپ اتنے ظالم بھی ہو سکتے ہیں میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔ سعد کو اس حال میں بھی آپ نے اتنی سخت سزا دی ہے۔۔ اور اب یہ مت کہنا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔ کیونکہ حیدر بھائی بھی مجھے بتا چکے ہیں۔ آپ نے میرے بھائی کے ساتھ اتنا برا بی ہیو کیا ہے۔۔ بات بھی مت کیجیے گا مجھ سے۔۔" ماہین کی آواز گونجی تو وہ ہکا بکا رہ گیا۔۔ وہ ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا مگر مگر وہ کال کٹ چکی تھی۔۔ اس نے دوبارہ کال ملائی۔ پھر کاٹ دی گئی۔۔ بیس منٹ میں جانے سعد نے اسے کیا پٹی پڑھائی تھی کی وہ اسکا ایک لفظ سننے پر بھی راضی نہ تھی۔۔ تبھی وہ سعد کی طرف پلٹا جو واش روم کے دروازے سے اندر کھڑا باہر جھانک رہا تھا۔۔ اسکے چہرے پر بھی شرارت کا [illegible] وہ اب سمجھا تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"موقع بھی ہے دستور بھی ہے۔۔ چلو جانم بدلے کی رسم پوری کرتے ہیں۔۔" سعد یہ کہہ کر کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ ہادی اسے پکڑنے کو بھاگا مگر اگلے ہی پل وہ واش روم میں تھا اور دروازہ بند تھا۔۔ ہادی دانت کچکچا کر رہ گیا۔۔

"تم انتہائی کمینے انسان ہو سعد۔۔" وہ چلایا تھا

"مجھے کوسنے کی بجائے حیدر بھائی اور ماہی آپی کو منانے کے بارے میں سوچیں۔۔" سعد کی آواز آئی۔۔ ہادی خون کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔۔ وہ اب سامنے صوفے پر بیٹھا ماہین کا نمبر ملا رہا تھا جو کال نہیں اٹھا رہی تھی۔ یہی حال حیدر کا تھا وہ بھی کال ریسیو نہیں کر رہا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ موبائل بیڈ پر پٹختے ہوئے ہاتھ میں سعد کا ڈبل ٹو شوز (فوجی جوتا) ہاتھ میں تھامے عین واش روم کے دروازے پر نشانہ باندھے سعد کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔

###...###...###...###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

گاڑی واپسی کے راستے پر رواں دواں تھی۔۔ ہادی اور سعد باتیں کرتے موسم کا مزہ لیتے میس کی جانب جا رہے تھے۔۔

"حیدر میری کال نہیں ریسیو کر رہا۔۔" ہادی نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے سامنے دیکھ کر کہا۔۔

"تو؟" سعد نے بھنویں اچکا کر سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔

"تو تم اسے مناؤ۔۔۔"

"وہ مجھ سے تو ناراض نہیں ہیں ۔ آج دن کو بھی کال کی تھی انہوں نے۔۔ میں کیوں مناؤں۔۔" سعد حیرت سے بولا

"گدھے۔۔ تم سے نہیں مجھ سے ناراض ہے وہ اسے منا لو نا۔۔ ایسا کرو تم کال کرو اسے۔۔۔" ہادی نے اس سے کہا

"پھر میں آپکی وہ بلیک جیکٹ اپنی ہی سمجھوں ناں۔۔" سعد نے موقعے کا بھر پور فائدہ اٹھایا۔۔

"وہ حیدر نے گفٹ کی ہے مجھے۔ میں تمہیں نہیں دے سکتا۔۔" ہادی نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"اس جیسی تو لے کر دے سکتے ہیں ناں اپنے چھوٹے، معصوم اور پیارے بھائی کو۔۔" ہادی کا دل چاہا اسے اٹھا کر گاڑی سے باہر پھینک دے۔۔ مگر ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے والی مثل یاد کر کے چپ رہا۔۔

"اوکے لے دوں گا۔۔" وہ ہار مانتے ہوئے بولا۔۔

"یہ چیز۔۔ آئی لو یو میرے بھائی۔۔" سعد اسکے گال پر پیار دینے کو آگے آیا ہی تھا کہ ہادی نے اسے پرے دھکیلا۔۔

"تمہاری اس عادت سے سخت چڑ ہے مجھے۔۔ دور رہا کرو مجھ سے۔ میں اس ٹائپ کا بندہ نہیں ہوں۔۔" آخری جملہ اس نے شرارت سے مسکرا کر ادا کیا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد نے خفگی سے اسے دیکھا۔۔ ہادی ہونٹ دانتوں تلے دبائے مسکرا کر سامنے دیکھتے ہوئے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔ سعد نے ایک نظر پھر مسکرا کر دیکھا اور جھٹ سے اس کے منہ پر پیار دیا۔۔

" آئی لو یو بھائی۔۔" وہ دانت نکالتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ ہادی نے اسے ایک گھونسا جھڑا۔۔

"دور رہا کرو مجھ سے۔۔ ذلیل انسان۔۔"

" اللہ اللہ۔۔ بھائی میں کوئی لڑکی نہیں ہوں جس سے آپ اتنا بھاگ رہے ہیں۔۔" سعد اسکو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ تم لڑکی نہیں ہو اسلیے دور رہو مجھ سے۔۔" ہادی اسکے بال بکھیرتے ہوئے بولا۔۔ سعد نے اسکا ہاتھ ہٹا کر سامنے مرر میں دیکھ کر اپنے بال سیٹ کیے۔۔

"اوہو۔۔ تو رشتہ طے ہونے کے بعد جناب کے انداز ہی بدل گئے ہیں۔۔ اب تو لڑکیوں سے دور بھاگنا بھی بند۔۔ اوہووو" سعد اسے تنگ کرتے ہوئے بولا۔۔

"تم کال ملاؤ۔۔" ہادی نے اسے ڈپٹ کر کہا۔۔

سعد نے ویڈیو کال لگاتے ہوئے موبائل سامنے ڈیش بورڈ کے ساتھ لگے فکسر پر موبائل رکھا۔۔ حیدر نے کال ریسیو کی۔۔

"کیسے ہو برخوردار۔۔؟" حیدر نے سلام کرتے ہی پوچھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔" جواب ہادی کی طرف سے آیا تھا۔۔

"ہاں۔۔ تم نے تو سوپُش اپس نہیں کیے۔ تم تو ٹھیک ہی ہو گے ناں۔۔" وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔۔

"یار۔ تم تو ایسے بول رہے ہو جیسے تم نے کیے ہوں پُش اپس۔۔" ہادی چڑ کر بولا۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ہاں تو تم نے بھی تو نہیں لیے ہیں۔" حیدر دوبدو بولا

"بھائی ہے وہ میرا۔۔ مجھے درد ہونا چاہیے۔۔پر یہ تو سب اُلٹا ہو رہا ہے۔۔" ہادی خفگی سے بولا۔

"بھائی یہ میرا اور ماہی کا تھا۔ غلطی سے تمہارا بھائی بن گیا۔۔" حیدر اب کے ہنس کر کہہ رہا تھا

" سعد! آتے ہوئے میرے لیے جینٹل مین پرفیوم لے آنا۔۔۔" حیدر سعد سے مخاطب تھا۔۔

" اوہ ہ ہ۔۔ تو یہ بھائی چارہ اکیلے جاگ رہا تھا۔۔" ہادی نے سیٹی بجانے کے انداز میں ہونٹ گول کرتے ہوئے کہا۔۔

"آپکا حکم سر آنکھوں پر میرے بھائی۔۔ " سعد سر کو جھکاتے ہوئے بولا۔۔

" اگر میں اس وقت حیدر کی جگہ ہوتا اور حیدر یہاں تمہارے ساتھ اور میں تم سے ایسی کوئی فرمائش کرتا تو تم کبھی نہ مانتے۔۔" ہادی نے حیرت سے سعد کو دیکھا جو حیدر کی بات مان گیا تھا۔۔

" ہم ساتھ ہوتے اور آپ اگر مانگتے تو ہم ایسے ہی ویڈیو کال پر آپکے سامنے شاپ پر جاتے۔ اپنے لیے پرفیوم خریدتے مگر آپکے لیے نہ لاتے۔۔" سعد شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا

" تم نہ بھی لاتے۔ مگر حیدر میرے لیے خریدے بغیر کبھی اپنے لیے نہیں خرید سکتا۔ مجھے یقین ہے۔۔" ہادی مسکرا کر بولا

" میں ضرور لاتا تمہارے لیے۔۔" حیدر مسکرا دیا تھا۔ اس نے ایک دوست کا مان رکھا تھا

" حیدر بھائی آپ بھی تو تھالی کے بینگن ہیں۔ کبھی ایک طرف لڑھک جاتے ہیں کبھی دوسری طرف۔۔" سعد اسکی بات پر اسے چڑاتے ہوئے بولا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

" یہ پیار ہے میرا۔ جو میں تم دونوں سے کرتا ہوں۔۔ " حیدر اب کے بولا

" اچھا تو بتائیں ۔ ہم میں سے کس سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔؟؟؟" سعد نے اب اس سے سوال کیا

" یہ کیسا بے تکا سا سوال ہے سعد" ہادی نے اسے ڈپٹا۔۔

" تم دونوں ہی میری زندگی میں اہم ہو۔۔ ایک دوست ہے تو دوسرا بھائی۔۔ ایک میرے لیے بھائی کی طرح ہے جسے میں ایک بڑے بھائی کی طرح پیار کرتا یوں۔ اور دوسرا ایسا دوست ہے جو میرے اندر باہر سے واقف ہے۔۔ اور محبت کو ماپنے کا کوئی ترازو اب تک ایجاد نہیں ہوا۔ ورنہ ضرور بتاتا۔۔ " حیدر نے گول مول سا کر کے جواب دیا۔۔۔

"تم بتاؤ ۔۔ تم ہم دونوں میں سے کس سے زیادہ پیار کرتے ہو۔۔ ؟ بلکہ یہ بتاؤ کہ اگر ہم میں سے کسی ایک کو کبھی بچانے کا موقع آئے تو کسے بچاؤ گے۔۔؟"

ہادی نے اب سعد پر وار کیا۔۔

" اللہ نہ کرے کبھی ایسا موقع آئے بھائی۔۔ ایسی باتیں بھول کر بھی نہیں کہنی چاہیے ہیں۔" سعد خفگی سے اسے دیکھ کر بولا تھا۔۔

" ہم میں سے جب کوئی شہید ہوا تو تمہیں کس کی شہادت پر زیادہ دکھ ہو گا۔۔؟" ہادی نے سوال کو بدلا ساتھ ہی گاڑی کی بریک لگائی۔سامنے ہی پرفیوم شاپ تھی۔ اب وہ سعد کی جانب مڑا سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ سعد کیلیے اس سوال کا جواب دینا مشکل تھا۔ اس نے موبائل سکرین پر حیدر کا چہرہ دیکھا پر ساتھ بیٹھے ہادی کو دیکھا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ہادی ! یہ انتہائی فضول سوال ہے۔۔ سعد تم جاؤ میرا پرفیوم لے کر آؤ۔۔" حیدر نے ہادی کو ڈپٹا۔۔ سعد نے ایک نظر اسے دیکھا جیسے شکریہ ادا کیا ہو اس وقت مدد کرنے کیلیے اور گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔۔

ہادی نے حیدر کی جانب دیکھا جو اب مسکرا رہا تھا

"تم جانتے تھے ناں وہ تمہارا نام لے گا" ہادی کی بات پر اسکے مسکراتے لب سمٹے۔۔

"ہادی تم یہ۔۔۔" حیدر نے کچھ کہنا چاہا

"میں جانتا ہوں وہ تم سے زیادہ محبت کرتا ہے۔۔ وہ تمہارا نام لیتا۔۔" ہادی مسکرا رہا تھا

"میں نے ایک بڑا بھائی ہونے کا فرض نبھاتے ہوئے اسے ایک مشکل سوال سے بچایا ہے۔۔ وہ ہم دونوں سے بہت محبت کرتا ہے۔۔ اور میں نہیں چاہتا کہ زندگی کے کسی بھی مقام پر وہ ہمیں ایک دوسرے کے مقابل رکھ کر کچھ سوچے یا کبھی ہم میں سے کسی ایک کو چننے جیسا مشکل مرحلہ اسے پیش آئے۔۔ تم اسکے بھائی ہو۔ تم سے محبت فطری ہے۔ قدرتی ہے ۔ مگر مجھ سے محبت اسکی اپنی چوائس ہے۔۔ وہ مجھے بھی اپنا بڑا بھائی سمجھتا ہے اور میرے لیے وہ میرا بھائی ہے۔۔ اور اس محبت کا کوئی مقابلہ نہیں ہے کہ کس سے زیادہ کرتا ہے انسان اور جس سے کم۔ محبت تو محبت ہوتی ہے۔ اس میں کم یا زیادہ کچھ نہیں ہوتا۔۔" ہادی نے مسکرا کر سر ہلایا گویا اسکی بات سمجھ گیا ہو۔۔

سعد دروازہ کھول کر اندر بیٹھا۔۔ ان دونوں کی سنجیدگی دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ سوال ابھی بھی سامنے کھڑا ہے۔۔ اس نے گہری سانس بھری

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

" اگر میرے پاس دو لوگوں کو بچانے کی چوائس ہوتی تو میں آپ دونوں کو بچاتا اور خود مر جاتا۔۔ " سعد نے سنجیدگی سے اور صدقِ دل سے کہا

" اللہ نہ کرے۔۔" ہادی اور ہادی بیک وقت بولے تھے۔۔ انکا دل دہل گیا تھا۔۔ سعد نے دونوں کو ایک ایک نظر دیکھا پھر زندگی سے بھرپور قہقہ لگایا۔۔

" اللہ۔۔ اتنا پیار" اس نے آنکھیں پوری کھولتے ہوئے شرارت سے انہیں دیکھا۔۔

" دیکھیں بھائی۔۔ نیک لوگ جلدی مر جاتے ہیں۔ اسلیے آپ دونوں کو تو مسلہ نہیں ہوگا۔ ٹینشن تو مجھے ہونی چاہیے نیک بندے کو۔۔" سعد شرارت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

" فضول باتیں کرنا بند کرو۔۔ ہادی دیکھ کیا رہے ہو لگاؤ دو لگے اسے" حیدر نے ہادی سے کہا۔۔

" یار آپ دونوں مجھ سے اتنا پیار مت کریں۔۔ لوگوں کو مرتے وقت محبوبہ کا خیال آتا ہے۔۔ اور میں ٹھہرا سنگل بندہ ۔۔ مرتے وقت آپ دونوں کا نام لیتے لیتے مروں گا۔۔" سعد کی بات پر حیدر نے اسے ایک عدد گالی سے نوازا جبکہ ہادی نے اسکی گردن دبوچ لی۔۔ اور ایک ہاتھ سے اسکا بازو پشت پر لے گیا۔ وہ دہائی دیتا رہ گیا

"کاش آپ دونوں کی بجائے دو لڑکیاں اس وقت میرے پیار میں ایسے ری ایکٹ کر رہی ہوتیں تو آج میں سنگل نا پھر رہا ہوتا" سعد کی اس بات پر ہادی اور حیدر کے قہقہے گونجے تھے۔۔ ہادی گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھا لے گیا جبکہ فضا میں ابھی بھی ان تینوں کے قہقہے گونج رہے تھے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر سعد اور ہادی سے کیفے میں بیٹھ کر بات کرنے کے بعد اب باہر نکل آیا۔۔ اسکا حلیہ رف سا تھا۔۔ بال ماتھے پر بکھرے تھے جو ہوا کے زور پر کبھی اوپر کو اٹھتے اور پھر ماتھے پر بکھر جاتے۔۔ سردی کے باوجود اس نے عادت سے مجبور ہو کر کف فولڈ کر رکھے تھے۔۔۔ وہ اپنے دھیان میں باہر نکل رہا تھا۔۔

"ہینڈسم" پاس سے گزرتے لڑکیوں کے گروپ میں سے کسی ایک نے کمنٹ کیا تھا۔ حیدر نے ایک نظر دیکھنے کے بعد نظریں جھکا لی تھیں۔ دوپٹہ کندھوں پر پھیلائے جو آدھے سے زیادہ زمین پر گھسیٹا جا رہا تھا وہ لڑکی ابھی بھی پیچھے مڑ کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ حیدر نظریں جھکاتے ہوئے مسکرا دیا۔ اسے وہ وقت یاد آیا جب ایک دفعہ ایسے ہی دعا کے ساتھ باہر آیا تھا۔۔ کسی لڑکی نے فولڈ سلیوز اور اسکے ہیر سٹائل پر کمنٹ کر دیا تھا اور دعا نے اسکے بعد اس لڑکی کو جو صلواتیں سنائیں وہ تو سنائیں۔۔ مگر ساتھ ہی اسکے کف بھی ان فولڈ کرا دیے۔۔

"دعا اگر ہوتی تو۔۔" دل میں سوچتے ہی وہ مسکرا دیا۔۔ تبھی مخالف سمت سے آتے بائیک پر سوار دو لڑکوں نے بائیک لڑکیوں کے اس گروپ کے پاس آ کر آہستہ کر دی۔۔ حیدر جو گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا یہ منظر دیکھ کر رکا۔۔ بائیک پر پیچھے بیٹھے لڑکے نے پاس سے گزرتے ہوئے اُس لڑکی کا دوپٹہ اُچک لیا۔ ۔ وہ غصے میں کچھ بول ہی رہی تھی کہ حیدر کے ماتھے کی رگیں تن گئیں۔۔ سب لوگ کھڑے اس منظر کو دیکھنے کے بعد پھر اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے تھے گویا یہ روز کا معمول ہو۔۔۔ حیدر نے پاس پڑا ایک ڈنڈا اٹھایا۔ اور عین بائیک کے سامنے والے پہیے کو نشانہ بنایا۔۔ وہ جو بائیک آہستہ کیے اس لڑکی کو کچھ کہہ رہا تھا بائیک کا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور وہ دونوں اگلے ہی پل زمیں پر تھے۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ صورتحال سمجھنے کی کوشش کر ہی رہے تھے کہ حیدر ان کے پاس پہنچ گیا۔۔ دوپٹہ ابھی بھی اس لڑکے کے ہاتھ پر لپٹا ہوا تھا۔۔

اٹھو۔۔" حیدر نے تحکمانہ انداز میں کہا۔ اس لڑکے نے ایک نظر حیدر کو دیکھا گویا بات سمجھنے کی کوشش کر رہا ہو۔۔

"یہ سب تم نے کیا ہے؟" دوسرے لڑکے نے کپڑے جھاڑ کر کھڑے ہوتے ہوئے حیدر سے پوچھا۔۔

"کوئی شک ہے اب بھی تمہیں۔۔" حیدر نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔۔

"اور تم" اس نے انگلی سے پیچھے والے لڑکے کی طرف اشارہ کیا جو دوپٹہ ہاتھ میں لیے کھڑا تھا۔۔"یہ دوپٹہ ۔ یہ مجھے دو تا کہ میں اسے دے سکوں جس کا یہ ہے۔" حیدر نے تحمل سے کہا

"کیوں ؟ تمہاری بہن لگتی ہے وہ کیا۔۔؟" اس لڑکے کی بات پر حیدر کا غصہ مزید بڑھا۔۔ان لڑکیوں کے ساتھ ساتھ آس پاس کھڑے لوگ بھی اب انہیں ہی دیکھنے لگے تھے۔۔

" وہ تمہاری بہن بھی ہو سکتی ہے۔ اور اب یہ دوپٹہ تم خود اپنے ہاتھوں سے اپنی اس بہن کو دو گے۔۔" حیدر غصہ قابو کرتے ہوئے تحمل سے بولا۔۔

"ہیرو بننے کا بہت شوق ہے تمہیں۔۔؟ ہاں۔۔بہت گرمی ہے تیرے خون میں۔۔ لو نہیں دیتا دوپٹہ ۔۔ کیا کر لے گا تو ۔۔ ہاں بول" وہ لڑکا دوپٹے کو مزید بازو پر لپیٹتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے حیدر کو پیچھے دھکیلتے ہوئے بولا۔۔ حیدر اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہ ہلا۔۔

" اسے بہت شوق ہے ہیرو بننے کا۔۔" اس لڑکے نے اپنے ساتھ کھڑے لڑکے کی طرف دیکھ کر کہا۔۔ اگلے ہی لمحے اس نے حیدر پر وار کرنا چاہا۔۔ حیدر نے اسکا ہاتھ ہوا میں ہی روک کر بازو مروڑ کر کمر پر لے گیا۔۔ وہ درد کے مارے چیخ کر رہ گیا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تبھی دوسرے لڑکے نے وہی ڈنڈا اٹھا کر حیدر کو مارنا چاہا۔ حیدر نے دوسرے ہاتھ سے ڈنڈا پکڑا جو اس لڑکے کے ہاتھ میں تھا اور ہاتھ کو جھٹکا دیا جس سے وہ سیدھا اس لڑکے کی ناک پر جا لگا تھا۔ اس نے بے یقینی سے اپنے ناک کو چھو کر دیکھا جس سے اب خون بہہ رہا تھا اور پھر حیدر کو دیکھا۔۔۔

حیدر نے اس لڑکے کی گردن کو دبوچا۔۔

"دوپٹہ خود جا کر دو گے اپنی بہن کو یا مزید طوقت ضائع کرنا پڑے گا مجھے۔۔؟" آس پاس کھڑے لوگ حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے جو اکیلا کھڑا اس دونوں سے نپٹ رہا تھا۔۔۔

"تم شاید مجھے جانتے نہیں ہو میں کون ہوں۔۔" اس لڑکے نے ایک ہاتھ سے خون صاف کرتے ہوئے کہا

"اس وقت تو تم دونوں میرے لیے اس لڑکی کے بھائی ہو جس سے تم نے یہ دوپٹہ چھینا ہے۔۔ چلو اب واپس کر دو اسے دوپٹہ۔۔" حیدر وارننگ دیتے ہوئے بولا۔

تبھی ساتھ پولیس کی گاڑی آ کھڑی ہوئی۔۔ دو پولیس والے نیچے اترے۔ حیدر نے اسکا بازو ڈھیلا چھوڑا اور جھٹکا دے کر اس لڑکے کو چھوڑا

"کیا معاملہ ہے یہ سب۔۔ کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔؟" وہ غصے سے بولا۔۔

"میں ایم ایل اے دلاور شاہ کا بیٹا ہوں اور اس شخص نے مجھے زخمی کیا ہے۔ یہاں کھڑے سب لوگ گواہ ہیں۔" اس لڑکے نے کہا تو حیدر نے بھنویں اچکا کر اسے دیکھا گویا پوچھ رہا ہو کیا واقعی۔۔

"ہاں بھائی صاحب۔۔ کیا مسلہ ہے۔ کیوں آپ یہ کھلم کھلا قانون کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔۔؟" پولیس آفیسر کا رُخ اب حیدر کی طرف ہو گیا تھا۔۔

"کھلم کھلا راستے میں چلتی لڑکی سے دوپٹہ چھینا ہے انہوں نے اور اسکے بھی بہت سے گواہ ہیں یہاں۔ ایک میں خود بھی ہوں۔۔ تو آپ گرفتار کیجیے انہیں" حیدر نے وضاحت دی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تو آپکو کس نے کہا ہے قانوں اپنے ہاتھ میں لینے کا۔۔ کس نے آپکو یہ حق دیا ہے کہ کسی کو بھی زخمی کر دیں آپ بیچ سڑک میں۔۔" وہ پولیس آفیسر ایم ایل اے کے بیٹے کے رعب میں آ رہا تھا اور یہ باپ حیدر بھی محسوس کر چکا تھا۔۔

"مجھے یہ حق حاصل ہے کہ میں کسی کو بھی کسی کے ساتھ غلط کرتے دیکھوں تو اسے روکوں۔۔ اور کسی کو غلط کرنے سے روکنا غلط نہیں ہے" حیدر نے دوبدو جواب دیا

"بہت زبان چلتی ہے تمہاری۔۔۔ تم اب تھانے چل کر جواب دینا۔۔ اپنا آئی ڈی کارڈ تو دکھاؤ" وہ پولیس والا اب غصے سے بولا۔۔ ان دونوں لڑکوں نے طنزیہ انداز میں حیدر کو دیکھا۔۔ حیدر نے بھی انکی جانب مسکراہٹ اچھالی۔اور جیب سے کارڈ نکال کر اس پولیس والے کے سامنے کیا۔۔

"یہ ہے میری آئی ڈینٹیٹی ۔۔۔"

"اوہ۔ سوری سر۔۔ آئی ایم سو سوری سر۔۔" وہ پولیس والا کارڈ دیکھنے کے بعد ہڑبڑا کر بولا۔۔ حیدر نے اسے اپنا سروس کارڈ دکھایا تھا۔۔ جس پر بڑے واضح انداز میں میجر حیدر کا نام جگمگا رہا تھا۔ وہ لڑکے اب حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔

"اب چلیں یا میں آپکو خود لے چلوں دوپٹہ لوٹانے۔۔" حیدر نے مسکرا کر کہا۔۔ اس لڑکے نے اسکا کارڈ دیکھنے اور اس پولیس والے کا ردِّ عمل دیکھنے کے بعد اب دوپٹہ لوٹانے میں ہی عافیت جانی۔ آگے بڑھ کر اس نے اس لڑکی کو سوری بولتے ہوئے دوپٹہ واپس کر دیا۔۔۔

"آپکو صرف ایک دوپٹے کیلیے ایسے اتنا بڑا رِسک نہیں لینا چاہیے تھا۔۔" اس لڑکی نے دوپٹہ پھر سے کندھوں پر پھیلاتے ہوئے کہا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر جو ان لڑکوں سے بات کرنے کے بعد اب پولیس والے کا کندھا تھپتھپا رہا تھا حیرت سے اس لڑکی کی جانب مڑا۔

"صرف ایک دوپٹہ۔۔۔؟" اسکے چہرے کے ساتھ ساتھ لہجے میں بھی حیرت تھی۔۔

"معاف کیجیے گا مس آپ جو کوئی بھی ہیں۔۔ مگر میرے نزدیک یہ دوپٹہ صرف ایک دوپٹہ نہیں ہوتا۔۔" وہ چبا چبا کر لفظ ادا کر رہا تھا

"یہ دوپٹہ ایک لڑکی کی عزت ہوتی ہے۔ اور یہ صرف کتابی باتیں نہیں حقیقت ہے۔ دوپٹہ عزت ہی تو ہوتا ہے۔۔ یہ سر پر رہتا ہے تو عزت بنی رہتی ہے۔۔ مجھے کہنا نہیں چاہیے مگر پھر بھی یہ کہوں گا کہ یہاں کھڑے بہت سے لوگوں نے آپ کا دوپٹا چھینتے دیکھا اور کوئی بھی آگے نہیں بڑھا۔۔ ان میں سے بہت سے لوگ ایسا کہہ رہے تھے کہ ویسے بھی تو آپ دوپٹہ گردن میں کم اور سڑک پر زیادہ گھسیٹ رہی تھیں تو کیا ہوا اگر یہ چھن گیا ہے۔۔ غلط ان لوگوں کی سوچ بھی ہے اور آپکا یہ دوپٹہ لینے کا طریقہ بھی۔۔ دوپٹہ عزت کی طرح ہوتا ہے۔ آپ اسکی عزت کی حفاظت کریں گی تو یہ بھی آپکی عزت کی حفاظت کرے گا۔۔ اور آپ اگر اسے یوں سڑک پر ذلیل کریں گی تو یہ بھی ایسے ہی بیچ سڑک میں ذلیل کروائے گا۔۔" حیدر کی باتیں وہاں آس پاس کھڑے بہت سے لوگ بھی سن رہے تھے۔۔ اس لڑکی کا سر ندامت سے جھک گیا تھا۔۔ اس نے دوپٹہ کاندھوں سے ہٹا کر سر پر لیا۔۔ اور حیدر کا شکریہ ادا کیا۔۔

"کون کہتا ہے یہ صرف سرحدوں کے محافظ ہیں۔۔ یہ تو راہ چلتی اور ملک میں بستی ہر بہن ،ہر بیٹی اور ماں کے محافظ بھی ہیں۔ اسکی عزت کے محافظ۔۔ یہ تو ملک کے ساتھ ساتھ عزتوں کے رکھوالے بھی ہیں۔۔" آس پاس کھڑے لوگ اب آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ انکے یہ الفاظ حیدر کے کانوں میں پڑ رہے تھے۔۔

"سرحدوں پر ہم زمین کے ٹکڑے کی حفاظت کیلیے نہیں بلکہ اس زمین کے ٹکڑے پر رہنے والے لوگوں اور اس میں بسنے والی اپنی بہنوں ،بیٹیوں اور ماؤں کی عزت کی حفاظت کیلیے کھڑے ہوتے ہیں۔۔" حیدر نے دل میں سوچا اور مسکرا کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اداسیوں کو کس نے
میرے گھر کا پتہ دیا ہے
دکھوں کا کس نے
میرا در دکھا دیا ہے
یہ آنسوؤں کو کس نے
میری آنکھوں میں بسا دیا ہے
یہ کس کی محبتوں کو دل نے
خود میں دفنا دیا ہے
میری آنکھوں سے نیند کو
آخر کس نے چُرا لیا ہے--
یہ امید کا دیا جو تھا دہلیز پر
اسے کس نے بُجھا دیا ہے
ان اداسیوں کو کس نے
میرے گھر کا پتہ دیا ہے--
وہ جو انتظار میں تھی وہ آنکھیں
انہیں کس نے سُلا دیا ہے
جو تنکا تنکا چن کے بنایا تھا
وہ آشیانہ آخر کس نے جلا دیا ہے
وہ جو ساحل کی ریت پر لکھے تھے ساتھ ساتھ اپنے نام
انہیں کیوں لہروں نے مٹا دیا ہے
جن آنکھوں میں وہ خوشی ڈھونڈتا تھا
انہی کو کیوں رُلا دیا ہے--
وہ جو ہر غم ہر خوشی میں یاد رکھتا تھا
کیوں اب اس نے نام میرا بھی بُھلا دیا ہے
ان اداسیوں کو کس نے
میرے گھر کا پتہ دیا ہے

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

پورا کمرہ تاریکی میں ڈوبا تھا۔۔ صرف ٹیبل پر پڑا لیمپ جل رہا تھا جس کی روشنی میں وہ ٹیبل کے پاس بیٹھی اپنی ڈائیری پر یہ الفاظ بکھیر رہی تھی۔۔ڈائیری کے صفحے ہر گرتے آنسو اسکے رونے کی گوہی دے رہے تھے۔۔ اسکی آنکھوں کی سُرخی اسکی بے خوابی کا ثبوت تھی۔۔ اسکے چہرے پر تھکن تھی اور بال بکھرے تھے یوں جیسے کوئی بنجارن دیوانگی میں رقص کرتے کرتے تھک کر گر گئی ہو۔۔ وہ بھی تھک گئی تھی۔۔

لا حاصل کا انتظار کرتے کرتے۔۔

لوگ اسے کہتے تھے کہ وہ لا حاصل کے پیچھے مت بھاگے۔۔ مگر وہ انہیں کیسے بتاتی کہ اگر لاحاصل محبت ہو تو دل جان کر بھی انجان بنا رہتا ہے اور محبت کے تعاقب میں رہتا ہے۔۔ ۔۔ اور محبت ۔۔ محبت نے دکھوں کو اسکے دل کا پتہ دے دیا تھا اور خود بھاگتی جا رہی تھی آگے۔۔ بہت آگے۔۔ اور وہ اسکے پیچھے پیچھے۔۔ مگر وہ اس بات سے انجان تھی کہ محبت کی بجائے اسکی پرچھائی کے پیچھے بھاگ رہی ہے۔۔ اگر اس تک پہنچ بھی گئی تو تہی داماں رہ جائے گی۔۔ مگر دل کے ہاتھوں مجبور تھی۔ وہ لا حاصل کی تمنا میں تھی۔۔ عشق کی وادی میں جانا چاہتی تھی ۔۔ محبت کے زینے دھیرے دھیرے چڑھتے وہ عشق کی وادی تک پہنچنا چاہتی تھی۔۔ سامنے ہی وہ وادی موجود تھی ۔۔ مگر اس میں داخل ہونا آسان نہ تھا۔۔ وہ کوئی عام وادی نہ تھی۔۔ وہ عشق کی وادی ہے۔۔۔ جانتے ہو وہ کیسی وادی ہے؟ وہاں آنسو نہیں بہائے جاتے ۔ وہاں شکوہ نہیں کیا جاتا ۔ وہاں کسی بات کے جواب میں نہ نہیں کہا جا سکتا ۔۔ وہاں بس ہاں میں ہاں ملائی جاتی ہے۔ جہاں "میں" کو ختم کر کے "تُو ہی تُو" کا ورد کرنا پڑتا ہے۔۔ جہاں "لا" کو بنیادی جُزو بنا کر آنکھوں کو سمندر سے صحرا کرنا پڑتا ہے۔۔ آہ سے دُعا تک کا سفر ہے عشق ۔۔ شکوے سے صبر تک کا سفر ہے عشق ۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"دعا! مجھے یہ کلر بالکل بھی پسند نہیں ہے۔۔ اور یاد رکھنا کہ نکاح کا ڈریس میں اپنی پسند کا ہی خریدوں گا۔۔" حیدر جو دعا کے ساتھ شادی کی شاپنگ کرنے آیا تھا وہ اب نکاح کے ڈریس پر پچھلے ایک گھنٹے سے بحث کر رہا تھا۔۔ دعا نے ہر کلر لا اسے دکھایا تھا مگر اسے کوئی بھی پسند نہیں آ رہا تھا۔۔ اب اس نے خود جب ایک ریڈ کلر کا ڈریس پسند کیا تو وہ چڑ گیا

"تم پچھلے ایک گھنٹے سے پسند ہی کر رہے ہو۔۔ میں دیکھ رہی ہوں۔۔ کوئی ایک کلر جو رہ گیا ہو جسے ے م نے ریجکٹ نہ کیا ہو۔۔" دعا اب تھک چکی تھی۔

"اب پسند نہیں آ رہا تو کیا کوئی بھی ڈریس اُٹھا کر لے جاؤں میں۔۔" وہ اسکے گال کھینچتے ہوئے بولا۔۔

"حیدر۔۔۔۔" وہ چلائی تھی۔۔

"ایسے مت بولا کرو یار۔ ایک تو تمہارے گال بالکل بچوں کے جیسے ہیں۔ کھینچتے ہوئے بھی مزہ آتا ہے مجھے بہت۔ اور اوپر سے۔ جب ایسے میرا نام لیتی ہو ناں تو۔۔۔" وہ دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ ماہین نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ کرا دیا۔۔ اسکی ان کہی بات کا مطلب سمجھ کر ہی وہ کنفیوز ہو گئی تھی۔ حیدر نے اسکے چہرے سے نظریں ہٹا کر ارد گرد دیکھا۔۔ کئی لوگ ان کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔ دعا نے جب ارد گرد دیکھا تو جھٹ سے ہاتھ ہٹا دیا۔۔ حیدر گردن پیچھے کو گرائے ہنستا چلا گیا۔۔

"ایسا لگتا ہے چہرے پر کسی نے لال رنگ مل دیا ہو۔۔ اس وقت تم اتنا بلش کر رہی ہو۔۔" وہ اب کے ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا

"حیدر پلیز۔۔۔" وہ نظریں جھکائے کنفیوز ہوتے ہوئے ساتھ چلائی بھی ۔

"دیکھو تم پھر سے میرا نام۔۔" حیدر پھر ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

جہنم میں جاؤ تم تو۔۔" دعا زچ ہوئی تھی۔۔

"ایسے کیسے جہنم میں جاؤں۔۔ فوجی ہوں۔ شہید ہو کر سیدھا جنت میں جاؤں گا۔۔ سب سے اوپر والے درجے میں۔۔۔" وہ فخر سے گردن اکڑاتے ہوئے کہہ رہا تھا

"اچھا تو وہاں تم اکیلے کیا کرو گے میرے بغیر۔۔"

"تمہارے بغیر کیوں۔۔؟ تمہیں اپنے جنت میں جانے پر شک ہے کیا۔۔؟" وہ شرارت بھرے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔

"نہیں۔۔ مگر میں تمہارے جتنے اونچے درجے میں نہیں پہنچ پاؤں گی ناں۔۔ میرا دل تمہاری طرح صاف نہیں ہے۔۔ میں تمہاری طرح نہیں ہو سکتی ہر اذیت پر بھی شکر گزاری کرنے والی۔ تکلیف پر بھی صبر کرنے والی۔۔ تمہیں ہزاروں لوگ دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ کئی لوگ جو صرف ایک بار تم سے ملے ہیں وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں۔۔ تم تو جنت میں ہی جاؤ گے مگر میں اتنی اچھی مسلمان نہیں ہوں۔۔ اسلیے تم سے کم والے درجے میں ہو نگی۔۔ تو بتاؤ تم کیا کرو گے وہاں میرے بغیر۔۔؟"

"اور اوپر بیٹھ کر جہنم کا نظارہ کروں گا۔۔ حوریں بھی ہونگی وہاں تو۔۔" وہ اب اسے چڑا رہا تھا۔۔

"حوروں سے کہو کسی گماں میں نہ رہیں

وہ فرش پر بھی میرا تھا۔ وہ عرش پر بھی میرا ہے"

دعا نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"لو جی۔۔ دنیا میں تو لڑکیوں کو تو پاس بھی بھٹکنے نہیں دیتی ہو۔۔۔ تم جنت میں حوروں سے بھی مقابلہ کرو گی کیا۔۔؟" حیدر اسکے ساتھ چلتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

"ان سے مقابلہ کیسا۔۔ میں تو انکی سردار ہوں گی۔۔ بیوی ان حوروں کی سردار ہوتی ہے۔ اسلیے تم زیادہ خوش مت ہو۔۔" وہ اسے چڑاتے ہوئے بولی۔ تبھی حیدر رُکا تھا۔۔ اس ٹی نظریں ایک جگہ تھم گئی تھیں۔۔ دعا نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔۔ سامنے ہی ایک شاپ پر ایک خوبصورت وائٹ ڈریس لگا تھا۔۔ اس پر سُرخ موتیوں سے کام کیا گیا تھا۔۔یوں جیسے شفاف پانی کہ تہہ میں نگینے بکھرے ہوں۔۔ وہ اوپر سے تنگ تھا اور نیچے آ کر اسکا گھیرا اتنا بڑا تھا کہ چاروں طرف پھیلا تھا۔۔

دعا بھی مبہوت سی اس ڈریس کو دیکھ رہی تھی۔۔

"یہ ڈریس۔۔یہ پہنو گی تم نکاح کے وقت۔" حیدر نے اس ڈریس کو دیکھتے ہی پسند کر لیا تھا۔۔

"مگر اسکا کلر۔۔" وہ کچھ جھجکی۔۔

"کیا ہوا اسکے کلر کو۔۔؟" حیدر نے اس شاپ کر طرف بڑھتے ہوئے پوچھا

"وائٹ کلر پہننا۔ یہ پہننا اچھا نہیں ہوتا۔۔۔مطلب۔۔۔" وہ اپنی بات مکمل نہیں کر سکی تھی۔۔ حیدر اسکی رگ رگ سے واقف تھا۔ فوراً اسکی جھجک سمجھ گیا تھا

"یہ رنگ پاکیزگی کی علامت ہے۔۔ اور ایسے اہم دن اتنے پاکیزہ بندھن میں بندھتے وقت یہ پاکیزہ رنگ ہی پہننا چاہیے۔۔" وہ اسکا ہاتھ تھامے اندر داخل ہو گیا تھا۔۔ دعا جو پچھلے ایک گھنٹے سے اس ڈریس کیلیے خوار ہو رہی تھی۔ باوجود تھکن کے حیدر کی پسند کا ڈریس مل جانے پر مسکرا کر اد کے قدم سے قدم ملا کر اسکے ساتھ چل دی۔۔۔

###___###___###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تم گاڑی سے باہر جھانکنا چھوڑ دو۔۔۔ ٹھنڈ ہے۔۔ پھر بیمار ہو کر پڑے ہو گے۔ اور سک لیو بھی نہیں ملے گی۔۔" ہادی نے واپسی کے راستے پر سعد کو گاڑی سے چہرہ باہر کرتے دیکھ کر ڈپٹا۔۔۔

"موسم کو انجوائے کرنے کی قیمت اگر چند دن کی بیماری ہو تو وہ قیمت اتنی بھی زیادہ نہیں ہے۔۔"

سعد نے گردن مزید باہر نکالتے ہوئے کہا۔۔

"سعد!" ہادی نے آواز دی۔۔

"ہنہہ" سعد نے ٹھنڈی ہوا کا مزہ لیتے ہوئے کہا۔۔

"سعد۔۔۔" وہ پھر بولا تھا

"کیا ہے بھائی۔۔۔؟" وہ گردن اندر کر کے بولا۔۔

ہادی اسکی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

"سامنے دیکھ کر ڈرائیو کریں اور ایسی گندی نظروں سے مجھے نہ دیکھیں اور میں اس ٹائپ کا بندہ نہیں ہوں۔۔" ہادی نے اسکے کندھے پر ایک مکا مارا تھا اور وہ بلبلا کر رہ گیا تھا۔۔

"بھائی۔۔۔ ظالم نہ بنیں۔۔ پہلے ہی پش اپس کی وجہ سے بازو درد کر رہے ہیں۔۔" وہ کندھا سہلاتے ہوئے بولا

"اچھا اس بات کو چھوڑو۔۔ تم ماہی کو کال کرو۔۔۔" ہادی نے منت کرتے ہوئے کہا

"کیوں؟" اس نے آنکھیں گول گول گھما کر باہر کو نکال کر پوچھا۔۔

"وہ تمہاری وجہ سے مجھ سے ناراض ہے۔۔ میری کال ریسیو نہیں کر رہی۔۔" ہادی نے چہرے پر خفگی طاری کرتے ہوئے کہا

"اوہ ہ ہ۔۔ آپکی نسبت میری ویلیو کچھ زیادہ نہیں ہے کیا۔۔" وہ آنکھوں میں شرارت لیے پوچھ رہا تھا

"منہ دھو رکھو تم تو۔۔۔ ویلیو کچھ دن میں جو میری بنے گی اس کے بعد مجھ سے زیادہ کسی کی ویلیو نہیں رہے گی۔۔۔" ہادی اتراتے ہوئے بولا

"میں اسپیشل کیس ہوں۔۔ میری ویلیو ہمیشہ برقرار رہے گی سب کے دلوں میں۔۔ رشتہ بدلنے سے کچھ نہیں ہو گا۔۔ محبت مجھ سے بھی بہت کرتی ہیں ماہی آپی۔۔" سعد بھی دوبدو بولا

"اچھا اب کال تو کرو۔۔" ہادی زچ ہوا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اچھا۔۔ تو پھر اسکے لیے آپ مجھے۔۔۔" وہ انگلی پیشانی کے بائیں طرف مارتے ہوئے سوچنے لگا۔۔ ہادی جانتا تھا اب کوئی نئی فرمائش ہو گی۔۔

"آپ مجھے نکاح والے دن اپنے اور حیدر بھائی کے جیسے وائٹ کُرتا شلوار اور ساتھ ویس کوٹ لے کر دیں گے۔۔۔ مانا کہ نکاح میرا نہیں ہے۔۔ مگر میرے دو بھائیوں کا نکاح ہے۔۔ ماہی آپی بھی میری بہن ہیں۔ اب اتنے سارے رشتے ہیں۔ تو کیا میں دولہے کے جیسا سوٹ نہیں بنوا سکتا۔۔" وہ مسکین سے شکل بناتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"تم کوئی موقع ہاتھ سے جانے مت دینا سعد۔۔۔ شرم کر لو تم۔۔ ہر بات پر رشوت لیتے ہو۔۔ تمہارے کہنے سے پہلے ہی حیدر تمہارے لیے بالکل ویسے ہی کپڑے بنوا رہا ہے جیسے ہم دونوں پہنیں گے۔۔۔" وہ چڑ کر بولا

"جیو میرے حیدر بھائی۔۔ اور یہ رشوت نہیں ہے۔ میرا پیار ہے جو وہ سود سمیت لوٹاتے ہیں۔۔" سعد نے مسکرا کر کہا اور ویڈیو کال ملانے لگا۔۔

"اسلام علیکم سعد۔۔! کیسی طبیعت ہے تمہاری اب۔۔؟" ماہین نے کال ریسیو کرتے ہی پوچھا۔۔

ہادی نے خفگی سے ایک نظر اسکے چہرے پر ڈالی۔۔وہ جو اسکی کال نہیں ریسیو کر رہی تھی اور سعد کی فوراً کر دی تھی۔۔ سعد نے کیمرے کا رُخ اپنی طرف کر رکھا تھا جسکی وجہ سے ماہین ہادی کو نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔ جبکہ ہادی اسے دیکھتے ہوئے اسکی پلکوں کی جنبش کو بھی محسوس کر رہا تھا

"وعلیکم سلام ۔۔ میں اے ون۔ فٹ فاٹ۔ آپ کیسی ہیں۔۔؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں۔ آہا یہ رونق کیسی ہے۔۔ یہ اتنا سب سامان پھیلائے بیٹھی ہیں آپ۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔؟ اس نے ماہین کے اردگرد پھیلے کپڑوں کو دیکھ کر پوچھا

"یہ سب دعا اور حیدر بھائی کے کپڑے ہیں۔۔ یہ دیکھو دعا کے نکاح کا جوڑا۔ بھائی نے اپنی پسند سے لیا ہے۔۔" ماہین نے وہ سوٹ سامنے کرتے ہوئے کہا۔۔

"واللہ۔۔ حیدر بھائی کی چوائس لاجواب ہے۔" سعد نے دل سے اعتراف کیا تھا ہادی نے بھی اس جوڑے کو ستائشی نظروں سے دیکھا۔۔

"تو آپ کب جا رہی ہیں اپنے نکاح کا جوڑا لینے۔۔۔؟" سعد نے شرارت سے پوچھا تھا۔۔

"جوڑا لڑکے والے لیتے ہیں۔۔" ماہین مسکرا کر بولی

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اوہ ہ ہ۔ تو مطلب آپ بھی ہادی بھائی کے آنے کا انتظار کر رہی ہیں تا کہ ان کے ساتھ جائیں اور انکی پسند کا جوڑا لیں۔۔۔" وہ شرارت بھرے لہجے میں پوچھ رہا تھا جبکہ ہادی کے نام پر ماہین کی دھڑکن نے شرارت کی تھی۔۔ اور چہرے پر حیا کے رنگ بکھرے تھے۔۔

"او ہو۔۔ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ شرما رہی ہیں۔۔۔" سعد نے اسے چھیڑا۔

ہادی کی نظریں مسلسل اسکے چہرے پر جمی تھیں۔۔

"بھائی۔۔۔۔۔ سامنے دیکھیں۔۔۔" سعد چیخا تھا۔۔ ہادی ہڑبڑا کر سامنے مڑا تھا اور گاڑی کو بریکس لگائی تھیں۔۔

سامنے آتی گاڑی کے ساتھ گاڑی لگنے کو تھی۔

"مانا کے ماہی آپی پیاری لگ رہی ہیں۔ مگر اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ انہیں دیکھنے میں اتنا مگن ہو جائیں کہ یہ بھی یاد نہ رہے کہ آپ ڈرائیو کر رہے ہیں۔۔" سعد چلایا تھا۔۔ ہادی کے نام پر ماہین ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی تھی۔۔۔

"سوری۔ میں سامنے دیکھ کر ہی چلا رہا تھا مگر۔۔۔" ہادی سچ مچ اب گڑبڑایا تھا۔۔۔

"مگر پھر نظریں ماہی آپی پر پڑیں اور آپ بھول گئے کہ آپ ڈرائیو کر رہے ہیں اور آپکے ساتھ ساتھ اس گاڑی میں ملک کا ایک قیمتی سرمایہ یعنی کہ لیفٹیننٹ سعد بھی موجود ہے۔۔ اپنا نہیں تو میرا خیال کر لیتے۔۔۔ مگر آپکو خیال رہتا کہاں ہے آپی کو دیکھتے ہوئے۔" سعد ہاتھ ہلا ہلا کر عجیب سے انداز میں وضاحت دے رہا تھا۔۔ ماہین جو ہادی کے نام پر حیرت زدہ تھی سعد کے اس انداز پر مسکرا دی۔۔

"اچھا اب منہ بند کرو اور آکر تم ڈرائیو کرو۔۔۔ میں تھک گیا ہوں۔۔" ہادی نے سعد سے کہہ کر ہادی نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔ اور دوسری طرف آکر کھڑا ہو گیا۔ سعد نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ سے موبائل اٹھانا چاہا جس کی اسکرین پر اب بھی ماہین کا ... رہا تھا۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"موبائل اٹھانے کو کس نے کہا ہے تمہیں۔ تم ڈرائیو کرو گے۔۔" ہادی نے ہاتھ اندر کر کے اسے موبائل لینے سے روکا۔۔

"یہ اچھا ہے۔ یعنی آپ گپیں لڑائیں۔ اور میں آپکا ڈرائیور بنا رہوں۔۔" سعد صدمے سے بولا۔۔

"پچھلے ایک گھنٹے سے تم یہ کام سر انجام دے رہے تھے اور میں تمہارے ڈرائیور ہونے کی ڈیوٹی انجام دے رہا تھا۔۔ اور اب تم کرو گے۔۔" ہادی نے پکڑ کر اسے باہر نکالا اور خود مزے سے بیٹھ گیا۔۔

سعد گھور کر رہ گیا دوسری طرف سے آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔۔

"اسلام علیکم۔۔" ہادی نے ماہین کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا

"وعلیکم سلام۔۔" ماہین اسکی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی۔۔

"ناراضگی ختم ہو گئی۔ ؟" وہ مسکرا کر اسکے انداز کر دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"میں ناراض نہیں تھی۔۔۔" وہ نظریں ہادی کی ٹھوڑی پر مرکوز کیے کہہ رہی تھی۔۔ وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے سے بچنا چاہ رہی تھی۔۔ وہ جانتی تھی اسکی آنکھوں کا سحر اسے جکڑ لے گا۔۔۔

"اچھا تو پھر اتنے دن سے کال کیوں ریسیو نہیں کر رہی تھیں۔۔" وہ بھنویں اچکاتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔

"میں غصہ تھی بس۔۔۔ مجھے نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔" وہ سر جھکاتے ہوئے غلطی کا اعتراف کر رہی تھی

"آپی۔۔۔ " سعد صدمے سے چلایا تھا

"بھائی نے مجھے پنشمنٹ دی تھی۔ آپکو ناراض ہونا چاہیے تھا۔۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

"تم چپ چاپ ڈرائیو کرو۔ " ہادی نے موبائل پورا اپنی طرف موڑتے ہوئے سعد کو ڈپٹا تھا۔۔ وہ منہ بھلائے سامنے دیکھ کر ڈرائیو کرنے لگا تھا

"ملٹری کے کچھ اپنے رولز ہیں۔ مجھے سعد کی بیماری میں بھی اتنی کڑی سزا دینے پر غصہ آیا تھا۔۔ سعد میرے چھوٹے بھائی کی طرح ہے۔ میرا غصہ ہونا بنتا تھا۔۔" وہ صفائی دے رہی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"وضاحت کی ضرورت وہاں پڑتی ہے جہاں اعتبار کی کمی ہو۔۔ ماہی۔ میں زندگی بھر تم سے کبھی کسی بات کی وضاحت نہیں مانگوں گا۔۔ کیونکہ میرا اعتبار میرے پیار سے بھی زیادہ ہے۔۔۔" ہادی کی بات پر ماہین کے چہرے پر ایک بار پھر حیا کی لالی بکھری تھی۔۔۔

ہادی یک ٹک اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔ خوبصورتی، معصومیت اور حیا کا امتزاج جس لڑکی میں پایا جائے وہ دنیا کی حسین ترین تخلیق ہوتی ہے۔۔اس سے زیادہ خوبصورت اللہ نے اس دنیا میں کوئی شے نہیں بنائی۔۔

ماہین کے چہرے کو دیکھتے ہوئے ہادی نے بے اختیار سوچا تھا۔۔

"نکاح کا سوٹ لینے کیلیے میں تمہیں ساتھ لے کر جانا چاہوں گا۔۔ کوئی اعتراض؟" ہادی اسکی خوبصورت آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہہ رہا تھا

"وہ مما اور بھائی۔۔۔۔۔" وہ منمنائی۔۔

"وہ گھونچو بھی ساتھ چلے گا۔۔ دُعا کو لے کر۔ اس نے دعا کو کوئی گفٹ دلانا ہے۔ اور اگر ساتھ نہ بھی جائے تو اسے مجھ پر اور تم پر اعتبار ہے۔ وہ منع نہیں کرے گا۔" ہادی نے نرمی سے جواب دیا

"اب کوئی اعتراض۔۔؟" وہ پھر پوچھ رہا تھا

ماہین نے مسکرا کر نفی میں گردن ہلائی۔۔

"مسکراتی رہا کرو۔۔ اچھی لگتی ہو۔۔" ہادی نے اسے مسکراتے دیکھ کر کہا تھا اسکی نظریں ابھی بھی ماہین کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔ جبکہ وہ کنفیوز ہو رہی تھی

"ہادی ۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔" وہ اسکے دیکھنے سے زچ ہوئی۔۔۔

"تم سے محبت میری زندگی کا سب سے بہتر خوبصورت حصہ ہے۔۔ اور تمہاری محبت میرے لیے میرے رب کا انعام۔" ہادی اسے دیکھ کر شدت سے بھرپور لہجے میں بولا تھا

"اللہ اللہ ۔۔۔ یہ سب شریف بچوں کے سامنے تو نہ کریں۔ میری آنکھوں اور میرے کانوں کو گنہگار نہ کریں۔ نہ ہی مجھ جیسے سنگل بندے کے دل پر تیر برسائیں۔۔" سعد کی دہائی پر ہادی اور ماہین کا قہقہہ فضا میں گونجا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مجھے انتظار رہے گا۔۔ آپکے آنے کا۔۔" ماہین نے ہادی سے کہا تھا

"یہ میرے لیے ایک اعزاز ہو گا۔۔میں جلد آؤں گا۔۔" ہادی نے
دل پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے کہا تھا

"خدا خافظ۔۔" ماہین نے الوداعی کلمات کہہ کر کال بند کرنی چاہی

"ایک منٹ۔۔" سعد کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی۔۔۔۔
کیمرے کا رُخ اپنی طرف کرتے ہوئے وہ بولا

"آپ ایک بات تو بتائیں۔۔ اب میں آپکو آپی کہا کروں یا۔۔
بھابھی۔۔؟" وہ شرارت سے بولا تھا۔۔

"سعد ۔۔ ! تم پِٹو گے اب میرے ہاتھوں۔۔" ماہین نے غصے سے
گھورتے ہوئے کال بند کر دی۔۔ ہادی قہقہ لگا کر ہنس پڑا تھا
جبکہ سعد ہنستے ہوئے دل ہی دل میں انکے دائمی ساتھ کی دُعا کر رہا تھا

###...###...###...###...###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سات بجے کے قریب جب گاڑی میس کر قریب پہنچی تو ہادی نے ڈرائیو کرتے ہوئے ایک نظر سعد کو دیکھا جو سر اسکے کندھوں پر رکھے چہرے پر وہی شرارت اور معصومیت لیے ایک ہاتھ ہادی کی بازو کے گرد لپیٹے اب سو رہا تھا۔۔ ہادی اسکا یہ انداز دیکھ کر مسکرا کر رہ گیا۔۔ کون یقین کر سکتا تھا اسے دیکھ کر کہ یہ جو نظر آنے میں ایک لاپرواہ، شرارتی اور لاابالی سا لڑکا ہے یہ اپنی یونٹ میں سب سے جانباز آفیسرز میں سے ایک تھا۔ جونیئر ہونے کے باوجود اسکی محبت اور لگن کی بنا پر اسے آگے رکھا جاتا تھا۔۔ اسکا لاابالی پن وہیں ختم ہو جاتا تھا جہاں بات اسکے ملک اور اس پرچم کی آتی تھی۔۔ وہ اپنی شرارتوں سے اور اپنی باتوں سے سب کا دل جیت لیتا تھا۔۔ جو اس سے ایک بار ملتے ے تھے چند لمحوں بعد ایسے گھل مل جاتے جیسے اسے برسوں سے جانتے ہوں ۔۔ یونٹ کے ڈپٹی سی او اور سی او تک کو وہ اپنی باتوں سے ہنسنے پر مجبور کر دیتا تھا۔۔ لوگ اسکی زندہ دلی کی مثالیں دیتے تھے۔۔ وہ کانٹے چننے والوں میں سے تھا قطع نظر اس بات کے کہ اسکے اپنے ہاتھ لہو لہان ہو رہے ہیں۔ وہ مسکراہٹ بکھیرنے والوں میں سے تھا۔ اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ وہ مسکراہٹ اسکے لیے آنسو بھی لا سکتی ہے۔۔ وہ دل جیتنے کا ہنر جانتا تھا۔ وہ فاتح تھا۔ پل میں دِلوں کا فتح کرتا تھا۔۔ ہادی اور حیدر کی پرسنالٹی دیکھ کر اگر کوئی امپریس ہو جاتا تھا تو کچھ ہی پل بعد وہ سعد کی باتوں کا مداح ہو جاتا تھا اور وہ مسکرا کر ہادی اور حیدر کو چڑانے کو کہتا تھا کہ میں خاص ہوں۔ کیونکہ جو لوگ آپکو پسند کرتے ہیں وہ آپکی پرسنالٹی سے امپریس ہوتے ہیں اور خوبصورتی سے اور مجھ سے امپریس ہونے والے کبھی یہ جان ہی نہیں پاتے کہ انہیں میری کونسی خوبی پسند آئی ہے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اور وہ اور حیدر اس بات کو مانتے بھی تھے۔۔ سعد ایک دوست اور ایک بھائی سے بڑھ کر انکی زندگی کی رونق تھا۔۔ کبھی کبھی وہ ان دونوں سے کہتا تھا کہ اگر سعد نہ ہوتا تو کیا ہوتا آپ دونوں کا۔۔اور وہ دونوں واقعی سوچنے پر مجبور ہو جاتے۔۔ انکی زندگی سعد کے بغیر نا مکمل تھی۔۔۔ ہادی نے ہادی نے مسکرا کر موبائل نکالا اور پھر اپنے موبائل میں ایک سیلفی لی۔۔ پھر موبائل سامنے رکھتے ہوئے سعد کا بلایا

"سعد! اٹھ جاؤ۔۔ ہم پہنچنے والے ہیں بس۔۔ " سعد ذرا سا کسمسا کر پھر اسکے ساتھ لگا سو گیا۔

ہادی نے اپنا بازو اسکے ہاتھ سے چھڑایا اور اسکا چہرہ تھپتھپا کر اسے جگانا چاہا۔۔ ہاتھ لگاتے ہی وہ ٹھٹکا تھا

"ارے تمہیں تو بخار ہے۔۔" ہادی کی آواز اور اسکے ٹھنڈے ہاتھ چہرے پر لگنے سے وہ جاگ گیا تھا۔۔ بچوں کے سے انداز میں وہ آنکھیں ملتے ہوئے ہادی کی جانب مڑا۔

"مجھے سونا ہے۔۔" وہ سرخ آنکھیں لیے کہہ رہا تھا

"تمہیں کہا بھی تھا ٹھنڈ لگ جائے گی۔ مت باہر ٹھنڈی ہوا میں چہرہ باہر کرو۔ مگر تم سنتے کب ہو میری۔۔۔" وہ چڑتے ہوئے بولا

"کبھی کبھی آپ ظالم دیو لگتے ہیں۔ اور کبھی کبھی اماؤں کی طرح کئیر کرتے ہیں۔۔ " سعد پھر اسے اسکے کاندھے پر سر رکھتے ہوئے بولا۔۔۔

" یہ جیکٹ اٹھاؤ۔ اسے پہنو۔ ٹھنڈ میں ایسے گاڑی سے باہر مت نکلنا۔۔" ہادی نے اپنی جیکٹ اسکی جانب بڑھائی۔ سعد نے گردن موڑ کر ایک نظر اسے دیکھا پھر مسکرا کر جیکٹ تھامی۔۔ پھر شرارت اسکی آنکھوں میں چمکی۔

اٹھ کر ہادی کے گال پر پھر پیار دیا۔۔

" آئی لو یو بھائی۔۔ہا ہا ہا۔۔"اسکی اس حرکت سے ہادی بے حد چڑھتا تھا۔اور ابھی بھی ہادی کے تیور دیکھ کر وہ ہنس پڑا۔۔

"تم صرف سوتے ہوئے ہی معصوم لگتے ہو۔ کاش تم حقیقت میں بھی اتنے معصوم ہوتے۔۔" ہادی زچ ہوا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ایک تو آپ اور حیدر بھائی صرف میرے سونے پر ہی میری تعریف کرتے ہیں۔ اب میں آپکے لیے ہمیشہ کیلیے تو سونے سے رہا۔۔" سعد کی بات پر بے اختیار ہادی کا پاؤں بریک پر پڑا تھا۔۔ ہادی خونخوار تیور لیے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ سعد نے ایک نظر اسے دیکھا پھر دانتوں تلے زبان دبائی۔

"اوکے سوری سوری۔۔۔ اللہ جی مجھے لمبی زندگی دینا نہیں تو بھائی مجھے مار دیں گے۔" اپنی دُعا پر وہ خود مسکرایا۔۔ پھر ایسی ہی معصوم مسکراہٹ چہرے پر لاتے ہوئے بولا۔

"پر اللہ جی۔ موت شہادت کی دینا۔۔" ہادی اسکی بات پر آمین بھی نہ کہہ سکا۔۔

"تم رپورٹ کر کے روم میں جاؤ۔ تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔۔" ہادی نے موضوع تبدیل کرتے ہوئے کہا

گاڑی میس میں کھڑی کرنے کے بعد سعد ہادی فائلز اٹھا کر باہر نکلنے کو تھا۔ سعد بھی کا ہاتھ ابھی لاک پر گیا ہی تھا کہ ہادی نے کالر سے پکڑ کر اسے دبوچا۔۔ سعد نے حیرت سے اسے دیکھا

"جیکٹ۔۔" ہادی غصے سے بولا تھا۔۔ سعد نے مسکرا کر جیکٹ پہنی اور باہر نکلا۔۔ رپورٹ کرنے کے بعد سعد اپنے کمرے کی جانب چل پڑا جبکہ ہادی سی او کے آفس کی جانب۔۔ ناک کر کے اجازت ملنے پر وہ اندر داخل ہوا۔۔ فائلز ساری کمانڈنٹ کے حوالے کیں۔ انہیں ساری تفصیلات بتا کر وہ کھڑا ہی رہا۔۔وہ اب انکی پرمیشن کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ پرمیشن دیں اور روم میں جا کر آرام کرے۔۔

"بیٹھو۔۔۔" انہوں نے فائلز ایک طرف رکھتے ہوئے ہادی سے کہا۔۔

"اٹس اوکے سر۔۔" وہ ہاتھ پیچھے باندھے کھڑا رہا۔۔

"پچھلے کچھ سالوں سے ہمارے کچھ آفیسرز جو سیکرٹ سروسز اور اسپیشل سروسز میں انڈر کور اس وقت ڈیوٹی پر ہیں انکے نام آئی ایس آئی کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچانے نہیں۔۔" انہوں نے اپنی بات کا آغاز کیا۔۔ ہادی انکی بات غور سے سن رہا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اس وقت ہماری یونٹ کے تیرہ آفیسرز ہیں جو انڈر کور ہیں۔ اور وہ سینسٹیو جگہوں پر ڈیوٹی انجام دے رہے ہیں۔۔اور باقی ان گنت آفیسرز ہیں جو اس وقت اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔۔ انکے نام اور انکی فائلز آئی ایس آئی کے ہیڈ کوارٹر میں جمع کروانی ہیں۔ یہ سب پہنچانا ایک بہت بڑا رسک بھی ہے کیونکہ ایک بار پہلے بھی جس آفیسر کو بھیجا گیا تھا وہ پہنچ تو گیا تھا مگر راستے میں اس پر کیے جانے والے اٹیک میں وہ اتنا شدید زخمی ہوا تھا کہ دو دن بعد وہ شہید ہو گیا تھا۔" وہ ایک پل کو رُکے تھے ۔۔

"میں نے اس کام کیلیے اپنے ایک آفیسر کو سلیکٹ کر لیا ہے۔۔" ہادی انہیں ہی دیکھ رہا تھا۔ گویا اب وہ اس آفیسر کا نام بتانے کو تھے۔۔

"میں نے لیفٹیننٹ سعد کو سلیکٹ کیا ہے۔۔" انکی اس بات پر ہادی نے ایک گہرا سانس بھرا۔۔

"ایک بھائی سے ہٹ کر ایک سینئیر کے طور پر بھی تم اسے دیکھو گے تو وہ اس کام کیلیے پرفیکٹ لگے گا تمہیں۔۔" ہادی جو خاموش کھڑا تھا فوراً بولا

"وہ یہ کر لے گا سر۔۔ یُو کین ٹرسٹ ہم۔" ہادی سنجیدہ تھا

"مجھے یقین ہے وہ کر لے گا مگر ۔۔ اصل مسلہ کچھ اور ہے۔ وہ فائلز ایک چپ میں سیو کر دی ہیں۔ اسے پہنچا دیا گیا ہے۔۔ مگر۔۔" ہادی نے انکی بات پر حیرت سے انہیں دیکھا۔۔ اگر وہ فائلز پہنچا دی تھیں تو پھر سعد کو کس لیے چُنا گیا ہے۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اصل میں ان میں سے کچھ آفیسرز کے نام لیک ہو چکے ہیں۔۔ اور ہمیں پتہ لگا ہے کہ وہ نام اور ان آفیسرز کی فائلز اگلے ہفتے کسی دوسری انٹیلی جنس ایجنسی کو فروخت کیے جائیں گے۔۔ وہ لوگ ان فائلز بھی ہتھیانا چاہتے ہیں اسلیے انہیں انتظار ہے کہ کب وہ فائلز ہینڈ اوور کرنے کیلیے کسی کو بھیجا جائے اور وہ اسے مار کر وہ فائلز ہتھیا لیں۔۔" وہ اسے پورے پلان کا حصہ بنا رہے تھے۔۔ کیونکہ کچھ کام تھا جو ہادی کے ذمے بھی تھا۔ سعد کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ یہ سوچ کر ہی اسکا دل ہول رہا تھا ۔۔ وہ اس وقت ایک بڑے بھائی کی طرح سوچ رہا تھا۔۔

"یہ ایک جال بچھایا جائے گا۔۔ اس ٹیم کو ٹریپ کرنے کیلیے جس کے پاس وہ فائلز ہیں۔ تا کہ وہ کسی کے بھی ہاتھ نہ لگیں۔۔ سعد کی پاس چِپ تو ہو گی۔ مگر اس میں سارا ڈیٹا نقلی ہو گا۔۔ سعد اسے لے کر جائے گا۔ وہ لوگ ضرور اسکے پیچھے جائیں گے۔۔ اور وہاں۔ وہاں تم ہو گے اور ساتھ سیکرٹ سروسز کا ایک آفیسر۔ اور تم دونوں اپنی ٹیم کے ساتھ ان کو اپروچ کرو گے اور ان کو چاہے گرفتار کر کے یا چاہے انکاؤنٹر کر کے۔۔ ان سے وہ فائلز لے کر آؤ گے۔۔۔" ہادی کی اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔ اس ساری صورتحال میں سب سے زیادہ خطرہ سعد کی جان کو تھا۔ ہادی جانتا تھا۔ مگر اسے اس بات کی تسلی بھی تھی کہ وہ سعد کے ساتھ نہ سہی پر اسکے آس پاس ضرور ہو گا۔۔

"اسکے لیے سعد کو اسلیے چنا گیا ہے کہ وہ آئی ایس آئی کا نہیں بلکہ پی ایم اے کا ایک ایسا آفیسر ہے جس کا سیکرٹ سروسز سے کوئی لنک نہیں ہے تو انہیں اس کھیل کے بارے میں شک نہیں ہو گا۔ اگر کوئی سیکرٹ ایجنٹ گیا تو وہ چوکنے ہو جائیں گے۔ جو ہمارے پلان کو خراب کر سکتا ہے۔۔" انہوں نے پوری تفصیل سے آگاہ

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"سعد سے میں صبح ملوں گا۔۔ یہ بھی ایک سیکرٹ ایکشن پلان ہے۔ صبح ایک انٹیلی جنس کا آفیسر آئے گا جو تمہارے ساتھ جائے گا۔ باقی کا پلان وہ تم دونوں کو سمجھا دے گا۔۔"
انہوں نے بات ختم کر کے ہادی کی طرف دیکھا وہ اب تک ہاتھ پیچھے باندھے کھڑا انکی بات سن رہا تھا

"تو تم تیار ہو جوان۔۔۔؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھ رہے تھے۔۔

"آلویز سر۔۔" وہ تابعداری سے بولا۔۔

"سعد کے بارے میں سوچ کر پریشان مت ہو۔ ایک بھائی کے بجائے ایک آفیسر کی طرح دیکھو اسے۔۔ میں نے اپنی عمر گزار دی ہے یہاں ایسے آفیسرز کی تربیت میں۔ مجھے ہیرے اور کوئلے کی پہچان ہے۔۔ سعد ہماری یونٹ کا وہ ہیرا ہے جس کی کوئی قیمت نہیں لگا سکتا اسکا جذبہ اسکا جنون میں جانتا ہوں۔ وہ ضرور کامیاب ہو گا۔۔ اور یہ سوچ کر پریشان مت ہو کہ اسے کچھ ہو جائے گا۔۔ ہم میں سے ہر ایک جب یہ وردی پہنتا ہے تو سمجھو وہ کفن لپیٹے کھڑا ہوتا ہے۔ اگر زندہ رہا تو غازی اور مر گیا تو شہید۔ یہ وردی ہی ہمارا کفن ہوتی ہے جب ہم یہ پہن لیتے ہیں تو ڈر اور خوف کو دل سے نکال پھینکتے ہیں۔۔ ہمیں جان سے زیادہ اس ملک کا اور ملک میں رہنے والوں کا خیال ہوتا ہے۔۔ اور سعد تو ایک جانباز آفیسر ہے۔ تم اسکی فکر مت کرو۔۔" کمانڈنٹ نے اسکا کندھا تھپکتے ہوئے کہا۔۔ ہادی کا سر فخر سے بلند ہوا تھا۔ سعد واقعی اسکا مان تھا اسے دل جیتنے کے ساتھ ساتھ میدان مارنے کا ہنر بھی آتا تھا۔ آج کمانڈنٹ کی رائے کے بعد وہ مان گیا تھا۔۔

"اب جاؤ اور ریسٹ کرو۔ صبح ملاقات ہوگی۔۔۔" انکے کہنے پر وہ باہر نکل آیا۔۔ دل میں جانے کیوں ایک ڈر بھی تھا۔ شاید ایک آفیسر کے ساتھ ساتھ ایک بھائی کا دل بھی ساتھ ہی دھڑک رہا تھا۔۔ وہ تھکاوٹ سے نڈھال کمرے میں آیا۔ مگر اب نیند اسکی آنکھوں سے غائب تھی۔۔ وہ ان سوچوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے سر جھٹک کر شاور لینے چلا گیا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تمہاری نظر میں محبت کیا ہے حیدر؟" دعا ٹیرس پر کھڑے ہو کر حیدر سے بات کر رہی تھی۔۔ کل اس نے چلے جانا تھا۔۔ پھر شادی کی لیو پر واپس آنا تھا۔۔ وہ شال لپیٹے کھڑی تھی۔۔

"محبت کے بہت سے روپ ہیں۔۔ ممتا، دوستی۔ بھائی ۔ بہن۔۔ اور سب سے بڑھ کر حب الوطنی۔۔" وہ اسکی طرف دیکھ کر چائے کا ایک گھونٹ بھرتے ہوئے کہہ رہا تھا

"نہیں۔ میں دوسری محبت کی بات کر رہی تھی۔۔ " وہ چہرہ جھکائے کہہ رہی تھی۔۔

"دوسری محبت۔۔۔ ۔۔ " وہ ہنسا تھا۔۔۔

"کبھی کبھی تم بالکل بچوں جیسی باتیں کرتی ہو ۔ بالکل سیدھی سی۔ میں کسی لڑکی سے اتنی سیدھی بات ایکس پکٹ نہیں کرتا۔۔ پسلی سے پیدا ہونے کی وجہ سے انکی باتیں بھی ٹیڑھی ہوتی ہیں۔۔" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

دعا نے خفگی سے اسے دیکھا پھر ہاتھ بڑھا کر اسکا کپ خود تھام لیا اور اپنا کپ اسے تھمایا۔۔

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔" وہ اسکے کپ سے گھونٹ بھرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"میرے نزدیک اس دوسری محبت کو بیان کرنے کیلیے ایک ہی لفظ کافی ہے اور وہ نکاح ہے۔۔" وہ اس نے بھی مسکرا کر اسکے کپ سے چائے کا گھونٹ بھرا تھا

جبکہ دُعا کی نظریں اسکے چہرے پر رُک گئی تھیں۔۔

"تمہیں پتہ ہے دُعا میں کہتا ہوں کہ جو محبت سچی ہوتی ہے۔ اور جو اللہ کے نزدیک پاکیزہ ہوتی ہے۔۔ اللہ اس محبت کو نکاح کے ذریعے مکمل کرتے ہیں۔۔ محبت میں رب کی رضا شامل ہو تو تکمیل ایک شرعی رشتے پر ہوتی ہے۔۔۔ " وہ سامنے آسمان کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

" ہماری محبت کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔۔؟" وہ ابھی بھی اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔

" ہم ۔۔۔ ہماری محبت۔۔ میں دعا کرتا ہوں وہ بھی اللہ کے نزدیک پاکیزہ ہو۔ اللہ ہماری محبت کی تکمیل بھی نکاح سے کرے۔۔ اور دیکھو۔۔ اللہ نے اسکی تکمیل کی بنیاد رکھ دی ہے۔۔اپنی محبت کی تکمیل کیلیے اللہ کے کُن کا انتظار سب کو رہتا ہے۔ پر ہماری محبت پر اللہ نے ہمارے لیے کُن کہہ دیا ہے۔۔ دیکھو تو۔۔ ہماری شادی ہونے جا رہی ہے۔۔"

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تم اب کب واپس آؤ گے۔۔؟" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

"شادی سے کچھ دن پہلے۔ شادی کی لیو لے کر۔۔" وہ کپ کی طرف دیکھ رہا تھا

"حیدر۔۔!" دعا نے پکارا۔۔

"جی۔۔" وہ اسکی طرف مڑا۔۔

"تم بہت اچھے ہو۔۔۔" وہ مسکرائی تھی۔

"کیا سچ میں۔۔۔؟ بتاؤ تو کتنا۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ایک قدم آگے بڑھا تھا۔۔ دعا کا چہرہ سُرخ ہوا تھا۔۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔ حیدر اسکی حالت دیکھ کو محظوظ ہوا تھا۔ اب وہ شرارت سے مسکرا رہا تھا۔۔ اس نے دعا کے قریب جھکتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر کپ پیچھے میز پر رکھا۔۔ دعا کی سانسیں تک رُک گئی تھیں۔۔

"کیا ہوا۔۔؟ میں تو بس پوچھ رہا تھا۔ یہ تمہارا چہرہ اتنا بلش کیوں کر رہا ہے؟۔۔ میں تو صرف کپ رکھ رہا تھا۔۔ تم نے کیا سمجھ لیا تھا۔ ہاں ؟

"تم بہت بُرے ہو حیدر۔۔" وہ چیخی تھی۔

ساتھ ہی حیدر کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔۔

"چلو۔۔۔ تمہیں گھر چھوڑ آتا ہوں۔۔ اس سے پہلے کہ تم میرے باتوں کے اور غلط مطلب اخذ کرو۔۔ استغفر اللہ۔۔۔ پتہ نہیں تم مجھے کیسا لڑکا سمجھتی ہو۔۔" وہ شرارت سے کہہ رہا تھا۔۔ دعا نے گھور کر اسے دیکھا۔ مگر اسکی نظروں سے کنفیوز ہو کر پھر نظریں جھکا لیں۔۔ اور اس کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر باہر کو چل دی۔۔

###...###...###...###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کمانڈنٹ کے آفس سے آنے کے بعد سعد اور ہادی صوفے پر بیٹھے تھے۔۔ دونوں اب تک خاموش تھے۔ سعد نے ایک لفظ تک نہ کہا تھا۔۔

"سعد!" ہادی کی آواز نے خاموشی کو توڑا

"جی بھائی۔۔" وہ اسکے طرف دیکھ رہا تھا

"کیا تم یہ کر لو گے۔۔؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا

"آپکو کیا لگتا ہے بھائی۔۔؟" وہ اُلٹا ہادی سے سوال کر رہا تھا۔۔

"مجھے تمہاری قابلیت پر کوئی شک نہیں ہے۔۔" وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔۔ سعد صوفے پر لیٹتے ہوئے سر ہادی کی گود میں رکھا۔۔

"تم لڑکیوں کی طرح کیوں بی ہیو کرتے ہو۔۔ میں کوئی تمہارا محبوب نہیں ہوں جسکی گود میں تم سر رکھ کر لیٹ رہے ہو۔۔ ہٹو۔۔" ہادی نے اسے پرے دھکیلا۔۔

"میں یہ کر لوں گا بھائی۔۔۔" سعد نے اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا۔ ہادی کے باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔ وہ اب سعد کو دیکھ رہا تھا جو سامنے آتشدان میں جلتی لکڑیوں کو دیکھ رہا تھا "جب بھی آپکو اور حیدر بھائی کو کسی مشن پر جاتے دیکھتا تھا۔۔ تو دُعا کرتا تھا کہ اللہ مجھے بھی ایسا موقع دے دیں۔ اور دیکھیں ۔۔۔ میری دُعا قبول ہو گئی۔۔ مجھے چُنا گیا ہے پُوری یونٹ میں سے۔۔ مجھے یہ کرنا ہی ہے بھائی۔۔" وہ کہہ رہا تھا۔۔

"ہم میں سے ہر ایک کسی بھی ایسے مشن پر جانے سے پہلے ایک خط لکھ کر جاتا ہے گھر والوں کیلیے کہ اگر وہ شہید ہو گیا تو اسکے الفاظ اور جذبات اسکے گھر والوں تک پہنچ جائیں۔۔ میں سوچ رہا ہوں میں کیا لکھوں۔۔" وہ اب بھی سنجیدہ تھا۔ ہادی کے دل کو کچھ ہوا تھا

"یہ لکھوں کہ سب مجھے یاد رکھنا۔۔۔ وہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ سعد چیز ہی ایسی ہے کہ اسکے کہے بغیر بھی لوگ اسے یاد رکھیں گے۔۔ ماہی آپی کیلیے کیا لکھوں کہ اپنا خیال رکھنا۔۔ مگر آپ اسکے ساتھ ہونگے انکا خیال رکھنے کیلیے۔۔ مجھے وہ لکھنے یا کہنے کی ضرورت نہیں۔ مما کا خیال بھی آپ رکھیں گے۔۔ اور پاپا۔۔۔" وہ رکا تھا

Shansa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"پاپا نہیں کے دیکھو۔۔۔ نالائق نہیں کا۔" وہ ہنسا تھا۔

"سعد!" ہادی نے اسے روکنا چاہا۔۔

"میں خط نہیں لکھ سکوں گا بھائی اسلیے سب آپکو بتا رہا ہوں۔۔" وہ مسکرایا تھا۔ زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی اسکی۔

"پاپا ایک ملٹری پرسن ہیں۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے کئی آفیسرز کے شہید ہونے پر اپنے ہاتھوں سے پرچم انکے ورثاء کو تھمایا ہے۔۔ وہ سمجھ جائیں گے کہ میں کامیاب ٹھہرا۔۔۔ اور آپ اور حیدر بھائی۔۔" سنجیدگی یک دم کہیں غائب ہوئی تھی۔۔ شرارت چہرے پر رقص کرنے لگی تھی۔۔

"آپ دونوں ۔۔۔ ارے واہ۔ آپ دونوں میری ساری فیورٹ چیزیں مجھے لا دیں۔ کیونکہ اگر میں شہید ہو گیا تو دونوں کو دکھ ہو گا اور بعد میں خود کو کوسیں گے۔۔ کہ کیوں سعد کی بات نہ مانی۔۔" ہادی مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"سارے ایموشنل سین کا بیڑا غرق کر دیا تم نے سعد۔۔۔"

"میں اس سے زیادہ دیر کیلیے سیریس نہیں ہو سکتا بھائی۔۔۔" وہ شرارت سے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔

"ہاں۔ اتنا تو اندازہ ہے مجھے۔۔" ہادی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

"تو چلیں۔ جیکٹ دلائیں مجھے چل کر۔۔ مجھے گھر جانا ہے۔۔ پھر واپس آ کر سب تیاری بھی کرنی ہے۔۔اور مجھے پیسے بھی نہیں دیے آپ نے۔۔" سعد جلدی سے جوتے پہنتے ہوئے بولا

"کوئی موقع جانے نہ دینا تم فائدہ اٹھانے کا۔۔اور پیسے تم اپنے کیا جہیز اکٹھا کرنے کیلیے رکھ رہے ہو۔۔" ہادی نے اسے شرم دلانی چاہی۔۔

"زندگی کا مزہ۔ پاپا اور بھائی کے پیسے اڑانے ۔۔ ماما کے ہاتھ کا کھانا کھانے اور حیدر بھائی کی ٹانگ کھینچنے میں ہے۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا تھا۔" اور اپنے پیسے ڈونیٹ کرنے میں بھی۔۔" وہ اٹھ کر دروازے کے پاس پہنچا

"چلو۔۔ دلا دیتا ہوں جیکٹ۔۔" ہادی بھی اٹھ کر دروازے کی جانب بڑھا تھا سعد ہنستے ہوئے چل دیا۔۔

###...###...###...

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی ، حیدر اور سعد اس وقت حیدر کے گھر میں موجود تھے۔۔ جانے سے پہلے وہ ایک دن کیلیے گھر آئے تھے اور اب وہ گھر میں موجود تھے۔۔ سعد بیگ کھول کر ساری چیزیں انہیں دکھا رہا تھا۔۔۔

"حیدر بھائی ! یہ واچ آپکے لیے لی میں نے اور یہ آپکا پرفیوم۔۔" سعد حیدر کو وہ چیزیں تھماتے ہوئے بولا۔۔

"صرف جیکٹ لینے کی بات ہوئی تھی سعد اور تم نے شادی کی ساری شاپنگ کر لی۔" ہادی اسے گھورتے ہوئے بولا تھا جس نے جیکٹ کے بہانے اسے مارکیٹ لے جا کر اسکے پیسوں سے کپڑوں سے لے کر کف لنکس تک ہر چیز خرید لی تھی۔۔

"بھائی! وہ چھوٹا بھائی ہی کیا جس نے بڑے بھائی کے پیسوں پر عیش ہی نہ کی ہو۔۔" وہ لا پروائی سے بولتے ہوئے پھر حیدر کو چیزیں دکھانے لگا۔۔

"جوتے رہ گئے ہیں اور ٹائی۔۔ اور وہ آپ لا کر دیں گے مجھے۔۔ باقی ایک پرفیوم بھی آپ نے مجھے لا کر دینا ہے۔۔ اور ۔۔۔" وہ حیدر سے کہہ رہا تھا اور اب مزید سوچ رہا تھا کہ اسے کیا چاہیے اور۔۔

"اور تمہارے جھمکے اور پائل بھی لا دیتا ہوں ناں۔۔۔" حیدر نے طنز کرتے ہوئے کہا۔۔

"نہیں وہ آپ بعد میں لا دیجیے گا ۔۔جب شادی کے بعد مجھے اپنی وائف کو گفٹ کرنے ہوں گے۔۔" وہ بھی ڈھٹائی کی انتہا پر تھا۔

"یعنی تم نے قسم کھا رکھی ہے ساری زندگی ہمارے پیسوں پر عیش کرنے کی۔۔ بیوی کو گفٹ بھی ہمارے پیسوں کا دو گے۔۔" حیدر آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہا تھا

"میرے پیسے آپ دونوں رکھ لیجیے گا۔ مگر آپ دونوں کے پیسے خرچ کرنے میں جو مزہ آتا ہے ناں بھائی۔ وہ کسی چیز میں نہیں ہے۔۔" وہ دانت نکالتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

”ویسے اگر میں شہید ہو گیا تو ۔۔۔ سب سے زیادہ کس بات پر مس کریں گے مجھے آپ دونوں۔۔؟“ سعد نے پھر سے انہیں ایموشنل کرنا چاہا۔۔

”پےَ (pay) ملنے پر۔۔“ ہادی اور حیدر اسکا پلان جان کر یک زبان ہو کر بولے تھے۔۔ ساتھ ہی دونوں کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔

”مت کریں احساس ابھی۔۔ میرے مرنے کی بعد آپکو احساس ہو گا۔ دیکھ لینا۔۔“ سعد نے چہرے پر اداسی سجائے اداکاری کی انتہا کرتے ہوئے کہا

”نیک لوگ جلدی مرتے ہیں۔ تم ٹینشن مت لو سعد۔ ٹینشن مجھے ہونی چاہیے۔۔“ حیدر نے اسکا کندھا تھپکتے ہوئے اسے اسکے الفاظ لوٹائے تھے۔۔

”میری کونسی بات سب سے زیادہ مس کرگے اگر میں شہید ہو گیا تو۔۔؟“ ہادی نے اب دونوں سے سوال کیا تھا۔۔

”پنشمنٹ ملنے پر ۔۔ اور۔۔۔۔۔ اور جب پیسے نہیں ہوں گے میرے پاس۔۔۔“ سعد نے ہادی کی اپنے اور حیدر کو ایموشنل کرنے کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے کہا

”مرو تم تو۔۔۔“ ہادی نے کُشن اٹھا کر اسے مارا تھا۔۔۔

”تم بتاؤ حیدر“ وہ حیدر کی جانب مُڑا تھا

”میری زندگی کی ہر اچھی یاد تمہارے ساتھ جُڑی ہے۔ اور ہر بُرے وقت میں تمہارا ساتھ میرا حوصلہ بڑھاتا ہے۔ تمہاری دوستی اور سعد کی محبت سے میری زندگی مکمل ہے ۔ کوئی مجھ سے پوچھے کہ دوستی کیا ہے۔ تو میں کہوں گا دوستی تمہارا اور سعد کا ساتھ ہے۔ تم دونوں کا پیار۔۔ زندگی کی ہر سانس پر تمہاری یاد آئے گی“ حیدر نے آگے بڑھ کر ہادی کو گلے لگایا تھا

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"جا تو میں رہا ہوں اور ایموشنل آپ دونوں ہو رہے ہیں۔۔ نیولی ویڈ کپل کی طرح آپ دونوں کو بس رومینس کرنے کا موقع چاہیے ہوتا ہے۔۔ سعد کی بات پر دونوں جھٹ سے الگ ہوئے تھے۔۔

"تم کبھی کبھی حد کر دیتے ہو سعد۔۔" ہادی نے اسے گھورا۔۔

"اب بتاؤ تم دونوں کہ اگر میں شہید ہو گیا تو تم کس بات پر یاد کرو گے۔۔؟" اب کے حیدر نے ان دونوں سے پوچھا۔۔

"ہر بات پر یاد آؤ گے۔ ہر لمحہ۔ میں نے کبھی زندگی کو تمہارے بغیر سوچا ہی نہیں ہے۔۔ تمہاری دوستی میری زندگی کا ایک سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔۔۔ کیونکہ تم خاص ہو حیدر۔ بہت خاص۔ دوست بھی۔ بھائی بھی۔ ہمراز بھی۔۔ سب کچھ۔ میری زندگی تمہارے بغیر نامکمل ہے۔" ہادی نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔۔

"آپ دونوں کی بیویاں کیا سوچیں گی مستقبل قریب میں آپکی شادی کے بعد جب آپ ان سے زیادہ ایک دوسرے سے پیار کا اظہار کریں گے۔۔" سعد افسوس سے کہہ رہا تھا

"باتیں مت بناؤ اور بتاؤ تم کب یاد کرو گے۔۔؟" ماحول کچھ ایموشنل ہو گیا تھا۔ سعد کو اس بات کا شدت سے احساس ہوا

"جب جب کسی تھالی میں پڑے بینگن کو دیکھوں گا تب تب مجھے آپکی یاد آئے گی۔۔" سعد نے سنجیدگی سے کہا۔ اسکی اس بات پر دونوں نے ناسمجھی سے اسے دیکھا

"تھالی کا بینگن ہیں ناں یہ اسلیے۔۔" سارے ایموشنل پن کا ستیاناس کر کے رکھ دیا تھا سعد نے۔۔ سعد نے اپنی بات کی وضاحت دے کر باہر کی جانب بھاگنا چاہا۔۔ جبکہ سامنے کھڑے ہادی نے اسے پکڑ کر حیدر کی طرف دھکیلا تھا جو اسے پکڑنے کو بھاگ رہا تھا اور اگلے ہی پل سعد زمین پر تھا اور حیدر نے اسکی گردن دبوچ رکھی تھی۔۔ ہادی دور کھڑا ہنس رہا تھا۔۔

###...###...###...###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ماہی!"۔۔

ماہین دعا کے جانے کے بعد اپنے کمرے میں جانے کو تھی جب حیدر نے اسے پکارا۔ ماہین مڑ کر دیکھنے کے بعد اسکے سامنے صوفے پر آ کر بیٹھی تھی۔۔

"جی بھائی۔۔" ماہین اسکی جانب دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی

"شاپنگ ہو گئی ساری؟" وہ ماہین سے پوچھ رہا تھا۔۔

"جی بھائی۔۔ بس وہ نکاح کا ڈریس۔۔" وہ رکی تھی۔۔

"ہاں وہ ہادی نے کہا ہے۔ صبح ہم چلیں گے۔ وہ لے لیں گے۔۔ اور کچھ؟" وہ پھر پوچھ رہا تھا۔۔

ماہین نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"تم خوش ہو ماہی۔؟ میں نے تمہارے لیے ہادی کو سلیکٹ کیا۔ تمہیں اعتراض تو نہیں۔۔؟" وہ پوچھ رہا تھا۔۔

"بھائی۔۔! آپ اگر ہادی کے بجائے کسی اور کو بھی میرے لیے چنتے تو مجھے اعتراض نہ ہوتا۔۔۔" وہ مسکرا کر کہہ رہی تھی

"یہاں آ کر بیٹھو۔۔" حیدر نے اسے بلایا۔ وہ اسکے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔ حیدر نے بازو اسکے گرد پھیلا کر اسے ساتھ لگایا

"یقین نہیں آتا کہ تم اتنی بڑی ہو گئی ہو کہ شادی کر کے ہم سے دور چلی جاؤ گی۔۔ ابھی کل کی بات لگتی ہے جب دو پونیاں بنائے میرے آگے پیچھے گھومتی تھی سارا دن ۔۔ اور موقع ڈھونڈتی تھی مجھے پاپا سے ڈانٹ پڑوانے کا" وہ اسکا سر تھپکتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

"پاپا ہوتے تو کتنا اچھا ہوتا نا بھائی۔۔" وہ اداسی سے کہہ رہی تھی۔۔

"میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ تمہیں کبھی انکی کمی محسوس نہ ہونے دوں۔۔ پھر بھی اگر کوئی کمی رہی ہو تو اسکے لیے سوری۔۔"

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"آپ نے ایک بھائی، ایک باپ اور ایک دوست بن کر میری پرورش کی ہے بھائی۔۔ مجھے کسی کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔ سوری مت بولیں آپ۔۔" وہ آنکھوں میں آتے آنسوؤں کو اندر دھکیلتے ہوئے بولی۔۔

"تھینک یو بھائی۔۔" وہ کچھ دیر بعد بولی

"وہ کس لیے۔۔؟" حیدر نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھتے پوچھا

" تھینک یو۔۔ ہر چیز کیلیے۔ پاپا کی شہادت کے بعد مما کو سنبھالنے کیلیے۔۔ میرے لیے ایک بھائی سے بڑھ کر ایک باپ کی طرح محبت کرنے کیلیے۔۔ ایک دوست بن کر رہنے کیلیے۔۔" وہ رکی تھی۔۔ آنسو اسکی آنکھوں سے چھلک گئے تھے۔۔

" ایک بڑے بھائی کا ہر فرض پورا کرنے کیلیے۔۔ اتنی ینگ ایج میں میری اور مما کی ذمہ داری اپنے سر لے کر ہمارا خیال رکھنے کیلیے۔۔ اپنی زندگی کے ٹین ایج کے دن انجوئے کرنے کی بجائے ہماری فکر میں گزارنے کیلیے۔۔ آرمی میں جا کر پاپا کی خواہش پوری کرنے کیلیے۔۔ اور مجھ سے اتنی محبت کرنے کیلیے بھی۔۔۔ اور بھی سب باتوں کیلیے۔ جو جو کچھ آپ نے کیا ہے بھائی۔ اس سب کیلیے تھینکس۔۔"

" اسکے لیے تھینکس کہنے کی ضرورت نہیں ہے گڑیا۔۔" حیدر نے اسکے آنسو پونچھے تھے

" یہ سب میرا فرض تھا جو میں پورا کر رہا تھا۔۔ تمہیں اور مما کو پاپا میرے ذمے داری اور میرے بھرا سے چھوڑ کر گئے تھے۔ انکی آنکھوں میں سکون تھا۔ ہاسپٹل میں مرنے سے چند لمحے پہلے انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ حیدر میں تم سے یہ نہیں کہوں گا کہ تم ماہین کا اور اپنی ماں کا خیال رکھو۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم سب سنبھال لو گے۔۔ تم انکا خیال رکھو گے۔۔۔ " وہ ایک پل کو رکا تھا۔ اسکا گلا رندھ رہا تھا اپنے باپ کے آخری الفاظ یاد کر کے۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"یہ صرف الفاظ نہیں تھے۔ ایک باپ کا مان تھا اپنے بیٹے پر۔ ایک باپ کا بھروسہ تھا اپنے بیٹے پر۔ ایک ذمہ داری تھی جو وہ مجھے دے کر گئے تھے۔ میں وہ پوری کر رہا ہوں۔ انکا مان رکھ رہا ہوں۔ اور تم۔۔۔ تم تو گڑیا ہو میری ماہی۔۔ میری زندگی کی رونق۔ میں تمہارا ہاتھ اپنی زندگی میں موجود سب سے قابلِ بھروسہ انسان کے ہاتھ میں دے رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے ہادی تمہیں بہت خوش رکھے گا۔۔" وہ اسکا سر تھپک رہا تھا۔۔

"میں دعا کرتی ہوں۔ آپ بھی دُعا کے ساتھ خوش رہیں۔ اپنی زندگی جئیں۔ انجوئے کریں۔۔" وہ نم آنکھوں سے مسکرا کر کہہ رہی تھی

"انشا اللہ۔۔ بس تم ہر خوف کو دل سے نکال دو۔۔ اب تم ایک آرمی آفیسر سے شادی کرنے جا رہی ہو۔۔ تمہیں خود کو مضبوط کرنا ہے ماہی۔۔ اپنی کمزوریوں کو خود پر حاوی مت ہونے دو۔۔ اپنے خوف پر قابو پاؤ۔۔ اسے تم پر قابو پانے مت دو۔ تم ہادی کو خوش رکھنا۔ وہ ایک اچھا دوست اور اچھا ساتھ ثابت ہو گا تمہارے لیے۔۔۔ کبھی کچھ غلط فہمی دل میں آئے بھی تو بس اتنا یاد رکھنا کہ ہادی کو میں نے تمہارے لیے چنا ہے۔۔ اور ماہی میں تمہارے لیے کبھی غلط نہیں سوچوں گا۔ تمہیں بھروسہ ہے ناں مجھ پر۔۔ ؟" وہ اسے سمجھانے کے بعد اب پوچھ رہا تھا

"جی بھائی۔۔۔" وہ مسکرا کر اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔

"میری دُعا ہے تم اور ہادی ایک دوسرے کے ساتھ ہمیشہ خوش رہو۔۔" وہ دل سے دُعا دے رہا تھا

"امین۔" ماہین نے دل سے کہا۔

"چلو اب سو جاؤ جا کر۔۔۔ رات کافی ہو چکی ہے۔۔" حیدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

حیدر نے اٹھتے ساتھ ہی ہادی کی کال ریسیو کی۔۔ اور پہلے کال نہ ریسیو کرنے کی وضاحت بھی دی۔" میں ماہی سے بات کر رہا تھا۔۔اسے سمجھا رہا تھا کہ وہ ڈر کو دل میں جگہ نہ دے۔۔ میں اسکا خوف ختم کرنا چاہ رہا تھا۔۔" وہ ہادی سے کہہ رہا تھا

"ماہی بہت بہادر ہے حیدر۔ وہ خوف کو خود پر قابو پانے نہیں دے گی۔" ہادی نے مسکرا کر کہا تھا۔۔

"اچھا۔۔میں دیکھوں تو ذرا۔۔۔" حیدر ہنسا تھا۔۔

"ماہی!"

ماہین دروازے کے قریب پہنچی تھی جب حیدر نے اسے پھر پکارا۔۔

"جی بھائی۔۔" وہ آنسو پونچھتے ہوئے پلٹی تھی۔۔

"بلی۔۔۔" وہ چیخا تھا اور ساتھ ہی ماہین کی چیخیں بھی بلند ہوئی تھیں۔۔ اور پھر حیدر کے قہقہوں کی آواز پر اسکی چیخ تھمی تھی

"ہادی کہہ رہا تھا تم بہت بہادر ہو۔۔ تو میں صرف کنفرم کر رہا تھا کہ کیا وہ ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔" یہ کہتے ساتھ ہی وہ کمرے کی طرف بھاگا تھا جبکہ ماہین کانپتی ٹانگیں لے کر وہیں کھڑی تھی اور ان دونوں کو کوس رہی تھی۔۔ کمرے کے اندر سے اب حیدر کے قہقہے باہر تک سنائی دے رہے تھے۔۔۔

###...###...###...###

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر دُعا کی کال آنے پر جاگا تھا۔۔ اور اب وہ تیار ہو رہا تھا جب سعد آ دھمکا تھا۔۔

"بڑے زوروں شوروں سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔۔ خیریت؟" وہ مشکوک انداز میں حیدر کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"کہیں بھاگ کر شادی کرنے کا رادہ تو نہیں ہے؟ ارے دو مہینے بھی نہیں رہ گئے بھائی اور آپ کو اتنی جلدی ہے۔۔" وہ اپنی شرارت بھری آنکھوں کو پھیلاتے ہوئے بولا۔۔

"میں دُعا، ہادی اور ماہی کے ساتھ شاپنگ کیلیے جا رہا ہوں۔۔ اسلیے تیار ہو رہا تھا۔۔" حیدر اسکی فر فر چلتی زبان کو دیکھ کر زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہو۔۔۔ تبھی اتنا سج سنور کر جا رہے ہیں۔۔۔ اور مجھے بتایا بھی نہیں آپ دونوں نے۔۔۔ کتنے کوئی مطلبی اور خود غرض ہیں آپ دونوں۔۔۔ کیا ہی اچھا ہو اگر آپکی ہونے والی بیگم آج نہ آئیں۔۔۔ اور آپ انکی بجائے مجھے شاپنگ کرائیں" وہ مزے سے بولا۔ جبکہ حیدر نے ہاتھ میں پکڑا پرفیوم تاک کر اسے مارنا چاہا۔۔ پھر ٹوٹنے کے ڈر سے ہاتھ روک لیا۔۔ سعد جو ہاتھ چہرے کے آگے رکھ کر خود کو بچانے کی تگ و دو میں تھا مسکرانے لگا

"مجھے پتا ہے آپ مجھے نہیں مار سکتے۔۔" وہ شرارت بھرے لہجے میں بولا

"میں تمہاری منحوس شکل دیکھ کر نہیں رُکا۔۔ بلکہ پرفیوم کی قیمت دیکھ کر رُکا ہوں کہ ٹوٹ گیا تو نقصان میرا ہو گا۔۔" وہ دوبدو بولا۔۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"دیکھنا ایک دن ایسا آئے گا جب آپ اور ہادی بھائی مجھے یاد کریں گے۔۔ کہ کاش ایسا ہو جائے کہیں سے سعد آجائے ہمیں ستائے۔۔ اپنی شرارتوں سے ہماری زندگی حرام کرے۔۔ اور ہمیں مسکرانے پر مجبور کر دے۔۔ مگر میں نہیں آؤں گا۔۔ تب آپکو قدر ہو گی میری۔۔" وہ ایموشنل ہونے اور کرنے کی بھرپور اداکاری کر رہا تھا جبکہ حیدر کا بالوں میں برش چلاتا ہاتھ تھم گیا تھا۔۔۔

" اللہ نہ کرے۔۔" اس نے دل میں کہا۔۔

" ہزاروں آفیسرز ایسے مشن پر جاتے ہیں۔ تم کوئی نرالے نہیں ہو۔۔ اور تم تو ہر بات میں یہ ظاہر کر رہے ہو جیسے تمہیں یقین ہو تم نے شہید ہونا ہے۔۔ مشن ناکام بنانے کا ارادہ ہے تو پہلے ہی بتا دو تاکہ کسی اور کو بھیج دیں۔۔" حیدر اسکی ان باتوں سے توجہ ہٹانے کیلیے اسے ڈپٹ کر بولا۔۔

" ایک تو آپ دونوں آج کل ایموشنل بھی نہیں ہوتے۔۔۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔

" میرا مشن کبھی ناکام نہیں ہو گا۔۔ دیکھ لینا آپ۔ اور رہی بات شہید ہونے کی تو دعا تو ہر ملٹری پرسن کی یہی ہوتی کہ وہ شہادت کا رتبہ پائے۔۔۔" سعد نے اپنی بات کی وضاحت دی۔۔۔

حیدر نے کچھ کہنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ اسکا موبائل بج اٹھا۔۔۔ دعا کی کال تھی۔۔ وہ کال ریسیو کر کے بات کرنے لگا جبکہ سعد سائیڈ ٹیبل پر پڑی تصویر دیکھنے لگا۔۔ وہ ان تینوں کی تصویر تھی۔۔ جب سعد کی پاسنگ آوٹ پریڈ تھی اور ہادی اور حیدر یونیفارم میں ملبوس اسکے ساتھ کھڑے تھے۔ وہ لمحہ واقعی قیمتی تھا جسے کیمرے کی آنکھ میں قید کر کے اسے امر کر دیا تھا۔۔ دراز کھول کر اس نے البم نکالا۔۔ اس میں اسکی، ہادی اور حیدر کی ایسی سینکڑوں تصویریں تھیں۔۔ کسی تصویر میں وہ سعد کی گردن دبوچے اسے مار رہے تھے۔ کسی تصویر میں سعد انکے کندھے پر سوار تھا۔ ہادی اور حیدر کی بھی ایسی کئی تصویریں تھی ساتھ۔ وہ تصویریں دیکھنے میں مگن تھا تبھی کمر پر ہاتھ رکھ کر چلاتے ہوئے اور ہائے ہائے کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔ سامنے حیدر خونخوار تیور لیے کھڑا تھا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"منہ کھولو اپنا۔۔ منہ کھولو۔۔" سعد نے ایک نظر پاس پڑی پرفیوم کی بوتل کو دیکھا جو حیدر نے اسے ماری تھی اور پھر حیدر کو دیکھا جو ایک عجیب فرمائش کر رہا تھا۔۔

" دیکھیے حیدر بھائی ۔۔ آپ مجھے اکیلا جان کر ایسا ویسا کچھ کرنے کا نہ سوچیں۔۔ میں انتہائی شریف بندہ ہوں۔ اور ٹریننگ بھی ابھی کچھ ٹائم پہلے ہی کی ہے۔ مقابلہ بھی کر سکتا ہوں۔۔" وہ اداکاری کی انتہا پر تھا

"کمینے انسان۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی تمہاری زبان کالی ہے۔۔ تم جو منحوس باتیں کہتے ہو وہ ہو جاتی ہیں۔۔" وہ غصے سے بولا تھا۔۔ سعد نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

" دُعا نے کال کی ہے کہ اسکا پریکٹیکل ہے آج کالج میں اور ۔۔اور وہ نہیں جا رہی۔۔" سعد نے ایک نظر اسکے سجے سنورے انداز کو دیکھا پھر اسکی بات پر غور کیا اور پھر گردن پیچھے کو گرائے ہنستا چلا گیا۔۔

"یعنی کہ اب میں کھل کو شاپنگ کر سکتا ہوں۔ پہلے تو آپکی ہونے والی بیگم صاحبہ کے سامنے مجھے ہاتھ ہولا رکھنا پڑتا۔ مگر اب تو۔۔۔" وہ مزے لے کر بولا۔۔

" مجھے پتا تھا۔۔ تم ایسی ہی کوئی پلاننگ کر کے آئے ہو تبھی صبح ہادی نے مجھے کال کر کے کہا تھا کہ اپنی جیب کا خیال رکھنا آج۔۔تم یہاں اسی لیے آئے تھے ۔ جانتا ہوں میں" وہ چڑ کر بولا۔

" ارے جایئے جایئے۔۔ آپ سے ملنے کون آیا تھا۔۔ میں تو اپنی بھابھی کو پک کرنے آیا تھا۔ وہ تو بعد میں پتہ لگا کہ انکے ایک عدد بھائی کو بھی ساتھ لے کر جانا ہے۔۔" وہ ہاتھ ہلا ہلا کر وضاحت دے رہا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ویسے۔۔۔۔۔۔" سعد ایک پل کو رکا۔۔

"بھائی نے آپکو وارن تو کر دیا تھا۔ پھر بھی آپ سمجھ نہ سکے۔۔۔" وہ شرارت بھرے انداز میں بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

حیدر نے آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا۔۔ اسکے تاثرات جانچنے چاہے۔۔ مگر جب تک وہ اندازہ لگا پاتا سعد دروازے تک پہنچ گیا تھا۔۔

" اصل میں وہ آپکو جیب اسلیے بچانے کا کہہ رہے تھے۔۔" اس نے ہاتھ میں پکڑا حیدر کا ڈیبٹ کارڈ لہراتے ہوئے کہا

" سعد میرا کارڈ۔۔۔" وہ باہر کی جانب لپکا تھا مگر سعد اس سے پہلے ہی بھاگ کر باہر کو نکلا تھا۔۔

"ارے واہ۔۔ ماہی آپی۔۔! اتنی اچھی لگ رہی ہیں آپ۔ " سعد نے لاؤنج میں ماہین کو داخل ہوتے دیکھ کر کہا

"تم صبح صبح یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟" ماہین نے اسے گھر میں دیکھ کر حیرت سے کہا

"پرانے زمانے کی سگھڑ لڑکیاں اپنے سسرال سے کسی کے آنے پر اسکی مہمان نوازی کرنے میں مصروف ہو جاتی تھیں۔ اور ایک یہ ہیں کہ ہمیں دیکھ کر پوچھتی ہیں کہ کیوں آئے ہو۔ کیا زمانہ آ گیا ہے۔۔" سعد نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا

" تم میرے بھائی ہو۔۔ سسرال والوں میں شامل ہونے کی ناکام کوشش مت کرو۔۔" ماہین نے اسے ڈپٹا۔۔

" بھائی کو چائے پینے کا دل کر رہا ہے۔۔ بنا دیں گی۔۔۔" وہ لجاجت سے بولا

"ہادی بھی آئے ہیں۔۔؟ چائے میں بنا کر لے آتی ہوں۔۔"

" چچ چچ چچ۔۔۔ " سعد نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا

" میرے بھائی کو چائے نہیں چاہیے۔۔ آپکے بھائی یعنی کہ مجھے چائے چاہیے۔۔" اس نے ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین کا چہرہ خفت سے سرخ ہوا تھا۔۔

"او مائی گاڈ۔۔ آپ شرما رہی ہیں۔۔۔؟" سعد اسکے چہرے پر بکھرتے رنگ دیکھ کر حیرت سے بولا۔۔

"ماہی آپی۔ ایک منٹ۔" سعد نے فوراً موبائل نکال کر اسکی ایک تصویر اتاری۔۔

"تم ہمیشہ یہی کام کرنا بس۔۔" ماہین نے اسے تصویر بناتے دیکھ کر ڈپٹا

"میں خوبصورت لمحوں کو روک نہیں سکتا مگر میں انہیں کیمرے کی آنکھ سے محفوظ کر کے انہیں قید کر لیتا ہوں۔۔ اور یہ تصویر تو بڑے کام کی ہے۔۔ آپکو نہیں پتہ۔۔" سعد مسکراتے ہوئے بولا

"کیا مطلب۔۔؟" ماہین نے حیرت سے پوچھا

"مطلب یہ کہ پلیز مجھے چائے بنا کر لا دیں۔ حیدر بھائی کا کارڈ چھپانے کے چکر میں بنا ناشتہ کیے آ گیا ہوں۔۔" سعد نے اسکے سوالوں کو بریک لگاتے ہوئے دہائی دی۔۔ ماہین چائے بنانے کو چل دی جبکہ سعد نے شرارت سے مسکراتے ہوئے موبائل سامنے کیا اور ہادی کے نمبر پر ایک میسج سینڈ کیا۔۔ ہادی صوفے پر بیٹھا پیروں پر جھکا جوتے پہن رہا تھا جب موبائل پر ہونے والی بیپ نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔ سعد کا میسج تھا۔۔

"صبح صبح کسی کے چہرے پر آپکے نام سے آنے والے رنگوں کو قید کیا جا چکا ہے۔۔ نظر اتنا پیارا ہے کہ آپ آج ہی نکاح کرنے کا بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہیے دیکھنا چاہیں گے۔۔"

ہادی نے ایک لمحے کی تاخیر کیے بغیر "یس" ٹائپ کیا مگر اسے سینڈ کرنے سے پہلے وہ رُکا۔۔ اسکے کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی۔۔

"اسکی کیا قیمت ادا کرنی پڑے گی مجھے؟" ہادی نے میسج بھیجا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"زیادہ کچھ نہیں بس ایک عدد شرٹ لے دیجیے گا۔۔ میں بہت رحم دل ہوں اسلیے زیادہ کچھ نہیں مانگوں گا کیونکہ اس وقت میرے ہاتھ میں حیدر بھائی کا جو کارڈ ہے وہ لاکھوں کی مالیت کا ہے۔۔"

ہادی اسے میسج پر زچ ہوا تھا

"ڈن۔۔" ہادی نے مجبوراً ہامی بھری۔

اگلے ہی پل اسکرین پر ماہین کی تصویر ابھری تھی۔۔

ہادی مبہوت سا ہو کر اسے دیکھے گیا۔۔ اسکے چہرے پر بکھرے رنگ اور معصومیت اسے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت بنا رہے تھے۔۔۔

ماہین چائے لے کر آئی تو سعد نے مسکراہٹ دباتے ہوئے چائے کا کپ تھاما۔ "جیسے آپ ابھی شرما رہی تھیں۔۔ کیا ساری لڑکیاں ایسے ہی شرماتی رہتی ہیں۔؟" سعد اب اس سے پوچھ رہا تھا

"کیوں تمہیں کیا لگتا ہے صرف میں ہی شرماتی ہوں۔۔؟" وہ سعد کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

" نہیں میرا واسطہ ملٹری فیملیز کی زیادہ تر بولڈ لڑکیوں سے پڑا ہے۔ ایسے کسی کو شرماتے کبھی دیکھا نہیں۔۔" وہ اپنا تجربہ بتا رہا تھا

"لڑکیاں سبھی ایک جیسی ہوتی ہیں۔۔ تم نے ان سے نارمل کوئی بات کی ہوگی جس پر وہ بولڈ انداز میں بات کرتی ہیں۔۔"

" ان شارٹ کہ پیا جی کے نام پر سبھی لڑکیوں کے چہروں پر ایسے رنگ بکھر جاتے ہیں۔۔۔" سعد شرارت سے بولا تھا

ماہین نے صرف مسکرانے پر ہی اکتفا کیا تھا

"کیا ہی مزہ آئے کہ انکے چہرے پر بکھرتے رنگ انکے پیا جی بھی دیکھ لیں۔۔" سعد شرارت بھرے لہجے میں بولا تھا

"کیا مطلب؟" اس نے سعد سے پوچھا

سعد نے موبائل کی اسکرین سامنے کو لہرائی جہاں اسکی تصویر ہادی کو بھیجی گئی تھی۔۔

ماہین کا چہرہ ایک بار پھر روشن ہوا تھا جبکہ اسکی اس حالت پر سعد کا قہقہہ بے ساختہ تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"سعد اب تم بچو میرے ہاتھوں سے۔۔" وہ سعد کے پیچھے بھاگی تھی۔ سعد لاؤنج سے باہر کی جانب بھاگا تھا ماہین اسکے پیچھے تھی۔ سعد نے باہر نکلتے ہی زور سے لاؤنج کا دروازہ بند کیا تھا۔۔ماہین نے قریب پہنچ کر جیسے ہی دروازہ کھول کر باہر نکلنا چاہا۔ اندر داخل ہوتے ہادی سے ٹکرائی تھی۔۔

ہادی جو پیچھے مڑ کر گیٹ کی جانب بھاگتے سعد کو دیکھ رہا تھا ماہین کے ٹکرانے پر سامنے کو مڑا اور اسکا ہاتھ تھام کر اسے گرنے سے بچایا

"اسلام علیکم۔۔! استقبال کا یہ انداز کافی الگ ہے۔ مگر شادی کے بعد ہی یہ ذیادہ سوٹ کرے گا۔۔" ہادی سے ٹکرانے پر وہ جو بوکھلا کر سیدھی ہوئی تھی۔ اس نے ہادی کے سلام کا جواب دینا ہی چاہا تھا کہ اسکے اگلے الفاظ نے اسکی زبان گنگ کر دی تھی۔۔

"لوگ کہتے ہیں کہ برش کے بعد کی قوس و قزاح سب سے خوبصورت ہوتی ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ میرے نزدیک سب سے خوبصورت رنگ اور سب سے پیاری قوس و قزاح وہ ہے جو تمہارے چہرے پر اس وقت پھیلی ہے۔۔" ہادی کی آواز پر ماہین کی جھکی نظریں مزید جھکتی چلی گئیں۔۔

"میں واپس چلا جاؤں کیا۔۔؟" ہادی اب کے شرارت سے بولا تھا

ماہین نے نظریں اٹھا کر حیرت سے اسے دیکھا

"آپ یوں رستہ روکے کھڑی ہیں اسلیے پوچھ رہا ہوں۔۔" ماہین نے شرمندہ ہوتے ہوئے اسے راستہ دیا تھا۔۔

ہادی اسکے پاس سے گزرتے ہوئے رُکا

"میں اتنی دیر سے کھڑا یہ طے نہیں کر پایا کہ وائٹ کلر کا یہ ڈریس تم پر سوٹ کرتا ہے یا تمہارے پہننے سے یہ اور بھی خوبصورت ہو گیا ہے۔۔" یہ کہہ کر وہ آگے کو حیدر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ ماہین وہیں کھڑی شور مچاتی دھڑکنوں کی شرارتوں پر مسکرانے لگی۔۔

###___###___###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین نے ہادی کی پسند پر وائٹ کلر کا ہی ایک ڈریس پسند کیا تھا۔۔اب وہ سب باقی چیزیں خریدنے میں مصروف تھے

"سعد تم پیسے تو مجھے دے دو۔۔ یہ کیا تم ہر چیز لینے پر گن گن کر مجھے پیسے دے رہے ہو۔۔ پیسے نہیں دینے تو کارڈ دو تا کہ میں پیسے لے آؤں اے ٹی ایم سے" حیدر نے دہائی دی۔۔

"ارے آپ شادی کرنے جا رہے ہیں اور ایسی باتوں کی عادت ڈال لیجیے آپ تو۔۔ آپ ایسے ہی اپنی تنخواہ اپنی بیوی کے ہاتھ میں لا کر دیں گے اور وہ میری طرح گن گن کر آپکو دے گی۔۔" سعد کی بات پر ہادی اور ماہین کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔ جبکہ حیدر دانت پیس کر رہ گیا تھا۔۔

"ماہی آپی۔۔ آپکے نکاح کی چیزیں میں لے کر دوں گا۔۔۔ آپ چل کر پسند کریں۔ لے کر میں ہی دوں گا۔۔"

"وہ بھی میرے پیسوں سے۔۔" حیدر نے سعد کی بات پر دوبدو کہا

"ارے واہ۔ ایسے کیسے آپکے پیسوں سے۔ میں اپنے پیسوں سے لے کر دوں گا۔۔ اور یہ کیا آپ نے میرے تمہارے پیسے لگا رکھی ہے۔ آپکے میرے پیسے الگ ہیں کیا۔۔" وہ دکھ بھرے لہجے میں پوچھ رہا تھا

"پوچھ تو ایسے رہا ہے جیسے میں اسکی محبت میں دیوانہ ہوا بیٹھا ہوں اور کبھی انکار نہیں کرونگا۔ اگر الگ نہیں ہیں تو دو تم اپنا کارڈ مجھے۔۔۔" حیدر زچ ہوتے ہوئے بولا

"چھوٹے بھائی کے پیسے خرچ کرتے ہوئے آپ اچھے لگیں گے کیا۔۔؟" سعد معصومیت سے بولا

"تم تو جیسے بڑے بھائی کے پیسے اڑا ہی نہیں رہے ہو ناں۔۔" حیدر نے طنز کیا وہ اسکی باتوں پر کان دھرے بغیر ماہین کو لے کر آگے بڑھ گیا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مگر تمہاری تو کوئی بہن نہیں ہے۔۔" اس نے ماہین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"رشتے صرف خون کے نہیں ہوتے۔۔ کچھ رشتے دل سے بھی بنائے جاتے۔۔ یہ حیدر بھائی کی چھوٹی بہن ہیں۔۔تو میری بھی بہن ہوئیں۔۔" سعد نے ماہین کی طرف دیکھ کر نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا

" اوہ۔۔ تو یہ میجر حیدر کی بہن ہیں۔۔" اس نے سر سے پاؤں تک نظر ڈالی اس پہ

"جی۔ وہ بھی آئے ہیں۔ ہادی بھائی بھی آئے ہیں۔۔"

"ہادی بھی آئے ہیں۔۔۔" اسکی خوشی اسکے لہجے سے ظاہر ہو رہی تھی۔۔ حیدر کے نام پر چہرے پر جو غصہ در آیا تھا وہ یکدم غائب ہوا تھا۔ سعد نے مسکراہٹ دبائے ماہین کے بگڑتے تیور دیکھے جنہیں وہ بمشکل چھپانے کی کوشش کر رہی تھی

"چلیں اب ہم لوگ چلتے ہیں۔ آپکو شاید شاپنگ کرنی ہوگی۔ مگر ہمیں اب بھوک لگ رہی ہے اسلیے کچھ کھائیں گے ابھی۔" سعد نے اگلا وار کیا۔ اور وہ جانتا تھا یہ وار کبھی خالی نہیں جائے گا۔۔

"ارے میں بھی فاسٹ فوڈ کارنر کی طرف ہی جا رہی تھی ۔۔ چلو میں تم لوگوں کے ساتھ ہی چلتی ہوں۔ مجھے کمپنی بھی مل جائے گی اور میں ہادی سے بھی مل لوں گی۔۔" وہ مسکرا کر وضاحت دے رہی تھی

"کیوں ؟صرف ہادی بھائی سے کیوں۔۔؟ آپ حیدر بھائی سے نہیں ملیں گی کیا؟" سعد نے معصومیت سے پوچھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

"میرا مطلب ہے ان دونوں سے بھی مل لوں گی۔۔" اس نے گڑبڑا کر وضاحت دی۔

"چلیں پھر آپ بھی چلیں۔۔" سعد مسکرا کر ماہین اور عروج کے ساتھ ریسٹورنٹ کی طرف چل دیا۔۔

"بھائی۔۔" ہادی اور حیدر کاؤنٹر کر پاس کھڑے بات کر رہے تھے جب سعد نے اسے پکارا۔۔

"ہنہ بولو۔۔" حیدر نے ہادی کو موبائل پر کچھ دکھاتے ہوئے بنا سعد کی طرف توجہ دیتے ہوئے کہا

"دیکھیے تو کون آیا ہے آپ دونوں سے ملنے۔۔" سعد کے کہنے پر دونوں مسکراتے چہرے لے کر پلٹے۔۔۔

مگر سامنے کھڑی عروج کو دیکھتے ہی دونوں کے چہرے پر سے مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔

عروج مسکرا کر ہادی کو دیکھ رہی تھی اور سعد معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔

ہادی اور حیدر نے مسکرا کر اپنے تاثرات چھپائے ۔۔ ایک دوسرے کی طرف دیکھا ۔۔ پھر زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجائی۔

اور دونوں کو جتنی گالیاں آتی تھیں وہ دل ہی دل میں سعد کو سنا ڈالیں ۔۔

"ارے عروج آپ یہاں کیسے۔۔؟" حیدر نے گلہ کھنکارتے ہوئے کہا

"آپ سب لوگ مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں جیسے میں کوئی عجوبہ ہوں۔۔" عروج نے ان سب کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر حیرت سے کہا۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ارے نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ آپکو دیکھ کر خوشی ہو رہی ہے سب کو۔۔" سعد نے بات کو سنبھالا۔۔

"چلیں چل کر بیٹھتے ہیں۔۔ بھائی آپ انکے لیے بھی کھانا آرڈر کر لیجیے ۔۔" سعد نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں پکڑی منرل واٹر کی بوتل سے ایک گھونٹ بھرا۔۔

ہادی نے ایک نظر ماہین کے چہرے کو دیکھا جو بمشکل ضبط کیے کھڑی تھی اور ایک نظر عروج کی طرف۔۔

"کیا لیں گی آپ۔۔؟ باقی سب کیلیے تو آرڈر کر دیا ہے۔۔" ہادی نے مجبوراً پوچھا۔۔

"پیزا لوں گی میں بھی۔ آپ نے بھی یہی آرڈر کیا ہو گا میں جانتی ہوں آپکی پسند۔۔" عروج نے مسکرا کہا۔۔

ماہین کی سنجیدگی میں مزید اضافہ ہوا تھا

"جی۔ جی جی ضرور۔۔" ہادی نے گڑبڑا کر کہا

"ماہی آپی آپکے لیے بھی پیزا آرڈر کیا ہے بھائی نے۔۔" سعد مسکراہٹ دبائے بولا

"نہیں میں تمہارے ساتھ برگر ہی لوں گی۔۔" ماہین نے ہادی کی طرف دیکھے بغیر کہا

"مگر ماہین تمہیں تو پیزا پسند ہے۔۔" حیدر نے حیرت سے کہا

"آج برگر ٹرائی کرنا چاہتی ہوں۔۔" اس نے مسکرا کر حیدر سے کہا

"ارے واہ۔۔ چلیں بھائی برگر آرڈر کر دیں دو۔" سعد دانت نکوستے ہوئے بولا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تمہاری کالی زبان کبھی کبھی بہت مبارک بھی ثابت ہوتی ہے۔۔ شکر ہے دعا میرے ساتھ نہیں آئی ورنہ اب تک مجھے قتل کر چکی ہوتی۔۔ یا عروج کو۔ قطع نظر اس بات کہ وہ ہادی کو نظروں سے دل میں اتارنے کی کوشش میں ہے۔۔" حیدر نے بیٹھتے ہوئے سعد کے کان میں کہا

"آپکو آپکا کارڈ واپس چاہیے؟" سعد مسکرا کر اس سے پوچھ رہا تھا

حیدر نے جھٹ سے اثبات میں سر ہلایا

"تو بس پھر پندرہ منٹ کے لیے اپنے منہ کو تالا لگا کر اسکی چابی مجھے دے دیں۔ کیونکہ وہی ایک ایسی چابی ہے جس سے وہ تالا کھل سکتا ہے جس میں آپکا کارڈ ہے۔۔" سعد کے وارن کرنے پر حیدر زبردستی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔

"لگتا ہے آپ کافی ٹائم کے بعد ملی ہیں بھائی سے۔۔" سعد نے عروج کو جب مسلسل ہادی کو گھورتے دیکھا اور ماہین کے چہرے کے بدلتے زاویے دیکھے تو اس نے عروج کو مخاطب کیا

"ہاں۔ہادی سے آخری ملاقات کافی ٹائم پہلے ایک گیٹ ٹو گیدر میں ہوئی تھی" اس نے مسکرا کر ہادی کو دیکھتے ہوئے کہا

"میں تو حیدر بھائی کی بات کر رہا تھا وہ کورس کیلیے چلے گئے ہیں اسلیے مجھے لگا آپ کافی ٹائم کے بعد ملی ہیں ان سے ۔" سعد نے معصومیت سے کہا

ہادی سعد کے حیدر کو اس معاملے کے بیچ میں گھسیٹنے پر عش عش کر اٹھا۔۔

"ہاں ۔۔ ان سے پہلی ملاقات بھی حیدر کے برتھ ڈے پر ہی ہوئی تھی۔۔ یہ حیدر کی فرینڈ تھیں۔ اسی روسے میں انہیں جانتا ہوں۔۔" ہادی نے سعد کے ساتھ ساتھ ماہین کو بھی جتایا تھا۔ اپنا غصہ ضبط کیے بیٹھی تھی۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

پانی پیتے حیدر کو اس اچانک حملے پر اچھو لگ گیا تھا۔۔

سعد اور ہادی اسکی حالت کو انجوائے کر رہے تھے ۔۔ حیدر نے ایک نظر سعد کو دیکھا گویا پوچھ رہا ہو۔۔

"غداری کیوں؟" سعد نے نظروں ہی نظروں میں اسے تسلی دی۔۔

ہادی نے جتاتی نظروں سے حیدر کو دیکھتے ہوئے لولڈ ڈرنک کا ایک سپ لیا

"مگر اب تو لگتا ہے آپ حیدر بجائی سے زیادہ ہادی بھائی کی اچھی دوست ہیں۔۔"

ماہین کے چہرے پر ناگواری بڑھی تھی اور رہی سہی کسر عروج نے اس بات کی تصدیق کر کے پوری کر لی تھی کہ وہ ہادی کی فرینڈ ہے۔۔اور ہادی نے جو سپ لیا تھا۔۔ اب کے وہ سپ ہادی کے حلق سے دابارہ باہر کو آیا تھا۔۔اور سامنے ٹیبل پر پھیل گیا تھا۔۔۔

"کیا ہوا بھائی! دھیان سے۔۔ احتیاط لازم ہے۔۔" سعد نے مسکرا کر اسے جتاتے ہوئے کہا۔۔

"اب غلطی کا بھگتان تو بھگتنا پڑتا ہے۔۔ میرا مطلب ہے کہ دھیان سے نہیں پئیں گے تو پھنسے گا ہی نا سب۔۔" سعد اس قدر معصومیت سے بول رہا تھا گویا اس نے کچھ کیا ہی نہ ہو۔۔۔ ۔جبکہ ہادی کھانسی سے پاگل ہو رہا تھا۔۔ ماہین اور عروج نے بیک وقت پانی کا گلاس ہادی کی طرف بڑھایا تھا ۔ ہادی کھانسی بھولے اب ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ سعد بھی اب کے گڑبڑا گیا تھا۔۔ ماہین نے اپنا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا۔۔ اس سے پہلے ہی حیدر جو ہادی کے بالکل ساتھ بیٹھا تھا اس نے عروج کے ہاتھ سے گلاس لے کر لبوں سے لگا لیا۔۔ ہادی نے ماہین کا بڑھایا گلاس جسے وہ پیچھے کر رہی تھی وہ تھام لیا اقر پانی پیتے ہوئے شکر گزار نظروں سے حیدر کو دیکھا۔۔ اور پھر ماہین کو جو نظریں جھکائے [illegible] ہاتھ میں پکڑے بیٹھی تھی

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد نے معاملہ سنگین ہوتے دیکھ کر مزید کسی کو بھی تنگ کرنے کا ارادہ ملتوی کیا۔۔وہ اب سب ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے تھے۔۔ ہادی کی نظریں مسلسل ماہین کے چہرے پر جمی تھیں۔۔ جسکا چہرہ آنسو ضبط کرنے کی کوشش میں سرخ ہو رہا تھا

"یہ دیکھو ایک بہت ہی پرانی تصویر ہماری۔" عروج نے جب ہادی کو ماہین پر نظریں فوکس کیے دیکھا تو اس نے ارتکاز توڑنے کو ہادی اور حیدر کی پاسنگ آوٹ پریڈ کے دن کی ایک تصویر دکھائی جس میں ہادی عروج کے فادر کے ساتھ کھڑا تھا اور ساتھ ہی عروج بھی کھڑی تھی۔۔ہادی گڑبڑا کر رہ گیا تھا۔ حیدر کو اب عروج پر غصہ آ رہا تھا۔ جبکہ سعد اب اس لمحے کو کوس رہا تھا جب وہ عروج سے جان بوجھ کر ملا تھا۔۔ ماہین نے ایک نظر اس تصویر پر ڈالی اور اس کے ضبط کی طنابیں اسکے ہاتھ سے چھوٹ گئیں۔۔

" ایکسکیوزمی۔۔ میں ابھی آتی ہوں۔" وہ چہرہ جھکا کر آنسو چھپاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔ ہادی بے چین ہو اٹھا تھا۔۔ حیدر نے اٹھ کر اسکے پیچھے جانا چاہا۔۔ ساتھ ہی ہادی بھی کھڑا ہوا تھا۔۔

"حیدر ! میں بات کروں ماہی سے؟" ہادی نے حیدر سے سوال سے زیادہ درخواست کی تھی۔۔ سعد نے حیدر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا تھا

"ہادی بھائی کو جانے دیں۔ اپنی ہونے والی بیوی سے بات کرنے کیلیے۔۔ آخر کو اپنی شادی کی شاپنگ کیلیے آئے ہیں دونوں۔۔ تھوڑا ٹائم دیں انہیں۔۔" سعد نے حیدر سے زیادہ عروج کو یہ سب سنایا تھا۔۔ اسکا چہرہ فق ہا تھا۔ حیدر واپس بیٹھ گیا تھا۔ اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہادی کو اجازت دی۔۔ ہادی عروج کا ری ایکشن دیکھے بغیر آگے کو بڑھ گیا تھا۔۔ جبکہ عروج کے چہرے پر بارہ بج گئے تھے۔۔

" آئی ایم سوری ۔ میری وجہ سے کوئی پرابلم ہوئی ہو تو۔۔ میں چلتی ہوں۔ مجھے پارلر جانا ہے۔" وہ رکھائی سے ایکسکیوز کرتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ سعد اور حیدر میں سے کسی نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی۔۔

###•••###•••###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔
میرا دل بھی ہے دُکھتا
کوئی اور کبھی جو دیکھے تجھے
کوئی اور کبھی جو سوچے تجھے
کوئی اور جو تیرے خواب سجائے
کوئی اور تو تجھ پہ پیار لُٹائے
مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔
ہاں مجھے اچھا نہیں لگتا
میرا دل بھی دُکھتا ہے
دھڑکنیں درد دیتی ہیں۔
سانسیں اُلجھ جاتی ہیں۔
جذبے شور مچاتے ہیں
مجھ کو یہ سمجھاتے ہیں
کہ میں تم سے کہوں
تم میرے ہو
بس میرے ہو۔
میرے ہی ہو کر رہو۔
کیونکہ
تم میرے ہو۔۔
ہاں بس میرے ہو۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین ریلنگ کے پاس چہرہ دوسری جانب کیے کھڑی تھی۔۔ ہادی نے دور سے ہی اسکے ہچکیاں لیتے وجود کو دیکھ کر جان لیا کہ وہ رو رہی ہے۔۔ وہ گہری سانس بھرتے ہوئے جا کر ریلنگ کے ساتھ ٹیک لگا کر رُخ ماہین کی طرف کر کے کھڑا ہو گیا۔۔

ماہین نے جلدی سے سویٹر کی بازو سے آنسو پونچھے۔۔ چند پل اور سرکے۔۔ ماہین آنسو ضبط کرنے کی تگ و دو میں تھی۔۔ وہ ہادی کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔۔

"میں اب کچھ بولوں۔۔؟" ہادی نے ماہین کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"ماہی! وہ ایک ملٹری سرکل کی کولیگ تھی صرف۔۔ وہ بھی حیدر کی دوست تھی ۔ اور ہمارے سینئیر آفیسر کی بیٹی۔۔ دُعا بھی حیدر سے اسکی وجہ سے ناراض ہوئی تھی۔ تم جانتی ہو۔۔" ہادی نے نرمی سے کہا ۔ ماہین ابھی تک سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

"صفائی کی ضرورت جس رشتے میں ہو وہاں اعتبار کی قلت ہوتی ہے ماہی۔۔ میں چاہتا ہوں ہمارے رشتے میں کبھی بھی اعتبار، عزت اور محبت کی قلت نہ ہو۔۔" وہ اب سامنے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا

"تمہیں بُرا لگا۔۔؟" وہ اب پوچھ رہا تھا

ماہین کے آنسو ایک بار پھر بہنے لگے تھے

"آئی ایم سوری۔۔ نیکسٹ ٹائم ایسا کبھی نہیں ہو گا ماہی پلیز اتنا تو مت رؤو۔۔"

وہ اسکے آنسو دیکھ کر بوکھلا گیا تھا

"ماہی !اگر حیدر نے تمہیں میرے وجہ سے اتنا روتے دیکھ لیا تو وہ مجھے جان سے مار دے گا۔ پلیز چپ کر جاؤ۔۔" وہ بیچارگی سے منت کر رہا تھا۔۔

"یار میں تو سارا ٹائم تمہیں ہی دیکھتا رہا۔ میں نے تو اسے ایک نظر مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔۔ مجھ پر تو غصہ مت ہو۔۔۔" اسکا ملتجی انداز دیکھ کر ماہین نے آنسو پونچھے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"شکر ہے یہ برسات تھمی۔۔ ورنہ آج یا تو میں حیدر کے ہاتھوں قتل ہوتا تمہیں رُلانے پر یا سعد میرے ہاتھوں قتل ہوتا یہ فتنہ پھیلانے پر۔۔۔"

ہادی نے ماہین کے آنسو تھمنے پر شکر کا کلمہ ادا کیا۔۔

"تمہیں زیادہ غصہ کس بات پر آیا ہے؟" ہادی اب مسکراتے ہوئے پوچھ رہا تھا

"آپکو پیزا نہیں کھانا چاہیے تھا۔" ماہین بچوں کے سے انداز میں بولی۔۔

وہ جو سامنے دیکھ رہا تھا ماہین کی بات پر چونک کر پلٹا تھا۔۔

"تمہیں یہ بُرا لگا۔۔؟" وہ جیسے تصدیق کرنا چاہ رہا تھا کہ کیا واقعی وہ اسی بات پر ناراض تھی۔۔ماہین نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"اللہ۔۔۔تم اسلیے غصہ تھی۔۔؟" وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا

"آپکو اس کے ساتھ تصویر بھی نہیں کھنچوانی چاہیے تھی۔۔" وہ ابھی بھی خفا تھی۔۔ اسکی بات پر ہادی نے حیرت سے اسے دیکھا۔ پھر گردن پیچھے کو گرائے ہنستا چلا گیا۔۔

"او مائی گاڈ۔۔ تم پیزا کھانے اور اس تصویر کی وجہ سے اتنا روئی ہو۔۔؟"

وہ اب بھی ہنس رہا تھا ماہین نے خفگی سے اسے دیکھا۔۔ اسکی بھیگی پلکیں جب اٹھیں تو ہادی کا دل ایک پل کو دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔

اسکی آنکھوں کے سرخ ڈورے اور اس پر یہ بھیگی پلکیں۔ اور ان آنکھوں میں وہ مان بھری خفگی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نجانے اسکی آنکھوں میں
کیسا یہ سحر ہے کہ
نظریں مجھ سے ملاتے ہی
وہ دل کے تار
چھیڑ جاتی ہے
نجانے اسکی پلکوں کی جنبش
ایسا کونسا اسم مجھ پر پڑھتی ہے
کہ دل دھڑکنا بھول جاتا ہے۔
اسکی آنکھیں۔۔
یہ آنکھیں کبھی کھلی کتاب لگتی ہیں
کبھی بنا تعبیر کا اک خواب لگتی ہیں
کبھی سراپہ سوال لگتی ہیں
کبھی ہر سوال کا جواب لگتی ہیں۔۔
جیسی بھی ہیں یہ
مجھے تو لاجواب لگتی ہیں۔۔
تیری آنکھیں۔

حیدر کے گنگنانے پر ماہین کی پلکیں جھکتی چلی گئیں۔۔

"ماہی ! تمہیں مجھ پر اعتبار ہے۔۔؟" ہادی ماہین کے سامنے کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین نے سر اٹھا کر ایک خفا سی نظر اس پہ ڈالی اور نفی میں سر ہلایا

"تمہیں مجھ پر اعتبار ہے ماہی۔۔؟" وہ اب پھر پوچھ رہا تھا۔۔ مگر آنکھوں میں آنکھیں ڈالے۔ اب وہ ماہین کو اپنی محبت کی سحر سے روشناس کروانا چاہ رہا تھا۔۔

ماہین نے ایک بار پھر نفی میں سر ہلایا۔۔ خفگی ابھی بھی برقرار تھی

ہادی نے ہاتھ بڑھا کر ماہین کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔ اور اپنے دل کے عین اوپر اپنے سینے پر رکھا۔۔

"مجھ پر اعتبار ہے تمہیں ماہی۔۔؟" وہ اب پھر سے اپنا سوال دہرا رہا تھا۔۔ خفگی کہیں دور جا سوئی تھی۔۔

ماہین کی آنکھوں میں محبت کے دیپ ایک پل مین روشن ہوئے تھے۔۔ اسکے کانوں میں صرف ہادی کی دھڑکن کی آواز سنائی دے رہی تھی۔۔

وہ دل اسکے ہاتھ کی نیچے دھڑک رہا تھا جس میں بسنے کی خواہش تو بہت لوگوں نے کی مگر اس کی ملکیت اسے سونپی گئی تھی۔۔

دھڑکنوں نے بھی جیسے اس لمس کو پہچان کر اپنے مکین کو خوش آمدید کہا تھا۔

ماہین آنکھیں بند کیے اسکی دھڑکن کو محسوس کر رہی تھی۔۔ اسکے ہاتھ تلے دھڑکنے والی دھڑکنوں کے اسکے اپنے دل سے رابطہ جوڑ لیا تھا۔ دونوں کے دل ساتھ ہی دھڑک رہے تھے۔ ایک ساتھ ۔ ایک دوسرے کیلیے۔۔

"مجھے آپ پہ اعتبار ہے ہادی۔۔" ماہین کے لبوں سے سرگوشی کی صورت میں یہ الفاظ نکلے تھے

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تمہیں یہ دھڑکنیں محسوس ہو رہی ہیں ناں۔۔؟" وہ اپنے ہاتھ تلے اسکا ہاتھ دبائے اس سے پوچھ رہا تھا

"ہنہ" ماہین نے دھڑکنوں کو محسوس کر کے کہا

"تو یقین رکھو۔ جب تک کہ یہ دل دھڑک رہا ہے تب تک میں تم سے محبت کرتا رہوں گا۔۔ میری یہ دھڑکنیں تمہارے لیے میری خالص اور پاکیزہ محبت کی شاہد ہیں۔ اور نکاح نامے پر ہونے والے ہمارے دستخط ہماری محبت میں رب کی رضا کے شامل ہونے کے امین ہوں گے۔۔ میرا ہر جذبہ تمہارے لیے مختص ہے ماہی۔ بس مجھ پر یقین رکھو۔۔" اسکے یہ الفاظ ماہین کے دل میں اتر رہے تھے۔۔ ماہین نے آنکھیں کھول کر ہادی کو دیکھا اور مسکرا دی۔ چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ اسکی خوبصورتی کو پاکیزگی بھی عطا کر رہے تھے۔ ہادی نے اسکا ہاتھ نرمی سے چھوڑا۔

"آہم آہم۔۔ میں آجاؤں کیا۔۔؟" سعد کی آواز پر دونوں چونک کر سیدھے ہوئے تھے

"حیدر بھائی اکیلے بیٹھے ہیں۔۔ اب چلیں کیا۔ ؟ موسم کی خوشگوار صورتحال دیکھ کر لگتا ہے کہ صلح ہو چکی ہے۔۔" سعد کی بات پر ماہین مسکرا دی تھی۔۔

"چلو اب ساتھ چلتے ہیں۔" ہادی نے ماہین سے کہا۔۔۔ دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ ہی رہے تھے جب کلک کی آواز پر پلٹے۔۔

"مجھے خوبصورت لمحوں کو قید کرنے کا شوق ہے۔۔" وہ کندھے اچکا کر بولا تھا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی حیدر اور ماہین کو گھر کے باہر اتار کر خود بھی گاڑی سے نیچے اتر آیا۔۔ ماہین اندر کو چلی گئی۔ ہادی حیدر کے پاس آیا۔

"کیا بات ہے۔ ؟تم چپ کیوں ہو اتنا؟" ہادی نے حیدر سے پوچھا جو خاموشی سے اندر کی طرف جا رہا تھا

"ماہی کی وجہ سے تھوڑا پریشان ہو گیا تھا۔" حیدر نے مسکراہٹ چہرے پر زبردستی سجاتے ہوئے کہا

"حیدر تم جانتے ہو کہ میرا اس سارے معاملے میں کوئی قصور نہیں تھا۔۔ تم مجھ سے ناراض کیوں ہو۔۔؟" ہادی حیرانگی سے پوچھ رہا تھا

"تم سے ناراض نہیں ہوں۔۔ بس میں اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ میں نے کبھی اسے رُلایا نہیں ہے ہادی۔ نہ کبھی رونے دیا ہے۔۔ میں چاہتا ہوں تم بھی اسکے ساتھ ایسے ہی رہو۔۔" حیدر نے ہادی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"آئی ایم سوری۔ اب کے بعد میں پوری کوشش کروں گا کبھی میری وجہ سے اسکی آنکھوں میں آنسو نہ آئیں۔۔" ہادی حیدر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

"سوری تو مت بولو یار۔۔ تمہیں تو میرا قتل بھی معاف ہے۔ مگر ہادی میں ماہی کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ میں چاہتا ہوں وہ ہمیشہ ہنستی مسکراتی رہے۔ تمہارے ساتھ ۔۔ مجھے یقین ہے تم اسے خوش رکھو گے ہادی ۔ مگر آج اسے روتا دیکھ کر میں پریشان ہو گیا تھا۔۔"حیدر نے وضاحت دی

"میں جانتا ہوں تم اسکے بارے میں بہت پوزیسیو ہو۔۔ یقین مانو میں اسے دنیا کی ہر خوشی دوں گا۔ بس تم مجھ پر یقین رکھو۔

تمہارا اعتماد اور یقین کبھی نہیں توڑوں گا میں۔ مجھے لگا تم مجھ سے ناراض ہو۔۔" ہادی نے ہنستے ہوئے کہا

""تمہاری کوئی غلطی نہیں ہے میں جانتا ہوں تو میں کیوں ناراض ہوتا تم سے۔۔ "

"ہاں اگر ہوتے تو میں تمہارا منہ توڑ دیتا ۔ کیونکہ تم جانتے ہو تمہاری وجہ سے عروج نے میری طرف پیش قدمی کی تھی۔۔" ہادی نے اسے وارن کیا"

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"لیلیٰ مجنوں کا رومینس ختم ہو چکا ہو تو گھر چلیں۔ میں تھک چکا ہوں مجھے اب نیند آ رہی ہے۔۔" سعد کی تھکاوٹ بھری آواز ہاں دونوں کے کانوں سے ٹکرائی تو دونوں مسکرا دیے۔۔
سعد اونگھتا ہوا باہر نکل آیا۔۔ اور ایک ایک گفٹ پیک دونوں کی طرف بڑھایا۔۔ دونوں نے سوالیہ نظروں سے سعد کی طرف دیکھا۔۔ سعد نے کندھے فرضی کالر جھاڑا اور کھولنے کا کہا

سعد نے دونوں کیلیے ایک ایک خوبصورت رِسٹ واچ خریدی تھی۔۔

"یہ ہمارے لیے ہے۔۔؟" دونوں یک زبان ہو کر بولے تھے

"جی یہ آپکے لیے ہے۔۔ اور اپنے ذاتی پیسوں سے یہ گفٹ لیا میں نے۔ نکاح والے دن آپ دونوں یہی پہنیں گے۔" سعد کے کہنے پر دونوں نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر سعد کو

اگلے ہی پل دونوں سعد کے گلے لگے تھے

"اللہ میں اس ٹائپ کا بندہ نہیں ہوں۔۔" اس نے ان دونوں کے گلے لگتے دیکھ کر چیخ کر کہا تھا اسکے بعد ان تینوں کے قہقہے فضا میں گونج رہے تھے۔۔۔

دوستی ہو تو ایسی ہو

جو طاقت بھی ہو، جو محبت بھی ہو۔

جس میں

بہت سا پیار اور تھوڑی شرارت بھی ہو

دوستی ہو تو ایسی ہو

سانس آئے تو ساتھ آئے

گرنے سے پہلے ہی تھامنے کو ہاتھ آئے

دوستی ہو تو ایسے ہو۔۔

ہاں دوستی ہو تو ایسی ہو۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد بیگ اٹھائے گیٹ پر موجود تھا۔۔ اسکی اپنی فیملی کے ساتھ ساتھ ماہین، سعدیہ بیگم اور حیدر بھی موجود تھے۔۔

"میں یہ نہیں کہوں گا کہ مجھے امید ہے کہ تم کامیاب ہو گے۔۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تم ضرور کامیاب ہو گے۔۔" باپ کے ان الفاظ نے اسکی ہمت بندھائی تھی۔۔

"آپ سب لوگ اتنے اداس چہرے لیے مجھے کیوں رخصت کر رہے ہیں ایسے جیسے میں کوئی لڑکی ہوں جسکی رخصتی ہو رہی ہے۔۔" سعد نے سب کے اترے چہرے دیکھ کر بشاشت سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

راشدہ بیگم نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔ سعد نے آگے بڑھ کر انہیں ساتھ لگایا تھا۔۔ انہیں شوہر اور دونوں بیٹوں کے آرمی میں ہونے پر ایسے مشنز پر اپنوں کو رخصت کرنے کی عادت تھی۔ مگر سعد کی بار وہ ڈر رہی تھیں۔ انکے لیے ابھی بھی وہ بچہ ہی تھا۔۔ لا ابالی سا۔ ہنستا ہنساتا اور ہر ایک چہرے پر مسکراہٹ بکھیرتا۔۔۔

"آنٹی! اب تو واپسی پر میں بھائی کے سسرال آ کر روز آپ سے پیزا بنوا کر کھایا کروں گا۔۔" سعد نے سعدیہ بیگم سے کہا

"ہادی کا سسرال کیوں تم اسے اپنا گھر سمجھ کر آنا۔۔" وہ مسکرا کر اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں تھیں۔

"لڑکے والوں کو جو پروٹوکول ملتا ہے وہ الگ ہوتا ہے ناں اسلیے میں کہہ رہا تھا"

سعد کی بات پر سب مسکرا دیے تھے۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"واپس کب آؤ گے تم۔۔؟" ماہین نے مسکراتے ہوئے پوچھا حالانکہ آنسو اسکی آنکھوں سے چھلکنے کو بے تاب تھے۔۔

"آپکے نکاح کے گواہوں میں میں بھی شامل ہوں گا۔۔ ڈونٹ وری۔۔" وہ مسکرا کر بولا تھا

"مجھے انتظار رہے گا تمہارا۔۔۔ تم بہت یاد آؤ گے مجھے۔۔" ماہین مسکرائی تھی

"مجھے بھی بہت یاد آئے گی آپ کی بھی اور باقی سب بھی۔۔ " سعد اب حیدر کے پاس آیا تھا

"میں مشن کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا۔۔مجھے بس تم زندہ سلامت اور صحیح سالم واپس چاہیے ہو۔۔ میرے نکاح کے گواہوں میں پہلا نام تمہارا ہونا چاہیے۔۔" حیدر اسکے گلے لگتے ہوئے بولا تھا۔۔ نجانے کیوں اسکا دل ڈر رہا تھا۔

"میں نکاح سے پہلے ہی آ جاؤں گا۔۔ آپ دونوں کی بینڈ بجانے۔" وہ مسکرا دیا تھا

حیدر سے الگ ہو کر وہ ایک بار پھر راشدہ بیگم کے گلے لگا تھا جن کی آنکھیں نم ہو رہی تھیں۔

"سعد!" وہ ہادی کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ رہا تھا جب حیدر نے اسے پکارا۔

وہ پلٹا تھا۔۔

حیدر ایک بار پھر اسکے گلے لگا تھا

"آئی لو یو یار۔۔ دل کر رہا ہے تمہاری جگہ میں چلا جاؤں۔ تمہیں بھیجنے کا دل نہیں کر رہا۔" حیدر نے اسے گلے لگا کر کہا تھا

"بھائی۔! میں لوٹ آؤں گا۔۔ ڈونٹ وری۔" سعد اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے بولا

"ارے یار میں بھی ہوں۔۔ تم دونوں تو مجھے بھول ہی گئے ہو۔۔" ہادی خفگی سے بولا تھا

"آجا۔۔ تو بھی آجا۔۔" حیدر نے اسے بلایا

ہادی بھی آگے بڑھ کر انکے گلے لگ گیا تھا

chamsa iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

"لیلیٰ مجنوں کے بیچ میں میں تیسرا کون ہوں ۔؟ کوئی مجھے بتائے گا۔۔

" سعد کو حیدر اور ہادی نے بازو میں جکڑ رکھا تھا۔ سعد نے حیدر کی بازو کے نیچے سے منہ نکالتے ہوئے کہا۔تو تینوں ہنس دیے تھے۔۔ باقی سب بھی ہنس دیے۔۔

تینوں کو دیکھ کر وہاں کھڑے ہر شخص نے انکی ابدی مسکراہٹ اور لمبی زندگی کی دعا کی تھی۔

سعد نے ایک الوداعی نظر ان سب پر ڈالی اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔ یہ سفر اسکے لیے کیا منزل لانے والا ہے وہ اس بات سے انجان تھا۔۔اور اسکے ساتھ بیٹھا ہادی بھی۔

###•••###•••###

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد کو رخصت کرنے کے بعد سبھی گھر کے اندر چلے گئے جبکہ حیدر سعدیہ بیگم کو بتا کر دعا سے ملنے چلا گیا۔ اسے بھی شام کو واپس جانا تھا۔۔

دعا کو پک کرنے کے بعد وہ اسے شاپنگ مال میں لے آیا۔۔

"کل تو ساری شاپنگ کر لی تھی۔ پھر مجھے کیوں لائے ہو۔۔؟" وہ اسکے ساتھ چلتے ہوئے بولی

"کل کی شاپنگ کرتے ہوئے جتنی زلالت ہوئی اس سے بہتر تھا میں شاپنگ ہی نہ کرتا۔۔" حیدر خفگی سے بولا

"کیوں؟" دعا چلتے چلتے ہی اسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"میری ایک عدد ظالم بیوی میرے ساتھ تھی۔۔ جو ہر چیز لینے پر گن گن کر مجھے پیسے دیتی تھی۔۔۔ اور جو ذرا سے بچ جائیں وہ مجھ سے پہلے ہی ہتھیا لیتی تھی۔۔" حیدر نے زچ ہوتے ہوئے کہا

ذرا آگے جا کر اسے احساس ہوا کہ وہ اکیلا ہی چل رہا ہے رک کر پیچھے دیکھا ۔ پھر دعا کے تیور دیکھ کر اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ قدم قدم پیچھے گیا۔۔

"وہ بیوی اصل میں۔۔۔" وہ کچھ کہنے کو ہی تھا جب دعا نے ہینڈ بیگ اسے مارنے کیلیے ہوا میں بلند کیا مگر ارد گرد لوگوں کو دیکھ کر پھر ہاتھ نیچے کر لیا

"یار میں سعد کی بات کر رہا ہوں۔۔ اس کے پاس تھا کارڈ میرا اور وہ بیویوں کی طرح بی ہیو کرتے ہوئے مجھے کم کم پیسے دے رہا تھا۔۔" حیدر کی وضاحت پر دعا کے چہرے کے بگڑے تیور ٹھیک ہوئے

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مجھے تو اب اس نام سعد سے چڑ ہونے لگی ہے۔۔ تم اور ہادی بھائی جب دیکھو سعد سعد کی گردان کرتے رہتے ہو۔۔" وہ خفگی سے عبایہ سنبھالتی ہوئی آگے کو بڑھی۔۔

"ہاہا۔۔ سب ٹھیک کہتے تھے۔۔۔ ہماری محبت پر ہماری بیویاں بھی ہم دوستوں سے جیلس ہوں گی۔۔ ایسا سب کہتے تھے اور آج ثابت بھی ہو گیا۔۔" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"شادی پہ سعد سے بھی مل لینا تم۔۔۔ تم بھی اس سے مل کر اسکی فین ہو جاؤ گی۔ اور اس کے بعد وہ تمہیں اتنا ہنسائے گا کہ تم اسے تا عمر یاد رکھو گی۔۔" سعد کے بارے میں بات کرتے ہوئے اسکے لہجے میں خود بخود محبت گھل گئی تھی۔۔۔

"شادی پہ وہ ہوگا ناں۔۔ مل لوں گی۔۔" وہ اتنی تعریف کے بعد اب اس سے ملنا چاہ رہی تھی۔۔

"ابھی تو وہ ایک مشن پہ جا رہا ہے۔۔ تم بس دعا کرنا وہ کامیاب لوٹے اور شادی میں شرکت کرے۔۔" وہ آگے کی طرف جاتے ہوئے اس سے کہہ رہا تھا

"شیور۔" اس نے مسکرا کر کہا

###...###...###...###

شادی کی شاپنگ کر کے وہ باہر کی جانب جا رہا تھا۔۔

"تم نے سب شاپنگ کر لی ہے ناں۔۔" حیدر مال سے باہر نکلتے ہوئے دعا سے پوچھ رہا تھا۔۔

"میں تھک گئی ہوں حیدر۔ مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔۔ اب بس چلتے ہیں۔۔" وہ تھکاوٹ بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔

"لڑکیوں کو شاپنگ کا شوق ہوتا ہے اور تم۔۔" حیدر اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔

"میرے لیے یہ سب چیزیں بے معنی ہیں تمہاری محبت کے سامنے۔۔" وہ مسکرا کر بولی تھی۔۔

"اور میں ایسے ہی تمہاری چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کو پورا کر کے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہوں۔۔" وہ بھی مسکرا کر اسکا ہاتھ تھام کر باہر نکل ہی رہا تھا کہ سامنے سے آتے کسی شخص سے ٹکرایا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ غصے سے اس شخص کی طرف مڑا ہی تھا کہ سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اسکے چھکے چھوٹ گئے۔ اور ساتھ ہی دُعا کا ہاتھ بھی چھوڑ دیا۔۔

میجر جنرل ذیشان۔۔ ہادی کے فادر سامنے تھے۔۔ حیدر کے چہرے پر ہوائیاں اڑتے دیکھ کر وہ جو آگے بڑھنے کو تھے یک دم رُکے ۔۔ دعا کا ہاتھ چھوڑتے دیکھ کر انہوں نے اپنے چہرے پر آنے والی بے ساختہ مسکراہٹ روکی۔۔

"میجر حیدر۔۔" انہوں نے سنجیدگی سے پکارا

"جی انکل۔۔اوہ وہ سوری۔ سر۔۔" وہ ہکلایا تھا۔۔ یونٹ میں ایک سال کیلیے وہ اسکے سی او بھی رہ چکے تھے۔۔ حیدر ان سے دور ہی بھاگتا تھا۔ مگر آج وہ اسکے ہاتھ لگا بھی اس موقع پہ تھا جہاں اسکا بچنا نا ممکن تھا

"یہ آرمی چھوڑ کر تم نے یہ کام کرنا شروع کر دیا ہے کیا۔۔؟" وہ اس سے پوچھ رہے تھے۔۔

"ن ن ۔۔ نہیں سر۔ وہ یہ شاپنگ۔۔" دعا حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

ذیشان صاحب نے آگے بڑھ کر دعا کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔ وہ دعا کو اچھے سے جانتے تھے۔۔

"جوان۔۔! شادی کرنے جا رہے ہو۔ پر عقل تم میں اب بھی نہیں آئی۔۔ بتا نہیں سکتے کہ شادی کی شاپنگ کیلیے آئے ہو۔۔" ذیشان صاحب نے حیدر کے گھبرائے انداز پہ چوٹ کی۔۔ پھر آگے بڑھ کر حیدر کو گلے لگایا۔۔

"دونوں کو ساتھ کھڑا دیکھ کر مسکرائے

"اللہ تم دونوں کو خوش رکھے۔" انہوں نے دعا دی۔۔

"چلو دعا بیٹا۔ بتاؤ کیا لینا ہے تم نے۔ آج میں بھی تمہیں شاپنگ کرواتا ہوں۔۔" وہ دعا سے مخاطب ہوئے تھے۔۔

"تھینک یو۔انکل میں نے سب لے لیا ہے۔۔ بس ابھی واپس جا رہے تھے۔" وہ نرمی سے بولی۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"کیا ارادہ ہے آگے بیٹا! ایم بی بی ایس کے بعد کا۔۔" وہ اس سے پوچھ رہے تھے۔

"انکل! میں چاہوں گا یہ آرمی جوائن کرے۔بی ایم ٹی (بیسک ملٹری ٹریننگ) کے ذریعے۔۔" جواب حیدر کی طرف سے آیا تھا۔۔ دعا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"میں خود بھی یہی چاہ رہا تھا کہ دُعا ملٹری جوائن کرے۔۔ " وہ مسکرا کر بولے تھے

"چلو ابھی میرے ساتھ چلو دو منٹ کیلیے۔۔" وہ دعا کو لے کر دوبارہ اندر بڑھ گئے۔

" شاپنگ تو تم نے کر لی ہو گی۔۔ مگر پھر بھی میں چاہوں گا میں خود بھی تمہیں کچھ لے کر دوں۔ میری کوئی بیٹی نہیں ہے۔ میں تمہیں اور ماہین کو ہی اپنی بیٹی سمجھتا ہوں۔ اسلیے تم میری بات کر رد مت کرنا۔" وہ اسے ساتھ لے کر اندر کو جا رہے تھے۔ حیدر بھی انکی پیروی کرتے ہوئے اندر کو بڑھا۔۔

"یہ گدھا جو ہے ناں۔۔!" انہوں نے حیدر کی طرف اشارہ کیا۔۔وہ سر کھجاتے ہوئے خجل سا ہوا

"اس سے اگر کوئی بھی سکایت ہوئی کبھی یا کبھی اس نے کچھ بھی کہا تو تم مجھے بتانا۔۔ میں ہادی اور سعد کے ساتھ ساتھ اسکا باپ بھی ہوں۔ میں وہ باپ ہوں جو فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے تین بیٹے ہیں۔۔" وہ حیدر کے کندھے پر ہاتھ پھیلاتے ہوئے بولے۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

انہوں نے دونوں کے منع کرنے کے باوجود انہیں اچھی خاصی شاپنگ کروا دی تھی۔۔
"انکل آپ یہاں آئے اپنے لیے شاپنگ کرنے کیلیے تھے۔ اور سارا ٹائم ہماری شاپنگ میں لگا دیا۔۔"
دعا نے انکی شفقت اور محبت سے متاثر ہوتے ہوئے کہا۔۔
"میں یہاں سعد کیلیے آیا تھا۔۔ اسکے لیے ٹائی خریدنی تھی۔۔ اسے بہت پسند ہے اور اس پہ سوٹ بھی بہت کرتی ہے ٹائی۔۔ بچپن میں بھی میری ٹائی گلے میں لٹکائے پورے گھر میں گھومتا تھا۔۔اپنے تینوں بیٹوں کیلیے ولیمے کے سوٹ میں نے خود بنوائے ہیں۔ بس ٹائی خریدنے آیا تھا سعد کیلیے۔ ان دونوں نے تو لے لی ہے۔ سعد نے نہیں لی۔ ہمیشہ کی طرح۔۔ اسے میں گفٹ کروں گا۔۔" وہ محبت بھرے لہجے میں بولے۔۔
"تبھی وہ کہہ رہا تھا کہ دونوں دلہوں سے زیادہ مہنگی اور اچھی ٹائی میری ہو گی۔۔" حیدر نے فوراً کہا۔۔
"ہاں وہ جانتا ہے ناں۔ میں اسکے لیے خریدتا ہوں۔ اسلیے۔۔" ذیشان صاحب مسکرا دیے تھے۔۔
"چلو۔ اب تم لوگ تھک گئے ہو گے۔ تم لوگ جاؤ۔ میں ذرا اپنی بیگم صاحبہ کیلیے بھی کوئی گفٹ لے لوں۔۔" انکی اس بات پر حیدر اور دعا مسکرا دیے۔
انہیں خدا حافظ بول کر وہ پلٹے ہی تھے کہ ذیشان صاحب نے پکارا
"حیدر۔۔!" وہ جو آگے بڑھ رہا تھا پلٹا
"جی انکل!" وہ مڑا
"کسی کا ہاتھ جب ایک بار تھام لیتے ہیں تو چھوڑتے نہیں ہیں۔۔ آج کے بعد سامنے کوئی بھی آئے۔ تھاما ہوا ہاتھ چھوڑنے کی غلطی مت کرنا۔ یہ تمہاری شان کے خلاف ہے۔" انکی بات پر حیدر اور دعا نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔
"جی انکل۔ سمجھ گیا۔۔" وہ دعا کا ہاتھ تھامے باہر کو چل دیا۔۔
ذیشان صاحب نے دونوں کو ساتھ چلتے دیکھ کر انکے ابدی ساتھ اور خوشیوں کی دعا دی۔۔

###...###...###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

شام کے سائے ہر طرف پھیل رہے تھے۔ سردی عروج پر تھی۔ مگر وہ اس سب سے بے نیاز بیٹھی تھی۔۔ دوپٹہ ایک ڈھلکا ہوا تھا۔ جبکہ نظریں سامنے موجود ڈائری پر تھیں۔ جس پر اسکے ہاتھ میں موجود قلم الفاظ بکھیر رہا تھا۔۔

ذرا دیکھو تو
نیا سال آنے کو ہے۔۔
تم کب آؤ گے۔؟
دیکھو تو ہر طرف
لوگ مصروف ہیں تیاریوں میں
کہ نیا سال آ رہا ہے
میں نے خود کو پور پور سجایا ہے
انتظار کے سمندر میں
پل پل خود کو بہایا ہے
یادوں کی آگ میں
سارا سال خود کو جلایا ہے
اب جو یہ سال رخصت ہونے کو ہے
اور نیا سال آنے کو ہے
تو بتاؤ مجھے
تم کب آؤ گے۔۔؟
وہ کونسا جہاں ہے جہاں
تمہیں میری یاد نہیں ستاتی
میری آواز تمہیں نہیں آتی۔
جہاں جا کہ تم نے مجھے بُلا دیا
میرا نام دل سے مٹا دیا۔
چھوڑو بھی ناراضگی۔
دیکھو ناں نیا سال آنے کو ہے
تم کب آؤ گے۔۔؟"

اسکا دل دہائی دے رہا تھا۔۔ کہ یہ تو انتظار لاحاصل ہے۔ اسکے لوٹنے کی امید مت رکھو۔۔ مگر وہ پر امید تھی۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد وردی پہنے تیار کھڑا تھا۔۔ ایک ایجنٹ نقشے پر انگلی رکھے اسے کچھ سمجھا رہا تھا۔ دور ہی ہادی کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔ سعد کی نظریں اس نقشے پر تھیں۔ جو پورے آپریشن کی لوکیشن پر مبنی تھا۔ وہ اسے ہادی اور باقی ٹیم کی پوزیشن اور ایمرجنسی حالات میں لیے جانے والے ایکشن کے بارے میں بتا رہا تھا۔۔ سعد پورے انہماک سے سب سن رہا تھا اور سمجھ بھی رہا تھا۔۔

"آر یو ریڈی؟" سینئر آفیسر نے تفصیلات بتانے کے بعد پوچھا

"یس سر۔۔" وہ سر ہلاتے ہوئے بولا تھا۔ پھر اس نے ہادی کی طرف دیکھا جو اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا ہوا بھائی۔۔؟" ہادی کے قریب پہنچ کر اس نے پوچھا۔

ہادی نے کچھ نہ کہا۔ چند پل اسے دیکھتا رہا۔ پھر آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔۔

"دیکھ رہا ہوں میرا سعد کتنا بڑا ہو گیا ہے۔۔" ہادی نے زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔۔

"بھائی! آپ پریشان ہیں۔۔؟" سعد ہادی کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"ایک بڑے بھائی کے طور پر تھوڑا پریشان ہوں۔ مگر ایک سینئر آفیسر کے طور پر میں جانتا ہوں کہ تم کامیاب ضرور ہو گے۔۔" ہادی نے اسکے کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا

"میں اس مشن کو پورا کروں گا۔۔ چاہے مجھے جان کی بازی ہی کیوں نہ لگانی پڑے۔" سعد پُر عزم تھا

"تم ضرور کامیاب ہو گے۔۔" ہادی بھی مسکرایا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"یہ ایک مائیکروفون گلاسز کے ساتھ اٹیچ کر کے تمہارے کان کے قریب لگا دیا جائے گا۔ جس سے تم ہم سب کے ساتھ کانٹیکٹ میں رہو گے۔۔ وہ کیس جس میں وہ نقلی چِپ ہو گی وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر تمہارے پاس ہو گا۔ وہ لوگ تمہیں فالو کریں گے۔۔ مگر دوسری طرف تم سے کچھ ہی فاصلے پر انڈر کور آفیسرز ہوں گے وہ تمہارے آس پاس رہیں گے۔ جیسے ہی وہ تمہیں فالو کریں گے۔ تم انہیں ٹریپ کر کے ٹارگٹ ایریا میں لے کر جاؤ گے اور وہاں ہماری ٹیم انہیں گھیر لے گی۔۔" ہادی اسے گلاسز پہناتے ہوئے سنجیدگی سے اسے ساری تفصیل بتا رہا تھا۔۔

"بھائی!" سعد نے اسے پکارا

"ہاں۔" ہادی نے مائیکرو فون سیٹ کرنے کے بعد اسکی طرف دیکھا

"میں اتنا پیارا لگ رہا ہوں کہ مجھے ڈر ہے مجھے کوئی لڑکی اٹھا کر نہ لے جائے۔۔"

اسکی اس بات پر ہادی کی سنجیدگی پل میں ہوا ہوئی تھی۔۔ ساتھ کھڑے دوسرے آفیسرز بھی مسکرا دیے تھے۔۔

ہادی نے دیکھا گلاسز واقعی اس پر سوٹ کر رہی تھیں۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔؟ نظر لگائیں گے کیا۔؟" سعد نے شرارت سے اسے دیکھا

"اللہ نہ کرے تمہیں کسی کی نظر لگے۔۔" ہادی نے دہل کر کہا اور نگاہ فوراً اس پر سے ہٹائی۔۔

"آپکا یہ نظر ہٹانا اس بات کا ثبوت ہے کہ میں نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا ہوں۔" سعد بدستور شرارت کے موڈ میں تھا۔

shamsa iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی کا موبائل بجا تھا ۔۔ سامنے کیا تو حیدر کا لنک جگمگا رہا تھا
ہادی نے فون سعد کی طرف بڑھایا
"تمہارے لیے ہی فون کیا ہو گا۔ میرے لیے وہ اتنی صبح کبھی نہیں اٹھے گا۔۔" ہادی کی بات پر سعد نے ہنستے ہوئے موبائل لے کر کال ریسیو کی۔۔
"یار سعد۔! کاش میں تمہیں کہہ سکتا کہ مت جاؤ۔ اور تمہاری جگہ میں خود چلا جاتا۔" حیدر کی اس بات پر سعد مسکرا دیا
"بھائی! آپ سب کیوں اتنا پریشان ہو رہے ہیں۔ کیا مجھ پر یقین نہیں ہے۔؟" سعد نے پوچھا تھا
"پتہ نہیں۔ بات کچھ لڑکیوں والی ہے۔ پر سچ میں سعد۔ میرا دل ڈر رہا ہے۔" حیدر کی بات پر سعد گردن پیچھے کو گرائے ہنستا گیا
"بھائی۔ ! میں کامیاب لوٹوں گا۔۔" وہ ایک عزم سے بولا تھا
"مجھے تم کامیاب کے ساتھ ساتھ زندہ اور صحیح سلامت واپس چاہیے ہو۔۔" ہادی نے بچوں کے سے انداز میں کہا۔۔
"میں لوٹ آؤں گا بھائی۔" سعد نے اسے تسلی دی۔
"زندہ سلامت۔۔؟" حیدر جانے کیا یقین دہانی چاہ رہا تھا
"بھائی! میں لوٹ آؤں گا۔ کس حال میں لوٹوں گا یہ میں نہیں جانتا۔ مگر میں کامیاب لوٹوں گا۔۔" سعد نے یقین دہانی کرائی
"انشا اللہ" ہادی بے اختیار بولا تھا
سعد کو الوداعی کلمات کہہ کر کچھ دیر ہادی سے بات کر کے اسے سعد کا خیال رکھنے کا کہہ کر حیدر کال بند کر دی

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔ گاڑی اپنے رستے پر رواں دواں تھی۔ سعد کے ساتھ بظاہر کوئی سیکیورٹی نہ تھی ۔۔ دشمنوں کو یہ یقین دلانے کیلیے کہ یہ سب اسلیے ہے تا کہ دشمن اسے ایک عام آفیسر سمجھ کر اسکے پاس وہ چپ موجود ہونے کا گمان بھی نہ کر سکے۔۔۔

سعد بظاہر تو مگن انداز میں گاڑی چلا رہا تھا مگر وہ پوری طرح سے الرٹ تھا۔۔ آدھے گھنٹے کا سفر طے ہی کیا تھا کہ بیک ویو مرر میں اسے ایک گاڑی پیچھے آتی دکھائی دی۔۔

"وہ لوگ آ گئے ہیں۔۔" محتاط انداز میں اس نے مائیکروفون کے ذریعے اس نے پیغام ہادی اور پوری ٹیم تک پہنچایا۔

"تم بنا کوئی ری ایکشن دیے گاڑی چلاتے رہو۔ انہیں کسی بھی قسم کا شک نہیں ہونا چاہیے۔۔"

ہادی کی آواز پر وہ پر سکون ہو کر گاڑی چلانے لگا۔۔

"دوسری چپ جس میں وہ سب آفیشل ڈیٹا ہے وہ اسی گاڑی میں ہے سعد اور ہمیں ہر حال میں وہ ڈیٹا ان سے لینا ہے۔۔ اسلیے تم تیار رہنا۔۔" سعد نے محض ہنہہ کہا۔۔

ٹارگٹ ایریا ابھی وہ کافی فاصلے پر تھا۔۔ تبھی سامنے سے ایک ایمبولینس سڑک پر آئی اور سعد کی گاڑی کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔۔ سعد نے گاڑی سائیڈ پر کرتے یوئے اسے راستہ دینا چاہا۔۔

تبھی دوسری طرف سے بھی ایک گاڑی آئی۔۔ وہ بالکل اس ملٹری گاڑی کی طرح تھی جس میں سعد بیٹھا تھا۔۔

وہ اب سوائے سامنے کے باقی ہر طرف سے گھر چکا تھا۔۔

"تین گاڑیاں ہیں۔" سعد نے ہونٹوں کو حرکت دیے بغیر کہا تھا۔۔

تبھی تین گاڑیاں اور سڑک پر نمودار ہوئیں۔ وہ سب کی سب بالکل اسی ملٹری گاڑی کی طرح تھیں جس میں سعد بیٹھا تھا۔ سعد پر سکون ہو کر گاڑی چلا رہا تھا۔ اب تک اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا گیا تھا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد سامنے ان گاڑیوں کو دیکھ کر سائیڈ پر موجود ایمبولینس کی طرف مڑا۔ پھر اسکے ذہن میں جھماکا ہوا۔ وہ پلٹا اور آنکھیں سکوڑ کر اس نے سامنے چلتی گاڑیوں کی نمبر پلیٹ کو دیکھا۔۔ ان سب کی نمبر پلیٹ پر بالکل وہی نمبر تھا جو سعد کی گاڑی میں تھا۔ یعنی وہ اسے ٹریپ کر رہے تھے۔ اگر وہ خود ٹریپ ہو رہے تھے تو وہ کر بھی رہے تھے۔ باہر سے دیکھ کر کسی کے لیے بھی اس بات کا اندازہ لگانا مشکل تھا کہ سعد کونسی گاڑی میں ہے۔۔

"تین گاڑیاں۔ ایک ہی نمبر پلیٹ۔۔" سعد کے منہ سے الفاظ نکلے ہی تھے کہ ہادی کو خطرے کا احساس ہوا۔۔

سعد نے جھک کر اپنے پیروں کے پاس پڑی گن اٹھانا چاہی تھی کہ گولی چلی۔۔ سعد کا پاؤں بریک ہر پڑا۔۔ سامنے کا شیشہ ٹوٹا تھا۔۔

"سعد!" ہادی چلایا تھا

"میں ٹھیک ہوں بھائی۔۔" اسکی آواز پر ہادی کی جان میں جان آئی تھی۔۔ وہ ٹارگٹ ایریا میں گھات لگائے بیٹھے تھے مگر دشمن نے اس ایریا سے پہلے ہی سعد کو گھیر لیا تھا۔ ہادی اب اس ایریا کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔ مائیکروفون کی مدد سے آواز اس تک پہنچ رہی تھی۔۔ سعد نیچے جھکا تھا ساری گاڑیاں رک چکی تھیں۔ سعد نے گاڑی کا دروازہ کھولا مگر باہر نہ نکلا۔۔ گاڑی کا دروازہ ساتھ کھڑی ایمبولینس کے ساتھ جڑا تھا۔۔

"سعد! انکا سارا کمپیوٹر ڈیٹا اور اس وقت کا کنٹرول روم وہ ایمبولینس ہے۔ ہماری انفارمیشن کے مطابق اس میں ڈرائیور کے علاوہ پیچھے دو اور آدمی موجود ہیں۔" ہادی کی آواز پر سعد نے مڑ کر ایمبولینس کو دیکھا۔۔

"وہ آفیشل ڈیٹا۔۔۔؟" سعد نے سوال کیا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"وہ بھی وہاں موجود ہے۔۔" ہادی نے اسے بتایا۔۔وہ لیپ ٹاپ جس میں وہ ڈیٹا ہے اسکیا پاسورڈ بریک کرنے کیلیے تم وہ ڈیوائس استعمال کرو گے جو تمہیں دیا گیا ہے اسکے بعد تم نے ان آفیسرز کے نام دیکھو گے جو انکے پاس ہیں۔ تم ایک ایک نام کو دیکھو گے اور یاد رکھو گے۔۔۔ اسکے بعد تم اس لیپ ٹاپ میں سے وہ ڈیٹا ڈیلیٹ کرو گے۔ اپنے پاس موجود ڈیوائس سے اس لیپ ٹاپ میں وائرس ڈال دو گے۔ جس سے وہ ڈیلیٹ کی ہوئی فائلز کبھی بھی ریکور نہیں کر سکیں گے۔ تمہیں یہ کام پانچ منٹ کے اندر کرنا ہوگا۔ کیونکہ اسکے بعد کراس فائرنگ میں یہ سب کرنا مشکل ہوگا" ہادی کے ساتھ بیٹھے آفیسر نے اسے صورتحال سے آگاہ کیا۔۔

تبھی سعد نے دیکھا ساتھ کھڑی ایمبولینس کا فرنٹ ڈور کھل رہا ہے۔ سعد کے گاڑی یوں کھڑی تھی کہ اسکی گاڑی کا فرنٹ ڈور کھل کر عین ایمبولینس کے دروازے کے ساتھ لگ رہا تھا۔۔ سعد نے پلک جھپکتے ہی فائر کیا تھا۔۔

اگلے کچھ لمحوں کے بعد اس شخص کی گردن گاڑی سے باہر کو ڈھلکی تھی۔۔ سعد مسکرایا تھا۔۔

سعد نے گاڑی کے پچھلے دروازے سے اندر داخل ہونے کی بجائے پل جھپکتے ہی کسی کو گالی چلانے کا موقع دیے بغیر ایمبولینس کی فرنٹ سیٹ پر سوار ہوا تھا۔۔ پیچھے لگے مرر سے اس نے دیکھا کہ ایک شخص کمپیوٹر آپریٹ کر رہا تھا جبکہ باقی دونوں گن سنبھالے بیک ڈور کی طرف گن موڑے اس انتظار میں تھے کہ کب سعد اندر داخل ہو اور کب وہ اس پر گولی چلائیں۔۔

سعد نے محتاط انداز میں پیچھے مڑ کر لیپ ٹاپ کو دیکھا۔ وہ سسٹم آپریٹ کرنے والے شخص کے عین سامنے موجود تھا۔۔ اسکے بعد سعد نے یکے بعد دیگر سائلینسلر لگی گن سے تین فائر کیے تھے۔۔ آس پاس موجود گاڑیاں اب کھل رہی تھیں۔ کچھ لوگ نیچے اتر رہے تھے

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"شیشہ ٹوٹ چکا تھا۔۔ سعد نے کہنی کی مدد سے مزید شیشہ توڑا۔۔ فائر کی آواز خلا میں گونجی تھی سعد کراہا تھا۔۔ اور فوراً نیچے کو جھکا تھا۔۔

ارد گرد کھڑی گاڑیوں میں موجود لوگ ابھی تک ایمبولینس میں موجود آدمیوں کی موت سے انجان تھے۔ مگر کب تک۔۔ سعد نے ایک نظر بازو پر لگی گولی سے بہتے خون کو دیکھا اور پھر ایک نظر مڑ کر اس سسٹم کو۔۔

اس نے جھکے جھکے ہی ہاتھ بڑھا کر گاڑی کو لاک کیا اور اگلے ہی پل ٹوٹے شیشے کے بیچ سے وہ اندر کودا تھا۔۔

لیپ ٹاپ کھول کر اس نے جیب سے وہ ڈیوائس نکال کر لیپ ٹاپ کے ساتھ لگائی۔۔ باہر دھڑا دھڑ گولیاں برسائی جا رہی تھیں۔

"ہم پہنچ چکے ہیں سعد۔ گھبرانا مت۔" ہادی کی آواز مائیکرو فون پر ابھری۔ سعد کی انگلیاں لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر حرکت کر رہی تھیں جبکی باہر کھڑے آدمیوں کی انگلیں گن کے ٹریگر پر۔۔ سعد نے پاسورڈ بریک کرنے کے بعد ان آفیسرز کے نام کھولے تھے۔۔

پندرہ آفیسر تھے وہ جن کے نام اور انکی تصویریں وہاں انکے پورے ڈیٹا کے ساتھ موجود تھیں۔ سعد نے ان پر نظر دوڑائی۔۔ تبھی ایمبولینس کے بیک ڈور پر فائر کر کے اسے توڑا گیا تھا۔۔

دروازہ کھلا تھا۔۔۔

"میں نام دیکھ رہا ہوں۔" سعد نے پیغام ساتھیوں تک پہنچایا۔

"انکی تعداد زیادہ ہے سعد۔ تم وہ سب ڈیلیٹ کر کے ڈیٹا کرپٹ کرو۔ ہمیں تم تک پہنچنے میں وقت لگے گا۔۔" وہ آفیسر چلایا تھا۔۔ ہادی ایک پل کو ساکت ہوا تھا۔ ایمبولینس ہر طرف سے گھری ہوئی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد محتاط انداز میں بیک ڈور کو بھی دیکھ رہا تھا اسکے ایک ہاتھ میں گن تھی جو بیک ڈور کی طرف مڑی تھی اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے وہ ڈیٹا ڈیلیٹ کر رہا تھا۔۔

اس نے وہ وائرس اوپن کیا۔۔ سامنے ایک کمانڈ آئی تھی۔ وہ اسے پڑھنے کو ہی تھا جب بیک ڈور کھلا تھا۔ ساتھ ہی سعد نے فائر کیا۔ ایک دو تین۔ مگر سامنے کوئی نہ آیا۔۔ تبھی سعد کو گردن میں کوئی چیز سوئی کی طرح چبھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ گن ہاتھ سے نیچے کو گری تھی۔ خون اس ہاتھ سے اب بھی بہہ رہا تھا۔ بیک ڈور کا جھانسا دے کر اور اسکی لیپ ٹاپ پر مصروفیت کا فائدہ اٹھا کر فرنٹ سیٹ کی طرف سے ٹوٹے شیشے والے راستے سے اندر داخل ہو کر اس پر وار کر دیا گیا تھا۔۔ اس کا ہاتھ بے جان ہونے سے پہلے اٹھا تھا۔

انٹر کا بٹن دبا تھا اور ساتھ ہی ہاتھ نیچے کو گرا۔۔ وائرس نے سسٹم کو کرپٹ کرنا شروع کر دیا تھا۔۔

1٪ 2٪ 3٪ ....

سامنے ہی لیپ ٹاپ کی سکرین پر ہندسے چل رہے تھے۔۔

باہر ہادی اور اسکی ٹیم کے پہنچنے پر کراس فائرنگ جاری تھی۔۔ سعد کو اپنی ٹانگیں سن ہوتی محسوس ہو رہی تھیں۔

"بھائی!" سرگوشی کے سے انداز میں سعد کے منہ سے الفاظ نکلے تھے۔۔

گن چلاتا ہادی کا ہاتھ تھما تھا۔ دل ایک پل کو رکا تھا۔۔

"سعد تم ٹھیک ہو۔۔؟" ہادی تقریباً چیختے ہوئے بولا تھا۔۔

"بھائی۔" منظر اب دھندلے پڑ رہے تھے۔ کوئی اسے گھسیٹ کر سیدھا کر رہا تھا۔۔ اسکے منہ سے ٹوٹ کر الفاظ نکلے تھے

"اسے پیچھے والی گاڑی میں ڈال کر جتنی جلدی ہو نکلو یہاں سے ۔۔ صرف یہی جانتا ہے ان تمام آفیسرز کے نام ۔ اسے ہم مار نہیں سکتے نہ ہی چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔۔" سعد کے کان میں لگے مائیکروفون نت ہادی نے وہاں کھڑے لوگوں کی گفتگو سنی تھے

"سعد [illegible] کی چلایا تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com
ہادی دیوانہ وار ایمبولینس کی پچھلے دروازے کی طرف بھاگا۔۔۔
ایک گاڑی وہاں سے نکلی تھی۔ ہادی نے اس کے ٹائر پر فائر کیا۔۔ سعد کو اس میں لے جایا جا رہا تھا۔ ہادی بھاگ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا۔ اسے اس گاڑی کا پیچھا کرنا تھا۔ وہ ابھی کچھ ہی فاصلے پر تھا جب ایک دستی بم اس گاڑی پر پھینکا گیا تھا۔ ہادی ارد گرد سے بیگانہ گاڑی کی طرف بھاگ رہا تھا۔ دوسرے آفیسر نے اسے کھینچ کر زمین پر گرایا تھا اور خود بھی زمین پر لیٹا تھا۔ اگلے ہی پل ایک دھماکے کی آواز کے ساتھ ہادی کے گاڑی ہوا میں بلند ہوئی تھی۔۔
ہادی نے دور جاتی اس گاڑی کو بے بسی سے دیکھا جس میں سعد کو لے جایا جا رہا تھا۔۔
"ہم انہیں ٹریک کر سکتے ہیں ڈونٹ وری۔" اس آفیسر نے ہادی کو امید دلائی
"اسکی گلاسز اتارو۔۔ اور گاڑی سے باہر پھینک دو" ہادی کے کان میں لگے آلے میں آواز ابھری
اسکی امید دم توڑ گئی
"بھائی۔۔" ایک آخری سرگوشی ابھری تھی ۔اور اسکے بعد سعد ہوش و حواس کھو بیٹھا اور ساتھ ہی گلاسز اتار کر باہر کو پھینک دی گئیں۔ سب آوازیں دم توڑ گئیں۔۔
"سعد۔۔" ہادی سڑک کے بیچ و بیچ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر چہرہ آسمان کی جانب کیے چلایا تھا۔۔۔ وہ آواز فضا میں گونجی تھی۔ مگر اسے سننے والا کوئی نہ تھا۔ اس آواز پر "جی بھائی" کہنے والا جانے کہاں چلا گیا تھا۔۔
###. ### ###
Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر آج واپس جا رہا تھا۔۔ صبح سویرے ہی تیار ہو کر گھر سے نکل آیا تھا۔۔
بیگ کندھے پر ڈالے وہ دعا کے گھر کے باہر کھڑا اسکا انتظار کر رہا تھا
"کتنا لیٹ کر دیتی ہو تم یار۔۔" وہ اسے دور سے آتا دیکھ کر بولا تھا۔
"صرف پانچ منٹ دیے تم نے مجھے تیار ہونے کیلیے حیدر۔۔" وہ خفگی سے
چہرے کے گرد حجاب لیتے ہوئے بولی۔۔
"صرف نہیں۔ پورے پانچ منٹ دیے تھے۔۔" اس نے گھڑی دکھاتے
ہوئے کہا
"اور پانچ منٹ میں کیا کچھ نہیں کر سکتا انسان۔ اور تم تیار نہیں ہو سکتی۔۔"
"یہ ملٹری پرسن بہتر جانتا کہ پانچ منٹ کتنے زیادہ ہوتے۔ مگر میرے لیے یہ
بہت کم ہوتے ہیں۔۔" وہ زچ ہوتے ہوئے بولی
"تم ایک ڈاکٹر ہو۔ پانچ منٹ میں کسی کی زندگی میں کتنے اہم ہوتے ہیں تم
اچھے سے جانتی ہو۔ ان پانچ منٹ میں کسی کی جان جا بھی سکتی ہے اور بچائی
بھی جا سکتی ہے۔" حیدر ابھی بھی اپنے نقطے پر قائم تھا
"تم سے باتوں میں جیتنا نا ممکن ہے۔" وہ اسکی وضاحت پر بولی تھی
"میں اپنا آپ تم پر وار چکا ہوں۔
میں سب کچھ ہار چکا ہوں " حیدر کی بات پر اسکی دھڑکن پل بھر کو تھمی
تھی۔ دنیا کے سارے خوبصورت رنگ اسکے چہرے پر پھیل گئے تھے۔۔
"اوہ۔۔ میں اپنا والٹ گھر بھول آیا ہوں۔۔ میں بس پانچ منٹ میں آ جاؤں
گا۔ تم بس گاڑی میں ویٹ کرنا۔" وہ اپنی جیب ٹٹولنے کے بعد بولا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

گاڑی گیٹ کے سامنے پارک کر کے اس نے بیل بجائی۔ کوئی بھی نہ آیا۔ دو منٹ تک بیل بجاتا رہا۔ اسے دیکھ کر دعا بھی گاڑی سے نکل آئی۔

"کیا ہوا۔؟" دعا نے قریب پہنچ کر پوچھا

"لگتا ہے مما ہادی کے گھر گئی ہیں۔ آنٹی سے ملنے۔۔ میرے پاس چابی ہے۔ میں کھولتا ہوں۔" حیدر نے چابی نکال کر گیٹ کھولا۔ دعا بھی اسے ساتھ ہی اندر گئی۔

تبھی حیدر کا موبائل بجا۔۔

"لو جی۔ لگتا ہے آ گیا میرا شیر واپس۔" اس نے مسکرا کر دعا سے کہا اور کال ریسیو کی۔

"ہاں بھئی ۔۔ چکھا آئے مزا دشمن کو۔۔؟" حیدر کی آواز پر دوسری طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔۔

"ہادی!" اس نے پکارا۔ دوسری طرف ہادی کا ضبط جواب دینے کو تھا۔۔

حیدر سیڑھیوں تک پہنچا تھا۔ اس نے دوسرا قدم سیڑھی پر رکھا۔۔

"حیدر ۔۔ وہ سعد۔۔" ہادی کا لہجہ کسی انہونی کا پتہ دے رہا تھا۔ چند پل کیلیے حیدر اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکا۔۔ دل میں آتے تمام برے خیالات کو اس نے جھٹکا۔۔ اور قدم اوپر کو بڑھایا۔

"سعد کہاں ہے ہادی۔۔؟" وہ قریباً چلایا تھا۔ نیچے کھڑی دعا کا دل دہل گیا اسکے لہجے اور آواز پر۔۔

"وہ۔۔ وہ اسے لے گئے حیدر۔۔" حیدر کا پاؤں اٹکا تھا ۔وہ منہ کے بل گرا تھا ایک ہاتھ سامنے سیڑھی پر رکھ کر اس نے خود کو چوٹ لگنے سے بچایا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دعا بھاگ کر اسکے قریب پہنچی تھی۔ اس نے اسے اٹھانا چاہا۔ مگر وہ وہیں بیٹھتا گیا

"ہادی تم مذاق کر رہے ہو ناں۔؟" حیدر خود کو تسلی دے رہا تھا

"وہ نہیں ہے میرے ساتھ۔ وہ اسے لے گئے ہیں۔ وہ ہمارے سعد کو لے گئے۔ ان آفیسرز کے نام صرف سعد کو پتہ ہیں اسلیے۔۔ اسے گولی بھی لگی ہے۔" ہادی کا لہجہ اسکی سچائی کا ثبوت تھا۔۔۔ حیدر نے پوری قوت سے موبائل سامنے دیوار پر دے مارا تھا۔

"وہ کیسے ایسا کر سکتا ہے؟ اس نے کہا تھا وہ سعد کا خیال رکھے گا۔۔۔" وہ حلق کے بل چلایا تھا۔ در و دیوار لرز اٹھے تھے۔

یہ گھر انکے قہقوں کا عادی تھا۔ مگر آج یہ کیا طوفان آیا تھا جو انکی ہنسی ساتھ بہا لے گیا

"کیا ہوا حیدر؟" حیدر کی حالت اور اسکے ری ایکشن پر دعا دہل گئی تھی۔ اس نے کبھی بھی حیدر کو ایسے حال میں نہیں دیکھا تھا۔۔

"سعد! وہ ۔۔ وہ سعد کو لے گئے ہیں۔۔ دُعا وہ سعد کو لے گئے ہیں۔۔" حیدر اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔۔

"حیدر کول ڈاؤن۔۔ وہ آجائے گا۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔" وہ اسے تسلی دے رہی تھی۔۔

"وہ ۔ وہ اسے کیسے لے کر جا سکتے ہیں۔ وہ بھائی ہے میرا۔۔ بھائی ہے وہ میرا۔۔ وہ اس پر گولی کیسے چلا سکتے ہیں۔۔" حیدر چلا رہا تھا۔ دعا نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

"وہ ایک آفیسر ہے حیدر۔ وہ کر لے گا سب۔ وہ بچہ نہیں ہے۔۔" دعا نے اسے تسلی دی

"بچہ ہی تو ہے وہ۔۔ میرے لیے بچہ ہی ہے وہ۔۔ تم نہیں جانتی ہو۔وہ کیا کیا نہیں کریں گے اس سے وہ نام اگلوانے کیلیے۔" وہ اپنے خدشات ظاہر کر رہا تھا

"وہ اسے ٹارچر کریں گے۔ مگر وہ نام کبھی نہیں دے گا دعا۔ وہ لوگ اسے مار ڈالیں گے۔ وہ میرے سعد کو مار ڈالیں گے دعا۔" وہ دیوانہ وار چلا رہا تھا

Shams Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دعا گیٹ سے اندر داخل ہو رہی تھی جب اسکا موبائل بج اٹھا تھا۔۔ ماہین گیٹ کھولنے کے بعد سامنے ہی کھڑی تھی۔۔ اسے گلے لگا کر پیچھے ہٹی تو دعا نے کال ریسیو کی۔۔

"دعا! حیدر کہاں ہے؟ اسے کہیں مت جانے دینا۔ وہ اس وقت جس حالت میں ہے ایسے میں اسے کہیں بھی اکیلے مت جانے دینا۔۔" ہادی کی آواز پر اس اسکے گلے میں آنسوؤں کا پھندا پھنسا تھا۔۔

"حیدر مجھے ماہی کے پاس چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ وہ ابھی آپکی طرف ہی آ رہا ہے۔ وہ۔۔" ماہین نے چونک کر اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

"شش شش چُپ کر جاؤ دعا" وہ کچھ کہنے کو ہی تھی جب ہادی کی آواز پر وہ چُپ ہوئی۔

"ماہی کو کچھ بھی مت بتانا دُعا۔۔ وہ سعد کیلیے بہت پوزیسیو ہے ۔ وہ یہ سب نہیں سن پائے گی۔۔"۔ ہادی نے اسے خاموش کرانے کی وضاحت دی۔۔ وہ اسکے فوبیا سے خوفزدہ تھا۔۔

"میں نہیں چاہتا کسی بھی رشتے کو لے کر اس کے دل میں پھر سے خوف پیدا ہو۔ یا اسکی طبعیت بگڑے۔۔" ہادی کی بات پر دعا نے ایک نظر ماہین کو دیکھا جو حیرت سے آنکھوں میں کئی سوال لیے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔ دعا نے بڑے حوصلے سے آنکھوں میں آئے آنسو اندر کو دھکیلے۔۔

Shams Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"جی بھائی۔۔" اس نے الوداعی کلمات کہہ کر کال بند کی۔ پھر چہرے پر زبردستی مسکراہٹ لائی۔۔

"اب یہیں کھڑا رکھو گی یا اندر بھی لے کر چلو گی۔۔" آواز میں لڑکھڑاہٹ اور نمی موجود تھی۔۔

"کیا کچھ ایسا ہے جو تم مجھے نہیں بتا رہی ہو۔؟" ماہین نے کھوجتی نظروں سے اسکی طرف دیکھا

"تمہیں ایسا کیوں لگ رہا ہے۔۔؟" دعا نے اندر داخل ہو کر گیٹ بند کرتے ہوئے پوچھا۔۔

"تمہاری آنکھوں کی نمی اور ہادی کا مجھ سے بات نہ کرنا۔۔ اسے میں کیا سمجھوں؟" ماہین کا دل ڈرا تھا

"تمہارا بھائی مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ اتنے دن تک اسے دیکھ نہیں سکوں گی۔ اسلیے اسے الوداع کہتے ہوئے رونے لگی تھی میں۔" نمی ایک بار پھر آنکھوں میں بھر آئی تھی۔ ماہین نے شکر کا کلمہ پڑا۔

"پتہ نہیں تمہاری جیسی جذباتی لڑکی کے ساتھ حیدر بھائی کیسے گزارہ کریں گے۔" ماہین نے ہنستے ہوئے کہا

"وہ خوشی خوشی گزارہ کرنے کو تیار ہے۔۔ ویسے بھی بانو قدسیہ کہتی ہیں کہ زیادہ بولنے والی لڑکی اور کم بولنے والا لڑکا۔۔ یہ جوڑی کمال کی ہوتی ہے۔۔" دعا نے ماہین کا شک دور کرنے کیلیے لہجے میں تازگی لائی

"تو پھر سعد کے ساتھ کیسی لڑکی سوٹ کرے گی۔۔؟ وہ زیادہ بولتا ہے تو اسکے ساتھ کم بولنے والی لڑکی اچھی لگے گی۔۔" ماہین مسکرا کر بولی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اوہ سعد سے یاد آیا کہ مجھے اسے کال کرنی تھی۔۔ وہ واپس آ چکا ہو گا اب تک۔" ماہین نے لاؤنج میں داخل ہو کر جلدی سے سامنے پڑا موبائل اٹھایا۔ نمبر ڈائل کیا۔۔ ہادی کے بیگ میں پڑا اسکا موبائل بج رہا تھا۔ ہادی نے ایک نظر اسکرین کو دیکھا۔

"ماہی آپی" کا لنک جگمگا رہا تھا۔۔ ساتھ ہی سعد اور ماہی کی ایک تصویر سکرین پر ابھر رہی تھی۔۔ درد کا گہرا احساس اسکے دل میں جاگا تھا۔

"سعد ! کہاں ہو تم؟" دکھ اور بے بسی اسکے لہجے سے عیاں تھی۔۔

"وہ میری کال نہیں ریسیو کر رہا" ماہین نے خفگی سے موبائل اسکرین کو دیکھتے ہوئے کہا

"وہ ہادی بھائی بتا رہے تھے کہ آج کسی سینئیر آفیسر کے ساتھ میٹنگ ہے کچھ لوگوں کی۔ انکے سی او بھی ہونگے ۔۔تو کیا پتہ سعد بھی وہاں ہو۔۔" دعا نے اسے وضاحت دی۔۔

"ہاں لیکن وہ ایک میسج تو کر ہی سکتا تھا۔" ماہین ابھی بھی خفا تھی۔۔

"آنے دو اسے۔۔ میں بھی اب بات نہیں کروں گی اس سے۔۔ چاہے کتنی بھی کالز کرے۔۔" وہ خفگی سے بھرپور لہجے میں بولی۔۔

"اور تم بتاؤ تمہارا بیگ یہاں پڑا ہے۔۔ اور تم غائب ہو۔ گھر آئی تھی تم کیا۔؟

میں مما کو ڈراپ کرنے گئی تھی سعد کے گھر۔ انہیں آنٹی سے کچھ کام تھا۔"

ماہین اب پوری طرح دعا کی طرف متوجہ ہوئی۔

"ہاں وہ حیدر کا والٹ گھر رہ گیا تھا۔۔" اس نے اداسی سے مسکراتے ہوئے کہا

"تو پھر کہاں گئی تھی تم؟" ماہین نے حیرت سے پوچھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"وہ حیدر کا موبائل گر کر ٹوٹا تھا۔۔ اسے نیا موبائل گفٹ کیا ہے میں نے۔ وہی لینے گئی تھی۔۔" دعا نے موبائل ٹوٹنے والی کہانی گول کی

"کیسے ٹوٹ گیا۔؟ وہ تو گفٹ کیا تھا ہادی نے۔۔" وہ حیرت سے بولی

"بس انہیں مجھ سے گفٹ وصول کرنا تھا اسلیے ٹوٹ گیا۔۔" وہ اداسی سے مسکرائی۔ لاکھ اچھی دوست سہی پر وہ ماہین کو ابھی کچھ بھی نہیں بتا سکتی تھی۔۔

"تمہاری چُڑی زیادہ پیاری ہے ماہی۔مجھے بھی ایسی ہی چاہیے تھی۔۔" دعا نے ماہین کا دھیان بٹانے کیلیے سامنے پڑی چُڑی اٹھائی۔

" یہ مجھے سعد نے بڑے پیار سے لے کر دی ہے۔۔ اس شاپ کی سب سے پیاری چُڑی تھی یہ۔ پر میرے لیے یہ دنیا کی سب سے پیاری چُڑی ہے۔۔ کیونکہ یہ مجھے میرے چھوٹے بھائی نے لے کر دی ہے۔" وہ محبت بھرے لہجے میں بولی تھی۔

دعا کا چُڑی والا ہاتھ وہیں تھم گیا تھا

"کیا سعد کا ذکر ہمیشہ سے اس گھر میں اتنا زیادہ اور اتنی محبت سے ہوتا ہے یا میں پہلی دفعہ نوٹ کر رہی ہوں۔۔؟" دعا نے خود سے پوچھا تھا

"تم کہاں کھو گئی؟ سعد آ جائے گا دو دن میں پھر میں اور تم اسکے ساتھ شاپنگ کیلیے چلیں گے۔ کیو تو تمہیں بھی ایسی ہی چُڑی لے دوں گی۔ اگر یہ گفٹ نہ ہوتی تو میں تمہیں دے دیتی۔۔" وہ دعا کا کھویا کھویا انداز دیکھ کر بولی

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہاں ضرور۔۔" وہ اداسی سے مسکرائی تھی۔

"تم سب سعد سے بہت محبت کرتے تھے کیا؟" جانے اسکے لہجے میں کیا تھا۔ ماہین کا ہاتھ کانپا تھا۔ کچھ تھا جو غلط تھا۔ کچھ جو ماہین کو محسوس ہوا تھا۔ مگر وہ سمجھ نہیں پائی تھی۔ اس نے غور کیا۔ زیر لب دعا کا جملہ دہرایا

"تم سب سعد سے بہت محبت کرتے تھے کیا؟" پھر دعا کی طرف مڑی۔۔

"کرتے تھے؟" جو اس جملے میں غلط تھا ماہین اس تک پہنچی تھی۔۔

"مطلب ابھی بھی کرتے ہو۔۔ تم بھی نہ ماہی پتہ نہیں بال کی کھال کیوں اتارنے لگتی ہو۔" دعا نے پہلے گڑبڑا کر وضاحت دی پھر بلا وجہ ماہین کو ڈپٹا۔

"تم یہ کیوں پوچھ رہی ہو؟" ماہین نے سنجیدگی سے دعا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

"کیونکہ ۔۔" وہ ذرا آگے کو ہوئی۔ ماہین کے بالکل پاس چہرہ لایا

"کیونکہ میں اس سے بہت جیلس ہوتی ہوں۔ سب اسی سے زیادہ محبت کرتے ہیں ۔ تم ، حیدر، ہادی بھائی۔۔ سب" وہ بات بدلتے ہوئے بولی۔

"وہ اس قابل ہے دعا کہ اس سے محبت کی جائے۔ وہ شرارتی سا، ہنسنے ہنسانے والا سعد۔ تم نہیں جانتی دعا اسکے ظاہر کے ساتھ ساتھ اسکا باطن بھی کتنا خوبصورت ہے۔ اسکا دل صاف ہے دعا۔۔ اس کی ذات میں ایسی کشش ہے جو ہر کسی کو اسیر کر دیتی ہے۔ سب اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ سب کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔۔ وہ ایک بھائی ایک دوست ایک ہمراز ۔۔ ہر صورت میں پرفیکٹ ہے۔۔ کبھی کبھی مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کوئی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے دعا۔ وہ بھائی نہ ہو کر بھی بھائی جیسا ہے۔" ماہین کے لہجے میں محبت تھی۔ دعا کو حیرت ہو رہی تھی سب کی اس سے اس قدر محبت پر۔۔ اور وہ سوچ رہی تھی کہ وہ سب کی محبتیں پانے والا جانے اس وقت کس حال میں ہو گا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

درد کے گہرے احساس کے تحت سعد نے آنکھ کھولی تھی۔۔ اس نے اٹھنا چاہا پر پھر اپنی کوشش ناکام ہوتے دیکھ کر احساس ہوا کہ اسکے ہاتھ رسیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔
اوندھے منہ زمین پر پڑا تھا۔ کروٹ لینی چاہی تو بازو زمین پر لگی تو وہ کراہ کر رہ گیا۔۔
بازو پر جس جگہ گولی لگی تھی وہ ابھی بھی درد کر رہی تھی۔۔
"اسے یہاں اٹھا کر کیوں لائے ہو۔ ؟ وہیں کیوں نہیں مار دیا اسے۔ ؟ سارا ڈیٹا ڈیلیٹ کر دیا اس نے ۔۔ اب کیا جواب دیں گے ان لوگوں کو جن سے ڈیل ہو چکی ہے۔
ایڈوانس بھی لے چکے ہیں ہم ان سے ۔ اسے وہیں مار دینا چاہیے تھا تمہیں۔۔" کسی کی چھنگاڑتی ہوئی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔
"سوری سر۔ ہمیں نہیں پتہ تھا کہ وہ اتنے جلدی سسٹم کا پاسورڈ بریک کر دے گا ۔ اور کر بھی دیتا تو ہمیں یہ امید تھی کہ ہم اسے ری کور کر لیں گے ۔ مگر وہ وائرس۔" اس آواز پر سعد کے ہونٹوں سے بے آواز شکر کا کلمہ ادا ہوا تھا۔۔
"میں نے اپنا مشن پورا کر لیا۔" ہونٹوں سے نکلتے خون سے بے پرواہ وہ مسکرایا تھا۔
"اب جان بھی چلی جائے تو غم نہیں ہے" وہ سرگوشی میں بولا تھا
"وہ اسے بچانے کیلیے ہم تک ضرور پہنچیں گے۔ اسے ختم کر دو اور جتنا جلدی ہو سکے اپنا ٹھکانہ بدلو۔۔ اس سے پہلے اسے ٹھکانے لگاؤ ۔۔" سعد کے کانوں میں آواز گونجی تھی۔۔۔ اسکے بعد کوئی آواز نہ سنائی دی۔
اسکی آنکھوں کے سامنے سب کے چہرے آ رہے تھے۔۔
"مما ، پاپا ، بھائی، حیدر بھائی، ماہی آپی۔۔" چہرے پر اب بھی مسکراہٹ تھی۔ سامنے سے کوئی چلتا ہوا اسکے قریب آ رہا تھا۔ اسکے ہاتھ میں گن تھی۔
"سعد ! تم میرے سب سے پیارے بیٹے ہو" مما کی آواز کانوں میں گونجی تھی۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ ایسے ہی منہ کے بل گرا تھا۔ سامنے کا دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا۔ اسکے کونوں میں کچھ اپنوں کی آوازیں گونجی تھیں۔۔

"میرے نکاح کے گواہوں میں پہلا نام تمہارا ہونا چاہیے۔" حیدر کی آواز ابھری تھی۔

"مجھے یقین ہے تم ضرور کامیاب ہو گے" ہادی کی آواز کانوں میں گونجی تھی۔ وہ شخص قدم قدم بڑھتا آگے آ رہا تھا۔ گن ابھی بھی ہاتھ میں موجود تھی۔

"اسے ٹھکانے لگاؤ اور یہاں سے نکلنے کی تیاری کرو" ایک مکرو آواز کہیں سے ابھری تھی۔۔

"سعد! مت ہنساؤ اور پلیز" ماہین کی ہنستی آواز سنائی دی تھی۔

"ارسلان۔۔" ارسلان کا جسدِ خاکی آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔۔

اس شخص نے ٹریگر دبایا تھا۔۔ سعد اب بھی مسکرا رہا تھا۔

"یہ تو میری جان ہے۔" حیدر کی آواز اسے سنائی دی تھی۔ پھر ایک فائر کی آواز گونجی تھی اور فضا میں ہر طرف سناٹا چھا گیا۔۔ ہر شے خاموش ہو گئی تھی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

###...###...###

سعد کو گئے چار گھنٹے ہو گئے تھے۔ اب تک انہیں دشمنوں کے ٹھکانے کی کوئی خبر نہیں ملی تھی۔۔

انٹیلی جنس ایجنسی چونکہ اس کاروائی میں شامل تھی اسلیے انہوں نے بھی بھر پور مدد کی یقین دہانی کرائی تھی۔۔ ہادی کے لیے ایک ایک لمحہ ایک صدی کے برابر تھا۔ اسے بس ایک ہی پریشانی کھائے جا رہی تھی۔ کہ جانے سعد کس حال میں ہو گا۔ اسے گولی لگی ہے۔ جانے وہ گولی نکالی گئی ہو گی یا نہیں۔۔

"سر! وہ اسے اپنے ٹھکانے پر لے بھی گئے ہیں تو آپ جانتے ہیں وہ زیادہ دیر ایک ٹھکانے پر نہیں رہتے۔ وہ جگہ بدلتے رہتے ہیں۔ ہمیں انہیں جگہ تبدیل کرنے سے پہلے ڈھونڈنا ہو گا۔" ہادی دو آفیسرز کے ساتھ کمرے کے وسط میں کھڑا تھا۔ تبھی ساتھ کھڑا آفیسر بولا

"ایک زخمی آفیسر کو لے کر وہ ٹھکانہ اتنے جلدی تبدیل نہیں کریں گے۔۔ وہ اسے مار بھی سکتے ہیں۔" ہادی نے ضبط سے آنکھیں بند کیں۔ یہ مرحلہ اسکے لیے زندگی کا مشکل مرحلہ تھا اور وہ باتیں تھیں جنہیں وہ کبھی بھول کر بھی سوچنا نہیں چاہتا تھا

"وہ اسے نہیں ماریں گے۔۔" ہادی ضبط سے کہہ رہا تھا مگر اسکا لہجہ پر یقین تھا۔

"تمہیں اتنا یقین کیوں ہے؟" اسکے ساتھی نے اس سے پوچھا تھا۔

اسکے بعد ہادی انہیں ممکنات سے آگاہ کرنے لگا

###...###...###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ٹھنڈا پانی اسکے چہرے پر ڈالا گیا تھا۔۔اس نے آنکھیں کھول کر ارد گرد دیکھا۔ روشنی کا ایک ہالہ سا بنا تھا اس کے گرد۔۔جو عین اسکی آنکھوں میں لگ رہا تھا۔۔ اس نے ہاتھ آنکھوں پر رکھنے چاہے مگر احساس ہوا ہاتھ اب تک بندھے ہوئے ہیں۔۔ کرسی پر بٹھا کر اسکے ہاتھ باندھ دیے گئے تھے۔ ایک نظر بازو کو دیکھا۔ اس پر بھی گولی والی جگہ پر ایک پٹی باندھی گئی تھی۔۔

"لو آگیا یہ ہوش میں لالہ۔۔" ایک آواز سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ سامنے ہی ایک آدمی کھڑا تھا۔۔ اور اسکے سامنے پڑے میز کی دوسری طرف ایک شخص بیٹھا تھا۔۔

"جانتے ہو ابھی تک زندہ کیوں ہو۔؟" وہ سعد کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرایا۔ سعد اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھ رہا تھا

"تم۔ صرف تم ہی وہ انسان ہو جو ان ایجنٹس کا نام جانتے ہو۔ تم ہی ہمیں انکے نام بتا سکتے ہو۔ اسلیے اب تک تمہیں زندہ رکھا گیا ہے۔" وہ شخص اسکی طرف اشارہ کر کے کہہ رہا تھا۔

"اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں وہ نام بتا دوں گا؟" سعد تلخی سے مسکرایا تھا۔۔

"یہ جس یونیفارم میں تم ہو" اس نے سعد کی وردی کی طرف اشارہ کیا۔ "اسے دیکھ کر لگتا تو نہیں کہ کچھ اگلو گے۔ مگر ہمیں اگلوانے کے طریقے آتے ہیں۔۔"اس نے ٹھنڈے لہجے مین کہا۔ وہ مسکرایا تھا۔ پھر وہ ٹیبل پر آگے کو جھکا۔ سعد کے چہرے کر قریب چہرہ کیا

"اور اگر تم ان کے نام نہیں بتاؤ گے تو تم خود مارے جاؤ گے۔" وہ مکرو انداز میں ہنسا تھا۔ اور پھر کرسی پر پیچھے کو ہو کر بیٹھا

"اب تم بتاؤ۔ تم اپنی جان ان چند آدمیوں کیلیے قربان کر دو گے کیا؟" وہ پر سکون سا بیٹھا سعد سے پوچھ رہا تھا۔

سعد نے سر جھٹکا۔ گویا اسکی بات کا کوئی اثر ہی نہیں لیا یا یوں کہ اسکی بات سنی ہی نہ ہو۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ آگے بڑھا۔ سعد کے بالوں کو ہاتھ میں دبوچ کر پیچھے کو جھٹکا دیا۔ درد کا گہرا احساس پوری ریڑھ کی ہڈی میں جاگا مگر سعد چہرے پر بنا کوئی تاثر لائے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے دیکھتا رہا۔

اسکی آنکھوں کا گلابی پن بتا رہا تھا کہ درد شدید ہے۔

"بتاؤ کیا تم ان چند لوگوں کیلیے اپنی جان داؤ پر لگا دو گے۔۔؟" وہ پھر پوچھ رہا تھا

سعد ہنسا اور پھر ہنستا گیا پھر چہرے پر غصے کے تاثرات ابھرے۔

"تمہارے لیے وہ چند لوگ ہوں گے۔ مگر یہ وہی چند لوگ ہیں جو میرے ملک کے لاکھوں لوگوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔ یہ وہی چند لوگ ہیں جن کے ڈر سے دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں پناہ مانگتی ہیں۔ یہ انہی چنے ہوئے لوگوں میں سے چندلوگ ہیں جن کے ذکر سے ہی تم سب کے اور دنیا کے کئی ملکوں کے دل کانپ جاتے ہیں۔ یہ ہمارے ملک کا بھروسہ ہیں۔" وہ آنکھوں میں چٹانوں کی سی سختی لائے کہہ رہا تھا۔ ایک پل کو مقابل بھی ٹھٹھک گیا تھا۔۔

"تمہیں لگتا ہے یہ چند لوگ ہمارا مقابلہ کر سکتے ہیں۔؟ کیا معرکہ سر انجام دے دیں گے یہ چند ایک لوگ۔ ؟ انکی تعداد تو دیکھو۔" وہ شخص طنزیہ ہنسی ہنسا تھا۔

" یہ محافظوں کا لشکر ہے۔ بالکل ویسا ہی جیسا ہمارے نبیؐ کا تین سو تیرہ کا لشکر تھا۔ انکے سامنے ہزاروں کا لشکر نہ ٹک سکا۔ تو سوچو یہ تو تعداد میں زیادہ ہوں گے"

سعد اب بھی ثابت قدم تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"یہ لوگ تمہارے لیئے چند لوگ ہوں گے۔ مگر میرے نزدیک ان میں سے ایک ایک شخص لاکھوں جانوں کا محافظ ہے۔ ملک انہی سے چلتا ہے۔ یہ قوم کا مان، قوم کا بھروسہ اور فخر ہیں۔ یہ چند لوگ ہی ہماری شان ہیں۔ انکے آگے میری جان کی قیمت کچھ بھی نہیں ہے۔ میں جان تو دے دوں گا مگر انکے نام کبھی تمہیں نہیں بتاؤں گا۔" سعد کی اس بات پر اس نے جھٹکے سے سعد کے بال چھوڑے۔

"یہ ایسے نہیں مانے گا۔ اس سے اپنے طریقے سے اگلوؤ۔" وہ شخص یہ کہہ کر باہر کو نکل گیا۔۔

پیچھے کھڑا شخص ہاتھ میں ایک ڈنڈا پکڑے سامنے آیا تھا۔۔ سعد اسکے ہاتھ میں پکڑے اس ڈنڈے کو دیکھ کر تلخی سے مسکرایا۔ اس نے سعد کے ہاتھ کرسی سے کھول کر کمر پر باندھے اور منہ کے بل زمین پر دھکیل دیا۔ناک عین زمین ہر جا لگا تھا۔۔ اس شخص نے اسکے پاؤں اوپر کو اٹھا کر چھت سے لٹکی ہوئی رسی سے باندھے۔ اور پھر اسکے پوؤں کے نیچے تلوؤں پر ہاتھ میں پکڑے ڈنڈے برسانا شروع کر دیے۔ سعد کراہا تھا۔ مگر اس نے انکے سامنے کچھ نہ بولنے کی گویا قسم کھا رکھی تھی۔

"بتاؤ کون لوگ تھے وہ۔؟ انکے نام بتاؤ۔" وہ ڈنڈے برساتے ہوئے مسلسل پوچھ رہا تھا سعد خاموش تھا۔ سوائے کراہنے کے اسکے منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکلا تھا۔ پاؤں کے ساتھ ساتھ اسکی ٹانگوں پر بھی گھٹنوں تک ڈنڈے برسائے جا رہے تھے۔ ہر وار اسکے جسم پر اپنا نشان چھوڑتا جا رہا تھا۔۔ پاؤں سے اور ٹانگوں سے خون رسنے لگا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

آدھے گھنٹے تک لگا تار مارتے مارتے آخر وہ شخص تھک گیا۔ سعد نے ایک نظر پسینے سے شرابور اس تھکے ہوئے شخص کو دیکھا اور تلخی سے مسکرایا۔

اسکے ہونٹوں سے بھی خون رس رہا تھا

دونوں پاؤں کے نیچے سے جلد اکھڑ چکی تھی جہاں سے خون بہہ رہا تھا۔ زخم اس قدر تکلیف دہ تھے کہ برداشت کرنا مشکل تھا۔ مگر سامنے بھی سعد تھا۔

لیفٹیننٹ سعد۔وہ پی ایم اے کا ایک جانباز کیڈٹ اور اب آرمی کا ایک بہادر آفیسر تھا۔ اس ادارے نے اسے ہر طرح کی مشکلات کا مقابلہ کرنے اور ہر طرح کے حالات میں ملک اور ملک کے لوگوں کی حفاظت کرنے کا جذبہ اسکے خون میں شامل کر دیا تھا۔ بالکل ایسے ہی جیسے ایک نشے کے عادی شخص میں خون کی جگہ وہ نشہ دوڑتا ہے ایسے ہی ان ملٹری والوں کے جسم میں وطن سے محبت اور اسکے لوگوں کی حفاظت کا جذبہ خون بن کر دوڑتا ہے۔۔

"تم جاؤ۔ اب میں دیکھتا ہوں اسے۔" وہ شخص دابارہ اندر آیا تھا۔ اور اس دوسرے شخص کو باہر جانے کو کہہ کر خود سعد کے پاس کھڑا ہوا۔ اسکے پاؤں پر لگے زخم کو دیکھنے لگا۔ جلد پھٹ کر خوب نکل رہا تھا۔ اس نے اس زخم کو ہاتھ سے چھوا۔ سعد کراہا

اسکے پاؤں ابھی بھی رسی سے بندھے تھے جبکہ سر نیچے زمین کی طرف تھا

"کیا ہوا؟ درد ہو رہا ہے؟" اس نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔ سعد خاموش رہا۔

"یہ تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اصلی مزہ تو اب آئے گا۔" وہ ہنسا تھا۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اس نے کچھ ہاتھ پر لگایا تھا اور پھر پورا زور لگا کر ان ہاتھوں کو سعد کے
زخموں پر رگڑا تھا۔۔

وہ نمک تھا۔ ایک چیخ سعد کے منہ سے نکلنے کو تھی جسے اس نے بڑی مشکل سے ضبط کیا تھا ۔۔سعد درد کی شدت سے کراہ رہا تھا۔ اسکے گھٹنوں سے لے کر پاؤں تک ہر زخم پر وہ نمک لگاتا جا رہا تھا اور سعد کی کراہوں سے وہ کمرہ گونج رہا تھا۔ اسکے زخموں سے خون رستا ہوا نیچے فرش پر گر رہا تھا۔تکلیف کی شدت بڑھ رہی تھی۔ اور اسکی دل دہلا دینے والی کراہیں آسمان کو چیرتی ہوئی اوپر کو جا رہی تھیں۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

خون بہانا ، جان لٹانا
چاہے تو گردن کٹوانا
پر کچھ بھی ہو جائے
تم اپنے لوگوں کی جان بچانا
خواہشیں قربان کرو تم
نچھاور اپنی جان کرو تم
پر کچھ بھی ہو جائے
اونچی ملک کی شان کرو تم
تم عام نہیں، تم خاص ہو
پوری قوم کی تم ہی آس ہو
وہ چاہے تم کو کہیں برا بھی
چاہے کچھ بھی ہو جائے
تم تو قوم کا احساس کرو
تم وردی میں سجتے ہو
وردی تم پہ جچتی ہے۔
بس سر پہ کفن باندھ کے نکلو
دشمن کو للکار کے تم
دکھا دو تم لا الہ اللہ کی شان انہیں
برباد کرنے نہ دو پاکستان انہیں
کہو انہیں اسلام کے نام پہ
بنا ہے یہ دیس ہمارا
یہ آن ہماری ، شان ہماری
ملک ہمارا ہے جان ہماری
اسکو برباد کرنے کی
نہیں ہے اوقات تمہاری۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

###___###___###

"انکی لوکیشن کا پتہ چل گیا ہے سر جہاں لیفٹیننٹ سعد کو رکھا گیا ہے۔" ایک آفیسر نے جب آکر آفس میں یہ بتایا تو گویا ہادی کے جسم میں نئی روح پھونک دی۔ ہادی دیوانہ وار باہر کی طرف بھاگا تھا

"سر ہمیں ٹیم تیار کرنی ہو گی۔ پلان تیار کرنا ہو گا۔ پھر ہم ان پر حملہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں دو گھنٹے لگیں گے۔" وہ اسکے ساتھ چلتے چلتے ہادی کو بتا رہا تھا

"تب تک وہ اسے کہیں اور لے جائیں گے۔" ہادی رک کر سنجیدگی سے بولا تھا

"سر ہم وہاں بغیر ٹیم کے نہیں جا سکتا۔ پورا ایریا انکے پاس ہے۔ جگہ جگہ انہوں نے ٹھکانے بنا رکھے ہیں۔ اسلیے ایک پلان تیار کر کے ایک ٹیم کے ساتھ اٹیک کرنا ہو گا۔" وہ سعد کو سمجھا رہا تھا۔

"ایک گھنٹہ۔ ایک گھنٹے میں سب ہو جائے گا۔ سب ہو جانا چاہیے خان ایک گھنٹے میں۔" ہادی زور دے کو بولا تھا

"یس سر۔ بس ٹیم میں ترتیب دیتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ چلا گیا تھا۔ آدھی رات کے قریب وہ لوگ وہاں پہنچے تھے۔

احتیاط سے قدم اٹھاتے راستے میں آتے دشمنوں کے ٹھکانے تباہ کرتے وہ آہستہ آہستہ اس ٹھکانے کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں سعد کو رکھا گیا تھا۔۔

ایک ایک کر کے وہ اس عمارت میں داخل ہوئے۔ پوری عمارت سنسان پڑی تھی۔

ہادی اندر داخل ہوا۔ سامنے ہی وہ کمرہ تھا جہاں سعد کو باندھ کر رکھا گیا تھا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

ہادی اندر داخل ہونے ہی لگا تھا جب ساتھ اسکے قریب آیا۔
بلڈنگ خالی ہے سر۔ لگتا ہے وہ لوگ یہاں سے جا چکے ہیں۔ ایریا کلئیر کرنے میں ہمیں تھوڑا وقت لگے گا۔" وہ اسے ہدایات دے رہا تھا
ہادی نے پھر اس کمرے میں داخل ہونا چاہا۔ میجر خان پھر سامنے آ کھڑا ہوا

"سر لیفٹیننٹ سعد بھی یہاں موجود نہیں ہے۔ وہ لوگ اسے بھی ساتھ لے گئے ہیں۔ آپ باہر چل کر باقی سب دیکھیں۔ میں ایریا کلئیر کرواتا ہوں۔" خان نے اسے تفصیلات سے آگاہ کیا۔ ہادی نے اندر کمرے میں پڑی کرسی اور اسکے پاس پڑی رسی دیکھی۔
ہادی نے سائیڈ سے گزرنا کر کمرے میں داخل ہونا چاہا
میجر خان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکا
"مجھے نہیں لگتا سر کہ آپکو اندر جانا چاہیے"
ہادی اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے اندر کی طرف بھاگا تھا
اندر داخل ہوتے ہی اسکے قدم گویا جم گئے تھے۔۔
پورے کمرے میں جگہ جگہ خون موجود تھا۔ اور خون کے ساتھ۔۔
اسکی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئی تھیں۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

خون کے ساتھ ہی فرش ہر جگہ جگہ نمک بکھرا پڑا تھا۔۔ اور ساتھ ہی فرش پر کچھ اور بھی تھا۔

ہادی گھٹنوں کی بل زمین پر بیٹھتا چلا گیا اور زمین پر ہاتھ پھیرا۔۔

وہ زمین پر ناخنوں کے نشان تھے جیسے زمین کھرچی گئی ہو۔ جیسے کسی کو تکلیف کی انتہا پر پہنچایا گیا ہو۔ یقیناً اسے مارنے کی بعد جب ہاتھ کھول دیے گئے تھے اور وہ نمک لگایا جا رہا تھا تبھی تکلیف کی شدت سے سعد نے ناخنوں سے زمین کو کھر چا تھا۔ ہادی تڑپ کر رہ گیا تھا۔ وہ دیوانہ وار اس پر اپنا ہاتھ پھیر رہا تھا۔ سعد کا خون پھیلا تھا کمرے میں۔ اس سعد کا جسے وہ سزا دینے کے بعد ساری رات بیٹھ کر اسکی ٹانگیں دباتا تھا۔ اس سعد کا خون جس کی ماں آرمی کی سختیوں کے ڈر سے اسے آرمی میں نہیں بھیجتی تھی اس سعد کا خون جو محبتیں بانٹتا تھا۔ وہ اسکا خون انگلی ہر لگائے ضبط سے دیکھا رہا۔ اسے اندازہ تھا کہ سعد کو کتنی تکلیف ہوئی ہو گی۔ کمرے ہی ہر دیوار سے اسے سعد کے کراہنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔

"سعد" وہ اسکا خون ہتھوں سے چھوتے ہوئے پوری طاقت سے چلایا تھا۔۔ مگر جواب ندارد تھا۔۔۔ اسکی زندگی کا ستارہ ، اسکا سعد جو ایک آواز پر "جی بھائی" کہتا دوڑا چلا آتا تھا آج ہزاروں آوازوں پر بھی جواب نہیں دے رہا تھا۔ جانے وہ درندے اسکے ساتھ کیا کریں گے اور اسے کہاں لے گئے ہوں گے۔ ہادی کو بس یہی فکر ستا رہی تھی۔

###...###...###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اسکی آنکھوں پر بندھی پٹی کھول دی گئی۔۔وہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جہاں اسے لایا گیا تھا۔۔ اس کمرے میں سوائے دروازے کے اور ایک سوراخ تک نہ تھا۔۔ سعد نے ایک ہی نظر میں پورے کمرے کا جائزہ لے لیا تھا۔۔۔ سامنے باکس کی طرح لمبی کچھ چیزیں پڑیں تھیں جنہیں ڈھانپ کر رکھا گیا تھا۔۔۔ اسکے ہاتھ ابھی تک پیچھے بندھے ہوئے تھے۔۔ ساتھ کھڑے دونوں آدمی گن اس پر تانے کھڑے تھے۔۔۔ سعد کو ابھی تک سمجھ نہ آئی تھی کہ اسے اس کمرے میں کیوں لایا گیا ہے۔۔ تبھی کمرے کے اندر داخل ہونے والے اس شخص نے آگے بڑھ کر اپنا پاؤں اسکے گھٹنے کے عین پیچھے اتنی شدت سے مارا کہ وہ لڑکھڑا کر گرا تھا۔۔ وہ اب گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔۔ اس شخص نے سامنے کھڑے ایک گھونسا اسکے جبڑے پر مارا تھا۔۔ وہ اب کہ جھٹکا کھا کر پیچھے گرنے کو تھا جب گارڈ نے اسے کالر سے پکڑ کر سیدھا کیا۔۔ اسکے ہونٹوں سے خون بہہ رہا تھا جو ٹھوڑی سے ہوتا ہوا اب اسکی گردن پر بہہ رہا تھا۔۔ مگر وہ اب بھی مسکرا رہا تھا۔ گویا کہہ رہا ہو آزما لو اپنی طاقت کو۔ میں ہارنے والا نہیں ہوں۔۔

"شرٹ اتارو اسکی۔۔" سامنے کھڑے شخص نے حکم صادر کیا۔۔

گارڈ حکم بجا لایا۔۔ یونیفارم اور اس پر لگا سبز ہلالی پرچم اسکے جسم سے ہٹ چکا تھا۔۔ تبھی اس شخص نے جا کر سامنے پڑے بکس سے کور ہٹایا۔۔ سعد نے دیکھا کہ وہ بکس نہیں ۔بلکہ برف کی دو بڑی سلیں تھیں۔۔ جن سے بھاپ نکل رہی تھی۔۔ گویا وہ تیار تھیں اپنے ساتھ لگنے والی ہر چیز کو اندر تک جلانے کیلیے۔۔ ادھیڑنے کیلیے۔۔ (بہت ٹھنڈی برف انسانی جلد کو جلا دیتی ہے۔)

"لٹاؤ اسے اس کے اوپر۔۔دیکھتا ہوں کیسے ہمارا مطالبہ پورا نہیں کرتا یہ۔۔" اس شخص نے طنزیہ انداز میں مسکرا کر سعد کو دیکھتے ہوئے گارڈز کو حکم دیا تھا۔۔ ایک نئی آزمائش ایک بار پھر سعد سامنے تھی

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

"میں چاہتا ہوں ہمارے نکاح کل ہی ہو جائیں۔" حیدر کی آواز پر ہادی نے
چونک کر سر اٹھایا تھا گویا اس نے کچھ غلط سنا ہو

"میں چاہتا ہوں کہ نکاح کل ہی ہو جائے ہادی۔ کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے؟"
اس نے سر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے ہادی کی طرف دیکھا

"حیدر تم.." ہادی کو سمجھ نہ آئی وہ اسے کیا کہے

"ہادی ! میں نہیں جانتا آگے کیا ہونا ہے۔ مگر سعد جانے کس حال میں ہے۔ اور نجانے جب وہ ہمیں ملے گا تو کس حال میں ہو گا۔ دوسری طرف ماہی اور دعا ہیں۔ سعد کو دیکھنے کے بعد ماہی کبھی تم سے شادی پر راضی نہیں ہو گی۔ اور یہ تم بہت اچھے سے جانتے ہو اسکا فوبیا۔۔ اور میں نہیں چاہتا فی الحال گھر میں کسی کو بھی اس بارے میں کچھ بھی پتہ لگے۔ میں ایس ایس جوائین کر رہا ہوں۔ پھر مجھے وہاں جانا ہو گا۔ میں چاہتا ہوں میں ماہی تو تمہارے حوالے کر کے دعا کو اپنے ساتھ باندھ لوں ہمیشہ کیلیے۔۔" حیدر نے اسے وضاحت دی۔

"حیدر ہم ماہی کو نہیں بتائیں گے سعد کے بارے میں کچھ بھی۔ مگر اس وقت ایسے حالات میں نکاح۔۔" وہ گومگو کیفیت میں تھا

"ماہی سی ایم ایچ کی ایک ٹرینی سرجری ہے۔۔ اور ہمارے اس آپریشن کے بعد تمام زخمیوں کو سی ایم ایچ راولپنڈی میں ہی بھیجا جائے گا اور ان میں سعد بھی شامل ہے۔ کیونکہ casualities کا علاج وہیں کیا جاتا ہے۔ اور تمہیں لگتا ہے کہ وہ جان نہیں پائے گی۔۔" حیدر نے اسے ممکنات سے آگاہ کیا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"انکل کی بھی یہی رائے ہے کہ نکاح کل کر دیا جائے۔۔" حیدر نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"سعد کے بغیر۔۔" ہادی اسکے آگے کچھ نہ بول سکا۔

"نکاح کر رہے ہیں صرف ۔۔ شادی میں ابھی ٹائم ہے ۔ تم جانتے ہو ایسے آفیسرز کا وہ لوگ کیا حال کرتے ہیں۔ سعد کی حالت ہم جانتے نہیں ہیں مگر اندازہ کر سکتے ہیں کہ۔۔" وہ ایک پل کو رکا

"کہ وہ ٹھیک نہیں ہو گا۔۔ " اس نے بہت ضبط سے کہا تھا۔۔

" ماہی اور دعا سے کیا کہو گے؟" ہادی نے پوچھا

"دعا جانتی ہے۔ جبکہ ماہی سے میں یہی کہوں گا کہ میری ٹریننگ شروع ہونے سے پہلے میں چاہتا ہوں نکاح ہو جائے وہ میری بات نہیں ٹالے گی۔۔ " حیدر نے اسے تسلی دی

"وہ سعد کی غیر موجودگی میں نکاح کیلیے تیار ہو گی۔؟" ہادی نے اگلا سوال پوچھا تھا

"مشکل ہے ہر نا ممکن نہیں۔ میں یہی کہوں گا کہ سعد نکاح کے ٹائم تک پہنچ جائے گا۔ عین نکاح کے وقت وہ انکار نہیں کر سکے گی۔" حیدر نے دونوں ہاتھوں سے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو مسلا جو نیند کی کمی اوع پریشانی کے باعث لال انگارہ بن چکی تھیں۔

"یعنی تم اس سے جھوٹ بولو گے۔" ہادی نے گہری نظروں سے دیکھتے کہا

Http://novelshenovels.blogspot.com

"جھوٹ۔" حیدر نے ایک گہری سانس بھری۔

"ہاں اسکے علاوہ میرے پاس اور کوئی آپشن نہیں ہے۔" حیدر نے سر جھکایا

"میں تیار ہوں۔ نکاح کیلیے۔ میں گھر بتا دیتا ہوں۔ نکاح کل ہی ہو گا۔" ہادی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ پھر میز پر جھکا

"کچھ بھی ہو کبھی مجھ سے جھوٹ مت بولنا تم۔ چاہے تمہارے پاس اسکے علاوہ کوئی آپشن ہو یا نہ ہو۔۔" وہ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھا۔

"ہادی!" حیدر کی آواز پر پلٹے بنا وہ رکا

"میں نے تم سے ایک جھوٹ بولا ہے۔" ہادی کرنٹ کی سی تیزی سے پلٹا تھا۔

حیدر سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔

"مگر میں ابھی سچ نہیں بول سکتا۔ میں وہ سچ تمہیں بتاؤں گا۔ ضرور بتاؤں گا۔ مگر ابھی نہیں۔" ہادی نے بے یقینی سے اسکے جھکے سر کو دیکھا۔ پھر اسکے تاثرات دیکھے۔

وہ جانتا تھا اس وقت حیدر کچھ بھی بتانے کی حالت میں نہیں ہے نہ ہی صورتحال ایسی ہے کہ وہ اس پر زور ڈالے سچ بولنے کیلیے

"مجھے انتظار رہے گا۔" یہ کہہ کر وہ پلٹا اور کمرے سے نکل گیا۔۔

درد کا گہرا احساس حیدر کے دل میں جاگا تھا۔

"مجھے معاف کر دینا ہادی۔" آنکھیں بند کیے اس نے آنکھوں میں آئے سمندر کو اندر کی طرف دھکیلا کیونکہ اس صورتحال میں اسے کمزور نہیں پڑنا تھا۔۔

###_###_###

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

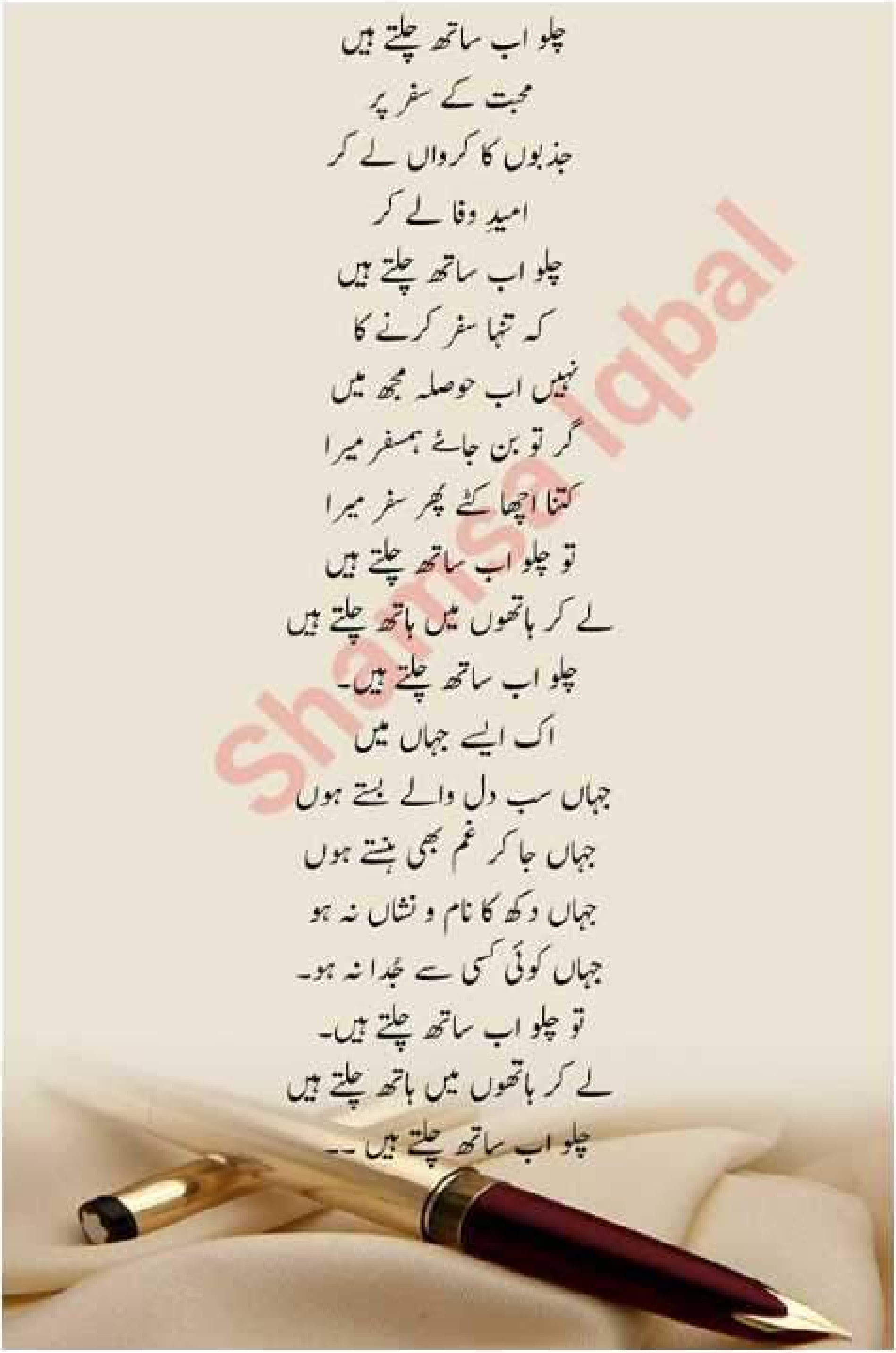

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین کا قلم الفاظ بکھیرتا جا رہا تھا۔ نے مسکرا کر وہ الفاظ دیکھے۔۔

محبت کیا کچھ سکھا دیتی ہے ناں۔ وہ سوچ رہی تھی۔ کبھی کبھی وہ دعا کے ادبی ذوق سے تنگ آ جاتی تھی۔۔ بات بے بات کی شاعری ۔ اور اب ۔۔ اب جانے کیسے کا قلم بھی الفاظ بکھیرنے کا ہنر جان گیا تھا۔۔

نے یہ الفاظ ٹائپ کرتے ہوئے ہادی نے نمبر پر بھیج دیے تھے۔۔ ہادی جو بیڈ سے ٹیک لگائے آنکھیں موندھے بیٹھا تھا موبائل کی آواز پر آنکھیں کھول کر سیدھا ہو بیٹھا۔ کرین سامنے کی۔ الفاظ پڑھتا گیا اور ایک اد سی مسکراہٹ لبوں پر دوڑ گئی۔ کچھ سوچتے ہوئے ماہین کا نمبر ڈائل کیا۔

"ہیلو" کی آواز ابھری تو ماہین کے دل کو سکون پہنچا۔ کتنے دن ہو گئے تھے آواز کو سنے ہوئے۔۔

"کیسے یاد کر لیا آج؟" خفا سی آواز فون پر ابھری تھی۔

"کب نہیں یاد کرتا میں تمہیں۔؟" سوال کے جواب میں ایسا سوال آیا تھا جس کا کے پ کوئی جواب نہ تھا۔

"کیسی ہو؟" وہ تھکاوٹ بھرے لہجے میں پوچھ رہا تھا

"میں ٹھیک ہوں۔ مگر آپ ٹھیک نہیں لگ رہے۔" وہ کی آواز سے کی تھکاوٹ کا اندازہ لگا کر بولی

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ایسی کوئی بات نہیں ہے بس ڈیوٹی ذرا ٹف جا رہی ہے۔" نے لہجے میں تازگی لاتے ہوئے کہا

"ہادی!" ماہین نے پکارا تھا

"جی" وہ بھی ی لہجے میں بولا تھا

"میرا دل کیوں ڈر رہا ہے کہ کچھ غلط ہونے کو ہے۔ کچھ بہت غلط۔" ماہین نے بے بسی سے کہا تھا

"غلط تو ہو چکا" ہادی صرف سوچ کر رہ گیا

"تمہارے دل سے خوف کو نکالنے کا ایک طریقہ ہے میرے پ۔" ہادی زبردستی مسکرایا

"کیا؟" ماہین نے پوچھا

"ہم کل ہی نکاح کر لیتے ہیں۔" ہادی نے فوراً جواب دیا تھا۔

ایک پل کو وہ کچھ بھی نہیں بول سکی تھی

"ہادی یہ۔۔" اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بولے

"میں چاہتا ہوں کل ہی نکاح کر لیں ہم" وہ پھر بولا تھا

"ہادی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" ماہین نے حیرت سے پوچھا

"حیدر کی ٹریننگ شروع ہونے میں کچھ ہی وقت ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ نکاح جلدی کر لیں۔ اور شادی لیٹ بھی تو ہو سکتی ہے۔۔ پاپا کا بھی یہی مشورہ ہے۔ حیدر نے بھی آنٹی سے بات کر لی ہے۔ اور دعا کے گھر والوں سے بھی۔ میں بس تم سے پوچھنا چاہتا ہوں تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟ اگر ہے ماہی تو مجھے بتا سکتی ہو۔ ابھی صرف حیدر کا نکاح ہو جائے گا۔ ہمارا لیٹ بھی ہو جائے تو کوئی پرابلم نہیں ہے۔" ہادی نے اسے وضاحت دینے کے ساتھ ساتھ اس سے سوال بھی پوچھا تھا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ کچھ غلط ہے یا کچھ ہونے کو ہے۔ جس سے مجھے انجان رکھا جا رہا ہے۔ کیا ایسا کچھ ہے؟" سوال کے جواب میں جو سوال آیا تھا اس نے ہادی کے لبوں پر تالے ڈال دیے تھے۔ چند لمحوں کیلیے وہ کچھ بھی بولنے کے قابل نہ رہا۔ ماہین کا دل اسے کسی انہونی کا اشارہ دے رہا تھا

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟"

"کیونکہ میرا دل ڈر رہا ہے ہادی۔ مجھے ایسا لگ رہا کہ کچھ ہونے کو ہے" ماہین کی کیفیت عجیب سی ہو رہی تھی

"صرف تمہارا وہم ہے۔ خیر یہ بتاؤ یہ شاعری کب سے شروع کر دی تم نے۔ میں نے تو سنا ہے کہ

شاعری انکی زبان پہ جچتی ہے

جن کی آنکھوں میں عشق روتا ہے

تو تمہارے کیس میں میں کیا سمجھوں۔؟" ہادی نے جان بوجھ کر بات بدلی اور اسکا دھیان بٹانا چاہا

"اللہ نہ کرے میرا عشق روئے" ماہین نے دہل کر کہا تھا ہادی کو اپنے الفاظ کی سنگینی کا احساس ہوا

"تم عشق کی حد تک پہنچ چکی ہو کیا۔؟" ہادی نے سوال کیا

"چل تو اسی رستے پر رہی ہوں۔ جانے اب منزل تک پہنچ پاتی ہوں یا نہیں۔" وہ اسکے سامنے نہ ہوتے ہوئے بھی جان گیا تھا کہ وہ اس وقت مسکرا رہی ہے۔

"تم مسکراتے ہوئے اچھی لگتی ہو" ہادی نے اداسی سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

"اور میری مسکراہٹ جس سے جڑی ہے مجھے بھی وہ مسکراتے ہوئے اچھا لگتا۔" ماہین کی آواز پر وہ بے ساختہ مسکرایا تھا۔

Shamsa Iqbal

"ماہی !" ہادی نے پکارا تھا

"جی" وہ مسکراتے ہوئے بولی

"چلو اب ساتھ چلتے ہیں۔" ہادی کی آواز آئی تھی

"کل سے" وہ اسی لہجے میں بولی تھی

"تو چلو کل ملتے ہیں۔ ایک نئے ، شرعی رشتے میں بندھ کر۔ پورے حق کے ساتھ۔۔" ہادی نے پر امید لہجے میں کہا تھا

الوداعی کلمات کہہ کر ماہین نے کال بند کر دی تھی۔ اسکے ہونٹ مسکرا رہے تھے۔ آنکھوں میں آنے والے لمحوں کیلیے سپنے سجا رہی تھی۔ اس بات سے انجان کہ لکھنے والا اسکی قسمت میں کیا لکھ رہا ہے۔ خوشی یا دکھ۔۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد ٹھنڈے فرش پر منہ کی بل گرا پڑا تھا۔ اسکی کمر پر سے جلد اتر چکی تھی اور کمر کافی حد تک جل بھی چکی تھی۔ زخم پر مکھیاں بھنبھنا رہی تھی۔ تکلیف کی شدت حد سے زیادہ تھی۔ جسم سے ماس اس برف کے ٹکڑے کے ساتھ لگ کر الگ ہو چکا تھا۔ وردی کو تو اسکے جسم سے الگ کر دیا گیا تھا مگر اس کے اندر بسے پاکستانی فوجی نے ہار نہیں مانی تھی۔

اسے یاد تھا تو بس وہ وعدہ جو اس نے وردی پہنتے ہوئے اس ملک سے کیا تھا۔

وہ وعدہ جو اس مشن سے پہلے اس نے خود سے کیا تھا۔

دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا تھا۔ ساتھ ایک ٹرالی کی سی شکل کا ایک میز تھا جسے ایک شخص گھسیٹ کر لا رہا تھا ۔ وہ شخص سامنے کرسی ہر آ بیٹھا۔

"اسے کرسی پر بٹھاؤ" پاس کھڑے شخص کو اس نے حکم دیا اس نے ایسے ہی سعد کو پکڑ کر اٹھایا اور اسے کرسی پر بٹھایا۔

کمر جا کر کرسی کی پشت سے ٹکرائی تو ایک چیخ سعد کے لبوں پر آ کر دم توڑ گئی۔ ہونٹوں سے بہتا خون اب جم گیا تھا۔

سامنے بیٹھے شخص کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"کیوں جوان تھک گئے ہو کیا؟" وہ طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے پوچھ رہا تھا

سعد ہنسا تھا۔ جانے کیا تھا اسکی مسکراہٹ میں کہ سامنے بیٹھا شخص تلملا کر رہ گیا

"تم اپنی طاقت آزماؤ میں اپنا حوصلہ آزماتا ہوں۔" سعد نے لڑکھڑاتے لہجے میں کہا

"کس بات پر اتنا ناز ہے تمہیں ؟ اور کس کے بل بوتے پر اترا رہے ہو تم؟ اور کس عوام کی خاطر اتنی قربانی دے رہے ہو۔ وہ عوام جو تمہیں چور ڈاکو کہتی ہے۔؟ وہ عوام جو ایک فیک آئی ڈی سے پھیلائی گئی ایک جھوٹی خبر پر تم سب پر تھو تھو کرتی ہے ان کے لیے؟ اس عوام کیلیے جس نے تمہیں بجٹ کھانے والی فوج کے نام سے پوری دنیا میں تمہیں مشہور کر دیا ہے۔"

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد کے اندر کچھ چھن سے ٹوٹا تھا۔ اپنی عوام اگر ایسی نہ ہوتی تو کس کی ہمت تھی ایسے طعنے دینے کی۔

"ابھی بھی وقت ہے۔ بتا دو ہمیں ان سب ایجنٹس کے نام۔ ہم تمہیں مالا مال کر دیں گے۔" اس نے سعد کو لالچ دی

"ان چند لوگوں کو سامنے رکھ کر میں پوری قوم کے مستقبل کو داؤ پر نہیں لگا سکتا۔ میں یہ سب اس عوام کیلیے کر رہا ہوں جس کا ہر فرد خود میں ایک فوجی ہے۔ وہ عوام جو ہمیشہ اپنی فوج کے شانہ بشانہ کھڑی رہی ہے۔ وہ عوام جو اپنی فوج سے بے پناہ محبت کرتی ہے۔ چند لوگوں کو ورغلا کر تم جس نئی جنگ کا آغاز ہمارے ملک میں کرنا چاہتے ہو ہماری فوج اور ہماری قوم کا ہر فرد اسکے لیے تیار ہے۔ تم میڈیا کے ذریعے ہمیں لڑوانا چاہتے ہو۔ اس محبت کو ختم کرنا چاہتے ہو جو ہماری عوام ہم سے کرتی ہے تو یہ بھول ہے تمہاری۔ اپنی فوج سے محبت اب اس قوم کے بچے بچے میں لہو کی طرح گردش کر رہی ہے۔۔"

سعد ہنسا تھا۔۔ اس شخص نے غصے سے دونوں ہاتھ سامنے میز پر دے مارے تھے۔

"تو تم نہیں مانو گے؟" اس نے وارننگ دیتے انداز میں پوچھا

"کیا اب بھی مجھے کہنے کی ضرورت ہے؟" سعد نے پوچھا تھا وہ شخص چلتا ہوا اسکے عین پیچھے آ کھڑا ہوا تھا۔

ٹیبل پر پڑا کپڑا ہٹایا تھا۔ الیکٹرک شاک دینے والی مشین وہاں موجود تھی۔

ایک پل کو سعد کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

اسکے بعد سعد کے منہ میں ایک کپڑا ڈال دیا گیا تھا جس سے اسکی چیخیں دب سکیں۔ وہ تاریں سعد کے سر پر کنپٹی پر رکھتا تو اسکا جسم ایک جھٹکا کھاتا تھا۔

"ارے اسکے منہ سے یہ کپڑا تو نکالو۔ میں اس محب الوطن پاکستانی کی چیخیں سننا چاہتا ہوں" اس شخص کی سنگدلی عروج پر تھی۔

اسکے منہ سے کپڑا نکالا گیا۔ ہر بار جب وہ کرنٹ کا جھٹکا لگتا تھا سعد کے منہ سے ایک چیخ نکلتی تھی جو فضا میں تحلیل ہو جاتی تھی۔ اور ساتھ ہی اس شخص کے قہقہے بھی گونجتے تھے۔ سعد کے جسم کو جھٹکے لگتے تھے جسکی وجہ سے کمر بار بار کرسی کی پشت سے ٹکراتی۔ زخموں سے پھر سے خون رسنے لگا تھا۔

سعد کی گردن ایک طرف کو ڈھلک گئی۔

اس آدمی نے جھٹکے دینا بند کیے اور وہ تاریں ایک طرف کو پھینکیں۔۔

"پرسوں ہم اسے ان لوگوں کے حوالے کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر ان ایجنٹس کے نام نہیں دے سکتے تو اس آفیسر کو انکے حوالے کر دیا جائے۔ اب ہم ایسا ہی کریں گے۔" اس شخص کی آواز اس کمرے میں گونج رہی تھی۔ اور ساتھ پڑے سعد کا خون قطرہ قطرہ زمین پر گر رہا تھا۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نکاح کے ڈریس میں ملبوس ماہین اور دعا اس وقت اپنی نظروں میں ہزاروں چھپنے لیے کمرے میں موجود تھیں۔ وائٹ ڈریس میں دونوں کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی پویاں رستہ بھول کر اس دنیا میں آ گئی ہیں۔ ماہین نے آخری بار آئینے میں اپنا جائزہ لیا اور باہر نکل آئی۔ ایک کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

"او مائی گاڈ! بھائی۔۔ " وہ حیدر کو دیکھ کر چیخی تھی۔ حیدر کرنٹ کھا کر پیچھے کو پلٹا تھا۔ اور بھاگ کر اس تک پہنچا تھا

"کیا ہوا ماہی؟" دونوں کندھوں سے تھام کر اس سے پوچھ رہا تھا

ماہین مسکرا کر اسکے ساتھ لگی

"آپ بہت پیارے لگ رہے ہیں۔" یہ کہتے ساتھ ہی ماہین کی ہنسی بھی کمرے میں گونجی تھی۔

"ماہی! تم بھی کبھی حد کر دیتی ہو۔" حیدر نے پیار سے اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"بھائی!" ماہین نے پکارا

"جی بھائی کی جان۔" وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"آپ مجھے بھول تو نہیں جائیں گے ناں نکاح کے بعد۔ ایسا نہ ہو بیگم کا پیار زیادہ ہو جائے اور میرے لیے کم" ماہین مسکراتے ہوئے بولی

"ہاں ۔۔ اب ایسا ہو بھی سکتا ہے ۔ میں گارنٹی تو نہیں دے سکتا۔۔ تم سے پیار کم بھی تو۔۔" اسکے جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی ماہین اوپر کو مڑی تھی۔ حیدر مسکراہٹ لبوں میں دبائے شرارت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"بھائی۔۔۔۔!" وہ چیخی تھی۔

حیدر نے ہنستے ہوئے اسے پھر سے ساتھ لگا لیا۔۔

"تم خوش ہو ماہی؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا

"آپ خوش ہیں بھائی۔۔؟" سوال کے بدلے میں سوال آیا تھا

"ہاں میں بہت خوش ہوں۔ میں پر سکون بھی ہوں۔ کیونکہ میں تمہارا ہاتھ اس شخص کے ہاتھ میں دے رہا ہوں جس پر مجھے پورا بھروسہ ہے کہ وہ ہیں خوش رکھے گا" حیدر مطمئن سے انداز میں بولا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تو میں بھی خوش ہوں بھائی۔" وہ بھی اسی انداز میں بولی۔۔

"ہادی بہت اچھا ہے ماہی۔ وہ تمہیں خوش رکھے گا بہت۔ بس تم کوشش کرنا کہ اسے کبھی دکھ نہ دینا۔ جب تم اسکا دل دکھاؤ گی تو سمجھو میرا دل دکھے گا۔" اس کی بات پر ماہین خفگی سے اسکی طرف دیکھنے لگی

"بہن کے سامنے بھی دوست کا ہی ساتھ دے رہے ہیں آپ۔" حیدر کا قہقہ کمرے میں گونجا تھا

"ایک سعد ہی ہے جو میرا ساتھ دے گا۔ پتہ نہیں وہ کب پہنچے گا۔" سعد کے نام پر حیدر کا چہرہ تاریک ہوا۔

"اس نے مجھے میسج کیا ہے کہ وہ نکاح سے پہلے پہنچ جائے گا۔ مگر میری کال ریسیو نہیں کر رہا وہ۔" ماہین کی بات پر وہ گہری سانس بھر کر رہ گیا۔ جانتا تھا وہ میسج ہادی نے سعد کے نمبر سے کیا ہے۔

"وہ آجائے گا ماہی۔ اسے ہم لے آئیں گے۔" حیدر گہرے لہجے میں بولا۔

آپ تو اچھے لگ ہی رہے ہیں مگر دعا بھی کم نہیں لگ رہی۔دل کو ذرا تھام کے رکھیے گا آج۔" ماہین نے اس پر ایک نظر ڈالنے کے بعد کہا تھا

"اچھا۔۔ تو کیا وہ اتنی خوبصورت لگ رہی ہے؟" حیدر نے مسکرا کر پوچھا تھا

"اس سے بھی کہیں زیادہ۔" وہ بھی دوبدو بولی تھی

"چلو دیکھ لیتے ہیں ابھی چل کے۔" حیدر دروازے کی جانب بڑھا۔ ماہین فوراً اس کے آگے کھڑی ہوئی تھی

"تھوڑا صبر بھائی۔۔ ایسے کیسے دیکھنے دے دیں آپکو۔۔" ماہین شرارت بھرے لہجے میں بولی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

"ماہی ہٹو۔۔ جانے دو مجھے۔" حیدر نے سائیڈ سے نکلنا چاہا۔ ماہین پھر آگے کو کھڑی ہو گئی۔۔

"دلہن کو نکاح سے پہلے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا ہے۔ یہ انکے ہاں کا رواج ہے۔ اسلیے آپ تو صبر ہی کریں۔" دعا شرارت سے گویا ہوئی

"کچھ ہی وقت کی بات ہے
اسکے بعد پورے حق سے جا کر دیکھوں گا اسے۔۔۔ میں بھی دیکھتا ہوں تم کیسے روکو گی مجھے۔" حیدر اسے وارن کرتے ہوئے بولا۔۔

"چلیں دیکھ لیتے ہیں۔" وہ مسکرا کر باہر کو نکل گئی۔ اور ہاتھ میں پکڑے موبائل سے میسج ٹائپ کر کے سعد کے نمبر پر سینڈ کرنے لگی۔۔

###___###___###

مولوی صاحب رجسٹر ہاتھ میں لیے گواہوں کے ساتھ ہی کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔ ماہین نے سعد کی دی چُنری آگے کو سرکائی۔۔

"آپکے نکاح کے گواہوں میں سب سے پہلا نام میرا ہو گا۔۔" وہاں کھڑے کئی لوگوں کی یاد اور سوچ کا نقطہ ایک ہی شخص کی طرف تھا۔ جو وعدہ کر کے جانے کہاں چلا گیا تھا

"بیٹا بولو قبول ہے۔" سعدیہ بیگم نے ماہین کا کندھا ہلایا تھا۔ اس نے حیرت سے قاری صاحب کی طرف دیکھا جو کچھ کہہ رہے تھے۔

Shamsa Iqbal

پھر آہستہ سے "قبول ہے" بول کر پین تھاما جو حیدر نے اسکی طرف بڑھایا تھا۔

"میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی سعد" شکوہ دل میں ابھرا تھا اور ایک آنسو آنکھ سے نکل کر نکاح نامے پر گرا تھا

حیدر نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

"وہ آجائے گا۔" اس نے جیسے یقین دلایا تھا۔ ماہین نے نکاح نامے پر سائن کیے۔ محبت کا فرشتہ محبت کی جیت پر خوش تھا۔ اس بات سے انجان کہ محبت کے اس آشیانے کا مقدر کاتبِ تقدیر نے کیا رکھا ہے۔

دوسرا نکاح نامہ دعا کی طرف بڑھایا گیا۔

"قبول ہے، قبول ہے، قبول ہے" تین بار یہ الفاظ بول کر اس نے محبت کی ایک نئی بنیاد رکھی تھی۔ نکاح نامے پر سائن کرنے کے بعد اس نے ایک نظر حیدر کو دیکھا ۔ اسکی آنکھوں میں محبت ہلکورے لے رہی تھی۔۔

محبت کامیاب ٹھہری تھی۔ شرعی رشتے میں بندھ کر محبت ایک نئے سفر پر رواں دواں ہو گئی تھی۔ شرعی محبت کی طور پر۔۔۔

وہ چاروں مسکرا رہے تھے۔ مگر کچھ کمی تھی۔ کوئی ایسا تھا جو سب کے دلوں میں تو تھا مگر اس وقت وہاں موجود نہ تھا۔ وہ ان سب کی زندگی کی رونق۔ سب کی آنکھوں کی ٹھنڈک۔ سب کا سعد۔ انکی نظروں سے دور ٹھنڈے فرش پر پڑا اس وقت درد سے کراہ رہا تھا۔ اسکے ارد گرد خون پھیلا تھا۔ وہ بے ہوش تھا۔ مگر درد کی شدت سے بیگانہ نہیں تھا۔ اس بات سے بے خبر کہ اسکے پیارے اپنی زندگی کے سب سے اہم لمحات میں کھل کر خوش نہیں ہیں اسکی وجہ سے ۔ وہاں موجود ہر شخص اسکی کمی محسوس کر رہا تھا ۔ اسکو یاد کر رہا تھا۔ اسکی شرارتوں کو۔۔۔

Shamsa Iqbal

###___###___###

ہادی اور حیدر دونوں اس وقت کمرے میں موجود تھے۔۔ حیدر کے ہاتھوں میں ایک البم تھا۔۔ باہر بڑے بڑے حروف میں لکھا تھا "فرینڈز فور ایور"

اور اندر تصویروں کی صورت میں یادوں کا ایک جہاں آباد تھا۔

ہر تصویر کے ساتھ ایک ایک جملہ لکھا گیا تھا۔۔

سعد سر سے پاؤں تک بھیگا ہوا وردی میں ملبوس تھا۔ ساتھ ہی لکھا گیا تھا

"سعد۔ تمنا ڈِپ کے بعد۔"

ایک تصویر میں چھت سے لٹکے پائپ سے پانی گر رہا تھا اور ہادی اور حیدر دونوں ہاتھ اوپر کو کیے اس پانی سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ساتھ ہی لکا گیا تھا

"سعد کا بدلہ" آگے ایک سمائلی بنائی گئی تھی۔

ہادی اور حیدر کی آنکھوں کے گوشے نم ہو رہے تھے۔۔۔ ہر تصویر کے ساتھ الگ تحریر لکھی گئی تھی۔ سعد نے یہ البم ہادی اور حیدر کو انکے پروموشن پر گفٹ کیا تھا۔

حیدر اٹھا اور البم الماری میں رکھنے کو اٹھا

الماری کھولی تو سعد کا سفید جوڑا ابھی بھی وہاں لٹک رہا تھا

"دلہا نہیں ہوں تو کیا ہوا۔۔ کپڑے تو آپ دونوں کے جیسے ہی لوں گا۔"

آنکھیں پھر نم ہوئی تھیں۔۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔ ماہین کانوں سے جھمکا اتار رہی تھی۔ آہٹ پر بنا مڑے ہی وہ اپنے کام میں لگی رہی۔ جھمکا بالوں میں پھنس چکا تھا۔۔

"دعا! چھپ چھپ کے میرے بھائی کو دیکھنا بند کرو اور یہاں آ کر یہ جھمکا تو اتارنا۔" وہ ابھی بھی جھمکے سے الجھی ہوئی تھی۔

ہادی مسکرا کر آگے بڑھا تھا۔ ہاتھ بڑھا کر اس نے بنا کچھ کہے ماہین کا ہاتھ ہٹایا تھا۔ بہت ہی نرمی سے۔۔ ماہین کا ہاتھ اس لمس کو پہچان گیا تھا۔۔ دھڑکن نے تال بدلی تھی۔

"ابھی تو میں نے دیکھا ہی نہیں۔ اسلیے یہ سب رہنے دو۔ مجھے تمہیں دیکھنا ہے" ہادی نے بہت نرمی سے اسکا ہاتھ تھام کر کہا تھا۔ اسکی نظریں ماہین کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ ماہین کی نظریں جھکتی چلی گئیں۔

"محبت کیا ہے۔

محبت نکاح ہے۔

محبت نکاح نامے کیے جانے والے دستخط ہیں

محبت "قبول ہے" کے الفاظ ہیں

محبت تمہاری نگاہوں کا حیا سے جھکنا ہے"

ہادی نے ماہین کا ہاتھ تھام کر اپنے سینے پر دل کی عین اوپر رکھا۔

"محبت میرے نام پر تمہارے دل کا دھڑکنا ہے

محبت تمہارے چہرے پر بکھرا حیا کا رنگ ہے

محبت میرا تمہارا شرعی رشتہ ہے۔

محبت تم اور میں سے ہٹ کے ہم ہیں۔"

ہادی کی آواز پر ماہین کا دل ایک بار پھر دھڑکا تھا۔۔

"مجھ سے محبت کرتی ہو ماہی؟ میں ایک شرعی رشتے کے تحت یہ پوچھ رہا ہوں۔" ہادی کی آواز پر ماہین کے چہرے پر حیا کے رنگ پھر بکھرے تھے سر خود بخود اثبات میں ہلا تھا۔ مجازی خدا کے سامنے سر جھک گیا تھا۔ یہ احترام تھا۔ تعزیم تھی۔ یہ محبت تھی۔ ہادی نے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ پر میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اتنی محبت ہمیشہ کرتا رہوں گا۔" ماہین کا دل ایک پل کو رکا تھا۔

"میری محبت ہر پل ہر لمحہ بڑھتی جاتی ہے۔ جب جب تمہیں دیکھتا ہوں ۔ جس جس لمحے تمہیں سوچتا ہوں اور جس جس لمحے تمہیں یاد کرتا ہوں۔ اور یقین مانو میرا کوئی لمحہ تمہاری یاد اور تمہاری سوچ سے خالی نہیں ہے۔ تم میری زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری لڑکی ہو۔ اور رہو گی بھی۔" ہادی کی آواز ماہین کی روح تک کو سکون پہنچا رہی تھی۔۔ شرعی رشتے کے بعد محبت کا اظہار روح کو کیسا سکون پہنچا تا ہے یہ اسے اب معلوم ہوا تھا۔ وہ پر سکون سی اسکے سینے پر سر رکھے اسکی دھڑکن محسوس کر رہی تھی۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

###___###___###

حیدر دعا کے ساتھ اسکے کندھے پر سر رکھے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے بیٹھا تھا۔۔ پھر اسے ہاتھوں کو اٹھا کر چہرے کے پاس لے گیا

"تمہارے ہاتھوں سے آتی مہندی کی اس خوشبو سے مجھے محبت ہے۔" حیدر اسکے ہاتھوں کو ہونٹوں سے لگا کر بولا تھا

"اور مجھ سے۔؟" دعا بچوں کی سی معصومیت چہرے پر سجائے پوچھ رہی تھی

"تم سے تو عشق ہے۔" حیدر مسکرایا تھا۔

"تم مجھے یوں نظریں بچا بچا کر دیکھنا بلکہ گھورنا چھوڑ دو۔" اس نے دعا کی چوری پکڑی جو چہرہ ذرا آگے کو کر کے اپنے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔

"تم سامنے سے بھی مجھے دیکھ سکتی ہو" وہ چہرہ اسکے سامنے کرتے ہوئے بولا

دعا کا دل اس لمحے ایک نئی لے پر دھڑک رہا تھا۔۔ اسکی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔ حیدر نے مسکرا کر اسے دیکھا اور سر پھر اسکے کندھے پر رکھا۔ دعا نے پھر نظریں بچا کر اسے دیکھا

"اب نظر لگاؤ گی کیا۔۔؟" حیدر نے پھر اسکی چوری پکڑی۔

"اللہ نہ کرے تمہیں کسی کی نظر لگے" وہ خفگی سے بولی تھی۔

"دعا!" ہادی کی پکار پر وہ اسکی جانب مڑی تھی۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

"میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ اور تمہیں ہر پل اپنے ساتھ دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں بہت خوش ہوں کہ آج میں نے اللہ کے سب سے پسندیدہ رشتے کو قائم کر کے تمہیں ہمیشہ کیلیے اپنا بنا لیا ہے۔" وہ مسکرایا تھا۔۔

اس نے سر ذرا اوپر کو کر کے دعا کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیے تھے۔

دعا آنکھیں بند کیے ان لمحوں کی خوبصورتی کو محسوس کر رہی تھی

"میں بہت خوش ہوں آج۔دعا" وہ کہہ تو رہا تھا مگر اسکی آنکھوں کے ساتھ ساتھ اسکا لہجہ بھی نم تھا۔

"مگر میں خوش نہیں ہوں دعا" دعا اداسی سے مسکرائی۔

"تم پوچھو گی نہیں کہ میں کیوں خوش نہیں ہوں؟" حیدر نے دعا سے پوچھا تھا۔

"نہیں ۔ میں جانتی ہوں تم اس ایک شخص کی وجہ سے پریشان ہو جس سے تم بے انتہا محبت کرتے ہو۔ مجھ سے بھی زیادہ شاید۔" وہ اداسی سے گویا ہوئی تھی۔

"وہ خود سراپہ محبت ہے۔ اس سے محبت کرنے پر انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ وہ سعد ہے۔ وہ ایک بھائی ایک دوست ایک ہمراز اور زندگی کی رونق ہے۔" وہ بہت محبت سے اسکا ذکر کر رہا تھا

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ہم اسے لے آئیں گے۔ بس کل وہ آجائے گا۔" وہ اداسی سے مسکرایا

"تم واپس نہیں آؤ گے۔ ٹریننگ کے دوران۔ میں تمہیں دیکھے بغیر کیسے رہوں گی" وہ بچوں کے سے انداز میں بولی تھی۔

"میں جلدی آجاؤں گا۔" وہ اسے ساتھ لگاتے ہوئے بولا تھا۔

حیدر نے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہونٹوں سے لگایا تھا

یہ تعظیم تھی۔ محبت کی۔ ایک لڑکی کی ایک شرعی رشتے کی۔۔

دعا نے مسکرا کر اسکے کندھے پر سر رکھا تھا۔۔ محبت شریعت کی وادی میں داخل ہو چکی تھی۔ جہاں ہر طرف پاکیزگی کا بسیرا تھا۔ جہاں محبت کی فصل بوئی اور کاٹی جاتی تھی۔ جہاں دو دلوں میں محبت وہ ذات پیدا کرتی تھی جس نے کُل کائنات کو پیدا کیا ہے۔ اس وادی میں اگر ایک دوسرے کی ساتھ خوشی سے رہا جائے اور ایک دوسرے کے لیے کوئی بھی دعا کی جائے تو ہر دعا پر عرش سے کُن کی صدا آتی ہے۔ یہ شریعت کی وادی ہے۔ یہ محبت کی وادی ہے۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

###---###---###

سعد فرش پر گرا تھا۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے اب زرد ہو رہا تھا۔ اسکے چہرے کو دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ اس وقت درد اور تکلیف کی انتہا پر ہے۔۔ اسکی چیخوں سے وہاں کے در و بام ہل رہے تھے اسکی آہیں آسمان کے پردوں کو چیرتی ہوئی بارگاہِ الہی میں پہنچ رہی تھیں۔ فرشتے اسکی ثابت قدمی پر اسے دیکھ کر رہ گئے تھے

اسکے پاؤں پر ایک آدمی جھکا بیٹھا تھا اور سعد کے پاؤں سے بہتا خون اس شخص کے پاؤں کے نیچے سے گزر کر آگے کو بہہ رہا تھا۔ سعد کی ایک دل دہلا دینے والی چیخ نکلی تھی۔ وہ شخص مسکراتے ہوئے اوپر کو مڑا تھا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی کسی چیز کو بلند کر کے باہر بیٹھے شخص کو دکھایا۔

"ہا گیا لالہ۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا تھا۔ سعد ابھی بھی درد کی شدت سے چیخ رہا تھا اس شخص کے ہاتھ میں پلاس تھا۔ جس میں سعد کے داہنے پاؤں کے انگوٹھے کا ناخن موجود تھا۔ اس نے سنا تھا کہ پکڑے جانے والے فوجیوں کے ساتھ ایسا ہوتا ہے مگر آج وہ خود اس سب سے گزر رہا تھا۔۔

"کچھ بتانے کا ارادہ ہے تمہارا" اس شخص کی آواز پر سعد کی چیخ رکی تھی۔ ایک نفرت بھری نگاہ سعد نے اس شخص پر ڈالی۔ سامنے بیٹھے شخص نے پلاس کا پچھلا حصہ اس ناخن والی جگہ پر مارا۔ سعد بلبلا کر رہ گیا۔۔

"تھوڑی دیر رکو۔ اسکا تڑپنا دیکھو۔ پھر جب اسے تھوڑا سکون مل جائے تو دوسرا ناخن نکالنا۔ پھر اسے تڑپنے دینا اور پھر اسکے چپ ہونے پہ اگلا ناخن۔" باہر بیٹھے شخص نے بے رحمی سے کہا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

مگر اسکی اس بے رحم کاروائی کے سامنے بھی جو شخص موجود تھا وہ کوئی عام انسان نہیں تھا۔ وہ پاکستانی فوج کا ایک جوان تھا۔ پی ایم اے کا ایک قابل کیڈٹ اور اب آرمی کا ایک قابل آفیسر اور کبھی ہار نہ ماننے والا جوان۔۔

وہ اس گروہ کا حصہ تھا، اس لشکر کا حصہ تھا جس کا ہر جوان اپنی جان سے زیادہ اپنے سینے پر سجے جھنڈے کی حفاظت کرتا ہے۔ جو گردن تو کٹا دیتا ہے پر ملک کی آبرو قائم رکھتا ہے۔ وہ جو زبان کٹوا دیتا ہے مگر ملک کے راز کبھی نہیں اگلتا۔ وہ جو خون جما دینے والی سردی اور روح تک جھلسا دینے والی گرمی سے بے نیاز دن رات ملک کی حفاظت پر مامور ہوتا ہے۔ اس لشکر کا ہر جوان ہر پل ہر لمحہ اس دھرتی کی صدا پر لبیک کہتا ہے۔ اسکی خاطر جان قربان کرنے کو ہر پل تیار رہتا ہے۔ اسکا ہر جوان جیتا ہے تو اس ملک کیلیے اور مرنے کی خواہش کرتا ہے اگر تو شہادت مانگتا ہے۔ اس لشکر کی طاقت ان سے بے حد محبت کرنے والی قوم ہے ۔۔ وہ قوم جس کا ہر فرد خود میں ایک فوجی ہے۔ وہ قوم جو ہر لمحہ اپنی فوج کا ساتھ دینے کو تیار رہتی ہے۔ وہ قوم جو اپنی فوج کے خلاف سوشل میڈیا پر پھیلائی گئی جھوٹی خبروں پر یقین کرنے کی بجائے اپنی فوج پر اعتماد کرتی ہے۔ اور انکا حوصلہ بڑھاتی ہے اور دشمن کو یہ باور کراتی ہے کہ ہماری فوج ہماری طاقت ہے اور ہم اس فوج کی۔ جب تک ہم اور ہماری فوج ساتھ کھڑے ہیں تم ہمارے ملک کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہو۔ سعد کے جسم سے بہتا خون کا ہر قطرہ اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ میرے ملک کی حفاظت کرنے والے ان گمنام سپاہیوں کے نام اور میری قوم کا ایک ایک فرد میرے اس خون سے کئی زیادہ قیمتی ہے ۔میں تمہیں کبھی انہیں نقصان پہنچانے نہیں دوں گا۔ یہ حوصلہ ہے ایک فوجی جوان کا۔ ایک وردی والے کا۔ خاکی وردی والے کا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

ہادی اور حیدر اس وقت ہادی کے گھر کے لان میں موجود بینچ پر بیٹھے تھے۔ دونوں اپنی زندگی کے سب سے اہم دن پر خوش ہونے کی بجائے اداس تھے۔ ان کے چہرے پر خوشی کی بجائے اداسی حاوی تھی۔

دل دکھ سے بھر چکا تھا۔ آنکھوں میں موجود سمندر پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر بہنے کو کوشاں تھا۔ مگر دونوں ضبط کیے ہوئے تھا۔ کیونکہ وہ مرد تھے۔ انہیں اپنے احساسات پر قابو پانا آتا تھا۔

"میں اسے بہت مس کر رہا ہوں۔" ہادی کی آواز نے خاموشی کو توڑا تھا۔۔

"میں بھی۔" حیدر نے اپنے ہاتھ میں موجود سعد کے موبائل کی اسکرین کو روشن کیا جہاں ان تینوں کی تصویر موجود تھی۔

"کاش کہیں سے وہ آجائے۔ اور آکر کہہ دے کہ اداس کیوں ہو۔ دیکھو میں یہاں ہوں۔" ہادی دکھ بھرے لہجے میں بولا تھا

"مجھے لگتا ہے جیسے وہ ابھی آئے گا اور کہے گا دیکھیں بھائی ڈرا دیا نا آپکو۔" حیدر کی آنکھوں کے کنارے بھیگ رہے تھے۔ ہادی نے اسکے کندھے پر اپنا بازو پھیلایا۔

"وہ لوٹ آئے گا۔" ہادی نے اس سے زیادہ خود کو تسلی دی

"ہم اسے لے آئیں گے۔" حیدر پر عزم تھا

"وہ ابھی جان جاتا کہ ہم دونوں اسکے لیے اتنے اداس ہیں تو ضرور کہتا کہ کاش آپ دونوں لڑکیاں ہوتیں اور میرے لیے ایسے پریشان ہوتیں۔" حیدر مسکرا دیا تھا۔ تبھی ہادی کے موبائل پر ایک پیغام وصول ہوا تھا۔ ہادی نے موبائل جیب سے نکالا۔ اسی اثنا میں حیدر کا موبائل بھی بج اٹھا۔ دونوں نے اپنے اپنے موبائل کی سکرین کو دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو۔ اور اگلے ہی لمحے بنا ایک دوسرے سے کچھ کہے وہ گیٹ سے باہر کی طرف دوڑے تھے۔۔

Shanza Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

###___###___###

ٹیم ٹارگٹ ایریا میں پہنچ چکی تھی ۔ ہر طرف گولیوں کی بوچھاڑ تھی۔ ہر طرف دستی بم کے پھٹنے سے پھیلتا دھواں، گرد اور تباہی پھیلی تھی۔ اور ان گولیوں کا نشانہ ملک کے وہ دشمن بن رہے تھے جو آئے دن ہزاروں سہاگنوں کو سہاگ اجاڑ دیتے تھے۔ سینکڑوں بچوں کو یتیم کر دیتے تھے۔ اور لاکھوں ماں باپ سے انکے لخت جگر اور انکے سہارے چھین لیتے تھے۔

انہیں ابھی ابھی اطلاع ملی تھی کہ وہ لوگ سعد کو کسی اور جگہ منتقل کر رہے ہیں اسلیے بنا دیر کیے ٹیم نے آپریشن آج ہی کرنے کا سوچا تھا اور اب وہ وہاں موجود تھے۔ سعد کے آس پاس۔۔

”آفیسر! جوان اندر موجود کمروں میں سب سے پچھلے کمرے میں ہے۔“ لیڈنگ کمانڈر کی آواز پر ہادی اور حیدر کے دل ایک پل کو تھمے تھے۔ میڈیکل ٹیم اس ایریا سے کچھ ہی فاصلے پر موجود تھی۔ ان دونوں کے قدم اندر کو بڑھ رہے تھے۔ دونوں کے دل میں ایک سے ایک بُرا خیال آ رہا تھا۔ مگر وہ ہر بُرے خیال کو ذہن سے جھٹکتے اندر کو جا رہے تھے۔۔ انہیں یقین تھا کی ان تینوں کے دل ساتھ دھڑکتے ہیں۔ انکے جسم الگ ہیں مگر دھڑکنیں ایک ہی لے پر دھڑکتی ہیں۔

راستے میں آتے ہر فرد کو وہ گولیوں کا نشانہ بناتے اندر کو بڑھ رہے تھے۔ تبھی ایک آدمی گن لیے اس کمرے کی طرف بڑھا تھا۔ حیدر نے ہاتھ میں موجود گن کا ٹریگر دبایا تھا۔اور وہ شخص دروازہ کھولنے سے پہلے ہی لڑکھڑا کر گر پڑا تھا۔ ہادی اور حیدر اب اس دروازے پر موجود تھے

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر نے چند پل رک کر گہرے سانس لیے اور پھر ہاتھ دروازے پی ناب کر رکھ کر دروازہ کھولنا چاہا۔ ہادی نے دیکھا حیدر کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ وہ دروازہ کھولنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ ہاتھ واپس پیچھے کھینچنے کو تھا جب ہادی نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔ دروازے پر زور ڈالا اور وہ اندر کو کھلتا چلا گیا۔ ہادی اور حیدر کی پہلی نظر دروازے تک بہہ کر آتے خون پر پڑی۔ دونوں کا دل کانپا تھا۔ آنکھیں دکھ کی شدت سے بند ہو گئیں تھیں۔ سامنے دیکھا تو وہ اوندھے منہ پڑا تھا۔ اسکے سر سے ساری جلد اتر چکی تھی۔ اسکے جسم کے ہر حصے سے خون رس رہا تھا۔ حیدر بھاگ کر اسکے پاس پہنچا تھا۔ ہادی کے پاؤں میں تو گویا کسی نے بیڑیاں ڈال دی تھیں۔ وہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھ سکا۔ حیدر نے اسے سیدھا کیا تھا۔ وہ شاید نیم بے ہوش تھا مگر ایسے پلٹے جانے پر وہ درد سے کراہا تھا۔ اسکی آواز سن کر ہادی کو اسکے زندہ ہونے کو یقین آیا تھا۔

بے اختیار اسکے لبوں سے شکر کا کلمہ نکلا تھا۔ وہ بھی بھاگ کر اس تک پہنچا تھا۔

"سعد" حیدر نے اسکا چہرہ تھپتھپایا

"سعد آنکھیں کھولو" ہادی کی آنکھیں اسکی حالت دیکھ کر کرب کی شدت سے بند ہو گئی تھیں۔

اسکے ماتھے پر نیل پڑے تھے۔ گویا الیکٹرک شاک دیے گئے تھے۔ سینے پر جگہ جگہ زخم تھے۔ چہرے پر ہر جگہ زخم تھے اور پھر ان دونوں کی نظر اسکے پاؤں پر گئی اسکے انگوٹھے سے ابھی بھی خون رس رہا تھا جس سے ناخن نکالا گیا تھا۔ زخم بالکل تازہ تھا۔

"سعد" ایک آنسو حیدر کی آنکھ سے نکلا تھا

ہادی نے اسے بلایا۔

Sidra Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"بھائی!" کراہ کی صورت میں یہ لفظ اسکی زبان سے ادا ہوا تھا۔ ۔ دونوں تڑپ کر اس پر جھکے تھے

"بھائی کی کان ہو تم۔ گن گن کر بدلے لوں گا ان سب سے جنھوں نے تمہارا یہ حال کیا ہے۔" حیدر اسکے پیشانی پر خون سے چپکے بال نرمی سے پیچھے کرتے ہوئے بولا تھا۔

"بھائی! پانی" پہلا لفظ جو اتنے دنوں بعد ان دونوں نے اسکے منہ سے سنا تھا وہ بھائی تھا اور دونوں ہی بنا کسی تفریق کے اس صدا پر تڑپ اٹھے تھے کہ جانے کتنی بار اس نے انہیں پکارا ہوگا۔ جانے کتنی آوازیں دی ہوں گی۔ جب وہ درد برداشت نہیں کر سک رہا ہوگا۔

حیدر نے بیگ نے بوتل نکال کر اسکے منہ سے لگائی۔ ہانپتے ہوئے پانی پھر سے باہر کو آ رہا تھا۔ ہادی نے اسے اپنے سہارے بٹھایا۔ اور دوسرے ہاتھ سے وہ پانی حیدر کے ہاتھوں کے پیالے میں انڈھیل رہا تھا اور حیدر اپنے ہاتھوں کا پیالہ بنائے قطرہ قطرہ پانی پلا رہا تھا اسے۔

اس نے آنکھیں کھولی تھیں۔ بے یقینی سے ان دونوں کو دیکھا۔

"بھائی۔! " وہ ابھی بھی بے یقین تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں کو اوپر کر کے ان دونوں کے چہرے کو چھوا۔ گویا انکے یہاں ہونے کی یقین دہانی کی۔

"میرا مشن کامیاب رہا۔" پہلا پورا جملہ اس نے بولا تھا۔ حیدر نے اسے بھینچ کر گلے لگایا تھا۔ ہادی کی آنکھیں بھی نم ہو رہی تھیں۔ جذبات کی شدت سے اس سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔۔ حیدر نے ہاتھ بڑھا کر اسے بھی گلے لگایا۔ قدرت کو ان تینوں کی دوستی کا یہ منظر ایک بار پھر دیکھنے کو ملا تھا۔۔ سعد کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

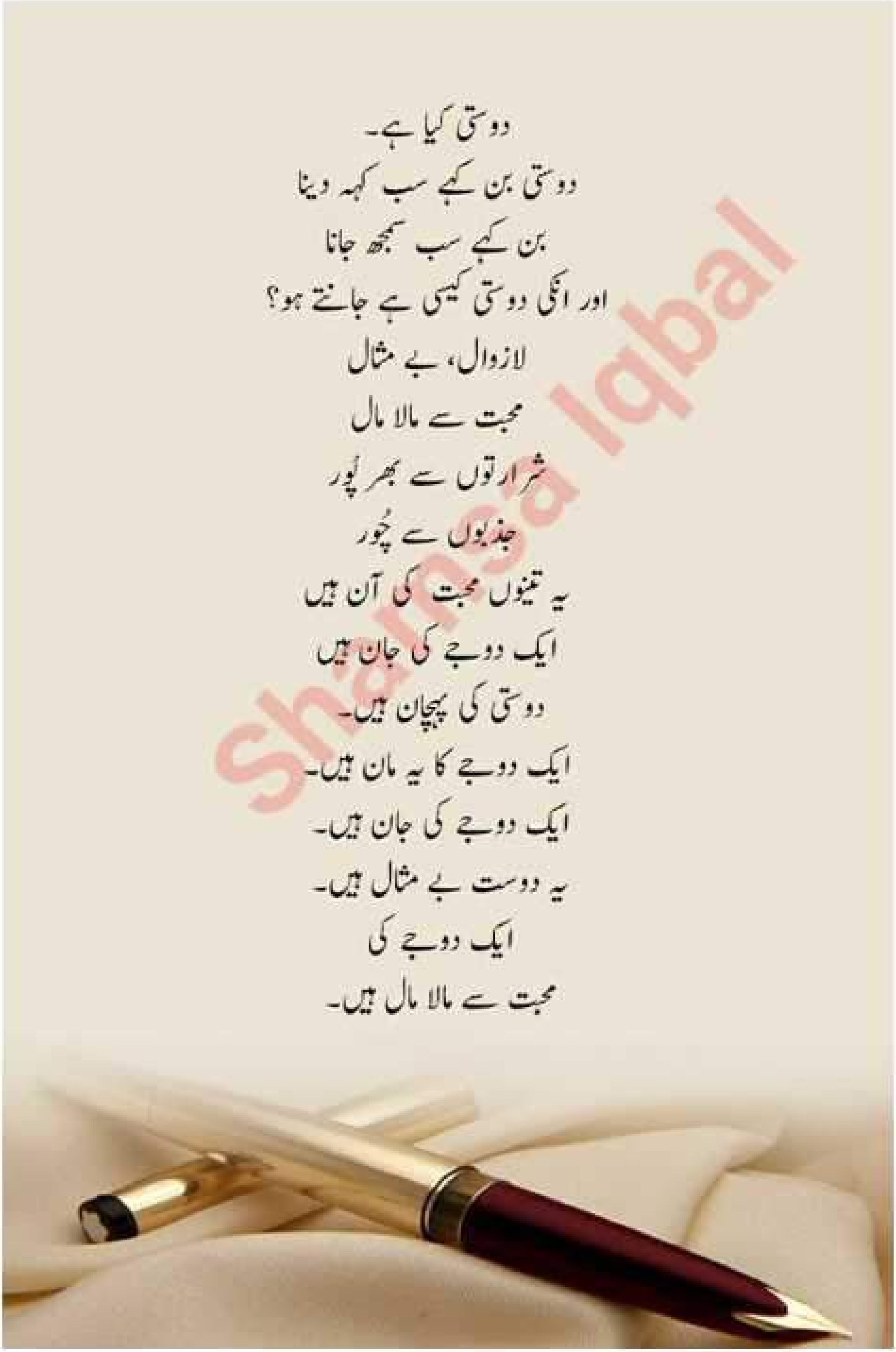

دوستی کیا ہے۔

دوستی بن کہے سب کہہ دینا

بن کہے سب سمجھ جانا

اور انکی دوستی کیسی ہے جانتے ہو؟

لازوال، بے مثال

محبت سے مالا مال

شرارتوں سے بھرپور

جذبوں سے چُور

یہ تینوں محبت کی آن ہیں

ایک دوجے کی جان ہیں

دوستی کی پہچان ہیں۔

ایک دوجے کا یہ مان ہیں۔

ایک دوجے کی جان ہیں۔

یہ دوست بے مثال ہیں۔

ایک دوجے کی

محبت سے مالا مال ہیں۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

###___###___###

وہ دونوں اب سعد کو سہارہ دیے اس کمرے سے باہر کو لے جا رہے تھے۔ زخمی پاؤں کے ساتھ چلنا سعد کیلیے مشکل ہو رہا تھا اسلیے وہ اسے سہارہ دے رہے تھے۔

"تمہارے جانے کے بعد کچھ بہت خاص ہوا ہے۔ ہم کرنا نہیں چاہ رہے تھے تمہارے بغیر مگر۔" حیدر نے گلا کھنکار کر کہتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔ سعد نے نقاہت سے گردن اسکی جانب موڑی کر مشکوک نظروں سے اسے دیکھا جیسے کہہ رہا ہو ابھی بھی میرے ہاتھوں میں گلہ دبانے کیلیے طاقت موجود ہے

"اصل میں ہمارا نکاح ہو گیا ہے" حیدر نے آنکھیں بند کر کے فوراً سچ بتایا۔ وہ جو لڑکھڑاتا ہوا انکا سہارہ لیے باہر کو جا رہا تھا فوراً رکا۔ درد کے باوجود اپنی دونوں بازو جو دونوں کے کندھوں پر ڈال رکھی تھیں اس میں ان دونوں کو دبوچا۔

"میں یہاں مر رہا تھا اور آپ دونوں نکاح کر رہے تھے۔اور میں یہ سوچ رہا تھا آپ دونوں میری فکر میں آدھے ہو چکے ہوں گے۔" وہ خفگی سے بولا تھا۔ نقاہت کے باعث وہ ٹھیک سے بول بھی نہیں پا رہا تھا

"چلو تمہاری خوشی کیلیے اور تمہاری شمولیت کی اہمیت جانتے ہوئے ہم ایک ایک نکاح اور کر لیتے ہیں۔" ہادی کھل کر مسکرایا تھا۔ اتنے دنوں کے بعد۔ جس بھی حال میں تھا سعد زندہ اسکے سامنے کھڑا تھا اور وہ اسی بات پر شکر ادا کر رہا تھا

"آپ دونوں کی بیویوں کو آپکے ارادوں سے واقف کرتو ہوں میں۔" وہ لڑکھڑایا تھا۔ آواز بھی لڑکھڑاہٹ کا شکار تھی۔ کمزوری کے باعث شاید اب غنودگی طاری ہو رہی تھی۔ مگر ابھی بھی وہ ہوش میں تھا۔ وہ مسکرا کر اسے سہارہ دیے آگے کو بڑھ رہے تھے تبھی پیچھے سے کچھ آواز آئی۔ تینوں پلٹے تھے اس سے پہلے کہ وہ جھکتے یا فائر کرتے فضا میں چار فائر گونجے تھے۔ دو وجود لڑکھڑا کر گرے تھے انکے جسم سے خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا۔ جبکہ تیسرا ان دونوں کو گرتے دیکھ کر لڑکھڑا کر نیچے گرا تھا۔ اور پھر فضا میں ہر طرف سناٹا چھا گیا۔

موت کا سناٹا۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

رُخ بدلا ہے ہواؤں کا

ہر سُو موسم ہے خزاؤں کا

خوشیاں کھو چکی ہیں

مسکراہٹیں اداس ہو چکی ہیں

ہوائیں ماتمی لباس اوڑھے

بین کرتی بال کھولے

اداسیاں خود میں گھولے

میرے آشیاں پہ چھا گئی ہے

میری دہلیز تک آگئی ہے۔

خوشی کا چراغ ہواؤں کی زد میں آگیا ہے

کوئی اسکو بجھا گیا ہے۔

ہنسنا مسکرانا بھلا کر

رونا مجھ کو سکھا گیا ہے۔۔۔

shamsa iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہر طرف لوگوں کا ہجوم تھا۔۔ چند گھنٹے پہلے جو گھر خوشیوں سے بھرا تھا وہاں اب ماتم ہو رہا تھا۔ایمبولینس کی آواز پر گیٹ کُھلا تھا۔ ایمبو لینس اندر داخل ہوئی تھی۔ ایک باکس نکالا گیا تھا۔۔ سبز ہلالی پرچم سے وہ ڈھکا ہوا تھا۔اوراسکے اندر ایک وجود تھا وہ جو سب کی جان تھا جس کے قہقوں سے یہ گھر گونجتا تھا وہ اب ایسے آیا تھا کہ اس گھر کے در و دیوار بھی دھاڑیں مارمار کر رو رہے تھے۔۔

ایمبولینس کا دروازہ کھلا تھا وہ لڑکھڑاتے اور شکستہ قدموں سے نیچے اترا تھا۔۔ لرزتے قدموں سے آگے بڑھ رہا تھا۔۔سامنے ہی وہ عورت کھڑی تھی۔ وہ انکی آنکھوں میں نہیں دیکھ پا رہا تھا۔ وہ جوان بیٹے کی شہادت کی خبر کیسے انہیں دیتا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ مگر سامنے کھڑی وہ عورت عزم و حوصلے کی ایک زندہ مثال لگ رہی تھی۔ وہ آگے بڑھا۔ اس عورت کو سلیوٹ کیا۔۔وہ سلام تھا ایک ایسی ماں کو جس نے ایک ایسا بہادر بیٹا پیدا کیا تھا ایک ایسی ماں کو جو اپنے زندگی کی ساری جمع پونجی لُٹا کر بھی بڑے فخر سے وہ پرچم چُوم رہی تھی ۔۔ کل اس نے نکاح کے وقت بھی ایسے ہی اپنے اسی بیٹے کی پیشانی چُومی تھی اور ابھی چوبیس گھنٹے بھی نہیں ہوئے تھے اور وہ اسی بیٹے کی شہادت پر اسے پیش کیے والے پرچم کو چُوم رہی تھی ۔ وہ حیرت زدہ تھا کہ اس دھرتی کی ماؤں میں اتنا حوصلہ کہاں سے آتا ہے۔۔ وہ اب میت کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ قریب پہنچ کر وہ لڑکھڑائی تھیں۔ اس نے جلدی سے اگے بڑھ کر انہیں تھاما تھا۔کچھ بھی تھا وہ ماں تھیں۔ کہاں آسان ہوتا ہے جوان بیٹے کی خون میں لتی پتی گولیوں سے چھلنی ۔۔ لاش دیکھنا۔ وہ آنکھیں بند کیے انہیں تھامے کھڑا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ اس بکس کی دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ وہ یہ چاہتا ہی نہیں تھا کہ وہ اسے اس حال میں دیکھے۔ وہ اپنے پاس کھڑی اس عورت کو دیکھ رہا تھا جو اپنا سب کچھ لٹا کر کھڑی تھی۔ چند لمحوں میں صدیوں کی تھکاوٹ اسکے چہرے پر چھا چکی تھی۔۔

آنسو انکی عورت کی آنکھوں سے روانی سے بہہ رہے تھے۔۔ سامنے کا منظر دھندلانے لگا۔ انکے کے کانوں میں کچھ الفاظ گونجنے لگے جو پرسوں پہلے انکے بیٹے نے کہے تھے۔۔

"امی میں کل پہنچ جاؤں گا۔ یقین مانیے میں اپنے نکاح میں ضرور شامل ہوں گا۔" زندگی سے بھرپور شرارت بھری آواز فون کے ذریعے اس عورت کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔

"تم فوجیوں کا کچھ بھروسہ نہیں ہوتا۔ کب ڈیوٹی پر بھاگ جاؤ۔" انہوں نے مسکرا کر جواب دیا تھا

"امی یہاں جتنے دوست میرے نکاح میں شامل ہونے کو تیار بیٹھے ہیں۔ یقین جانیے میری بارات ایک ملٹری بارات کہلائے گی۔" وہ بھی مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ سوچوں کے در بند ہوئے تو سامنے کا منظر پھر واضح ہو گیا۔ سامنے خاکی وردی میں ملبوس انکے بیٹے کے دوست کھڑے تھے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"دیکھو میرے حیدر کے باراتی آئے ہیں۔" سسکی کی صورت میں انکے لبوں سے یہ الفاظ نکلے تھے۔ ہادی نے دکھ کی شدت سے آنکھیں میچ لیں۔ آگے بڑھ کر سعدیہ بیگم کو ساتھ لگایا۔۔

"ہادی! دیکھو تو میرے حیدر کے باراتی آئے ہیں۔ دیکھو کیسے سج رہے ہیں وہ۔ اور میرا حیدر۔ اس پر بھی تو وردی جچتی ہے۔۔۔ اسے کہو وہ اٹھ کر دیکھے۔" وہ ہادی کے ساتھ لگی سسک رہی تھی۔

ہر ایک آنکھ اشکبار تھی۔

"وہ دیکھو۔ اسکی دلہن کو دیکھو ہادی۔ اسے کہو وہ اداس ہے۔ اسکی دعا اداس ہے۔ حیدر تو بنا کہے اسکے دل کا حال جان لیتا تھا تو اب کیوں اسکی ایسی حالت پر بھی وہ نہیں آ رہا" انہوں نے سامنے دیوار کے ساتھ بیٹھی دعا کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

ہادی کی نظریں سامنے کو اٹھیں تو دل چاہا جا کر گریبان سے پکڑ کر حیدر کو جھنجوڑے اور پوچھے اس سے کے جب جانا ہی تھا تو کیوں اسکے ساتھ ایسا کیا۔؟

دعا کی اجڑی حالت دیکھ کر ہادی کا دل پھٹ رہا تھا

جنازہ سامنے رکھا گیا تھا۔ سعدیہ بیگم بھی حیدر کے پاس جا کر کھڑی ہو گئیں۔

ہادی نے ایک نظر اس پرچم میں لپٹے چہرے کو دیکھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟ ایسی گندی نظروں سے مجھے مت دیکھو۔ میں اس ٹائپ کا بندہ نہیں ہوں۔" کہیں پاس ہی آواز گونجی تھی۔ اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔ یوں جیسے اسے ڈھونڈ رہا ہو۔۔ مگر وہاں اب کہنے والا کوئی نہ تھا۔ وہ تو پرچم لپیٹے اس وقت بہت دور چلا گیا تھا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی نے نظریں ہٹا لیں۔ پھر دعا کی طرف گیا۔ وہ خلا میں نجانے کیا دیکھ رہی تھی۔ ہادی نے آگے بڑھ کر اسے پکارا

"دعا۔۔!" وہ یونہی بیٹھی رہی۔۔

"دعا!" ہادی نے نا چاہتے ہوئے بھی اسے جھنجھوڑا۔۔ اس نے ہادی کے طرف یوں دیکھا جیسے اسے جانتی ہی نہ ہو۔ اور یہ اسکے لیے سب سے تکلیف دہ لمحہ تھا

"وہ آگیا ہے کیا؟" سوال تھا یا دو دھاری تلوار جس نے پل کے پل ہادی کا دل چیر کر رکھ دیا تھا۔ ہادی نے بنا کچھ کہے اسکا ہاتھ تھاما۔ وہ کسی بے جان شے کی طرح گرتی اٹھتی اسکے ساتھ چل پڑی۔ حیدر کے جسدِ خاکی کے سامنے پہنچ کر ہادی رک گیا۔ اور دعا کو آگے کی طرف بھیجا۔

اپنا رُخ باہر کی طرف کیے کھڑا ہو گیا۔۔

"میں دعا کو زندگی کی ہر خوشی دینا چاہتا ہوں ہادی۔ میں چاہتا ہوں اسکی زندگی سے ہر کانٹا چُن لوں۔ ہر دکھ سمیٹ لوں اور کبھی اسکی آنکھوں میں آنسو نہ آنے دوں۔" ایک آواز ہادی کے کانوں میں گونجی تھی۔

"تم نے آنسو اسکا مقدر بنا دیے ہیں حیدر" ہادی آنکھیں میچ کر کھڑا تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"حیدر!" سسکی کی صورت میں یہ نام دعا کے ہونٹوں سے ادا ہوا تھا وہ ابھی بھی نکاح کے اس سفید جوڑے میں ملبوس تھی۔

"تم ابھی تک سو کیوں رہے ہو۔۔ اٹھو ناں اور دیکھو میں کیسی لگ رہی ہوں۔؟ یہ دیکھو میری مہندی کا رنگ کتنا گہرا ہے۔ اور تم کہہ رہے تھے کہ یہ گہرا نہیں ہے۔" وہ ہاتھ سامنے کیے مسکرا رہی تھی

"حیدر آنکھیں کھولو ناں۔ دیکھو تو میں کیسی لگ رہی ہوں۔" وہ اس پر جھکی تھی۔ اسکی آنکھوں پر۔ بکس پر لگے شیشے پر ماتھا ٹکا کر وہ گویا اسکی آنکھوں میں جھانکنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر دوسری طرف وہ آنکھیں بند کیے سو رہا تھا۔۔ ابدی نیند۔

"ہادی بھائی !" وہ پلٹ کر ہادی کی طرف آئی۔ ہادی اسی لمحے سے بچنا چاہ رہا تھا

"آپ اس سے کہیں ناں وہ اٹھے۔وہ میری بات نہیں مان رہا۔ مگر آپکی بات تو وہ کبھی نہیں ٹالتا ناں۔ تو آپ اسے کہیں وہ اٹھے ۔ وہ آنکھیں کھولے۔ مجھے دیکھے۔ میں منکوحہ ہوں اسکی۔ بیوی ہوں اسکی۔ وہ اب بھی مجھ سے زیادہ آپکی بات مانتا ہے۔ وہ آپ سے بہت محبت کرتا ہے میں جانتی ہوں آپ کہیں گے تو وہ مان جائے گا۔۔" وہ ہادی کی بازو پکڑے اسے ساتھ لے جا کر کھڑا کر رہی تھی۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"دیکھو اب میں بہت بڑی شکایت لگانے والی ہوں۔ اب تو تمہیں اٹھنا ہی پڑے گا۔ میں جانتی ہوں تم ہادی بھائی کی بات نہیں ٹالو گے" ہادی کے سینے میں ٹیس اٹھی تھی۔

"دعا!" ہادی نے اسے پکارا مگر وہ جیسے سن ہی نہیں رہی تھی

"حیدر اب آنکھیں کھولو۔ دیکھو ہادی بھائی آئے ہیں اٹھو بھی اب۔" وہ ہادی کی بات نہیں سن رہی تھی۔

ہادی نے پکڑ کر اسے جھنجھوڑا تھا۔

"وہ نہیں رہا دعا۔۔ وہ نہیں رہا اب۔" ہادی نے اسے جھنجھوڑا تھا اسکی آنکھوں میں بے یقینی اتری تھی اندر بہت کچھ ٹوٹا تھا۔ وہ ہادی کا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے کو ہٹی تھی۔ سر کو مسلسل نفی میں ہلا رہی تھی جیسے یقین نہ کرنا چاہ رہی ہو۔ پھر پلٹ کر حیدر کو دیکھا۔

ہادی نے اسے تھامنا چاہا۔ اس نے اسکے ہاتھ جھٹک دیے۔۔ قدم پیچھے کو بڑھ رہے تھے

"دعا!" ہادی نے اسے پکارا۔

"مت کہیں مجھے دعا" وہ حلق کے بل چلائی تھی۔۔

"مت دعا کہیں مجھے" وہ صدمے کی کیفیت میں تھی

"بد دعا ہوں میں۔۔ میں بد دعا ہوں۔ دعا نہیں ہوں میں۔" وہ پورے زور سے چلائی تھی۔۔

ہادی پھر آگے کو بڑھا

"میری نظر لگ گئی اسے بھائی۔ میرے حیدر کو میری نظر لگ گئی ہے۔۔ وہ بہت پیارا لگ رہا تھا کل۔ اتنا پیارا کہ اسے میری ہی نظر لگ گئی۔" وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی

وہ پھر آگے بڑھی اور حیدر کے پاس جا کھڑی ہوئی

"میں نے کہا تھا یہ رنگ مجھے نہیں پہننا۔ یہ رنگ اچھا نہیں ہے۔ مگر تم نے یہ ماتمی رنگ پہنا کر میری زندگی کو ہی ماتم زدہ کر دیا۔" وہ اب گلہ کر رہی تھی

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اتنے سنگدل تو تم کبھی نہیں تھے۔ تم نے قدم قدم میرے ساتھ چلنے کا وعدہ کیا تھا اور ابھی سفر شروع کرنے سے پہلے ہی ہاتھ چھوڑ کر رستہ بدل کر چل دیے۔ حیدر! کیا میرے آنسو بھی دیکھ کر تمہارا دل نہیں کانپتا۔۔ تم آنکھیں کیوں نہیں کھولتے۔؟ کیوں میری آواز نہیں سن رہے؟۔ تم ہادی بھائی کی کی آواز سن کر نہیں اٹھ رہے۔ کونسی غلطی کر دی ہے میں نے۔۔" وہ شیشے کی بنی سکرین کے اوپر سے ہی ہاتھ پھیر کر گویا اسکے چہرے کو چھو رہی تھی۔۔

"تم نے مجھے کبھی نہ رُلانے کا وعدہ کیا تھا حیدر۔۔ تم نے تا عمر ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا تھا۔ کیوں وعدہ خلافی کی تم نے۔؟ کیوں جھوٹے وعدے کیے مجھ سے۔؟ تم تک ہادی بھائی کی آواز بھی نہیں پہنچ پا رہی ہے۔ تم ہی بتاؤ میں کس کی سفارش لاؤں اب۔؟ کس سے کہوں کہ تمہیں آواز دے تو تم آنکھیں کھولو گے۔ تو تم لوٹ آؤ گے؟" وہ اس پر جھکی سوال کر رہی تھی۔۔ پھر یک دم پلٹی۔ بھاگ کر ہادی کے پاس پہنچی۔۔

"سعد۔۔ سعد کہاں ہے۔۔؟ حیدر سب سے زیادہ پیار اس سے کرتا ہے۔ وہ کبھی اسکی بات نہیں ٹال سکتا ہے۔ سعد کو بلائیں ہادی بھائی۔ اسے کہیں آکر حیدر سے میری سفارش کرے۔ مجھے سعد کے پاس لے چلیں۔ میں خود اسے کہوں گی۔" وہ دیوانگی کی آخری حدوں کو چھو رہی تھی۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی بے بسی سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔ اسکے اس دعا کو تسلی دینے کیلیے الفاظ ہی نہیں تھے۔ دنیا کا کوئی بھی شخص اس وقت اسکے دکھ کا اندازہ نہیں کر سکتا تھا۔ نکاح کے چند گھنٹوں بعد ہی جس کے مجازی خدا کا سبز پرچم میں لپٹا جسد خاکی اسکے سامنے موجود تھا۔۔ دعا پلٹ کر حیدر کے پاس پہنچی تھی فرش پر بیٹھ کر حیدر کو دیکھنے لگی

"دیکھو میں نے تمہاری پسند کا جوڑا پہنا ہے۔۔ اور یہ میری مہندی دیکھو۔ تمہیں پسند ہے ناں۔ میں اب ہمیشہ مہندی لگائے رکھوں گی۔۔ اور یہ سفید رنگ تمہیں پسند ہے میں یہ بھی پہنوں گی۔ اور یہ چُوڑیاں دیکھو تم نے مجھے دلائی تھیں اور میں نے کہا تھا کہ میں نہیں پہنوں گی۔ دیکھو میں نے چوڑیاں بھی پہن لی ہیں تمہاری پسند کی۔۔اب تو مان جاؤ۔۔ میں تم سے لڑوں گی بھی نہیں حیدر میں وعدہ کرتی ہوں۔۔ تم سے ناراض بھی کبھی نہیں ہوں گی۔ تم آنکھیں کھول لو ناں حیدر۔۔ پلیز" وہ منت کر رہی تھی اسکی۔ جیسے کسی روٹھے ہوئے کو منا رہی ہو

"یا اللہ" وہ چہرہ اوپر کو کیے چیخی تھی

"اللہ جی میں نے اپنی ہر دعا میں اس شخص کا ساتھ مانگا۔ میں نے ایک محرم رشتہ مانگا تھا۔ ساری زندگی کا ساتھ مانگا تھا۔ کیوں آپ نے اسے مجھ سے چھین لیا۔؟ کیا کمی آ جاتی آپکے خزانے میں اگر اپنی اس ساری دنیا میں سے صرف اس شخص کو میرا کر دیتے آپ۔ اسے میرا بنا دیتے اگر آپ تو کیا قیامت آ جاتی؟" اسکا دوپٹہ زمین پر گر گیا تھا۔ وہ شکوہ کناں تھی اس ربِ کائنات سے۔ کون اسے بتاتا کہ جسے وہ مانگ رہی تھی وہ اپنے لیے ہر پل شہادت کی موت مانگتا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ اٹھ کر سعدیہ بیگم کے پاس گئی ۔۔ پھر پاس بیٹھی راشدہ بیگم کے اور انکے ہاتھ تھامے ۔۔

"آپ دونوں دعا کریں ناں ۔ اللہ سے دعا کریں وہ میرے حیدر کو مجھے لوٹا دے۔" وہ انکے ہاتھوں کا پیالہ بنائے ان دونوں سے کہہ رہی تھی۔۔ اسکی حالت دیکھ کر سعدیہ بیگم کی آنکھ سے آنسو بہہ نکلے۔۔۔ انکا کلیجہ پھٹنے کو تھا ایک منظر یادوں کے پردے پر لہرایا۔ وہ انکی گود میں سر رکھے لیٹا تھا۔

"امی ! میں دعا کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ جب وہ روتی ہے تو اسے دیکھ کر مجھے یوں لگتا ہے کہ میں سانس نہیں لے سکوں گا۔۔"

اب وہ سامنے دعا کو روتے دیکھ رہی تھیں تو انہیں احساس ہو گیا تھا اسکی محبت کی سچائی کا۔

وہ واقعی سانس نہیں لے رہا تھا۔۔

انہوں نے آگے بڑھ کر دعا کو گلے لگا لیا تھا۔۔ دعا انکے ساتھ لگی بیٹھی تھی۔ آنکھیں خشک تھیں۔ آنسو کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ۔ وہاں موجود ہر شخص اسکی اس حالت پر غمزدہ تھا۔

ہادی نے ایک نظر سب کو دیکھا۔ پھر اندر کو بڑھا۔ ہر کمرہ کھول کر دیکھا۔ ہر طرف ڈھونڈ کر پھر وہ ٹیرس کی طرف جا رہا تھا تبھی ایک دروازے کے سامنے سے گزرتے ہوئے اس کے قدم تھمے تھے اور پھر خود بخود قدم اس سٹور روم کی طرف بڑھے

"وہ ایسی ہی ہے۔ ابھی بھی جب ڈرتی ہے یا ناراض ہوتی ہے تو جا کر سٹور روم میں چھپ جاتی ہے۔" حیدر کی آواز ہادی کے کانوں میں گونجی تھی۔ اس نے دروازہ کھولا۔۔ ایک کونے میں وہ گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔ آہٹ پر اس نے سر اٹھایا۔ ہادی کو دیکھ کر اس نے کانوں پر ہاتھ رکھ دیے تھے

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com
"چلے جائیں یہاں سے ہادی۔ مجھے کوئی بھی ایسی بات مت بتانا جو میں سن نہ سکوں یا برداشت نہ کر سکوں۔" وہ کانوں پر ہاتھ رکھے کہہ رہی تھی۔ ہادی کا دل درد سے بھر گیا تھا

ہادی آگے کو بڑھا۔۔

"چلیں جائیں ہادی۔ مجھے کچھ نہیں سننا۔ پلیز چلے جائیں۔ آپکو اللہ کا واسطہ ہے مجھ سے کچھ مت کہیے گا۔ مجھے کچھ مت بتایئے گا۔ میں کچھ نہیں سن سکوں گی۔۔ میں سننا ہی نہیں چاہتی ہوں۔" وہ چلا رہی تھی

ہادی آگے بڑھ کے گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھ گیا۔ بنا ایک لفظ کہے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ بہت سے آنسو اسکا گریبان بھگو رہے تھے

"میں آج پھر سے یتیم ہو گئی ہادی" ماہین کی آواز پر ہادی کا دل چاہا ساری برداشت سارا صبر پس پشت ڈال کر دھاڑیں مار مار کر روئے۔

"میرے بھائی زندہ ہیں ہادی۔ ایک بار بس ایک بار بول دو کہ انہیں کچھ نہیں ہوا۔" وہ اسکے سینے میں سر چھپائے بچوں کے سے انداز میں روتے ہوئے ضد کر رہی تھی۔

"ہادی ! اگر یہ جھوٹ بھی ہے تو پھر بھی صرف ایک بار بول دو کہ میری بھائی کو کچھ نہیں ہوا ہے۔ وہ ٹھیک ہیں۔ کہہ دو ہادی کی یہ سب ایک بُرا خواب ہے اور میں آنکھ کھولوں گی تو سب ٹھیک ہو چکا ہو گا۔ پہلے کی طرح۔ حیدر بھائی میرے سامنے کھڑے ہوں گے۔ مجھے ستانے کیلیے۔ ان سے کہو جا کر کہ انکی ماہی انکے بغیر نہیں رہ سکتی ہے ہادی۔ انہیں کہو کہ وہ آ جائیں اپنی ماہی کیلیے۔"

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی کا حوصلہ اس وقت لاجواب تھا۔ مگر مرد ہونے کے بوجود وہ اس وقت ضبط کے ایک کڑے مرحلے سے گزر رہا تھا۔

"اسے اٹھ کر ایک بار دیکھ لو ماہی۔ پھر شاید۔۔۔" وہ اپنا جملہ مکمل نہیں کر سکا تھا ماہین کرنٹ کی سی تیزی سے اس سے الگ ہوئی تھی۔ اور باہر کو بھاگی تھی۔۔ حیدر کے جنازے کے قریب پہنچ کر رکی۔۔

"آپ نے تو کہا تھا کہ ساری زندگی سایہ بن کر ساتھ رہیں گے اور پاپا کی کمی بھی کبھی محسوس نہیں ہونے دیں گے۔ مگر آپ نے تو اپنا سایہ بھی چھین لیا مجھ سے بھائی۔۔ کیا میں اتنی بد نصیب ہوں کہ میرے نصیب میں کبھی اپنوں کا پیار لکھا ہی نہیں ہے۔؟" وہ اس کے پاس کھڑی شکوہ کر رہی تھی۔۔

"بھائی آپکی ماہی آپکو بُلا رہی ہے۔۔لوٹ آئیں۔ بھائی!" وہ چلا رہی تھی۔ ہادی نے آگے بڑھ کر اسے تھامنا چاہا مگر اس نے ہادی کے ہاتھ جھٹک دیے

"اسی لمحے۔ اسی لمحے سے خوف آتا تھا مجھے ۔ اسلیے کہا تھا کہ مت جائیں آرمی میں۔ اسی وجہ سے میں ڈرتی تھی۔ مجھے خوف آتا تھا اسی وقت سے ۔۔ دشمن کی قطاروں میں کھڑے ظالموں کو کبھی یہ خیال کیوں نہیں آتا کہ ان وردی والوں کو جنہیں وہ مار رہے ہیں آنکے گھروں میں کتنی آنکھیں انکی منتظر ہوتی ہیں۔ کیوں انہیں خوف نہیں آتا۔؟ کیوں انہیں یہ خیال نہیں آتا کہ یہ بھی کسی کے بیٹے کسی کے بھائی ہوتے ہیں؟۔۔۔ کیا انکا خون اتنا سستا ہے کہ یوں بہا دیا جائے۔؟" وہ رو رہی تھی۔ آنسو مسلسل اسکا چہرہ بھگو رہے تھے۔۔

"دیکھیں میرا خوف بے جا نہیں تھا۔" وہ ہادی کو گریبان سے پکڑ کر حیدر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتا رہی تھی۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اسی بات کا خوف تھا مجھے اور آپ دونوں کہتے تھے کہ یہ خوف بے وجہ ہے۔ دیکھیں میرا خوف میرا وہم نہیں تھا۔ میرا ڈر سچ ثابت ہوا۔ میرا بھائی بھی چھین لیا گیا ہے مجھ سے۔۔ میرے حیدر بھائی۔۔۔ میرے بھا۔۔۔۔" باقی الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے اور وہ ہادی کی بازوؤں میں جھول گئی تھی۔۔ ہادی نے بے بسی سے اسے دیکھا۔ پھر ایک نظر دعا کو دیکھا اور پھر نظریں حیدر کے چہرے پر جمائیں۔ ایسی نظریں جن میں شکوہ تھا گویا حیدر سے پوچھ رہا ہو "مجھے اس امتحان میں ڈال کر خود کہاں چلے گئے ہو حیدر"۔ ہادی نے ماہین کو اندر کمرے میں جا کر لٹا دیا۔ اسکی کولیگز کو وہیں اسکا ٹریٹمنٹ کرنے کا کہہ کر باہر نکل گیا۔۔

###___###___###

ہادی باہر کھڑا تھا۔ کور کمانڈنٹ اور یونٹ کمانڈنٹ بھی اس وقت اسکے ساتھ موجود تھے

"یہ فیصلہ کیا میجر حیدر کا اپنا تھا؟" وہ ہادی سے پوچھ رہے تھے

"جی سر۔۔ اس نے مرنے سے پہلے کرنل خالد کی موجودگی میں اپنا consent دیا تھا اور خود کنسنٹ فارم بھی سائین کیا تھا ہادی دکھ بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا

"زندہ رہ کر وہ ملک کی خدمت کرتا رہا اور اپنی جان بھی اسکی ملک کی خاطر ہار کر مرنے کے بعد بھی اس نے اس ملک کی خاطر قربانی دی۔ ایسی قربانی جو تا عمر یاد رکھی جائے گی۔ ہمیں اس پر فخر ہے۔" کرنل خالد کے الفاظ پر ہادی نے ایک نظر انہیں دیکھا اور پھر میت کی جانب بڑھ گیا۔۔

'دعا!" ہادی کی پکار پر اس نے سر نہ اٹھایا۔ وہ سر جھکائے حیدر پر جھکی اسکی بند آنکھوں کو یوں دیکھ رہی تھی جیسے اسے یقین ہو کہ ابھی وہ آنکھیں کھول دے گا۔۔ وہ انتظار میں تھی کہ کب وہ آنکھیں کھولے گا۔۔

"دعا! وقت ہو چکا ہے۔ ہمیں اب حیدر کو لے جانا ہو گا۔۔" اسکی بات پر دعا نے تڑپ کر اسکی طرف دیکھا تھا۔ اسکی آنکھوں میں ایسا شکوہ تھا کہ ہادی اس سے نظریں نہ ملا سکا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"میں بیوی ہوں حیدر کی۔ شرعی رشتہ ہے میرا اس سے۔۔ تم سب اسے کہیں نہیں لے کر جا سکتے۔ وہ میرا ہے۔ وہ میرے ساتھ رہے گا۔۔

میرے پاس۔ اس نے وعدہ کیا ہے مجھ سے۔ تا عمر ساتھ رہنے کا۔ آپ اسے کیسے لے کر جا سکتے ہیں ہادی بھائی۔۔ آپ تو جانتے ہیں میں اس سے کتنا پیار کرتی ہوں۔ اسے دیکھے بغیر میں جی نہیں سکتی۔" وہ ہادی سے شکوہ کر رہی تھی"اور آپ۔ کیا آپ رہ سکتے ہیں میرے حیدر کے بغیر۔۔؟" سوال تھا یا پل سراط۔۔ ہادی اب خود سے سوال کر رہا تھا کیا وہ اسکے بغیر رہ سکتا ہے۔۔ دل سے درد کی لہریں نکل کر پورے جسم کو چھلنی کر رہی تھیں۔ اس نے صبر کا گھونٹ بھرا اور نرمی سے دعا کا ہاتھ حیدر کے چہرے سے اٹھایا

"میں ایک بار اسکا چہرہ چھونا چاہتی ہوں۔" درخواست تھی منت تھی یا جانے کیا۔ مگر ہادی سُن ہو کر رہ گیا تھا۔۔ بنا کسی اعتراض کے اس نے باکس پر سے شیشہ ہٹایا تھا۔ دعا نے کانپتے ہاتھوں سے اسکا چہرہ چھوا تھا۔ پھر ہاتھ سینے پر رکھنا چاہا۔ ہادی نے سرعت سے اسکا ہاتھ پیچھے کو کیا۔ پھر وہ خود حیدر پر جھکا۔ ماتھے پر ایک بوسہ دیا ایک آنسو اسکی آنکھ سے نکل کی حیدر کی آنکھ پر جا گرا تھا جو اب اسکے چہرے پر بہتا ہوا ایک لکیر سی بنا گیا تھا۔۔۔

سب کو اسکا آخری دیدار کرایا گیا تھا۔ پھر

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی اسکے جنازے کو کندھا دیے باہر کی طرف لے جا رہا تھا۔۔ وہ خود ابھی بھی یونیفارم میں تھا جس پر جا بجا خون لگا تھا۔ دعا وہیں بیٹھی اپنے ہاتھ پر حیدر کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔ میت گیٹ سے باہر کو نکالی گئی۔ دعا گویا ہوش میں آئی تھی۔ دوپٹے سے بے گانہ وہ باہر کو بھاگی تھی۔۔ راستے میں پڑی کرسی سے اسکا پاؤں ٹکرایا تھا۔ ناخن اتر کر وہیں رہ گیا تھا۔ وہ اس سب سے بے خبر باہر کو بھاگ رہی تھی۔ اسکے پاؤں سے نکلتا خون فرش کو رنگ رہا تھا

"میرے حیدر کو مت لے کر جاؤ۔۔ مجھے اس رشتے کو تو محسوس کرنے دیتے جو اس نے مجھ سے باندھا تھا۔ مجھے اسکے نقش تو یاد کرنے دیتے۔ مجھے اسکا چہرہ تو حفظ کرنے دیتے" وہ چلاتے ہوئے باہر کو بھاگ رہی تھی۔۔ راشدہ بیگم نے اسے تھاما تھا

"میرا حیدر۔۔ مجھے اس کے پاس جانے دیں۔ مجھے اسے دیکھنے دیں۔ " اسکی آہیں آسمان تک کو ہلا رہی تھیں۔ بھلا یوں بھی کوئی کرتا ہے جیسا حیدر نے دعا کے ساتھ کیا تھا۔۔

###___###___###

ہادی اسکے جنازے کو کندھا دیے جا رہا تھا

"میری کندھے پر مت سوار ہوا کرو تم بہت وزن ہے تمہارا میرا کندھا دُکھ جاتا ہے" ہادی کی اپنی آواز اسکے کانوں میں کہیں آس پاس گونجی تھی

"تجھے اگر میرے جنازے کو کندھا دینا پڑ گیا تو تُو اس وقت بھی نہیں دے گا کیا؟" حیدر کی شرارت بھری آواز گونجی تھی۔

"تم اتنے جلدی نہیں مرنے والے۔ اسلیے ایموشنل بلیک میل کرنے کی کوشش مت کرو۔" ہادی نے مسکرا کر کہا تھا

"پتہ نہیں کیوں مجھے لگتا ہے کہ میرے جنازے کو کندھا تم ہی دو گے۔ دیکھ لینا" حیدر کی آواز کونوں میں گونجی تھی۔ آنسوؤں کی دھند آنکھوں پر چھانے لگی تھی۔۔

"تم نے اچھا نہیں کیا حیدر۔۔ دوستی توڑ کر یوں چلے گئے۔۔ ذرا خیال نہ آیا کہ میں اکیلا کیا کروں گا؟" ایک شکوہ ہادی کے دل میں ابھرا تھا۔ نمازِ جنازہ ادا کر کے اسے قبرستان لے جایا گیا۔۔ ایک فوجی دستے نے اسے سلامی دی۔ ان میں ہادی بھی شامل تھا۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اسکا دل یوں لگ رہا تھا خالی ہو گیا ہو۔ قبر کے پاس پہنچ کر وہ قبر میں اترا۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے حیدر کی میت کو قبر میں اتارا۔ انہی ہاتھوں سے جن کو تھام کر وی چلتے تھے ہنستے کھیلتے تھے۔۔ ایک آخری نظر اسکے چہرے پر ڈالی اور پھر مٹی اُٹھا لی۔ اس میں اتنہ ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ مٹی ڈالے اسکی قبر پر۔ ہادی کا دل چاہ رہا تھا کہ سب کو دور ہٹائے وہ جو اسے منوں مٹی تلے دفن کر رہے تھے۔۔ سب مٹی ڈال چکے تو اس نے آہستہ سے ہاتھ میں پکڑی مٹی بیٹھ کر پوری قبر پر بکھیر دی۔ سب لوگ واپس جا رہے تھے اور وہ وہیں ہاتھ قبر پر رکھے بیٹھا تھا۔ گویا کبھی نہ اٹھ کر جانے کی قسم کھا رکھی ہو۔۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وعدے وہ سارے توڑ گیا ہے
بیچ رستے میں چھوڑ گیا ہے
وعدہ عمر بھر کے ساتھ کا کر کے
رخ زندگی سے موڑ گیا ہے
مانا کہ وطن بہت، تجھ کو تھا پیارا
دوستی بھی تو نبھاتے او میرے یارا
چھوڑ کے یوں جو تم جاؤ گے
یاد ہم کو ہر پل آؤ گے
بولو کیسے جی ہم پائیں گے
جو تو نہیں ہو گا ساتھ ہمارے
ہم تو جیتے جی مر جائیں گے
کیسے پکاریں ، کیسے بلائیں
کوئی منتر کوئی وظیفہ بتاؤ
جس سے تجھ کو واپس لے آئیں
یاد تمہاری ہمیں آئے گی
ہر پل ہر لمحہ ہم کو ستائے گی
تم سے تھیں خوشیاں تم تو تھے جان ہماری
تم سے ہی تو رونق تھی ساری
گئے جو تم تو ویران ہو گیا ہے
اپنا دل خود سے انجان ہو گیا ہے

مجھے یوں لگتا ہے ہے جیسے
ابھی تم لوٹ آؤ گے
اور ہاتھ پکڑ کر کہو گے مجھ سے
کیوں ہو اداس ، کیوں روتے ہو
چلو اب وہاں چلیں
جہاں سمندروں کے کنارے ملتے ہیں
جہاں خزاؤں میں بھی پھول کھلتے ہیں
آؤ چلو اب ساتھ چلتے ہیں
کاش کہ کہو تم
چلو اب ساتھ چلتے ہیں۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

مجھے چھوڑ کے جانے والے
کبھی سوچا ہے تم نے
کہ میں کیا جواب دوں گا
ان رستوں کو جب وہ تمہارا پوچھیں گے
کہ جن پہ ہم ساتھ چلتے تھے
کیا کہوں گا میں
ان درختوں کو جو ہماری محبت کے گواہ ہیں
کیسے سمجھاؤں گا
اس کمرے کو
جس میں کئی راتیں باتوں باتوں میں جاگ کے گزاری ہیں
کیسے کھولوں گا میں وہ الماری
جس میں لٹکے کپڑوں سے
اب بھی تمہاری خوشبو آتی ہے
کیسے دیکھوں گا تمہاری وہ خاکی وردی
جس پر اب بھی تمہارا نام چمکتا ہے
کیسے سمجھاؤں گا اس دل کو
جو اب بھی تم سے محبت کرتا ہے

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

رات اپنے پر ہر طرف پھیلا رہی تھی۔۔ سردیوں کی راتوں میں ہر ذی روح اپنے آشیانے میں جا چکا تھا۔۔ اس قبرستان میں بھی سناٹا تھا۔۔ دور دور تک پھیلا سناٹا ۔ مگر وہاں کوئی تھا۔ ایک قبر پر ہاتھ رکھ کر سر جھکائے بیٹھا۔۔ ماتم کناں سا۔۔ یوں جیسے زندگی کی ساری جمع پونجی لوٹ کر کسی نے یہاں دفن کر دی ہو۔۔ اسکا جسم نڈھال سا تھا۔۔ ہاتھ بار بار مٹی پر پھیر رہا تھا یوں جیسے اندر سوئے شخص کے نقوش کو چھونے کی کوشش میں ہو۔۔

"میں کہتا تھا میرا حیدر بہت اچھا ہے۔ مگر تم بہت بُرے ہو حیدر۔۔۔ تم مجھے اکیلا کر گئے ہو ۔۔ جاتے ہوئے تم بھول گئے کہ کوئی ہے جس کی سانسیں تمہاری سانسوں کے ساتھ چلتی ہیں۔ کوئی ہے جو اس دنیا میں سب سے زیادہ محبت تم سے کرتا ہے۔ کوئی ہے جو تمہیں ایک دوست ایک بھائی اور اپنا سب کچھ سمجھتا ہے۔۔ آج تمہارے جانے سے جنت میں تو رونق ہو گی حیدر مگر ہماری زندگی بے رونق ہو گئی ہے۔۔" اسکا لہجہ نم تھا۔۔

آنکھوں لے پردے پر کچھ گھنٹوں پہلے کا منظر پھر سے واضح ہونے لگا۔۔ وہ اس وقت کو کسنے لگا جب اس نے حیدر کو آپریشن پر ساتھ آنے کی دعوت دی تھی۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر کی گن سے نکلنے والی ایک ہی گولی نے سعد پر تشدد کرنے والے اس ظلم کو نیچے گرا دیا تھا۔۔ ہادی اور حیدر سعد کو سہارہ دیے باہر کو لا رہے تھے۔ ایک جوان فرنٹ اور ایک بیک سے انہیں کور کر رہا تھا۔۔ سعد پر نقاہت طاری ہو رہی تھی۔ وہ بمشکل ان دونوں کے سہارے چل رہا تھا

"خوشی ہوئی تمہیں زندہ سلامت دیکھ کر۔۔" حیدر نے مسکرا کر اس سے کہا تھا

"زندہ تو ہے۔ پر اب سلامت ہونے کا میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ تو ہاسپٹل جا کر پتہ لگے گا کہ کتنی ہڈیاں سلامت ہیں اسکی اور کتنی ٹوٹ چکی ہیں۔" ہادی شرارت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔ اتنے دنوں بعد ان دونوں کو دیکھ کر سعد کو انکا تنگ کرنا بھی بُرا نہیں لگ رہا تھا۔۔ سعد ہلکا سا مسکرایا۔ اسکے ہونٹوں پر ایک تازہ زخم تھا۔ جس سے خون بہہ رہا تھا۔ حیدر نے ایک ہاتھ بازو کے نیچے سے گھما کر کمر پر رکھتے ہوئے اسے سہارہ دیا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ بڑھا کر اسکے ہونٹ سے بہتے خون کو صاف کیا۔۔ پھر نظر اسکے پاؤں کے ناخن سے بہتے خون پر گئی تو غصے سے اسکے جبڑے بھینچ گئے۔

"کوئی ایک بھی بچنا نہیں چاہیے۔" اس نے اونچی آواز میں حکم جاری کیا۔۔

تبھی سیڑھیوں کے پاس سے گزرتے ہوئے کسی کے کراہنے کی آواز آئی تھی۔ ہادی اور حیدر کے ساتھ ساتھ سعد نے بھی بمشکل گردن گھما کر اس جانب دیکھا۔۔

"تم دیکھو کون ہے وہاں" حیدر نے پیچھے کھڑے جوان کو اشارہ کیا۔ وہ آگے بڑھا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تبھی پیچھے گرے وجود میں کچھ حرکت ہوئی تھی۔۔ آگے وہ چل رہے تھے۔

"تم ٹھیک ہو سعد؟" ہادی نے سعد کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔ کمزور سا چہرہ آنکھوں کے نیچے گہرے حلقے اور جسم کا جو جو حصہ نظر آرہا تھ اس پر کوئی نہ کوئی زخم موجود تھا۔۔

"آپ دونوں آگئے ہیں ناں۔۔۔ اب میں ٹھیک ہوں۔۔" نقاہت زدہ لہجے میں بولا۔۔ اسکی آواز لڑکھڑا رہی تھی ۔۔

"اسے جلدی باہر لے کر چلو تاکہ فرسٹ ایڈ دی جائے۔ ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا اسے۔" حیدر نے اسکے پاؤں سے بہتے خون کو دیکھ کر کہا تھا

"تم بہت کمزور ہو گئے ہو سعد" حیدر سعد کی جانب دیکھ کر بولا تھا۔۔

"پھر ی ٹیپیکل بیویوں والی بات کر رہے ہو تم" ہادی ہنسا تھا۔ انکی نوک جوک سے سعد بھی لطف اندوز ہو رہا تھا۔ مسکرایا تھا۔۔

"بیوی والی بات نہیں ہے یہ۔ یہ میری محبت ہے۔ سعد کیلیے۔۔ اور سعد کی میرے لیے۔۔" حیدر سنجیدگی سے بولا

"تم دونوں اس ٹائپ کے ہو کیا؟" ہادی نے چہرے پر حیرت اور دکھ کے تاثرات لاتے ہوئے کہا تھا۔۔ سعد اور حیدر نے پہلے اسے ناسمجھی سے دیکھا پھر جب بات سمجھ میں آئی تو حیدر نے پاؤں بڑھا کر عین ہادی کے گھٹنے کے پیچھے مارا۔ ہادی لڑکھڑایا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تم نے مجھے مارنے کی کوشش کی تو میں سعد کو چھوڑ کر بھاگوں گا اور سعد گر جائے گا۔۔" ہادی نے اسے وارن کیا

"مجھے ڈر تھا کہ میں کہیں آپ دونوں سے ملے بغیر ہی نہ مر جاؤں۔" سعد کی بات پر دونوں کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

"تمہیں کچھ نہیں ہونا تھا سعد۔۔ جب تک میں ہوں تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔۔" ہادی نے اسکا کندھا تھپتھپایا

"تبھی اتنا سب ہو گیا۔" سعد بے خفگی سے کہا تھا۔ حیدر کا قہقہہ گونجا تھا

"تمہیں کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا" حیدر پُر یقین لہجے میں بولا

"کیوں۔؟" سعد نے حیرت سے دیکھا

"سنا نہیں تم نے کبھی کہ نیک لوگ جلدی مر جاتے ہیں۔ اسلیے تم پریشان مت ہو۔ شہادت اگر نصیب میں لکھی ہے تو سب سے پہلے میں شہید ہوں گا تم دونوں دیکھ لینا۔۔" حیدر کی بات پر ہادی اور سعد دونوں انشا اللہ بھی نہ کہہ سکے۔۔۔

"اتنے بھی تم اللہ کے پیارے نہیں ہو کہ اتنے جلدی وہ تمہیں بلا لیں۔" ہادی نے اسے چڑایا سعد ہنس دیا تھا

"یار میں جنت میں بیٹھ کر پھر تم دونوں کا انتظار کروں گا۔" وہ چہرے پر مصنوعی اداسی طاری کرتے ہوئے بولا تھا۔ جبکہ ہونٹ مسکرا رہے تھے۔

"میں تم دونوں کو بہت یاد بھی کروں گا۔" وہ ان دونوں کو اب گلے لگائے کہتے ہوئے ہنسا تھا۔۔ زندگی سے بھرپور قہقہہ فضا میں گونجا تھا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

۔۔ تبھی پیچھے آہٹ ہوئی۔ سعد کی نقاہت دور نہیں جا سکی۔ بازو انکے کندھے سے ہٹا کر بجلی کی سی تیزی سے پیچھے مڑا تھا۔۔

تبھی فضا میں فائر گونجے تھے۔۔ پل کے پل کئی جوان وہاں پہنچے تھے ۔۔

ان سب کے ساتھ ساتھ ہادی نے گن نکال کر اس شخص پر فائر کھول دیا تھا۔

مگر ساتھ کھڑے سعد کو لڑکھڑا کر گرتے دیکھا تو وہ اسکی جانب پلٹا تھا۔۔ مگر جب اسکی نظر سعد کے ساتھ پڑے ساکت ہوتے وجود پر پڑی تو اس میں اتنی ہمت بھی نہ رہی کہ سعد کو سنبھالے۔ سعد ہاتھ سینے پر رکھے جھکا تھا۔ جبکہ حیدر نیچے گر چکا تھا۔ سر کے پیچھے سے خون کا ایک فوارہ ابل کر باہر کو آ رہا تھا۔

ہادی بھی لڑکھڑا کر نیچے کو گرا تھا۔۔ سعد نے گردن موڑ کر حیدر کو دیکھا تھا۔۔

"ہادی!" ساکت ہوتے لبوں سے سرگوشی کی صورت میں نام نکلا تھا۔ ہادی نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

"سعد" وہ اب سعد کو پکار رہا تھا۔۔

ہادی نے آگے بڑھ کر اسے تھاما۔ سعد کو وہ جوان لے کر باہر کو بھاگے تھے ہادی نے حیدر کو تھامنا چاہا۔ مگر اس نے دیکھا اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ دل کسی انہونی کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ اسکی نظر حیدر کی جیب سے گرے موبائل پر پڑی۔۔

دعا کالنگ جگمگا رہا تھا۔ ساتھ ہی پس منظر میں ہادی حیدر اور سعد کی ایک تصویر نظر آ رہی تھی۔۔ سکرین جل بجھ رہی تھی مگر وہ فون پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔ وہ ساکت سا وہاں بیٹھا رہ گیا۔۔ اس میں اٹھنے کی ہمت نہیں تھی۔ ہر طرف دھواں تھا شور تھا۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر نیچے گرے خون کو انگلیوں کی پوروں سے چھوا۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"حیدر!" ہادی نے بمشکل اسکا نام لیا تھا۔۔ پھر سعد کے سینے سے جو خون ابل کر نکلا تھا اس پر ہاتھ لگایا۔۔ اسکے ارد گرد خاموشی تھی۔۔ موت کی سی خوفناک خاموشی۔۔ وہ وہیں بیٹھا تھا۔۔

"سر!" کسی نے اسے پکارا تھا۔۔ اس نے خالی خالی نظروں سے اسے مڑ کر دیکھا۔

"آپکے ہاتھوں پر خون لگا ہے کیا یہ آپکا خون ہے؟۔۔ کیا آپ بھی زخمی ہیں؟" اس نے ہادی نے پوچھا تھا

"میرا ہی تو خون ہے یہ۔۔ یہ میرا ہی تو خون ہے۔۔ میرا اپنا خون۔۔" وہ دیوانوں کی سی طرح بیٹھا ہاتھوں پر لگا خون اس سپاہی کو دکھا رہا تھا۔۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ ٹٹولے۔ پھر سر۔

"سر! کہاں چوٹ آئی ہے آپکو۔؟ کہاں درد ہو رہا ہے آپکو؟" وہ پھر پوچھ رہا تھا۔۔

"یہاں۔۔ یہاں درد ہو رہا ہے مجھے" اس نے سینے پر عین دل کے اوپر ہاتھ رکھ کر کہا تھا۔۔

"یہاں درد ہو رہا ہے مجھے۔۔ اور یہ۔ یہ خون بھی میرا ہے میرے اپنے حیدر اور سعد کا خون ہے یہ۔ وہ مجھ سے الگ ہیں کیا۔۔؟" وہ اسکے ہاتھ پکڑے پوچھ رہا تھا۔۔ اس نے ایک نظر ہادی کے خون لگے ہاتھوں کو دیکھا۔۔ اس نے دکھ سے ہادی کو دیکھا۔ وہ سمجھ گیا تھا ہادی اس وقت کس حال میں ہے۔۔

"سر! چلیں ہاسپٹل چلتے ہیں۔ انکی کنڈیشن بہت سیریس ہے۔ کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ آپکو انکے ساتھ ہونا چاہیے۔۔ کرنل خالد کے آرڈر ہیں یہ آپکو لے کر جاؤں میں۔" اس نے یہ کہہ کر ہادی کو سہارہ دے کر اٹھایا۔۔

ہاسپٹل میں ہر طرف افراتفری مچی تھی۔۔ دو آفیسر ایک ہی یونٹ سے ایمر جنسی میں لائے گئے تھے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ہادی! بی بریو۔۔" کرنل خالد نے اسکا کندھا تھپکا۔۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ ایمرجنسی میں داخل ہوتے وقت اسکے قدم لڑکھڑائے تھے۔۔ اسکا دل کانپا تھا۔۔

ایک ایک قدم من بھر کا ہو رہا تھا۔۔

وہ آگے بڑھا تھا۔۔

ہادی ہمت سے کام لیتے ہوئے انکے بیڈ کی جانب آیا۔۔

"آہ۔۔" ایک کراہ کی صورت میں سانس لی اس نے

"کیا خوشی اتنی مختصر تھی تمہارے ملنے کی کہ ہم اسے منا بھی نہیں سکے۔" اس نے مشینوں میں جکڑے سعد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"اِنکے وائٹلز (vitals) سٹیبل ہو جائیں تو انہیں (operation theatre) OT میں شفٹ کیا جائے گا۔۔" سعد کے پاس کھڑی اے ایف این ایس آفیسر اسکا بی پی مانیٹر کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"سر! وہ میجر حیدر نے آپکو بلایا ہے۔" ہادی جیسے ہوش میں آیا تھا۔ ایک آس۔ ایک امید دل میں جاگی تھی۔ دوڑ کر حیدر تک پہنچا تھا۔

"حیدر!" اس نے پکارا تھا۔۔

"ہادی! میرا سعد۔۔" اس نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا تھا اسکی آواز میں نمی بھی تھی۔۔۔ اسکے سر پر پٹی بندھی تھی۔۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ موت سے لڑ کر آیا ہے۔ وہ ٹھیک ہو جائے گا حیدر۔۔" ہادی نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔

"ہادی! میری ماہی۔ میری ماہی کا کیا ہوگا؟" وہ بے بسی سے پوچھ رہا تھا۔۔

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔" ہادی چیخا تھا۔ حیدر کی باتیں اسے تکلیف دے رہی تھیں۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

حیدر زخمی سے انداز میں مسکرایا تھا۔۔

"ہادی!" اس نے آواز دی اسے

"اگر ایسی باتیں کرنی ہیں تو مت بات کر مجھ سے" ہادی خفگی سے بولا تھا۔ اسکی آنکھوں کی سرخی اسکے ضبط کی گواہ تھی۔ اسکی آنکھوں کے گوشے نم ہو رہے تھے

"میری بات سنو ہادی! میری ماہی کا خیال رکھنا۔۔ ماما سے کہنا میں نے پاپا کی پیروی کی ہے۔۔ میں ان کے نقشِ قدم پہ چلا ہوں۔ وہ سمجھ جائیں گی۔ وہ ناراض نہیں ہونگی۔۔"

وہ بول رہا تھا مگر اسکی سانس تیز ہو رہی تھی۔ ہادی نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔

"دعا۔ میری بیوی ہے وہ ہادی۔ مگر میں زیادتی کر گیا اس سے۔ مجھے یہ نکاح نہیں کرنا چاہیے تھے۔ میں نہیں چاہتا تھا کہ کبھی اسے ایک بیوہ کے طور پر جانا جائے۔" ہادی کا ضبط جواب دے رہا تھا۔ مگر حیدر نے اسکا ہاتھ تھام رکھا تھا۔ وہ اس ہاتھ کو چاہ کر بھی نہ چھوڑ سکتا تھا نہ چھڑا سکتا تھا۔

"ہادی! دعا سے کہنا مجھے معاف کر دے۔۔ ہادی اسے کہنا مجھے معاف کر دے وہ۔ میں شہادت چاہتا تھا۔ مگر مجھے نکاح جلدی نہیں کرنا چاہیے تھا۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ وقت مجھے اس رشتے کی خوبصورتی کو محسوس کرنے کی مہلت بھی نہیں دے گا۔۔" وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بول رہا تھا۔۔

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا حیدر۔ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔" ہادی بضد تھا۔ اپنی بات پر اڑا ہوا۔ جیسے وہ اسکی کوئی بات نہیں سن رہا تھا

"سعد کو بچانا۔۔ میرے سعد کو کچھ مت ہونے دینا ہادی۔۔ وہ میری جان ہے۔" اسکے لہجے میں نمی گھل رہی تھی۔۔ سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔

"اسے کبھی پنشمنٹ مت دینا۔۔ اسکا خیال رکھنا۔ اسکا سہارہ بننا۔"

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"بے شک اسے تنگ بھی کرنا۔ مگر جب سب مل کر اسے تنگ کر رہے ہوں تب اسکے ساتھ کھڑے ہو جانا۔ اسکی ڈھال بن کر۔ تا کہ اسے کبھی میری کمی محسوس نہ ہو۔۔" اسکی باتیں ہادی کا دل چیر رہی تھیں۔ اسکا کلیجہ باہر آنے کو تھا۔۔

ہادی اٹھ کر باہر جانے کو تھا جب حیدر نے اسکا ہاتھ تھاما۔

"سر آپ زیادہ بات مت کریں۔ اور جتنا ہو مائینڈ کو ریسٹ دیں۔" پاس کھڑے ٹرینی سرجری نے اسے مطلع کیا۔ یہ ایک اشارہ تھا ہادی کو باہر بھیجنے کیلیے۔۔

"سرجن جنرل ابھی ہاسپٹل کے راؤنڈ پر ہیں۔ اور انکی حالت بھی نازک ہے۔ اسلیے جتنا کم بولیں یہ انکے لیے اتنا بہتر ہے۔"

اس نے نرمی سے سمجھایا

"آفیسر! مجھے لگتا ہے میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ میں ۔۔۔" اسکا لہجہ لڑکھڑایا۔۔ ہادی اس پر جھکا تھا

"اوکے ۔ ٹیک یور ٹائم۔۔" وہ ساتھ ہی کھڑا ہو کر حیدر کی نبض ٹٹولنے لگا۔۔ حیدر نے ایک نظر مڑ کر سعد کو دیکھا پھر ہادی کو۔۔

"میں نے تم سے ایک جھوٹ بولا تھا۔۔" وہ اسے بتا رہا تھا۔۔ ہادی نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"اس دن جب تم نے سعد سے پوچھا تھا کہ ہم دونوں میں سے اگر وہ کسی ایک کو بچا سکتا تو کسے بچاتا۔۔" ہادی کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا پھنسا تھا

"میں جانتا تھا کہ وہ میرا نام لے گا۔ وہ مجھے بچاتا۔۔" حیدر نے اسکی جانب دیکھ کر کہا

"میں جانتا ہوں۔" ہادی نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"وہ مجھے بہت پیارا ہے ہادی۔۔ سعد مجھے بہت پیارا ہے۔ اسے کچھ مت ہونے دینا۔۔ اور میری دعا سے معافی تم پر ادھار ہے ہادی۔ اسے کہنا مجھے معاف کر دے۔۔" وہ ضبط کی انتہا پر تھا۔۔

"سر! پیشنٹ ہارٹ فیلیئر کی طرف جا رہا ہے۔۔" سعد کے پاس کھڑا کوئی بولا تھا۔۔ ان دونوں کا دل دہلا تھا۔ حیدر نے گردن موڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔ ڈاکٹرز کی ایک ٹیم سعد تک پہنچی تھی۔ ہادی نے اس طرف جانا چاہا جب اسے منع کر دیا گیا۔۔ اسکرین سامنے لگائی جا رہی تھی۔ حیدر نے حسرت سے سعد کا چہرہ دیکھا۔ آخری بار۔ پھر چند لمحے سرکے۔ ایک دو تین ۔۔ اور پھر اسکا چہرہ سکرین کے پیچھے چھپ گیا۔۔ ایک آنسو حیدر کی آنکھ سے نکلا تھا۔۔

"چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر ہارٹ ٹرانسپلانٹ سرجری کر سکے تو ہی یہ بچ سکتے ہیں۔ انکی خوش قسمتی ہے کہ چائنا کے مشہور کارڈیو لوجسٹ اس وقت پاکستان میں موجود ہیں اور ابھی وہ سرجن جنرل کے ساتھ راؤنڈ پر ہیں۔ اوروہ یہ کیس ہینڈل کر سکتے ہیں۔ اگر ڈونیٹڈ ہارٹ موجود ہو تو۔۔" سعد کے پاس کھڑی ٹیم نے کرنل خالد کو اسکے متعلق بریفنگ دی۔ "اسے وینٹی لیٹر (مصنوعی سانس دینے والی مشین) پر ڈال دیا گیا ہے فی الحال۔۔۔ ہمارے پاس صرف چوبیس گھنٹے ہیں۔" وہ بریفنگ دے کر آگے بڑھ گیا تھا۔۔

sidra iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

یکا یک حیدر کے پاس پڑا مانیٹر الارم دینے لگا تھا۔۔ حیدر کی سانسیں اکھڑنے لگی تھیں۔ ہادی اسکے پاس ہی کھڑا تھا۔۔ پوری ٹیم اب حیدر کے پاس موجود تھی۔

"میں۔۔ میں اپنا ہارٹ ڈونیٹ کرنا چاہتا ہوں۔" اسکی اس بات پر وہاں موجود ہر شخص ساکت ہوا تھا۔۔

"تمہیں کچھ نہیں ہو گا حیدر" ہادی کی آواز اتنی اونچی تھی کہ پوری وارڈ گونج اٹھی تھی

"سر میں اپنا ہارٹ ڈونیٹ کرنا چاہتا ہوں سعد کو" اس نے گویا ہادی کی بات سنی ہی نہیں تھی۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے۔ میں کبھی بھی تمہیں پرمیشن نہیں دے سکتا۔" کرنل خالد بھی اسکے منہ سے یہ بات سن کر دہل گئے تھے۔اسے آکسیجن ماسک پہنایا گیا تھا۔۔ ایمرجنسی ٹریٹمنٹ دیا جا رہا تھا اسے۔۔ تبھی سرجن جنرل اندر داخل ہوئے تھے۔ وہ اسکے پاس پہنچے۔۔

"سر! میں اپنا ہارٹ ڈونیٹ کرنا چاہتا ہوں۔ میری آخری خواہش یا ایک ریکویسٹ سمجھ لیں ۔۔" وہ اب اونچے اونچے سانس لے رہا تھا۔۔ سب اسکے پاس موجود تھے۔۔ ہادی خاموش سا اسکا ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔ گویا لب سی دیے ہوں۔ دس منٹ بعد ایک پیپر لا کر حیدر کے سامنے رکھا گیا تھا۔ سرجن جنرل نے رشک آمیز نظروں سے اسے دیکھا اور پھر پیپر اسکے سامنے کیا۔ حیدر نے سائن کیے۔۔

چند لمحے ہی گزرے تھے کہ سانسیں پھر الجھنے لگیں۔۔۔ ہادی کو پیچھے ہٹنے کیلیے کہا جا رہا تھا۔ ۔ اس نے حیدر کا ہاتھ چھوڑنا چاہا۔ حیدر نے زور بڑھایا۔۔ اسکا ہاتھ دبایا۔ گویا تسلی دی ہو۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اس حال میں بھی وہ اسکا خیال رکھ رہا تھا۔ وہ اپنے گھر والوں ہر ایک کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔ ہادی نے اسکا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔ آخری لمس اسکے ہاتھ پر رہ گیا تھا۔۔

"پیشنٹ کا بی پی لو ہو رہا ہے۔ فوراً ڈرپس اٹیچ کریں۔" ڈاکٹر کے حکم پر ای ایف این ایس آفیسر نے فوراً عمل کیا تھا۔۔

حیدر کے کانوں میں کچھ الفاظ گونج رہے تھے۔۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا۔ مگر پھر بھی وہ ہادی پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ اسکی آنکھوں اور سوچوں کے کے پردے پر کچھ منظر لہرا رہے تھے۔

ہادی اسے گلے لگا رہا تھا

"میں اتنے دن تمہارے بغیر کیسے رہوں گا حیدر"

پھر سعد اسکے ساتھ کھڑا تھا۔۔اسے گلے لگائے ہوئے

"بھائی ہو تو حیدر بھائی جیسا۔۔" سعد کا مسکراتا چہرہ دیکھا

پھر ایک اور چہرہ سوچوں کے پردے پر ابھرا

"حیدر تم کب واپس آوگے۔۔" وہ خفگی سے پوچھ رہی تھی

"دو ماہ بعد۔"

"دو ماہ کب پورے ہوں گے۔" اسکے لہجے میں بے تابی تھی۔

"دو ماہ بعد۔" اسے اپنی آواز سنائی دی تھی۔ درد کا گہرا احساس دل میں جاگا تھا۔

ایک اور آواز ابھری تھی

"بھائی! تھینک یو۔ ایک دوست، ایک بھائی اور ایک باپ بن کر مجھے بڑا کرنے کیلیے۔ میری ہر خواہش بن کہے پوری کرنے کیلیے"

آوازیں اب مدھم ہوتی جا رہی تھیں۔

دور کھڑا ہادی بھی انہی لمحوں انہی یادوں کی زد میں تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں پر میری ماہی کی آنکھ میں آنسو نہیں۔"

ہادی کے کانوں مین ایک آواز گونجی تھی۔۔

"تم پر تو میرا قتل بھی معاف ہے ہادی۔۔" ایک اور آواز گونجی تھی۔۔

ایک منظر یادوں کے پردے پر ابھرا تھا

ہادی کے لندھے پر ہاتھ رکھ کر وہ کھڑا تھا۔

"میرے دوست کی بُرائی کرنے والوں کے ساتھ میں بہت اچھی والی بُرائی کرتا ہوں۔ دوبارہ ہادی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی مت دیکھنا۔" ہادی نے دیکھا ڈاکٹرز میں افراتفری مچی تھی۔ ایک ڈاکٹر سینے پر ہاتھ رکھے حیدر کو" سی پی آر" دے رہا تھا۔

"شہید تو میں سب سے پہلے ہوں گا۔۔" ایک آواز ہادی کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

"ایسے تو مت دیکھو۔۔ نظر لگاؤ گے کیا۔ ایسے تو آج میری بیوی میری دعا نے بھی مجھے نہیں دیکھا جیسے تم دیکھ رہے ہو۔۔" اسکی سانس اکھڑ رہی تھی۔ ڈاکٹرز اس پر جھکے اسکی دھڑکن کو معمعل پر لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ مگر دل تھا کہ باغی ہو چلا تھا۔۔ شہادت کی طرف لپک رہا تھا

"پتہ نہیں کیسے مجھے محبت ہو گئی دعا سے۔ محبت مجھے چھوٹا لفظ لگتا ہے۔۔مجھے لگتا ہے میں اس سے عشق کرتا ہوں۔" ہادی نے اپنی آنکھوں کے گوشے نم ہوتے محسوس ہوئے تھے

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ہادی" ہادی نے حیدر کے لب ہلتے دیکھے تھے۔ آواز اس تک پہنچ نہ پائی مگر اسے لگا تھا حیدر نے اسے پکارا ہے۔ وہ بھاگ کر اس تک پہنچا تھا۔۔ اس کا ہاتھ تھاما تھا۔۔ حیدر نے اسکا ہاتھ ہاتھ دبایا تھا۔۔

ہادی نے آنکھیں بند کر لیں گویا اس منظر سے بچنا چاہ رہا ہو۔۔

حیدر نے گردن گھماکر ایک نظر سعد کو دیکھنا چاہا۔ مگر درمیان میں لگی سکرین نے اسکی کوشش ناکام کر دی۔

"دعا!" چیخ کی صورت میں اسکے لبوں سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے۔

دوسرے بیڈ پر پڑے سعد کے وجود نے ایک جھٹکا کھایا تھا۔۔ ہادی کی روح تک کانپ گئی تھی۔ اس نے دعا کو پکارا تھا۔ ایک ایسی لڑکی کو جسے نکاح کے بندھن میں باندھ کر بنا کوئی آس امید اور بنا کوئی وعدہ کیے وہ جا رہا تھا۔۔

حیدر نے سعد کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔۔ ویسے ہی جیسے راستے میں چلتے چلتے اکثر تھام لیتا تھا۔ ویسے ہی جیسے ٹھنڈ میں ہادی کے گرم ہاتھ تھام کر اپنے ہاتھوں کو گرم کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ ویسے ہی اس نے ہاتھ تھام رکھا تھا۔ اسکے جسم نے جھٹکے کھائے۔ ایک ۔ دو۔ تین اور پھر ہادی کے ہاتھ سے اسکا ہاتھ چھوٹ گیا۔ ہادی کا ہاتھ خالی کا خالی خلا میں رہ گیا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اس نے بے یقینی سے پہلے اپنے خالی ہاتھ کو دیکھا پھر حیدر کے ہاتھ کو۔

"ماما" اس کے لب پھڑپھڑائے تھے۔۔

اور پھر ہادی نے کلمہ پڑھتے اسکے لرزتے لبوں کو ساکت ہوتے دیکھا۔ ہادی حیران تھا کہ وہ زندہ کیسے ہے۔ اس نے زندگی کو اپنے ہاتھوں سے نکلتے دیکھا تھا۔ اس نے گہری سانس لے کر گویا اپنے زندہ ہونے کا یقین کرنا چاہا۔ پھر اس نے حیدر کو دیکھا۔ جس کی آنکھ سے ایک بے نام آنسو نکل کر کنپٹی پر بہہ نکلا تھا۔۔ وہ آنسو کس کے نام تھا۔ ہادی کے۔ سعد کے۔ دعا کے۔ ماہین کے یا پھر ماما کے۔

Shamsa Iqbal

وہ سب میں پیار بانٹنے والا یہ آنسو بھی سب کے نام کا بہا کر گیا ہو گا۔

ڈاکٹرز اب پیچھے کو ہٹ رہے تھے۔

ہادی نے اسے پکڑ کر جھنجھوڑا۔

"حیدر! تم ایسا کیسے کر سکتے ہو؟ کیسے جا سکتے ہو ایسے۔؟" وہ بے یقین تھا۔

"وہ زندہ ہے۔ وہ صرف مجھے تنگ کر رہا ہے۔ مجھے ستا رہا ہے۔۔ آپ۔ آپ کوشش کریں وہ جاگ جائے گا۔" وہ ڈاکٹرز کو پکڑ پکڑ کر کہہ رہا تھا۔۔ کرنل خالد نے آگے بڑھ کر اسے تھاما

"سچ کو قبول کرو۔ وہ اب نہیں رہا ہے" یہ الفاظ نہیں دو دھاری تلوار تھی۔ جس نے ہادی کا دل چیر دیا تھا۔۔ اسکے لب سل گئے۔ وہ آگے بڑھا۔ اس نے حیدر کا ہاتھ تھاما۔ وہ آہستہ آہستہ ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔

ہادی اس پر جھکا تھا۔ اسکی آنکھوں کے سامنے آنسو کی دھند چھا رہی تھی۔۔۔ اس نے حیدر کی پیشانی پر لب رکھے تھے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کوئی پوچھے مجھ سے
سب سے بے رحم شے کیا ہے
اس پوری کائنات میں
میں کہوں گا موت۔۔
جو نہ بچپنا دیکھتی ہے نہ جوانی
نہ دشمنی دیکھتی ہے نہ دوستی کی کہانی
بس چھین کے لے جاتی ہے
ہم سے ہمارے اپنے
آنکھوں سے سبھی سپنے
اور آنسو دے جاتی ہے
بہاروں کے موسم میں بھی
بارش غم کی برساتی ہے
کتنی بے رحم ہے
یہ موت ۔۔جو کہ
کوئی رشوت نہیں لیتی
سود میں زندگی کے دو پل نہیں دیتی
کوئی دم اس پر نہیں چلتا
کوئی جادو کوئی تعویز اثر نہیں کرتا
اسے کہو مت لوٹے
زندگی کی دولت
بھری جوانی میں
کہ جوان میت کو کندھا دینے والے
اندر ہی اندر گھٹ کر
خود بھی بے موت مر جاتے ہیں
موت سے کہو
اتنی ظالم نہ بنے۔
اور اسے لوٹا دے مجھے
میں جی نہیں سکتا اسکے بنا۔
موت سے کہو
اتنی ظالم نہ بنے۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com
###___###___###

ہادی تھکا ہارا صبح کے چار بجے گھر پہنچا تھا۔ ساری رات وہ قبر کے پاس بیٹھا رہا تھا۔ وہ گھر داخل ہونے کو ہی تھا جب سعدیہ بیگم کی طرف سے آنے والی کال پر وہ سیدھا انکے گھر کی طرف چل دیا۔۔ گیٹ کھول کر اندر داخل ہوا ہی تھا کہ دیکھا سامنے سے دعا دوڑتی ہوئی اسکی جانب آ رہی تھی۔

"ہادی بھائی! حیدر آ گیا کیا۔۔؟" ایسا سوال پوچھا گیا تھا کہ وہ چند لمحے تک سانس بھی نہ لے سکا۔۔

دعا نے اسے ایک طرف دھکیل کر گیٹ سے باہر جھانکا۔۔

پھر اندر آ کر اسکے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"کہاں ہے میرا حیدر۔؟ آپکے ساتھ گیا تھا ناں۔ کہاں چھوڑ آئے ہیں اسے آپ۔۔؟" وہ اسکا کالر مٹھیوں میں دبوچے اس سے پوچھ رہی تھی

"کیا کوئی اپنے کسی پیارے کو یوں منوں مٹی تلے دبا آتا ہے ہادی بھائی۔۔؟" وہ دکھ سے پوچھ رہی تھی۔ وہ اسے اب کیا بتاتا کہ وہ حیدر کے ساتھ ساتھ خود کو بھی وہیں دفنا آیا ہے۔۔ اس نے نرمی سے اپنا کالر چھڑایا

"دعا! اندر چلو" ہادی نے اسے اندر لے جانا چاہا۔

"میرا دم گھٹتا ہے اندر ہادی بھائی۔ یہ سوچ کر کہ میرا حیدر مٹی تلے ہے۔ اسکا دم بھی گھٹ رہا ہو گا۔۔" وہ خشک آنکھیں لیے چلا رہی تھی۔ ہادی جانتا تھا ان آنکھوں کی بنجر زمین کے نیچے بہت نیچے ایک سمندر ہے جو باہر بہنے کی بجائے دل پر گر رہا ہے۔۔ ہر وہ آنسو جسے وہ نہیں بہا رہی وہ دل پر گر رہا ہے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"دعا تم کپڑے بدل لو۔۔" ہادی نے ابھی تک اسے نکاح کے جوڑے میں ملبوس دیکھ کر کہا

"یہ حیدر کی پسند کے کپڑے ہیں۔ وہ کہتا ہے مجھ پر یہ رنگ جچتا ہے۔ میں نہیں بدلوں گی۔" وہ بضد تھی۔۔

"اس نے تمہارا نام لیا تھا آخری وقت میں۔" اس نے دعا کی خشک آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"مجھ تک اسکی آواز کیوں نہ پہنچی۔۔؟" وہ کھ بھرے لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

"اس نے کہا کہ تم اسے معاف کر دینا" ہادی نے بہت ضبط سے حیدر کی کہے الفاظ دہرائے۔۔

"معافی۔۔ ہنہ ۔ میں اسے کبھی معاف نہیں کرونگی۔ کبھی بھی نہیں۔ کہہ دینا اس سے کہ اس نے فرض تو نبھا لیا ہے۔ وطن کا۔ اس مٹی کا۔ مگر میری خوشیاں۔، میرے خواب۔ میرے آنسو قرض ہیں اس پر۔۔ میں روزِ محشر اس سے حساب مانگوں گی۔ عمر بھر ساتھ دینے کے وعدوں کا۔ قدم قدم ساتھ چلنے کی قسموں کا۔ اور نکاح کے چند ہی گھنٹوں بات میرے ماتھے پر بیوہ ہونے کا خطاب گُدنے کا۔۔ میں حساب مانگوں گی اس سے۔۔ وہ میرا گنہگار ہے۔ اور میں اسے کبھی معاف نہیں کرو گی۔" وہ چلاتی ہوئی اندر کو بھاگی تھی۔ جبکہ ہادی وہیں کھڑا رہ گیا تھا۔۔

"پتہ نہیں میں تمہارا قرض ادا کر بھی پاؤں گا یا نہیں حیدر۔" اس نے ساکت آنکھوں سے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ اس رستے پر جہاں سے دعا ابھی اندر کو گئی تھی۔

"تم نے بہت غلط کیا حیدر۔ اسے اس وقت اس حال میں چھوڑ گئے۔" ہادی کے لبوں سے بھی شکوہ پھسلا تھا۔۔ افق پر موجوف چاند نے اداسی سے وہ منظر دیکھا اور پھر چند آنسو بہانے کو بادلوں کی اوٹ میں ہو گیا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

رسمِ جدائی تم نبھا کے چلے ہو
ہاتھ ہاتھوں سے چھڑا کے چلے ہو
وعدہ کر کے عمر بھر کے ساتھ کا
پل دو پل میں دامن چھڑا کے چلے ہو
آنسو سمیٹتے تھے تم تو
پھر کیوں سب کو رُلا کے چلے ہو۔۔
کوئی یاد، کوئی آس کا جگنو کچھ تو دے جاتے
کیوں رستے کا ہر چراغ بھی بُجھا کر چلے ہو۔
آشیاں امید کو تو باقی رہنے دیتے
کیوں تم اسکو بھی جلا کے چلے ہو۔۔
توڑ کے سارے وعدے بھلا کے ساری قسمیں
کیسے تم ہمیں بُھلا کے چلے ہو۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی گھر میں داخل ہوا تو تھکاوٹ کے باوجود کمرے میں جانے کی بجائے باہر بالکونی میں نکل آیا۔۔

یہ وہ جگہ تھی جہاں اس نے اور حیدر نے ان گنت لمحے گزارے تھے۔ ہنستے مسکراتے شرارتیں کرتے۔۔ اب تک ہادی سب کو سنبھالتا رہا تھا۔۔ وہ دوسروں کا خیال رکھ رہا تھا۔ انہیں سہارہ دے رہا تھا۔ تسلی دے رہا تھا۔ مگر اس کے اپنے دل میں کتنی تباہی پھیل چکی ہے یہ جاننے کیلیے اس نے اب تک دل کو ٹٹولا ہی نہیں تھا۔۔ اسے موقع ہی نہ ملا۔ ماہین ،دعا اور سعدیہ بیگم کو سنبھالتے ہوئے وہ اپنا آپ بُھلا بیٹھا تھا۔۔ ابھی تنہا ریلنگ کے ساتھ کھڑے ہو کر اس نے اپنے دل کو ٹٹولنا ہی چاہا تھا کہ نظر نیچے لان میں پڑی۔۔ اگلے ہی پل وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔۔

اس نے لان میں موجود وجود کو دیکھا وہ متوچپ چاپ جا کر بن کچھ کہے انکے قریب بنچ پر بیٹھ گیا۔ کافی دیر تک جب کوئی آواز نہ آئی تو ہادی نے بے اختیار مُڑ کر دیکھا

"پاپا!" اس نے پکارا تھا۔۔

انہوں نے مُڑ کر دیکھا تھا۔۔ آنکھوں کے سوجھے پپوٹے دیکھ کر اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ انکی کیا حالت ہے۔۔

ہادی نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

"پاپا!" اس نے پھر پکارا

"ہادی!" انکی آواز لڑکھڑا رہی تھی۔۔

"دیکھو تو اس باپ کو تم ہادی۔۔ اپنے بیٹے کو دفنا آیا ہے۔۔ میں اپنے حیدر کو دفنا آیا ہوں ہادی۔۔" انکی آنکھوں میں نمی آ رہی تھی۔۔ ہادی کیلیے یہ غیر متوقع صورتحال تھی۔ اس نے سب کو سنبھالا تھا مگر اب اسکے سامنے جو ہستی موجود تھی جس کے آنسو بہتے کو تھے وہ آرمی کے ایک کامیاب آفیسر تھے۔۔ اس نے کبھی انکی چال میں لڑکھڑاہٹ یا کندھوں میں جھکاؤ نہیں دیکھا تھا۔ مگر آج۔ آج تو انکی آواز بھی لڑکھڑا رہی تھی اور کندھے بھی جھکے تھے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"وہ میرا بیٹا تھا ہادی۔۔ اتنا سا تھا۔ بالکل اتنا سا" وہ ہاتھ سے اٹھا کر اسکا قد بتا رہے تھے۔

"اتنا سا تھا جب اسکا باپ شہید ہوا تھا۔ اور تب۔۔ تب اس نے آکر مجھ سے پوچھا تھا کہ انکل میں بھی پاپا کی طرح آرمی میں جانا چاہتا ہوں۔ کیا میں کر لوں گا۔؟۔ اور میں حیران تھا اس پر کہ باپ کا جنازہ سامنے دیکھ کر بھی کیسے اس میں اتنی ہمت ہے کہ وہ آرمی جوائن کرنا چاہتا ہے۔۔" وہ ان لمحوں کو یاد کر کے نم آنکھوں سے مسکرائے تھے۔

"مجھے اب سمجھ میں آئی کہ وہ صرف اپنے باپ کی طرح آرمی ہی نہیں جوائن کرنا چاہتا تھا بلکہ اس ہی کی طرح شہید ہونا چاہتا تھا۔ دیکھو وہ کامیاب ٹھہرا۔۔" وہ رو رہے تھے۔۔

"مجھے ہمیشہ سے فخر تھا اس پر۔۔ اور رہے گا بھی۔ اسکی شہادت پر میں خوش ہوں۔ مگر وہ میرا بیٹا تھا ہادی۔۔ میرا دل دکھتا ہے۔ میں گھر کے اندر نہیں جا سکتا۔ مجھے اسکے قہقہے سنائی دیتے ہیں۔ وہ لمحے یاد آتے ہیں جو اس نے ہمارے ساتھ اس گھر میں گزارے ہیں۔" وہ بے بسی سے آنسو بہا رہے تھے۔۔ ہادی نے ایک بار پھر اپنے دل کی ویرانی کو نظر انداز کیا اور انہیں سہارہ دیا۔ انہیں ساتھ لگا کر انکا کندھا تھپکا۔ اسے سب کو سنبھالنا تھا۔ اسے سب کو تسلی دینی تھے۔ جیسے کہ حیدر اسے سب کی زمہ داری سونپ کر گیا تھا۔ اور یہی زمہ دراری کتنی مشکل اور بڑی ہے اسے اب احساس ہو رہا تھا۔۔
باپ ہر جگہ سہارہ بن کر ڈھال بن کر کھڑا ہوتا ہے مگر باپ کو سہارہ دینا کیسا ہوتا ہے وہ ابھی محسوس کر رہا تھا۔ حیدر۔۔ وہ جو سب کو پیارا تھا۔ سب سے پیارا تھا۔ وہ چلا گیا تھا سب کو چھوڑ کر۔ سب سے دور۔ بہت دور۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

بچھڑنے والے

بچھڑنے والے چلے جو ہو تو بتا کے جاؤ
بتا کے جاؤ
کہ کتنی شامیں اداس آنکھوں میں کاٹنی ہیں
کہ کتنی صبحِ اکیلے پن میں گزارنی ہیں
بتا کے جاؤ
بتا کہ جاؤ کہ کتنے سورج عذاب رستوں کو دیکھنا ہے
کہ کتنے مہتاب سرد راتوں کی وسعتوں سے نکالنے ہیں
بتا کے جاؤ
بتا کے جاؤ کہ چاند راتوں میں وقت کیسے گزارنا ہے
خاموش لمحوں میں تجھ کو کتنا پکارنا ہے
بتا کے جاؤ
بتا کے جاؤ کہ کتنے لمحے شمار کرنے ہیں ہجرتوں کے
کہ کتنے موسم ایک ایک کر کے جدائیوں میں گزارنے ہیں
بتا کے جاؤ

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بتا کے جاؤ کہ پنچھیوں نے اکیلے پن کا سبب جو پوچھا
تو کیا کہوں گا
کسی نے رستے میں روک کر جو مجھ سے پوچھا
کہ پچھلے موسم میں سائے سائے جو اجنبی تھا کہاں گیا ہے
تو کیا کہوں گا
کیا کہوں گا بتا کے جاؤ
بتا کے جاؤ میں کس سے تیرا گلہ کروں گا
بچھڑ کے حبیب کس سے ملا کروں گا
بتا کے جاؤ
بتا کے جاؤ کہ آنکھ برسی تو کون موتی چُنا کرے گا
اداس لمحوں میں دل کی دھڑکن سنا کرے گا
بتا کے جاؤ
بتا کے جاؤ کہ موسموں کو پیام دینے ہیں یا نہیں
فلک کو ، تاروں کو ، جگنوؤں کو سلام دینے ہیں یا نہیں
بتا کے جاؤ
بتا کے جاؤ کہ کس پہ ہے اعتبار کرنا
کہ کس کی باتوں پہ ہے بے نیازی کے سلسلے اختیار کرنا
بتا کے جاؤ
بتا کہ جاؤ کہ اب رویوں کی چال کیا ہو
جواب کیا ہو ، سوال کیا ہو
عروج کیا ہو، زوال کیا ہو
نگاہ ، رخسار ، زلف ، چہرہ
نڈھال کیا ہو بتا کے جاؤ
بتا کے جاؤ

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

بتا کے جاؤ۔۔

بتا کے جاؤ کہ میری حالت پہ چاندنی کھلکھلا پڑی تو کیا کروں گا
بتا کہ جاؤ کہ میری صورت پہ تیرگی مسکرا پڑی تو کیا کروں گا
بتا کے جاؤ
بتا کے جاؤ کہ تم کو کتنا پکارنا ہے
بچھڑ کے تجھ سے یہ وقت کیسے گزارنا ہے
اجاڑنا ہے ، نکھارنا ہے
بدن کو کتنا سنوارنا ہے
بتا کے جاؤ
بتا کے جاؤ
بچھڑنے والے چلے جو ہو تو بتا کے جاؤ۔۔ بتا کے جاؤ۔۔

(#COPIED)

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دعا نکاح نامہ ہاتھ میں لیے بیٹھی تھی۔ حیدر نے جس جگہ سائن کیے تھے وہ اس پر اپنا ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔ پھر وہ اس ہاتھ کو اپنی پیشانی تک لے کر گئی۔۔ ایک لمس تھا جو اب بھی باقی تھا۔۔ وہ ماہین کے کمرے میں نیچے قالین پر بیٹھی تھی۔۔ وہی سفید لباس پہنے۔۔ دروازہ کھلا تھا۔ کوئی اندر داخل ہوا تھا۔اس نے مُڑ کر بھی نہ دیکھا

ماہین قدم قدم چلتی اسکے پاس آ بیٹھی۔ اس نے دُعا کی آنکھوں میں دیکھا۔ عجیب ویرانی تھی ان میں۔ ایک آنسو بھی نہ تھا۔ گویا خشک سالی ہو گئی ہو۔۔

"دعا!" ماہین نے اسے پکارا تھا

"تمہیں مجھے بد دُعا کہنا چاہیے ماہی۔۔مجھ سے نکاح کے چند ہی گھنٹوں بعد تمہارا بھائی چلا گیا۔۔ میری وجہ سے ۔ نحوست ہوں میں۔ بد دُعا ہوں میں۔" وہ دیوانگی کی انتہا پر تھی۔۔

ماہین کے اندر کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔ دل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر چلی تھی۔ ہاتھوں کی کپکپاہٹ بہت واضح تھی جسے وہ چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ مگر اسے سنبھالنا تھا۔۔ خود کو بھی اور دُعا کو بھی اور اپنی ماما کو بھی۔

"پاپا کے بعد حیدر بھائی گھر کے بڑے بن کر سامنے آئے تھے اور ہمیں سنبھالا تھا۔ اب مجھے حیدر بھائی بننا ہے" وہ خود کو باور کرا رہی تھی۔

"تم انکی زندگی کی سب سے بڑی خوشی تھی دعا۔" ماہی نے اسکے ہاتھ پر اپنا کپکپاتا ہاتھ رکھا۔ اسکے اندر کا خوف بیدار ہو چکا تھا۔ مگر وہ اس سے نظریں چُرا رہی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اور میری خوشی کا کیا ماہی؟ تمہارا بھائی تو نکاح کے بول کی لاج بھی نہ رکھ پایا۔۔" وہ دکھ سے کہہ رہی تھی

"ایسے مت بولو دعا۔ وہ تم سے بہت محبت کرتے تھے" ماہی کو اسکے الفاظ پر دکھ ہوا تھا

"یہ اسکی محبت کا ثبوت ہے۔۔ بیوہ ہونے کا اعزاز میرے نام کر گیا ہو۔ یہ اسکی محبت ہے۔۔ نکاح کے بول پڑھ کر قدم قدم ساتھ چلنے کا وعدہ کر کے کچھ گھنٹوں میں میرا ساتھ تو کیا دنیا ہی چھوڑ گیا وہ۔ یہ اسکی محبت ہے؟" وہ ماہین کو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی

"اسے کہو کہ وہ چاہے مجھ سے محبت نہ کرے مگر لوٹ آئے ماہی۔ ایک بار۔ صرف ایک بار وہ لوٹ آئے۔ میں اسکی آواز سن لوں ایک بار۔۔ صرف ایک بار۔۔ اللہ سے کہو ماہی کہ اسے چند لمحوں کیلیے مجھے لوٹا دیں۔ میں بس اسے دیکھ لوں۔ اسکی آواز سن لوں۔۔" وہ ماہین کی منت کر رہی تھی۔

"تمہیں صبر سے کام لینا ہوگا دعا۔۔" ماہین کے پاس دعا کو کچھ بھی کہنے کیلیے الفاظ نہیں تھے۔

"صبر۔۔ ہنہ صبر۔" وہ زخمی سے انداز میں مسکرائی

"صبر اتنا آسان ہوتا تو ہر کوئی دوسروں کو اسکی تلقین نہ کرتا۔ بلکہ خود صبر کرتا ماہی۔ میرا دل دُکھتا ہے اسکی اس سنگدلی پر۔ مجھے لگتا ہے کہ کوئی کسی تیز دھار چاقو سے میرے دل کو چِیر رہا ہے۔ کھرچ رہا ہے۔ اندر ہی اندر۔" وہ دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ اور ماہین کا دل چاہ رہا تھا حیدر سامنے آئے تو اس سے پوچھے کہ کیوں اس نے دعا کو تکلیف دی اتنی۔ وہ تو ایک آنسو بھی برداشت نہیں کرپاتا تھا اسکا۔ اب کیوں اسکے دل کو آنسوؤں کے سمندر میں دھکیل کر خود چلا گیا تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

###___###___###

ہادی صوفے پر بیٹھا بیٹھا ہی جانے کب نیند کی آغوش میں چلا گیا تھا۔۔ابھی کچھ منٹ ہی گزرے تھے کہ تبھی پاس پڑا موبائل بجا تھا۔۔ وہ ہڑبڑا کر جاگا تھا۔۔ اس نے موبائل دیکھا سکرین پر حیدر کے گھر کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔

"جب بھی گھر کا نمبر دیکھو اپنے موبائل پر تو بس دوڑے چلے آیا کرو۔ سمجھ جایا کرو کہ کچھ ضروری کام ہے مجھے تم سے اور میرے موبائل میں کریڈٹ بھی نہیں ہے تو آتے ہوئے ایک عدد کارڈ بھی لے آیا کرو۔" ہادی کے کانوں میں حیدر کے الفاظ گونجے تھے۔۔ اس نے دکھ سے آنکھیں بند کیں۔ پھر کال ریسیو کی۔۔ جانے کیا کہا گیا تھا وہ بنا کچھ کہے موبائل کان سے لگائے باہر کی طرف بھاگا تھا۔ اگلے کچھ ہی منٹ میں وہ انکے گیٹ پر موجود تھا۔ سب گیٹ پر ہی موجود تھے۔

"کہاں ہے وہ ؟ کس وقت نکلی تھی وہ ؟" وہ سعدیہ بیگم سے پوچھ رہا تھا۔۔

"بیٹا وہ ماہی کے کمرے میں تھی۔۔ میں نماز پڑھ رہی تھی۔ اور ماہی کمرے میں نہیں تھی۔ تبھی وہ نکل گئی۔ آس پاس دیکھا ہے مگر وہ نہیں ہے۔۔" سعدیہ بیگم نے روتے ہوئے ہادی سے کہا

"اسے لے آؤ ہادی۔ اسکی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ میرے حیدر کی امانت ہے وہ۔ اسے لے آؤ ہادی۔۔" وہ بے بسی سے کہہ رہی تھیں۔

ہادی انکو تسلی دینے کو بھی نہ رُکا۔ الٹے قدموں واپس بھاگا۔۔ اب کے وہ آس پاس کی گلیوں میں دیکھ رہا تھا۔۔ گھر سے کافی دور نکل آیا۔ بھاگتا ہی جا رہا تھا تبھی اسکی نظر سامنے سڑک کے ایک موڑ سے اوجھل ہوتے وجود پر پڑی۔ دوپٹہ آدھا کندھوں پر تھا اور آدھا سڑک پر گھسیٹتا جا رہا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی کے ذہن میں جھماکا سا ہوا تھا۔ وہ راستہ۔ وہ قبرستان کا راستہ تھا اور دعا۔ دُعا یقیناً قبرستان ہی جا رہی تھی۔۔ ہادی بھاگا تھا۔۔ دور سے ہی ہادی نے دیکھا کہ اس کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ تھی اور وہ ارد گرد سے بیگانہ بس آگے بڑھتی جا رہی تھی۔۔

"دعا!" ہادی نے اسے پُکارا۔

مگر وہ رُکی نہیں۔ چلتی ہی رہی۔

"دُعا رُکو۔۔" ہادی بھاگتے ہوئے اسکے قریب پہنچا تھا۔۔

"کہاں جا رہی ہو دُعا۔ چلو واپس چلو گھر۔" ہادی نے اسکے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"ہادی بھائی! میں اپنے حیدر سے ملنے جا رہی ہوں۔ اسے دیکھنے۔ وہ مجھے بُلا رہا ہے۔ مجھے اسکی آواز سنائی دے رہی ہے۔ چلیں مجھے جانے دیں۔"

اس نے ہادی کو ہٹانا چاہا

ہادی نے ہاتھ بڑھا کر دوپٹہ اس کے سر پر ڈالا۔

"تم عدت میں ہو دُعا۔ تم ایسے باہر نہیں آ سکتی ہو۔ چلو گھر چلیں۔"

ہادی نے اسے آگے بڑھنے سے روکا۔

دُعا نے اسے پرے دھکیل کر جانا چاہا مگر ہادی ڈٹا رہا۔

"کیوں نہیں جانے دے رہے مجھے اس کے پاس۔" وہ چلائی تھی

Http://novelshenovels.blogspot.com

"خود تو اسے چھوڑ آئے اکیلا۔ اس اندھیری قبر میں۔ اب مجھے کیوں نہیں جانے دے رہے اسکے پاس۔۔؟ میں جس شخص کی بیوہ بن کر عدت گزاروں گی کیا مجھے ایک نظر اسکی آخری آرامگاہ دیکھنے کا حق بھی نہیں ہے؟" وہ گھٹنوں کے بل وہیں بیچ سڑک میں بیٹھتی گئی۔۔ ہادی نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

"چلو میں تمہیں لے چلتا ہوں۔" ہادی نے گویا فیصلہ کیا تھا۔اس نے حیرت سے ہادی کو دیکھا۔ پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ ہادی آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ اسی سڑک پر کئی بار وہ حیدر کے ساتھ اسکے والد کی قبر پر گیا تھا اور آج۔۔۔۔ وہ سوچ کر رہ گیا۔۔

قبرستان کے باہر پہنچ کر اس نے ایک نظر مُڑ کر دُعا کو دیکھا۔ وہ نیچے دیکھ کر چلتی آ رہی تھی۔ گویا کسی کے قدموں کے نشان ڈھونڈ رہی ہو۔۔

ہادی نے اندر کو قدم بڑھائے۔ چند لمحوں بعد اسے احساس ہوا کہ وہ اکیلا ہی چل رہا ہے۔ اس نے مُڑ کر دیکھا۔ دُعا ابھی بھی باہر ہی کھڑی تھی دیوار کا سہارہ لیے۔

"دُعا!" ہادی نے اسے پکارا۔

ہادی چاہ رہا تھا وہ اندر آئے ایک بار اسکی قبر دیکھ کر ہی سہی تھوڑا سا رو لے۔ اسکا نہ رونا ہی ہادی کو ڈرا رہا تھا۔ مگر وہ رُک گئی تھی۔ گردن کو مسلسل نفی میں ہلا رہی تھی

ہادی اسکے قریب آیا۔

"میں ۔۔میں نہیں دیکھ سکتی اسے ایسے۔ میرا حیدر ہنستا ہنساتا اچھا لگتا ہے مجھے۔ میں اسے اپنے خوابوں میں بھی ایسے ہی دیکھنا چاہتی ہوں۔ میں اسے مٹی کے ڈھیر کے نیچے سویا نہیں دیکھنا چاہتی۔ میں نہیں دیکھ سکتی۔۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی۔۔ ہادی گہری سانس بھر کر رہ گیا۔۔

Shamsa Iqbal

"فاتحہ تو پڑھ لو اگر یہاں تک آگئی ہو تو" ہادی نے اسے کہا

"نکاح کے تین بولوں کا سحر تو ختم ہونے دیں ہادی بھائی۔ آپ کی حیدر کی طرح سنگدلی دکھا کر مجھے آزمائش میں مت ڈالیں۔" اس نے گویا منت کی تھی ہادی نے بنا کچھ کہے مڑ کر فاتحہ پڑھی اور پھر واپسی کے رستے پر ہو لیا

"نکاح کے "قبول ہے" سے لے کر قبر پر "فاتحہ" کا سفر تم نے بہت جلد طے کر لیا حیدر۔۔ تم یہ بھول گئے کہ کوئی ہے جو تمہارے ہمقدم چل رہا ہے۔ تم اسے پیچھے چھوڑ کر خود آگے۔ بہت آگے نکل آئے۔ کاش کہ تم میرے ساتھ چلتے۔ میرے ہمقدم۔ اگر اتنی ہی جلدی تھی تو ایک بار، بس ایک بار مجھے آواز دے کر اتنا کہہ دیتے کی چلو اب ساتھ چلتے ہیں تو میں یہ بھی نہ دیکھتی کہ منزل محبت ہے یا موت۔ میں چلی آتی۔۔ مگر تم مجھے پیچھے چھوڑ آئے حیدر۔۔" دعا کی آواز ہادی کے کانوں میں پڑ رہی تھی۔۔ اسکے پاس تسلی دینے کو الفاظ بھی نہ رہے تھے۔۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سنو!

مجھے معلوم ہے یہ کہ

انسان مر جائے تو

عدت تو پھر ہوتی ہے

کوئی مجھ کو بتائے گا

ذرا یہ سمجھائے گا

وفا اگر بے وفائی کر جائے تو

کہ اگر محبت مر جائے تو

بتاؤ کتنی عدت گزاروں؟

ماتم میں کتنی مدت گزاروں؟

کوئی مجھ کو بتائے گا

ذرا یہ سمجھائے گا

کہ دل توڑنے والے پر

وعدہ کر کے چھوڑنے والے پر

کونسا دفع لگتا ہے؟

کیا اسکو سزا ملتی ہے؟

کوئی مجھکو یہ بتائے گا

ذرا یہ سمجھائے گا

کہ کیا کوئی منتر کوئی تعویز ایسا ہے؟

یا اس دور میں کیا کوئی ابنِ مریم جیسا ہے؟

کہ جو میری محبت میں

پھونک دے زندگی پھر سے

شروع ہو کہانی ہماری پھر سے اس نگر سے

جہاں ہم انجان ہوتے تھے

کچھ سیدھے سادھے کچھ نادان ہوتے تھے

مگر سنو!

کہاں مجھکو ملے گی

میری وہ محبت

جو وہ مجھ سے کرتا تھا۔۔

سنو! اسے کہنا

مجھے وہ اتنا بتائے گا

ذرا اتنا سمجھائے گا

وفا اگر بے وفائی کر جائے تو

کہ اگر محبت مر جائے تو

بتاؤ کتنی عدت گزاروں؟

ماتم میں کتنی مدت گزاروں؟

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دعا کی ذہنی حالت کی پیشِ نظر ہادی اسے نیند کی دو گولیاں کھلا کر اسے سعدیہ بیگم اور دُعا کی والدہ شہناز بیگم پاس ہی چھوڑ کر باہر لاؤنج میں آ گیا۔۔

بے اختیار قدم حیدر کے کمرے کی طرف بڑھے۔ سیڑھیاں چڑھ ہی رہا تھا کہ ایک سسکی نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔ وہ رُکا۔ پلٹا۔ اور پھر رُخ نیچے کی طرف موڑا۔۔ سٹور روم کا دروازہ بند تھا۔ مگر اندر کوئی تھا۔ ہادی نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا۔ اندر وہ گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔

"ماہی!" ہادی نے پکارا۔ وہ چونک کر اسے دیکھنے لگی تھی۔ پھر دوڑتی ہوئی اس تک پہنچی۔ اس نے ہادی کے دونوں ہاتھ کلائیوں سے تھامے۔۔

"حیدر بھائی نہیں آئے کیا؟" اسکے ہاتھوں کی لرزش، ہونٹوں کی کپکپاہٹ اور ٹھنڈے ہوتے ہاتھ ہادی کا دل دہلا رہے تھے۔۔ ہادی کو اس وقت وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔ اسکا خوف بڑے فخر سے گردن اکڑائے اسکے دل میں تخت سجا چکا تھا۔۔ اور محبت بے بسی سے کھڑی تماشا دیکھ رہی تھی۔۔

"ماہی! کیا ہو گیا ہے؟ میں نے تمہیں کہا تھا تم دعا کو سمجھاؤ اور تم۔۔۔"

"ہادی! میرے حیدر بھائی کہاں ہیں؟" وہ ہادی کی بات کاٹ کر چلائی تھی۔۔

سعدیہ بیگم بھی دوڑ کر باہر کو آئی تھیں۔

"ماہی! میری بچی۔ کیا ہو گیا ہے۔؟" انہوں نے اپنے آنسو پونچھ کر آگے بڑھ کر ماہین کو سنبھالنا چاہا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مما! ان سے کہیں۔ ان سے کہیں میرے حیدر بھائی کو لے آئیں۔ مما میرے لیے سب کچھ تو وہی تھے۔۔ وہ کیوں نہیں سمجھتے اس بات کو۔ مما ہادی سے کہیں وہ حیدر بھائی کو لے آئیں۔" وہ رو رہی تھی۔ گڑگڑا رہی تھی۔ اسکا ہر آنسو ہادی کو اپنے دل پر گرتا محسوس ہو رہا تھا۔۔ آخر وہ ہو ہی گیا تھا جس کا اسے ڈر تھا۔ ماہین کا فوبیا ایک بار پھر سے اس پر حاوی ہو چکا تھا۔۔

"سعد! سعد کہاں ہے؟ وہ اسکی بات مانتے ہیں۔ اسے کہیں ہادی کہ وہ جا کر انہیں لے آئے۔ پلیز ہادی" اس نے ہادی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں تھام کر کہا۔

سعد کے نام پر ہادی کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ اس نے اب تک اسکے لیے ایک فون بھی نہ کیا تھا۔ نہ ہی ذیشان صاحب کے علاوہ کوئی اسکی حالت سے واقف تھا۔۔

وہ سعد کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اگلے ہی لمحے ماہین اسکے بازوں میں جھول گئی تھی۔ ہادی سب کچھ بھلائے اسے لیے باہر گاڑی کی طرف بھاگا تھا۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ سعدیہ بیگم کے ساتھ سی ایم ایچ کی ایمرجنسی بے میں موجود تھا۔۔ سعدیہ بیگم اس حالت میں بھی خود کو سنبھالے ہوئے تھیں۔۔ ہادی کو اس وقت ان پر رشک آ رہا تھا۔ جوان بیٹے کو دفنا کر بھی وہ حوصلہ نہیں ہاری تھیں۔۔۔

ماہین کے ایمرجنسی ٹریٹمنٹ کے بعد ڈاکٹر ہادی کی طرف آئے

"ڈاکٹر ماہین ہماری بہت ہی قابل ڈاکٹر ہیں۔ فی الحال تو وہ خطرے سے باہر ہیں مگر میں آپکو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ انہیں جس بھی چیز سے فوبیا ہے انہیں اس سے دور رکھا جائے۔ ایسے اٹیک اگر بار بار ہوتے رہے تو اس سے انکا برین بہت بُری طرح اثر انداز ہو سکتا ہے۔ جس سے انکی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے" ڈاکٹر کی بات پر ہادی ایک گہری سانس بھر کر رہ گیا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین کو گھر لا کر ہادی نے اسے اسکے کمرے میں چھوڑا۔ وہ ابھی بھی انجکشن کے زیرِ اثر سو رہی تھی۔۔ ہادی نے ایک نظر اسے دیکھا۔ نکاح کے دن کیسے اسکا چہرہ روشن تھا اور آج وہ بُجھ گیا تھا۔ چہرے پر زردی چھا چکی تھی۔۔

سب کو سنبھالتے سنبھالتے ہادی کا شدت سے حیدر کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔ کسی بھی موقع پر وہ سب کو سنبھالتا تھا۔سہارہ دیتا تھا۔ اور آج جب ہادی سب کو اکیلے سنبھال رہا تھا تو اسے احساس ہو رہا تھا کہ حیدر اسکے لیے ہی نہیں باقی سب کی زندگی میں بھی سب سے اہم تھا۔۔

موبائل کی آواز نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔ ہادی نے چونک کر ماہین کت چہرے سے نظریں ہٹائیں۔ کرنل خالد کا نمبر دیکھ کر اس نے کال ریسیو کی۔ اگلے کچھ منٹ میں وہ اے ایف آئی سی (آرمڈ فورسز انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی) میں موجود تھا۔۔ آئی ٹی سی کے باہر پہنچ کر اس نے کرنل خالد سے مصافحہ کیا اور انکے ہاتھ میں موجود پیپرز دیکھنے لگا۔۔

"سرجری کب ہوگی؟" پاس کھڑی اے ایف این ایس آفیسر کے ہاتھ سے پین لے کر وہ پیپرز سائن کرتے ہوئے ہادی نے اس سے پوچھا۔۔

"سر کچھ ٹیسٹ باقی ہیں۔ ہارٹ کی compatiability چیک کرنا ہوگی۔ تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ٹرانسپلاٹ کے بعد لیفٹیننٹ سعد کی باڈی اس ہارٹ کو ریجکٹ کر دے۔ اور بھی کچھ ٹیسٹ ہیں اور جائنہ سے ڈاکٹرز کی ٹیم بھی آج رات یہاں پہنچ جائے گی تو کل صبح سرجری ہوگی۔۔" اس نے تفصیل سے جواب دیا تھا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"میں سعد کا سگا بھائی ہوں۔ خون کا رشتہ ہے میرا اس سے۔ اسکا جسم میرے دل کو اپنے اندر سے ریجکٹ کر سکتا ہے مگر حیدر کا دل وہ واحد دل ہے جسے بغیر کسی compatiability کے بھی سعد کا جسم ایکسیپٹ کر سکتا ہے۔ اسکا جسم ہی نہیں اسکی روح بھی کبھی اس دل کو ریجکٹ نہیں کر سکتی ہے۔" ہادی کا گلا رندھ گیا تھا۔

کرنل خالد نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دیا۔ اس اے ایف این ایس آفیسر نے پیپرز سائن کرائے اور پھر آگے کو بڑھنے لگی۔ پھر رُکی "پیشنٹ کی کیڈیشن سٹیبل نہیں تھی۔ سرجری میں ٹائم زیادہ لگے گا۔ اور بعد میں ہو سکتا ہے آپکو ان سے ملنا بھی الاوڈ نہ ہو چونکہ اتنی میجر سرجری کے بعد سٹاف کے علاوہ کسی کو بھی مریض کے پاس انفیکشن لگ جانے کے ڈر سے نہیں آنے دیا جاتا ہے اسلیے آپ ابھی چاہیں تو ان سے مل سکتے ہیں۔ آئی سی یو میں انہیں دیکھ کر آسکتے ہیں۔" وہ نرمی سے کہہ رہی تھی

ہادی میں اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ پلٹ کر سعد کو دیکھتا۔ وہ جو حیدر کی شہادت سے انجان زندگی اور موت کے بیچ جھول رہا تھا۔ اور اسکا بھائی۔ اسکا حیدر مرنے کے بعد بھی اسکو بچانے کا سامان کر گیا تھا۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ چوبیس گھنٹے ہادی کی زندگی کے سب سے مشکل چوبیس گھنٹے تھے۔

سعد کی سرجری، دعا کی دیوانگی، ماہین کی بگڑی طبعیت اور سب سے بڑھ کر حیدر کا ساتھ نہ ہونا۔۔ یہ سب اکیلے سہنا اسے زندگی کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا۔۔ اسکا درد بانٹنے والا۔ اسکا ہاتھ بٹانے والا اسے چھوڑ کر جا چکا تھا۔۔ اور اب سب کچھ اکیلے کرتے ہوئے اسکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔

ذیشان صاحب بھی آپریشن تھیٹر کے باہر ہی موجود تھے۔۔ ڈاکٹرز اپنا گاؤن اتارتے ہوئے اسکی جانب بڑھے تھے۔ انکے چہروں پر تھکاوٹ طاری تھی۔ ایک قدم دو قدم تین قدم۔۔ وہ سب قدم قدم ہادی کی جانب بڑھ رہے تھے۔ ہادی نے اٹھنا چاہا مگر وہ ناکام رہا۔ اسے اپنی سانس رُکتی محسوس ہو رہی تھی

"یا اللہ ! حیدر کی قربانی کو رائیگاں مت جانے دینا۔ مجھے حیدر کے ساتھ ساتھ سعد کا دُکھ نہ دینا میرے اللہ" اسکے دل سے بس یہی دعا نکل رہی تھی۔ اس نے خوف سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

قدموں کی آواز قریب پہنچ کر بند ہو گئی۔ اس نے آنکھیں کھولیں۔ ان آنکھوں میں ہزاروں اندیشے تھے۔

"سرجری کامیاب رہی۔ پیشنٹ کو آئی ٹی سی میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔" انکی آواز پر ہادی کی اٹکی سانس بحال ہوئی۔ ایک آنسو تھا جو بہا تھا۔۔ جانے وہ کس لیے تھا۔ سعد کے بچنے کی خوشی کا یا حیدر کے جانے کے غم کا۔۔۔ اسے ارد گرد کا کچھ ہوش نہ تھا۔ اس نے خود کو سجدے میں جھکتے محسوس کیا۔ اس سجدے میں کیا کچھ تھا کوئی سمجھ نہ پا رہا تھا۔ شکر بھی تھا۔ سعد کے بچنے کا۔ شکوہ بھی تھا حیدر کے جانے کا اور صبر بھی تھا ایک اپنے بہت اپنے کو منوں مٹی تلے دفنا کر آنے کے بعد بھی صرف ایک بے نام آنسو بہا کر۔۔

###__###__###

Http://novelshenovels.blogspot.com

دعا آج اپنے گھر لوٹ گئی تھی۔۔ وہ اپنی عدت حیدر ہی کے گھر گزارنا چاہتی تھی مگر اسکی ذہنی حالت کے پیشِ نظر اسے گھر بھیج دیا تھا جہاں شہناز بیگم اسکا خیال رکھ رہی تھیں۔ اب تک اسکی آنکھ سے ایک آنسو بھی نہ نکلا تھا۔ ہر آنسو دھڑکن کے رستے وہ دل پر گرا رہی تھی۔ جبکہ آنکھیں بنجر ہو چکی تھیں۔ دوسری طرف ماہین تھی۔ جس کے منہ سے کوئی بات سننے کو سب ترس کر رہ گئے تھے۔۔ اسکے ہونٹ گویا سِل چکے تھے۔۔ ہادی نے صبح لوٹ جانا تھا ڈیوٹی پر۔ رات کو وہ سعدیہ بیگم سے ملنے آیا تھا۔

"آنٹی! حیدر اور دوسرے شہداء کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی ہے۔ آپکو کل وہاں آنا ہو گا۔ میں آپکو لے چلوں گا۔" ہادی نظریں جھکائے کہہ رہا تھا۔

"میں شاہ زیب کی شہادت کے بعد ہمیشہ حیدر کے ساتھ ہی شہداء کیلیے منعقد ہونے والی تقاریب میں جاتی تھی۔ آج دیکھو میں اپنے حیدر کی شہادت پر جا رہی ہوں۔" انکی آواز رندھ گئی تھی۔ لاکھ ضبط کے باوجود بھی آنسو بہہ نکلے تھے۔ ہادی اٹھا۔ آگے بڑھ کر انہیں ساتھ لگایا۔

"میں حیدر تو نہیں ہوں۔ مگر میں کوشش کروں گا آپکا بیٹا بن کر دکھاؤں۔ سعد بھی آ جائے گا۔ وہ تو آپکا بیٹا ہے ناں۔ وہ آئے گا ناں تو آپکا حیدر کی طرح خیال رکھے گا۔" وہ انہیں تسلی دے رہا تھا۔

پھر وہ اٹھا۔ ایک نظر اوپر دروازے کو دیکھا۔ جو آج ایک بار پھر سے اس کے آنے پر بند ہو گیا تھا

ڈر پھر سے جیت رہا تھا اور محبت ہار رہی تھی۔ ماہین اپنے ڈر کے سامنے گھٹنے ٹیک کر محبت کو نظر انداز کر رہی تھی۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ہادی! میں اسے سمجھاؤں گی مگر۔۔۔" سعدیہ بیگم نے کچھ کہنا چاہا مگر ہادی نے انکے ہاتھ تھام کر انہیں خاموش کرا دیا۔

" اسکی فکر مت کریں۔ وہ مان جائے گی۔ آپ صبح تیار رہیے گا میں آپکو لے چلوں گا۔" وہ انہیں خدا حافظ کہہ کر باہر نکل آیا۔۔

" میری ماہی کا خیال رکھنا۔۔" حیدر کے الفاظ اسکے کانوں میں گونجے تھے۔ اس نے بے بسی سے لان میں کھڑے ہو کر اوپر والی منزل کی طرف دیکھا۔ یک دم پردہ آگے کر کے کوئی پیچھے کو ہٹا تھا۔۔

ہادی زخمی سے انداز میں مسکرایا

"کیوں اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی تکلیف دے رہی ہو تم ماہی۔" اس نے دُکھ سے کہا تھا پھر قدم باہر کو بڑھا دیے۔۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

###___###___###

پورے ہال میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔ بہت سے شہداء کی مائیں اور بیوہ موجود تھیں۔ کئی سینئر فوجی افسران بھی موجود تھے۔ ہادی سب سے اگلی صف میں کرنل خالد کے ساتھ بیٹھا تھا۔

سعدیہ بیگم ڈائس پر مائیک کے سامنے کھڑی تھیں۔

"میں شہید کی بیوی تھی صبر مجھ پر واجب تھا۔ ۔ اب میں شہید کی ماں ہوں۔ صبر مجھ پر فرض کر دیا گیا ہے۔" انکے ان الفاظ پر سب نے حیرت سے انکو دیکھا۔ جو شوہر کے ساتھ ساتھ بیٹا بھی اس وطن پر قربان کر کے اتنی شان سے سامنے کھڑی تھیں۔

"جس عورت کا بیٹا آرمی میں ہو، اسکا صرف ایک بیٹا نہیں ہوتا۔۔ سرحد پر کھڑا ہر جوان اسے اپنا بیٹا لگتا ہے۔ میں نے اپنا ایک بیٹا کھویا ہے۔" انہوں نے ایک نظر سامنے ہادی کے ساتھ بیٹھے حیدر کے دیگر دوستوں کو دیکھا۔۔

"دیکھو اللہ نے مجھے کتنے بیٹوں سے نوازا ہے۔" انہوں نے نم آنکھوں سے مسکرا کر کہا تھا۔۔ ہادی کے گلے میں پھندا سا محسوس ہو رہا تھا۔۔ اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم پھنسا کر ہاتھوں کی لرزش کو چھپانا چاہا تھا

"خاکی وردی جس انسان کا کفن ہو اس سے زیادہ خوش نصیب کوئی نہیں ہوتا۔ مجھے اپنے بیٹے پر فخر ہے ۔ میں اس بات پر فخر محسوس کرتی ہوں کہ میں شہید کی بیوی ہوں اور ایک شہید کی ماں بھی۔" انکا حوصلہ لاجواب تھا مگر بیٹے کو کھونے کا دکھ بھی چہرے سے عیاں تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

”مگر میرے سینے میں ایک ماں کا دل بھی دھڑکتا ہے۔ بہت مشکل ہوتا ہے ایک بیٹے کو گھر سے صحیح سلامت رخصت کرنا اور پھر اسکی واپسی پر خون میں لت پت اسکی لاش دیکھنا۔۔ کچھ دیر کیلیے آنکھوں سے جب اسکے جنازے سے لپٹا سبز ہلالی پرچم اوجھل ہوا تو مجھے، ایک ماں کو، اپنے بیٹے کے زخم نظر آئے۔ ان سے رستا خون نظر آیا۔ سینے پر لگی ان گولیوں والی جگہ سے رستا خون۔۔ مجھے خیال آیا کہ آخری وقت میں اس نے کیسے مجھے یاد کیا ہو گا۔ کس کس کو یاد کیا ہو گا۔ کیسے اسکو تکلیف ہوئی ہو گی جب اسکی روح جسم سے نکلی ہو گی۔۔“ ایک سسکی مائیک میں ابھری تھی۔ وہاں بیٹھے ہر شخص کی آنکھ نم تھی۔ ہادی بمشکل ضبط کیے بیٹھا تھا

”مگر پھر فوراً نظر اس پرچم پر پڑی جس میں وہ لپٹا تھا۔ اور پھر اسکے ہونٹوں پر جو مسکرا رہے تھے۔۔ میں نے مان لیا۔ میں نے مان لیا کہ ایک امانت اللہ نے دی تھی۔ میں نے اسے اللہ کی راہ میں اسکی خوشنودی کیلیے استعمال کیا اور پھر وہ امانت اللہ کو لوٹا دی۔“ انکا لہجہ اب کے نم ہو رہا تھا۔ ماں کا دُکھ بول رہا تھا
”مگر کوئی ان دہشتگردوں کو ان دشمنوں کو بتاؤ۔انہیں بتاؤ کہ کیسے کیسے ہم نے اپنے ان بیٹوں کو پال کر جوان کیا ہوتا ہے۔۔ کوئی انہیں بتاؤ کہ جوان بیٹے کی لاش دیکھنا ایک ماں کیلیے کتنا کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔ ۔ کوئی انہیں سمجھاؤ کہ نکاح کے دن جب بیٹا شہید ہو جاتا ہے تو ماں کے دل پر کیا گزرتی ہے۔انہیں بتاؤ کہ جب ایک لڑکی کو نکاح کے چند گھنٹوں بعد ہی جب بیوہ ہونے کا عندیہ دے دیا جاتا ہے تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔ کوئی انہیں بتاؤ کہ یہ جوانی یوں پل میں خاک کرنے کیلیے نہیں ہوتی ہے۔۔“ انکی آنکھ سے آنسو بہہ نکلے تھے

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

”یہ بیٹے درختوں یا کھیتوں میں نہیں اگتے۔ اپنے خون سے سینچ کر انہیں پالنا پڑتا ہے۔۔ یہ بیٹے۔ یہ زندہ دل بیٹے ہنستے مسکراتے، خوشیاں بانٹتے، سرحدوں کی حفاظت کرتے تو اچھے لگتے ہیں مگر انہی بیٹوں کے لاشے اپنے ان ہاتھوں سے قبر میں اتارنا کہ جن کو پکڑ کر انہوں نے چلنا سیکھا تھا۔ یہ زندگی کا سب سے کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔ کندھا بن کر سہارہ دے کر چلنے والوں کو جب کندھا دینے کی نوبت آتی ہے تو انسان جیتے جی مر جاتا ہے۔۔ میرا حیدر۔۔۔۔۔ میرا حیدر۔۔“ وہ آگے کچھ نہ بول سکیں۔ انکا ضبط جواب دے گیا تھا۔ کئی آنسو ٹوٹ کر گالوں پر بہہ نکلے تھے۔

ہادی اٹھا تھا۔ انکے ساتھ آ کھڑا ہوا تھا

”میرا حیدر ابدی نیند سو کر ابدی حیات پا گیا ہے۔ مجھے اس پر اور ملک کیلیے شہید ہونے والے ہر جوان پر فخر ہے۔ اللہ ان سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے“ وہ نم آنکھیں لیے سرحد پر کھڑے جوانوں کو اللہ کی امان میں دے رہی تھیں۔ ہادی نے آگے بڑھ کر انہیں سہارہ دیا۔ پانی کا گلاس اٹھا کر انہیں پانی پلایا اور سٹیج سے نیچے لے آیا۔

وہاں موجود ہر شخص اس ماں کو رشک آمیز نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔ جو بیٹے کی شہادت پر بھی اتنی پُر عزم تھی۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

یہ خاکی وردی والے
وطن کی خاطر
جان بھی اپنی لٹا آتے ہیں
آخری قطرہ بھی خون کا
راہِ حق میں بہا آتے ہیں
یہ خاکی وردی والے
وہ دیکھو جو لاڈوں پلا ہے
وطن کی خاطر لڑتے لڑتے
پل میں دنیا چھوڑ چلا ہے
دیکھو تو کیا بات ہے اسکی
مر کے بھی ابدی حیات ہے اسکی
یونہی وطن کی شان بڑھاتے ہیں
کبھی دسمبر کی ٹھنڈ میں خون جماتے ہیں
تپتے سورج تلے یہ سب
خون پسینہ بہاتے ہیں
جسم کو اپنے یہ جلاتے ہیں
یہ خاکی وردی والے۔
ہاں یہ خاکی وردی والے۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں تم سب کا خیال رکھوں سب کو سہارہ بنوں۔ یہ کہہ کر اس نے مجھ سے رونے کا حق بھی چھین لیا ماہی۔۔۔

وہ سب کی ڈھارس بندھاتا تھا۔ سب کا حوصلہ تھا وہ۔ مگر میں اس جیسا نہیں ہوں۔ ہم میں سے کوئی بھی حیدر کے جیسا نہیں ہو سکتا ماہی۔ وہ جاتے وقت بھی اپنے علاوہ باقی سب کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ میں ہمت ہار گیا۔ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا یہ دکھ۔ مجھے لگتا ہے میں خود کو اسکے ساتھ ہی دفنا آیا ہوں ماہی۔۔ میں خود کو حیدر کے ساتھ دفنا آیا ہوں۔۔" وہ ماہین کے پہلو میں سر چھپا کر بچوں کی طرح روتا گڑگڑاتا اپنا دکھ اسے بتا رہا تھا۔ وہ دکھ جو وہ اب تک سب سے چھپاتا آیا تھا۔۔ ماہین آنسو بہاتی اسکا ہاتھ تھام کر سہلاتی اب اسے سہارہ دے رہی تھی جو اپنا آپ بھلائے سب کو سنبھالتا آیا تھا۔۔ ماہین کو لگتا تھا حیدر کے جانے کا سب سے زیادہ دُکھ اسے ہی ہے۔ مگر پہلے دعا اور اب ہادی کے یہ بہتے آنسو اسکی سوچ کو غلط ثابت کر رہے تھے۔۔ حیدر اسکا ہی نہیں سب کا پیارا سب کا لاڈلا تھا۔ اور اکثر وہی ساتھ چھوڑ جاتے ہیں جو جان سے پیارے ہوتے ہیں۔ یہ رب کی آزمائش ہوتی ہے۔ کسی کو دے کر آزماتا ہے تو کسی سے لے کر۔۔ اور وہ ان لوگوں میں شامل تھے جن سے رب نے اپنی امانت واپس لے کر انہیں آزمایا تھا۔۔ رات دھیرے دھیرے گزر رہی تھی اور ہادی ماہین کے کندھے پر سر ٹکائے اپنے ایک بہت اپنے کے لیے آنسو بہا رہا تھا۔۔

####___####___####

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

"تمہیں پتہ ہے جسم سے جان کا نکلنا کیسا ہوتا ہے ماہی؟ میں نے اپنی موت سے پہلے جان لیا ہے کہ جسم سے جب جان نکلتی ہے تو کیسی تکلیف ہوتی ہے۔۔ مجھے وہ تکلیف تب محسوس ہوئی تھی جب حیدر کے جسم سے جان نکلی تھی ماہی۔۔" وہ دکھ سے کہہ رہا تھا۔۔

"پھر جب اسے لایا گیا تھا گھر تو مجھے لگا تھا اسکا چہرہ ایسا تھا کہ مجھے یہی لگتا تھا جیسے ابھی وہ اٹھے گا۔۔ ہمیشہ کی طرح مجھے تنگ کرنے کے بعد اٹھ کر کہے گا لو ڈر گئے تم۔ دیکھو تو میں ٹھیک ہوں۔ ایک امید تھی کہ اسے کچھ نہیں ہوا ہو گا۔ میرا دل شدت سے یہ دعا کر رہا تھا کہ یہ سب کچھ صرف ایک بُرا خواب ہو۔ اور آنکھ کھلنے پر سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے۔۔

مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا ماہی۔۔ وہ نہیں اٹھا۔ اس نے میری ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ وہ چلا گیا مجھے چھوڑ کر۔" وہ رو رہا تھا۔ ایک جان سے پیارے شخص کیلیے۔ ماہین آگے بڑھ کر اسکے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔

"میں نے اپنے ان ہاتھوں سے ماہی۔" وہ ہاتھ سامنے کر کے اسے دکھا رہا تھا "ان ہاتھوں سے میں نے اسکو قبر میں اتارا ہے ماہی۔ میں نے آخری بار اسے دیکھا۔ اسکا چہرہ میں نے آخری بار دیکھا ماہی۔ وہ ہم سب کو رُلا کر بھی کیسے مسکراتا ہوا رخصت ہو رہا تھا۔ وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے ماہی۔" وہ اب اس سے ایسے سوال پوچھ رہا تھا جس کا جواب اس دنیا میں کسی کے پاس بھی نہیں تھا۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مگر وہ ظالم ہے بہت۔ وہ جانتا تھا میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔ اس نے وہ نہیں کہا۔ اس نے پتہ ہے مجھ سے کیا کہا ماہی۔ پتہ ہے ماہی اس نے اس شخص سے کیا کہا جو ہر لحہ ہر پل اسکے ٹھیک ہونے اور اسکی زندگی کی دعا کر رہا تھا؟" وہ اسکے سامنے کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا۔ اور ماہین کو لگا تھا اسکا دل پھٹ جائے گا۔

"اس نے مجھ سے کہا کہ اسکے جانے کے بعد میں تمہارا خیال رکھوں۔ آنٹی کا خیال رکھوں۔ سعد کو تنگ نہ کروں اور ۔۔۔ اور دعا سے اسکے لیے معافی مانگوں ۔۔ اس نے مجھ سے یہ سب کہا ماہی۔۔۔ " آنسو سارے بند توڑ کر ہادی کا چہرہ بھگو رہے تھے۔ ماہین نے ایک مرد کو پہلی بار یوں روتے دیکھا تھا۔۔

"اور پھر میں نے اسکو مسکراتے ہوئے دیکھا۔ پھر اسکی اکھڑتی ہوئی سانسوں کو سنا میں نے ماہی۔۔ میں نے اسکے جسم سے اسکی جان نکلتے ہوئے محسوس کی ہے ۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی اسکے ساتھ ساتھ میری روح کو بھی جسم سے کھینچ کر نکال رہا ہے۔" وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا چلا گیا تھا۔۔

"۔ اس نے مجھے پکارا تھا آخری بار۔ آواز نہیں آئی تھی۔ مگر اس نے مجھے پکارا تھا۔ اس نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا پھر۔ میں نے اسے مرتے دیکھا ہے ماہی۔ میں نے اپنے حیدر کو مرتے دیکھا ہے۔۔ میں نے اسکی آنکھوں کو ہمیشہ کیلیے بند ہوتے دیکھا۔۔ میں نے اسکے وجود کو بے جان ہوتے دیکھا ہے۔۔" وہ رو رہا تھا۔ اتنی شدت سے کہ ماہین کو لگا تھا آج زمین و آسمان بھی اسکے ساتھ رو رہے ہوں گے۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تمہیں پتہ ہے ماہی۔ تمہیں پتہ ہے میں نے اسے۔۔ میں نے اسے دیکھا تھا وہ سعد کے ساتھ ہنستا ہوا آ رہا تھا۔ یہاں یہ میرے اس ہاتھ پر ہاتھ رکھے وہ سعد کو سہارہ دے کر لے کر آ رہا تھا۔ پھر وہ گر گیا۔ میرے سامنے۔ میری آنکھوں کے سامنے وہ گر گیا۔۔۔" وہ دیوانوں کے سے انداز میں بول رہا تھا۔ ماہین کو اب اسکی ذہنی حالت کا اور اسکے دکھ کا اندازہ ہو رہا تھا۔ اسے حیدر کے دکھ سے خوف آ رہا تھا۔

"اور پھر کسی نے کہا کہ اسے گولی لگی ہے۔ میں نے اس آدمی کو دیکھا جس نے میرے حیدر کو گولی ماری تھی۔ ماہی تمہیں پتہ ہے میں نے اسے کتنی گولیاں ماری ہیں۔ ؟" وہ ماہین کو کندھوں سے تھامے پوچھ رہا تھا

"ان گنت۔۔ میں گن بھی نہیں سکا کہ میں نے اسے کتنی گولیاں ماری تھیں۔ اس نے میرے حیدر کو مارا تھا ماہی۔۔۔ وہ جو میرے حصے کے زخم اپنے جسم پر لے لیتا تھا۔"

وہ بے ربط سے انداز میں بول رہا تھا

"اور پھر میں نے اسے ہاسپٹل میں دیکھا۔ مشینوں میں جکڑے ہوئے۔ میرا دل شدت سے چاہ رہا تھا کہ کوئی ایسا دروازہ ہو وقت کا کہ میں چند گھنٹے پہلے والی جگہ پر پہنچ جاؤں پھر سے۔ کوئی گھڑی ایسی ہو جس کی سوئیوں کو مڑ کر میں وقت کو پیچھے لے جاؤں ماہی اور پھر اسکی جگہ میں وہ گولیاں اپنے سینے پر کھا لوں۔" اسکا گلا رندھ رہا تھا اب۔ آواز لڑکھڑا رہی تھی جبکہ ماہین کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا

"تمہیں پتہ ہے وہ کتنا ظلم ہے ماہی۔ میرے دل کی ہر دھڑکن اسکی سلامتی کی دعا کر رہی تھی۔ اس نے مجھے اپنے پاس بلایا تھا۔ مجھے لگا تھا وہ مجھ سے کہے گا کہ پریشان مت ہو میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔ مجھے لگا تھا وہ یہی کہے گا مجھ سے ماہی۔" وہ لڑکھڑاتے لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ حیدر کی خوشبو کو محسوس کر رہا تھا۔۔ اسکا وجود تلاش رہا تھا۔ تھک کر وہ بیڈ کے پاس جا کھڑا ہوا۔

پانی کا آدھا گلاس سائیڈ ٹیبل پر پڑا تھا اور ساتھ ہی مونگ پھلی کے چھلکے بھی۔

ہادی آگے بڑھا تھا۔ اسکے بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھا تھا اس نے پانی کا وہ گلاس تھاما۔ اس نے اس گلاس کو ہونٹوں سے لگا کر وہ بچا ہوا پانی پیا تھا۔۔ اسکا چہرہ پسینے سے بھیک چکا تھا۔ آنکھیں آنسوؤں سے دھندھلا رہی تھیں۔ ماہین نے کمرے سے نظر ہٹا کر اسے دیکھا۔ اسے ہادی ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ تبھی ہادی کے ہاتھ میں پکڑا گلاس ٹوٹا تھا۔ ماہین کا دل دہلا تھا۔ اس نے دیکھا اسکا ہاتھ زخمی ہو گیا تھا۔ وہ دوڑ کر اسکے قریب پہنچی تھی۔۔

"ہادی! دکھائیں کیا ہوا ہے ۔ چوٹ لگ گئی ہے آپکو۔۔" وہ ہادی کے پاس کھڑی تھی۔ اس نے ہادی کا ہاتھ تھامنا چاہا۔ اس نے ہاتھ جھٹک دیا۔ وہ بالکل بھی اپنے حواسوں میں لگ رہا تھا۔

"کچھ ہوش کریں ہادی۔ ہاتھ زخمی ہو گیا ہے آپکا۔ چوٹ لگی ہے آپکو۔۔" وہ قریباً چلائی تھی۔۔

"چوٹ ہی تو لگی ہے مجھے۔ اتنی گہری چوٹ کہ اسکا زخم کبھی نہیں بھر سکتا۔" وہ چلایا تھا۔ ماہین دہل کر پیچھے کو ہٹی تھی۔

"یہاں نہیں لگی۔" اس نے ہاتھ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"یہاں چوٹ نہیں لگی مجھے ماہی۔۔ یہاں لگی ہے ۔۔ بالکل یہاں۔" وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر کہہ رہا تھا۔

"یہاں درد ہوتا ہے مجھے ماہی۔ اور اتنا درد ہوتا ہے کہ آج میں برداشت ہی نہیں کر پا رہا ہوں۔" وہ ضبط کھو بیٹھا تھا۔ ایک آنسو پھر سے آنکھ سے نکلا تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا تھا۔۔ خوشبو کے ایک جھونکے نے اسکا استقبال کیا تھا۔۔

"تمہاری خوشبو اب بھی یہاں ہے حیدر۔" بے آواز سے سرگوشی تھی جو اسکے لبوں سے ادا ہوئی تھی۔۔

اس نے اندر قدم رکھا تھا۔۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔۔ ہادی کو لگا تھا ہمیشہ کی طرح وہ لائٹ آن کرے گا تو سامنے ہی بیڈ پر حیدر تکیے میں سر دیے سویا ہو گا۔۔ اسکے دل نے بڑی شدت سے وہ منظر پھر سے دیکھنے کی خواہش کی تھی۔۔ لائٹ آن کی تھی۔ کمرہ روشن ہوا۔ مگر وہاں کوئی نہ تھا۔ سامنے بستر پر سلوٹیں تھیں۔ جیسے ابھی کوئی اٹھ کر گیا ہو۔۔ ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا ہیئر برش ایسا تھا جیسے ابھی کسی نے رکھا ہو۔ وہ آگے بڑھا تھا۔۔

سامنے ٹاول ہمیشہ کی طرح صوفے پر پڑا تھا نکاح کے دن صبح وہ ایسے ہی چھینک کر گیا تھا۔۔ ہادی نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا تھا۔۔ آفٹر شیو لوشن کی خوشبو اب بھی اس سے آ رہی تھی۔۔ ماہین بھی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ اسکے چہرے پر زردی چھا رہی تھی۔ لگتا تھا جیسے ابھی ڈھے جائے گی۔ مگر آج اسے سہارہ دینے والے کا سہارہ بننا تھا۔۔ ہادی نے جا کر الماری کھولی

" حیدر !یہ آدھا حصہ خالی کیوں رکھا ہے تم نے الماری کا؟" یادوں کے پردے پر کچھ آوازیں ابھری تھیں

"جیسے میری زندگی میں دعا کیلیے جگہ خالی ہے جو اسکے آنے سے مکمل ہو گی۔ ایسے ہی اس الماری میں بھی جگہ خالی ہے۔ اسکے کپڑوں کیلیے۔" حیدر کی مسکراتی آواز کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔ وہ اب ہر ایک ایک چیز کو چھو کر دیکھ رہا تھا۔ حیدر کا سٹڈی ٹیبل۔ اسکا پرفیوم اسکا برش۔ اسکے کپڑے۔ اسکا ٹاول۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

”تا کہ اس گھر کے کونے کونے میں میری خوشبو رچ بس جائے۔ میرے جانے کے بعد بھی سب کو میری خوشبو کی وجہ سے میری یاد ستاتی رہے۔۔“ حیدر نے شرارت سے قہقہ لگاتے ہوئے اس پر بھی پرفیوم چھڑکا تھا۔۔ وہ اپنا بچاؤ کرتے ہوئے دو قدم پیچھے کو ہٹا تھا۔ ہاتھ چہرے پر رکھے۔۔ ابھی بھی ہاتھ چہرے سے ہٹائے تو ادھورا منظر اسکا منتظر تھا۔ سامنے کوئی بھی نہ تھا۔ جانے اسکے قہقے اور وہ دونوں کہاں کھو گئے تھے۔۔

وہ آگے بڑھا تھا۔۔ سامنے دیوار پر اسکی اور حیدر کی ایک تصویر لگی تھی جس میں وہ کسی بات پر مسکرا کر ہاتھ ملا رہے تھے۔۔

”ایسے تو مت دیکھو۔۔ نظر لگاؤ گے کیا۔۔“ اسکے کان کے پاس ہی آواز گونجی تھی۔ کرنٹ کی سی تیزی سے وہ پلٹا تھا۔ مگر وہاں کوئی بھی نہ تھا۔۔

وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

”ہادی!“ ماہین نے پکارا تھا۔ وہ رکا تھا۔ پلٹ کر ماہین کو دیکھا۔۔

”مت جائیں وہاں۔“ اس نے ہادی کو روکنا چاہا تھا۔۔

”مجھے لگتا ہے کہ آج اگر نہ گیا تو کبھی نہیں جا سکوں گا۔۔ اور میں ایسا کبھی نہیں چاہتا۔۔“ وہ کہہ کر سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا۔ کمرے کے سامنے پہنچ کر رُکا تھا۔۔ ہاتھ اُٹھا تھا اور پھر پہلو میں گر گیا۔

”دستک دے کر غیر آتے ہیں۔ تم بنا پوچھے چلے آیا کرو میرے کمرے میں۔۔“

آنسو کی دھند آنکھوں کے سامنے چھانے لگی تھی

Shanza Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ گھر میں اکیلی تھی۔ وہ ہادی کو اس کمرے میں جانے سے روکنا چاہتی تھی اسلیے اس نے سعدیہ بیگم کو کال کی تھی تاکہ انکی مدد لے۔۔

"بیٹا ابھی دعا گھر نہیں آئی۔ مجھے کچھ وقت لگے گا گھر آنے میں۔" سعدیہ بیگم کے جواب نے اسے انہیں کچھ بھی بتانے سے روک دیا تھا۔۔ اس نے مایوسی سے کال بند کی۔ تبھی ڈور بیل بجی تھی۔۔ ماہین نے جاکر دروازہ کھولا تھا۔

سامنے ہادی کھڑا تھا۔ لُٹا پُٹا سا انداز لیے۔۔ اسکی حالت ایک ایسے مسافر کی سی تھی جو منزل کی تلاش میں اپنے کسی بہت اپنے کے سنگ صدیوں کا سفر طے کر آیا ہو۔ اور قریب پہنچ کر وہ اپنا کھو گیا ہو۔ اور وہ منزل بھول کر اس اپنے کو ڈھونڈنے میں لگ گیا ہو۔۔

ہادی نے ایک نظر اسے دیکھا۔ اسکی آنکھوں میں کیا نہ تھا۔۔ شکوہ۔اپنے رب سے بھی۔ قدرت سے بھی اور اس سے بھی۔۔ وہ بن اکچھ کہے آگے بڑھ گیا۔ ماہین کا دل دکھ میں گھر گیا وہ کیوں نہیں جان پائی اسکے دل کی حالت۔ اتنے دنوں سے کیسے وہ اس سے بے خبر رہی۔۔ یہ سوچ کر ہی اسے خود پر افسوس ہو رہا تھا۔۔ وہ خوف کے زیرِ اثر اس شخص کو بھول گئی جسکے ہاتھ میں اسکا ہاتھ حیدر نے بڑے مان اور بھروسے سے دیا تھا۔۔ ماہین اسکے پیچھے چلی آئی۔۔

ہادی لاؤنج میں قدم رکھتے ہی رُکا تھا۔۔ اسکے کانوں میں کچھ آوازیں گونج رہی تھیں۔

"اتنا زیادہ پرفیوم کیوں لگاتے ہو تم۔۔" ہادی نے اس سے پوچھا تھا۔۔ وہ ایک ہفتے کی لیو کے بعد ڈیوٹی پر جا رہا تھا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی گاڑی لے کر سڑک پر نکل آیا تھا۔۔ اسے ارد گرد کا کوئی ہوش نہ تھا۔۔ بے دھیانی سے گاڑی چلاتا جانے کہاں چلا آیا تھا۔۔ آنکھیں بار بار دھندھلا رہی تھیں۔ سامنے آتی گاڑی سے اسکی گاڑی ٹکراتے ٹکراتے رہ گئی۔۔ بروقت بریک پر پاؤں رکھ کر اس نے خود کو اس بڑے حادثے سے بچایا تھا۔۔ سامنے دوسری سیٹ پر پڑا موبائل دیکھا۔۔ اس پر ماہین کو نمبر جگمگا رہا تھا۔۔ اس وقت اسے کسی اپنے بہت اپنے کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔۔ ایسی کسی بھی حالت میں ہر پل ساتھ رہنے والا ہی آج اسکی اس حالت کی وجہ تھا۔ اس نے کال ریسیو کی۔۔

"ہیلو ہادی! کہاں ہیں آپ؟" ماہین کی بے تاب سی آواز ابھری تھی۔۔

"پتہ نہیں۔" اس نے تھکے تھکے سے انداز میں سیٹ سے سر ٹکاتے ہوئے کہا۔۔

"ہادی ! کیا ہو گیا ہے آپکو۔؟ انکل پریشان ہیں آپکی وجہ سے۔ آپ کہاں ہیں بتائیں۔ میں ابھی آتی ہوں۔" اس نے اس خوف کو سُلا کر محبت کے پروں کو خوف کے شکنجوں سے آزاد کرنا چاہا۔۔

"میں حیدر کے کمرے میں کچھ وقت گزارنا چاہوں گا۔۔" یہ کہہ کر اس نے کال بند کر دی تھی۔ جبکہ ماہین کو دل ایک پل کو رُک کر پھر چلا تھا۔۔ اس دن کے بعد سے اب تک کوئی بھی اس کمرے میں نہیں گیا تھا۔ سعدیہ بیگم کی بھی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی وہاں جانے کی۔ اور اب۔۔۔ اب وہ وہاں جا رہا تھا۔

ماہین نے گھڑی کو دیکھا۔ اور پھر سعدیہ بیگم کا نمبر ملایا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

”اور ہمارے سامنے وہ خود کو بہادر ہی ثابت کرتا رہتا ہے۔ ہمیں تسلی دیتا ہے۔۔ مگر میں نے آج محسوس کیا ہے کہ وہ خود اندر سے ٹوٹ چکا ہے حیدر کے جانے کے بعد۔“ وہ اب اصل مسلئے کی طرف آ رہے تھے

”ایسے میں ایک تم ہی ہو جو اسکا دکھ بانٹ سکتی ہو۔ جو اسے سنبھال سکتی ہو۔۔ تمہارے خوف سے میں واقف ہوں مگر تم دونوں کے درمیان جو رشتہ استوار ہو چکا ہے تم اس سے انکار نہیں کر سکتی۔ ایسے حالات میں میں چاہوں گا تم آگے بڑھ کر اسے سہارہ دو اسے سنبھالو۔ اسکے دکھ کو بانٹو۔ جیسے وہ سب کو سنبھالتا آیا ہے۔ سب کا دکھ بانٹتا آیا ہے۔۔ اسے ایک باپ کی درخواست سمجھ لو ماہین۔“ انہوں نے اصل بات ماہین کے سامنے رکھ دی تھی۔ وہ خود بھی آج اسکی حالت دیکھ کر جان چکی تھی مگر اس نے اب تک ہادی سے بات کرنے کا نہیں سوچا تھا۔ مگر اب ذیشان صاحب کی درخواست پر وہ نہ نہیں کر سکتی تھی

”کیسی باتیں کر رہے ہیں انکل۔ آپ بالکل میرے پاپا کی طرح ہیں۔ آپ درخواست نہیں کیا کریں۔ حکم دیا کریں۔“ ماہین نے نمی سے کہا اور پھر الوداعی کلمات کہہ کر کال بند کر دی۔۔ وہ اب کمرے میں کھڑی سوچ رہی تھی کہ ہادی سے کیسے اور کیا بات کرے۔ کیسے ادے تسلی دے۔ کیسے اسکا دکھ بانٹے۔۔ جبکہ رات آہستہ آہستہ سرک رہی تھی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

وہ اسکے پیچھے ہی پارکنگ کی طرف بڑھے۔ اپنے این سی بی کو گاڑی کی چابی دے کر دعا کو گھر چھوڑنے کی تلقین کرتے ہوئے واپس اندر آگئے۔۔وہ سعد کے کمرے کی طرف جا ہی رہے تھے کہ انکا موبائل بج اٹھا۔۔ ماہین کا نمبر سکرین پر جگمگا رہا تھا۔۔

"اسلام علیکم ماہین بیٹے۔۔ کیسی ہو؟" انہوں نے اپنے لہجے میں بشاشت لاتے ہوئے کہا

"میں ٹھیک ہوں انکل۔ مگر وہ ہادی فون نہیں اٹھا رہے۔۔ میں کب سے کال کر رہی ہوں۔ دعا جانے کہاں چلی گئی ہے۔ بنا کچھ بتائے گھر سے نکل گئی ہے وہ۔ ہم سب بہت پریشان ہیں۔" اس نے ایک ہی سانس میں جواب دیا

"وہ ہاسپٹل میں تھی۔ سعد کو دیکھنے آئی تھی۔ ابھی میری گاڑی میں واپس آ رہی ہے۔ پریشان مت ہو۔۔" انہوں نے ماہین کو تسلی تھی۔ ماہین نے دل ہی دل میں شکر کا کلمہ ادا کیا۔۔ وہ اسکے ایسے بنا بتائے چلے جانے پر پریشان ہو گئی تھی۔ اور ہادی بھی کال نہیں اٹھا رہا تھا۔۔

"ماہین بیٹے! مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔۔" انہوں نے نرمی سے کہا تھا

"جی انکل بولیں۔" اسے انکے انداز پر حیرت ہو رہی تھی کہ آخر وہ کیا بات کرنا چاہ رہے ہیں

"بیٹا۔! ہادی کو آج میں نے دیکھا ہے۔ وہ بہت ڈسٹرب ہے۔ حیدر کے بعد سے بہت اکیلا پڑ گیا ہے وہ۔ سعد کی بھی ایسی حالت ہے کہ وہ اسے کچھ کہہ نہیں سکتا کچھ بتا نہیں سکتا۔۔" وہ تمہید باندھ رہے تھے

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

جانے کیوں اسکے دل میں خواہش جاگی تھی کہ وہ اس دل کو دھڑکتے ہوئے سنے۔ اسکا دھڑکنا محسوس کرے۔۔ اسکی دھڑکنوں کو سنے۔۔ وہ جھکی تھی۔ سعد کے چہرے کے بالکل قریب ہی۔۔

"دُعا!" سعد کے منہ سے نکلنے والے اسکے نام پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی تھی۔ ٹھٹھک کر رکی تھی۔ اور پیچھے ہٹنے کی بجائے سانس روکے اسی ایک پوزیشن میں کھڑی رہی۔۔ پھر سعد کو دیکھا وہ غنودگی میں تھا۔ تو پھر اسکا نام کیوں لے رہا تھا۔۔ اس نے یہ نہ سوچا۔۔ وہ اس بات سے انجان تھی کہ یہ آخری نام تھا جو اس نے حیدر کے منہ سے سنا تھا۔۔ ایک بے نام سا آنسو اسکی آنکھوں سے نکل کر سعد کے چہرے پر گرا تھا۔ یہ حیدر کی شہادت کے بعد پہلا آنسو تھا جو اسکی بنجر آنکھ سے بہا تھا۔۔ سعد اس آنسو کے اپنے چہرے پر گرنے سے بے چین ہوا تھا۔ اس نے آنکھیں کھولنا چاہی تھیں۔ دعا پل کے پل پیچھے ہوئی تھی۔ اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ اسکے سینے پر سے ہٹایا تھا۔۔ اور پھر اپنے چہرے کو چھوا۔ حیرت سے ہتھیلی کو سامنے کر کے وہ آنسو دیکھا جو اسکی آنکھ سے بہا تھا۔ کس کے لیے اور کیوں تھا وہ اس بات سے انجان تھی۔ایک بے نام سا آنسو تھا وہ۔ وہ پلٹ کر دروازے کی طرف بڑھی تھی۔ اسکی پوری جان اس ہتھیلی میں سمٹ آئی تھی جس سے اس نے اس دل کا دھڑکنا محسوس کیا تھا۔۔ وہ باہر نکلی تھی۔ بن اپچھ کہے ذیشان صاحب کے پاس سے گزر گئی۔۔ انہوں نے دکھ سے اسے دیکھا۔ ایک منظر یادوں کے پردے پر لہرایا تھا جب وہ حیدر کے ساتھ اسکا ہاتھ تھام کر مال سے نکل رہی تھی۔۔ پھر وہ کاؤنٹر کی طرف مُڑے

"یہ جب بھی یہاں آئے اسے سعد سے ملنے دینا۔" انہوں نے اے ایف این ایس آفیسر سے کہا۔ اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"میرا اتنا تو حق بنتا ہے کہ اسے دیکھوں۔پلیز میم۔۔" وہ منت کر رہی تھی۔۔

"اسے جانیں دیں میڈم۔۔" ذیشان صاحب کی آواز پر اس نے مُڑ کر دیکھا۔۔ اور پھر ندامت سے سر جھکا لیا۔۔

"تمہیں حق ہے دیکھنے کا۔۔ میں تمہیں کبھی نہیں روکوں گا۔۔" انہوں نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

اس نے تشکر بھری نظروں سے انہیں دیکھا اور پھر بن اکچھ کہے اندر کو بڑھ گئی۔۔

اس نے کمرے میں قدم رکھا تھا۔ اسکا اپنا دل بے چین ہو اٹھا تھا۔۔ معمول سے ہٹ کر اسکی دھڑکنیں شور مچا رہی تھیں۔ وہ اس کے پاس جا کھڑی ہوئی۔۔ وہ پہلی بار اسے دیکھ رہی تھی۔۔ وہ چہرہ جو اسکی زندگی میں سب سے اہم شخص کیلیے بہت اہم تھا۔۔۔

وہ بے اختیار ہی اسے دیکھتے دیکھتے ذرا جھکی تھی۔ سعد ابھی نیم غنودگی میں تھا۔ سامنے کھڑے وجود نے اپنا کانپتا لرزتا ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔ یہ عمل بے اختیاری میں ہوا تھا۔ ہاتھ سیدھا سینے پر اسکے دل کے عین اوپر جا رُکا تھا۔۔

ایک ، دو ، تین۔۔ اس نے اس دل کی دھڑکن محسوس کی تھی۔۔

"حیدر!" سسکی کی صورت میں یہ نام اسکے لبوں سے ادا ہوا تھا۔۔ سعد بے چین ہوا تھا۔ اس کے جسم میں حرکت ہوئی تھی۔ مگر وہ اس سب سے بیگانہ بس ہاتھ اسکے سینے پر رکھے اس دل کا دھڑکنا محسوس کر رہی تھی کس کا اصل مالک اسکے اپنے دل میں بستا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ماہی!" دعا نے اپنا دوسرا ہاتھ ماہین کے ہاتھ پر رکھا۔۔

"اسکا دل اب بھی دھڑکتا ہے۔۔؟ اسکی دھڑکنیں اب بھی چلتی ہیں۔؟" وہ جیسے یقین کرنا چاہ رہی تھی

"ماہین نے نم آنکھیں لیے اثبات میں سر ہلایا۔۔

دعا مسکرائی تھی۔۔ عجیب سی مسکراہٹ تھی اسکی۔۔

"اسکا دل اب تک دھڑک رہا ہے۔ ابھی بھی دھڑک رہا ہے اسکا دل۔۔ تبھی تو میرا دل بھی دھڑک رہا ہے۔ تبھی تو میں بھی زندہ ہوں۔ میں حیرت زدہ تھی کہ اگر اسکا دل نہیں دھڑک رہا تو میں کیسے زندہ ہوں۔ مگر مجھے اب سمجھ آ رہا ہے سب۔ اسکا دل دھڑک رہا ہے تبھی میرا دل بھی دھڑک رہا ہے۔" وہ دیوانوں کی سی طرح بول رہی تھی۔۔۔

ماہین نے ایک نظر اسے دیکھا جو اب ڈائری اٹھا کر دراز میں ڈال رہی تھی۔ پھر اسے کھانا کھلانے کیلیے اسکا ہاتھ تھام کر باہر کو چل دی۔۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"میری مرضی کے بغیر وہ کیسے کر سکتا ہے ایسا۔ میں بیوی ہوں اسکی ماہی۔ اسے مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا۔ مجھے بتانا چاہیے تھا۔ وہ اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ چلا رہی تھی

"ایسی بیوی جسکے بارے میں وہ جانتے تھے کہ چند لمحوں بعد وہ بیوی سے بیوہ کے درجے پر چلی جائے گی۔ اسلیے انہوں نے تمہیں نہیں بتایا۔۔ یہ سوچ کر کہ تمہیں تکلیف ہو گی۔۔ نہ ہی وہ تمہارہ سامنا کرنے کی ہمت کر پا رہے تھے۔۔" وہ اسے سمجھا رہی تھی

"تمہیں کیا لگتا ہے ماہی مجھے ابھی تکلیف نہیں ہو رہی؟" وہ پوچھ رہی تھی یا بتا رہی تھی۔۔ ماہین کے لیے اندازہ کرنا مشکل تھا

ماہین کے آنسو بہہ رہے تھے۔ اس نے دعا کو دیکھا۔ شاید وہ رو لے مگر اسکی آنکھیں اب بھی خشک تھیں۔ اسے بے اختیار ہادی یاد آیا۔ اسکی آنکھیں بھی ایسے ہی خشک تھیں تو کیا وہ بھی حیدر کا غم دل سے لگائے ہر آنسو آنکھ سے باہر گرانے کی بجائے دل پر گرا رہا تھا۔ وہ یہ سوچ کر رہ گئی۔۔

"وہ انکی آخری خواہش تھی دعا۔۔ اور اگر تم بھی ہوتی تو انکی یہ آخری خواہش کو ضرور پورا کرتی۔۔" ماہین نے دوبارہ اسکا ہاتھ تھاما۔۔

دعا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"وہ ایسا ہی ہے ماہی۔ اپنی ہر بات منوا لیتا تھا مجھ سے بھی۔ اور ہر کسی سے۔" ایک زخمی سی مسکراہٹ چہرے پر ابھری۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین سامنے خلا میں گھورتے ہوئے سب کہہ رہی تھی۔ اس بات سے بے خبر کہ دعا کی کیا حالت ہے۔۔

"تم نے اپنا دل بھی کسی اور کے حوالے کر دیا حیدر۔۔۔" اسکے دل میں شکوہ ابھرا تھا۔۔۔ اس نے بر وقت ٹیبل کو تھام کر خود کو گرنے سے بچایا۔۔ ڈائری ہاتھ سے گر کر زمین بوس ہو چکی تھی۔ اس آواز پر ماہین نے چونک کر اسے دیکھا۔ پھر دوڑ کر اس تک پہنچی۔ اسکا بازو پکڑ کر پاس پڑی کرسی پر بٹھایا اور پھر پانی کا گلاس اسکی جانب بڑھایا۔ دعا نے ایک ہی سانس میں پورا گلاس پی لیا۔۔ ماہین نے گلاس لے کر میز پر رکھا۔۔ پھر اسکا ہاتھ تھام کر اسکے سامنے ہین نیچے قالین پر بیٹھ گئی۔۔

"دعا! حیدر بھائی جب جان گئے تھے کہ اب انکا بچنا مشکل ہے تو اس وقت انہوں نے اپنا ہارٹ ڈونیٹ کرنا چاہا۔۔" وہ اسکا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ دعا بس خالی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"پھر بھائی کے سائن کے بعد ماما کے سائن بھی لیے گئے تھے اس وقت جب بھائی ہم سب سے بہت دور جا چکے تھے۔۔۔ اور انہوں نے اپنی مرضی سے۔۔۔" وہ اپنی بات مکمل ہی نہ کر پائی تھی کہ دعا نے اسکے ہاتھوں کو جھٹک دیا۔

"وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔؟" دعا چلائی تھی۔۔

"وہ کیسے کر سکتا ہے ایسا ماہی۔۔۔ ؟ اسکا دل تو میرا تھا ناں۔ وہ اتنا سنگدل کیسے ہو سکتا ہے۔۔ ؟ کیسے وہ سانس لیتے لیتے اپنا دل کسی اور کو دینے کا کہہ کر کاغذ کے ٹکڑے پر سائن کر سکتا ہے؟ میں۔ میں بیوی ہوں اسکی۔۔" وہ سینے پر انگلی رکھے کہہ رہی تھی۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ یونہی بیٹھی اب ان لفظوں کو دیکھ رہی تھی جن دروازے پر آہٹ ہوئی۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔ ماہین اندر داخل ہو رہی تھی۔ اسکی آنکھیں برس رہی تھیں۔ چہرے پر ذردی چھائی ہوئی تھی۔ دعا ڈائری بند کر کے اسکی جانب بڑھی۔۔

"کیا ہوا ہے ماہی؟ اب کیوں ایسے رو رہی ہو؟" اس نے ماہین سے پوچھا ماہین نے اسکو دیکھا۔ جیسے سوچ رہی ہو اس سے ذکر کرے یا نہیں۔

"جو ہو چکا ہے اس سے بڑا سانحہ میری زندگی میں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ تم یہ مت سوچو کہ میں برداشت کر پاؤں گی یا نہیں ۔۔ دیکھو اب تک تو زندہ ہوں ۔ اسکا دل دھڑکنا چھوڑ گیا مگر میرا ابھی بھی دھڑک رہا ہے۔۔ سمجھ نہیں آ رہی کہ اسے بے وفا کہوں یا خود کو۔۔" دعا اداسی سے مسکراتی ہوئی دوبارہ ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔ اپنا پین اٹھا کر دیکھا۔ جو حیدر نے اسے گفٹ کیا تھا۔ اسے پین ہولڈر میں لگا کر اپنی ڈائری اٹھائی۔۔

"دُعا۔۔" ماہین نے اسے پکارا تھا

"ہنہ" اس نے ڈائری ایک بار کھول کر دیکھی اور پھر اسے بند کر دیا۔ اور اسے دراز میں رکھنے لگی

"حیدر بھائی کا دل اب بھی دھڑک رہا ہے دُعا وہ بند نہیں ہوا۔" ماہین لے الفاظ پر اسکا دراز کی طرف بڑھتا ہاتھ رکا تھا۔ دھڑکن تھم گئی تھی۔۔ وقت کی گردش گویا رُک گئی تھی۔۔ وہ پلٹ ہی نہیں سکی تھی۔۔

"انکا دل سعد کے سینے میں دھڑک رہا ہے دعا۔۔ وہ مرنے سے پہلے اپنا ہارٹ ڈونیٹ کر گئے تھے۔ سعد کے سینے میں وہ دل آج بھی دھڑک رہا ہے دعا۔ میں نے محسوس کیا ہے ۔۔ مجھے سعد بہت پیارا تھا پہلے ہی۔ مگر اب ۔۔ اب وہ مجھے اور بھی پیارا ہو گیا ہے دعا۔۔ مجھے اس میں حیدر بھائی کا عکس نظر آنے لگا ہے دُعا۔" اسکے آنسو گالوں کو بھگو رہے تھے۔ اور دعا۔ وہ سانس بھی نہیں لے سک رہی تھی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

###___###___###

وہ سٹڈی ٹیبل کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھی تھی۔۔ ہاتھ میں ایک البم موجود تھا۔ اس میں کچھ تصویریں تھیں۔ اسکے نکاح کی تصویریں۔۔۔ وہ انہیں دیکھ رہی تھی۔ اور ساتھ ہی مسکرا بھی رہی تھی۔۔

ایک تصویر میں حیدر اسے کیک کھلا رہا تھا۔ اسے یاد آیا کیسے وہ کیک اسکے منہ کے پاس لا کر فوراً ہاتھ پیچھے کھینچ لیتا تھا۔۔ پھر آخر کار تنگ آ کر اس نے زبردستی اسکا ہاتھ پکڑ کر کیک منہ میں ڈال لیا تھا۔۔ ایک اداس سی مسکراہٹ اسکے چہرے پر آئی تھی۔۔ مگر آنکھیں۔۔آنکھیں اب بھی خشک تھیں۔

اس نے موبائل اٹھا کر ایک بار پھر حیدر کا بھیجا گیا آخری پیغام پڑھا تھا۔۔ دل پر بوجھ مزید بڑھ گیا تھا پھر سامنے پڑی ڈائری اٹھائی اور قلم لے کر لکھنے لگی۔۔

کہا جب تم نے ہم سے کہ
چلو اب ساتھ چلتے ہیں
لے کر ہاتھوں میں ہاتھ چلتے ہیں
چلو اب ساتھ چلتے ہیں
محبت کے سفر پر
جذبوں کا کارواں لے کر
تو میں چل پڑی اٹھ کر۔
نہ کچھ پوچھا، نہ کچھ سوچا
ابھی چند ہی قدم چلے تھے
کہ ہوا ایسی چلی
ہجر کی دھول میں ہم تم کھو گئے
ہمسفر تھے مگر اجنبی ہو گئے
جب جدا ہونا ہی تھا تجھ کو
تو پھر کیوں کہا مجھکو
کہ چلو اب ساتھ چلتے ہیں
لے کر ہاتھوں میں ہاتھ چلتے ہیں
چلو اب ساتھ چلتے ہیں۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اسکی آنکھوں میں نمی تھی۔۔ ذیشان صاحب نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔
ماہین اور راشدہ بیگم چلتی ہوئی اسکے پاس آ کھڑی ہوئیں۔ راشدہ بیگم نے جھک کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا۔ انکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے

"اللہ کا شکر ہے سعد تم ٹھیک ہو۔۔ بہت پریشان رہی ہوں میں تمہارے لیے۔" انہوں نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا تھا۔ وہ نقاہت سے مسکرایا تھا۔ ماہین اب تک اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس شخص کو جس کے سینے میں اسکے بھائی کا دل دھڑک رہا تھا۔

"اب میں ٹھیک ہوں ماما۔ اب تو مت روئیں۔ سب ٹھیک ہے اب تو۔" وہ کمزور سے لہجے میں کہہ رہا تھا۔ راشدہ بیگم کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔

"آپی! آپ کیوں رو رہی ہیں۔؟" اس نے ماہین سے پوچھا تھا۔ ماہین آگے بڑھی تھی۔ اسکے پاس جا کھڑی ہوئی۔

"میں تمہارے لیے خوش ہوں سعد۔ تمہارے ٹھیک ہونے پر۔" اس نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا تھا

"یہ خوشی کے آنسو تو نہیں ہیں۔" اس نے سنجیدگی سے کہا

"پریشان مت ہوں۔ میں ٹھیک ہوں۔ آپکا بھائی بالکل ٹھیک ہے۔ زندہ سلامت۔" وہ اسے یقین دلا رہا تھا۔ ماہین کا دل چاہ رہا تھا چیخ چیخ کر اسے بتائے کہ اسکا بھائی اب نہیں رہا۔ وہ زندہ سلامت نہیں ہے۔ وہ جا چکا ہے۔ دُور ۔۔بہت دُور۔ اتنا دُور کہ اس تک اب کوئی آواز کوئی صدا نہیں پہنچ سکتی۔۔ مگر اس نے خود پر قابو پایا اور اثبات میں سر ہلانے لگی۔ سعد اب کے پھر سے غنودگی میں جا رہا تھا۔۔

انفیوژن میں لگے انجکشن اسے پھر سے نیند کی وادی میں لے کر جا رہے تھے۔ اتنی میجر سرجری کے بعد ویسے بھی اسکا زیادہ بولنا منع تھا۔۔

"آپی! حیدر بھا۔۔۔" وہ اب کے اپنی بات بھی مکمل نہیں کر سکا تھا اور غنودگی میں چلا گیا تھا۔
ماہین اسے دیکھ کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی سسکیاں دباتے ہوئے باہر کو بھاگی تھی۔ راشدہ بیگم اور ذیشان صاحب بے بسی سے اسے آنسو بہاتا دیکھتے رہے۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد جاگ رہا تھا۔ اسکا دل اسکے دل کے مطابق دھڑک رہا تھا۔۔ کیا وہ واقعی اسکا دل تھا؟ ہاں تو جس کا دل اسکے سینے میں دھڑک رہا تھا وہ اس سے جُدا تھا کیا۔۔

سعد کوئی نام بڑبڑا رہا تھا۔

"حیدر بھائی!"

پھر اسکے ذہن پر آخری سنائی دینے والی کچھ آوازیں طاری ہونے لگیں۔ جب اسے ایمرجنسی میں لایا گیا تھا۔ اسکے ساتھ حیدر کو بھی لایا گیا تھا۔ تب سعد نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا۔ اس نے ایک نام سنا تھا۔ حیدر کے منہ سے۔۔

"دعا!" وہ چلایا تھا۔۔ ذیشان صاحب ایک پل کو بالکل تھم سے گئے تھے۔۔

"حیدر بھائی!" اگلے نام نے انہیں مطمئن کر دیا تھا۔۔ سعد اب کے ہوش کی دنیا میں قدم رکھ رہا تھا

سعد نے آنکھیں کھولی تھیں۔ تیز روشنی کی وجہ سے وہ انہیں دوبارہ بند کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔۔ ذیشان صاحب آگے بڑھے تھے اسکے قریب آئے تھے۔۔

"سعد!" انہوں نے جھک کر اسکی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔

انکا یہ زندہ دل بیٹا موت کے منہ سے واپس آیا تھا۔ موت کو شکست دے کر۔

"پاپا!" اس نے آواز پہچان کر بند آنکھوں کے ساتھ ہی انہیں پکارا تھا

"جی پاپا کی جان۔ آنکھیں کھولو۔۔" انہوں نے اسکے بال سنوارتے ہوئے کہا تھا

"پاپا! حیدر بھائی کہاں ہیں اور ہادی بھائی؟" اس نے حیدر کو گولی لگتے دیکھی تھی ۔۔۔ اسلیے وہ پہلا نام اسی ک اپکار رہا تھا ذیشان صاحب اب کے ایک لفظ بھی نہ بول سکے تھے۔ سعد کی حالت کے پیشِ نظر ڈاکٹر نے کسی بھی قسم کی پریشانی اور شاک سے دور رکھنے کی سختی سے ہدایت کہ تھی۔۔ اور اب یہ ایک مشکل مرحلہ تھا۔۔

"حیدر بھائی ٹریننگ کیلیے چلے گئے ہیں اور ہادی ابھی کچھ دیر پہلے گھر گئے ہیں۔" آواز پر ذیشان صاحب نے مُڑ کر دیکھا۔ دروازے کے بیچ و بیچ ماہین کھڑی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelsecollection.blogspot.com
###-----###-----###

ماہین راشدہ بیگم کے ساتھ ہاسپٹل آ رہی تھی سعد کو دیکھنے کیلیے ۔۔ آج صبح ہی ذیشان صاحب نے انہیں سعد کی حالت سے آگاہ کیا تھا اور اسکا دل دہل گیا تھا۔ ایک بھائی کو وہ کھو چکی تھی۔ دوسرا موت کے دہانے پر کھڑا تھا۔ وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔ اس میں سعد کو اس حال میں دیکھنے کا حوصلہ ہی نہ تھا۔ بڑی ہمت کر کے وہ آج اسے دیکھنے آ رہی تھی۔ دل میں ہزاروں وہم ، ہزاروں وسوسے تھے وہ بڑی مشکل سے دل کو سنبھالتے ، اپنے خوف پر قابو پاتی اندر کو بڑھ رہی تھی۔۔ آئی ٹی سی کا مین دروازہ اس نے کھولا ہی تھا کہ کوئی اندر سے آتا ہوا اس سے ٹکرایا تھا۔ بہت ہی بُری طرح سے ۔۔ راشدہ بیگم نے بروقت اسے تھام کر گرنے سے بچایا۔ اس نے ایک نظر اس شخص کو دیکھا ۔۔ ماتھے سے بہتا پسینہ۔ خشک لرزتے ہونٹ۔ لڑکھڑاتے قدم۔ اس نے ایک نظر بھی ماہین کو نہیں دیکھا تھا۔ اور وہ اس پر نظر ڈال کر ہٹانا بھول گئی تھی۔۔ یہ وہ ہادی تو نہ تھا جو سب کو اب تک حوصلہ دیتا آیا تھا۔ جو سب کو تسلی دے کر آنکھ میں ایک آنسو لائے بغیر سب کا خیال رکھ رہا تھا۔ ہادی نے اس سے نہ معذرت کی نہ اسکی طرف دیکھا بس سائیڈ سے گزرتا پارکنگ کی طرف بڑھنے لگا۔ اسکے قدموں کی لڑکھڑاہٹ بڑی واضح تھی۔۔راشدہ بیگم نے اسے پکارا۔ وہ تو گویا سن ہی نہیں رہا تھا۔ ۔۔ ماہین نے ایک نظر مڑ کر اسے دیکھا۔ اور پھر راشدہ بیگم کو اندر جانے کا کہہ کر پارکنگ کی طرف بڑھی۔ مگر وہ تب تک گاڑی وہاں سے نکالتا گیٹ سے باہر جا چکا تھا۔ ماہین کا دل کانپا تھا۔ اس حال میں وہ کیسے ڈرائیو کرے گا۔ یہ سوچ کر ہی وہ پریشان ہو رہی تھی۔۔ پھر بے بسی سے اسے جاتا دیکھ کر پلٹ آئی۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

تبھی ذیشان صاحب اندر داخل ہوئے تھے۔ انہوں نے حیرت سے ہادی کو زمین پر بیٹھے پایا۔ وہ جلدی سے اسکے قریب آئے تھے۔ اسکے سامنے زمین پر بیٹھ کر کچھ کہنے کو ہی تھے کہ اسکی حالت دیکھ کر ٹھٹھک گئے۔ انہوں نے اب تک ہادی کو صبر اور ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور سب کو سہارہ دیتے ہی دیکھا تھا۔ مگر وہ یہ بھول گئے تھے کہ کسی جان سے پیارے کو کھو کر جب آنکھ سے آنسو نہ بہہ نکلیں تو دل کی کیا حالت ہوتی ہے انہیں اب احساس ہو رہا تھا کہ اسکے دل میں کونسا طوفان برپا تھا۔۔ اسکے ہاتھ لرز رہے تھے۔ ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو رہی تھیں۔ اور ہونٹ کپکپا رہے تھے۔ جیسے کچھ کہنا چاہ رہا ہو اور کہہ نہ پا رہا ہو۔

"ہادی! کیا ہو گیا ہے تمہیں۔؟ سنبھالو خود کو۔"

اس نے ذیشان صاحب کی طرف خالی خالی نظروں سے دیکھا اور پھر اپنا کانپتا لرزتا ہاتھ اٹھا کر پیچھے کی جانب اشارہ کیا۔ ذیشان صاحب نے مڑ کر پیچھے کو دیکھا۔ سعد ہوش میں آ رہا تھا۔ اسکا جسم حرکت کر رہا تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں کو ہلا رہا تھا۔ اسکے لب بھی ہل رہے تھے وہ کچھ کہہ بھی رہا تھا مگر کیا۔ وہ ہادی کے پاس سے اٹھ کر سعد کی جانب بڑھ ہی رہے تھے کہ آواز پر انکے قدم گویا جم گئے تھے۔ سعد کسی کو پکار رہا تھا

"بھائی۔۔ حیدر بھائی۔۔ ح۔ح۔حیدر بھائی۔" سعد کے منہ سے نکلنے والے نام پر وہ ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا سکے تھے۔ مُڑ کر ہادی کو دیکھا جو اٹھتا ہوا دیوانوں کی طرح باہر کو بھاگا تھا۔ ۔۔ وہ اسے روک بھی نہ سکے تھے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

ہادی ابھی بھی اے ایف آئی سی میں موجود تھا۔۔۔ سعد کی کامیاب سرجری کے بعد بھی ابھی اسکی حالت خطرے سے باہر نہ تھی۔ وہ دل ہی دل میں اسکی خیریت کی دعا کر رہا تھا۔

"سر آپ پاپنے پیشنٹ سے مل سکتے ہیں۔ کچھ ہی دیر میں انہیں ہوش آجائے گا۔"

اے ایف این ایس آفیسر نے آکر اسے اطلاع دی تھی وہ اٹھا تھا۔ اندر بڑھنے لگا۔ دروازے پر ہاتھ رکھا تو اسکا ہاتھ کانپ رہا تھا۔ اس پر قابو پاتے ہوئے اس نے دروازہ دھکیل کر قدم اندر رکھا تھا۔ اسکے قدم لڑکھڑا رہے تھے۔۔ وہ آگے بڑھا تھا۔ مشینوں میں جکڑا ایک وجود سامنے ہی تھا۔ ہادی نے آنکھیں بند کر کے سر کو جھٹکا۔ گویا خود کو یقین دلانا چاہ رہا ہو کہ وہ سعد ہی ہے۔ چہرے پر رونق کی بجائے ویرانی تھی۔ شرارت سے چمکتی آنکھیں بند تھیں۔ ہر وقت بولتے ہونٹ اس وقت چُپ تھے۔ وہ آگے بڑھا تھا

اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھا تھا۔ ہاتھوں کی ٹھنڈک کی وجہ سے سعد بے چین ہوا تھا۔ اسکے وجود مین حرکت ہوئی تھی۔ ساتھ ہی اسکے ہونٹ ہلے تھے۔

"بھائی۔۔" صرف ہونٹ ہی ہلے تھے۔ ہادی کا دل تھما تھا۔ سعد نے کسی کا نام نہیں لیا تھا مگر پھر بھی ہادی جانتا تھا کہ وہ کسے پکار رہا ہے۔

"حیدر بھائی۔۔!" اسکے لب پھر ہلے تھے۔ ہادی اُلٹے قدموں پیچھے کو ہٹ رہا تھا وہ سر کو نفی میں ہلا رہا تھا۔ دل کا درد برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔۔ اسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی وہ لڑکھڑا کر گرا تھا اس نے اٹھنا چاہا مگر اسے محسوس ہوا اس کے وجود میں اتنی طاقت بھی نہیں ہے۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

چلو اب ساتھ چلتے ہیں
محبت کے سفر پر
جذبوں کا کرواں لے کر
امیدِ وفا لے کر
چلو اب ساتھ چلتے ہیں
کہ تنہا سفر کرنے کا
نہیں اب حوصلہ مجھ میں
گر تو بن جائے ہمسفر میرا
کتنا اچھا کٹے پھر سفر میرا
تو چلو اب ساتھ چلتے ہیں
لے کر ہاتھوں میں ہاتھ چلتے ہیں
چلو اب ساتھ چلتے ہیں۔
اک ایسے جہاں میں
جہاں سب دل والے بستے ہوں
جہاں جا کر غم بھی ہنستے ہوں
جہاں دکھ کا نام و نشاں نہ ہو
جہاں کوئی کسی سے جُدا نہ ہو۔
تو چلو اب ساتھ چلتے ہیں۔
لے کر ہاتھوں میں ہاتھ چلتے ہیں
چلو اب ساتھ چلتے ہیں۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ایسے مت بولو دُعا۔ تم اللہ کے فیصلے پر راضی ہو جاؤ۔ ہم اپنے لیے بہتر سوچتے ہیں۔ اللہ ہمارے لیے بہترین چُنتا ہے۔ تم ایسے ناشکری مت کرو۔ اور اٹھ کر کھانا کھا لو۔ تم نے کچھ نہیں کھایا صبح سے۔۔" انہوں نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھوک نہیں ہے ماما" اس نے رُخ دوسری طرف موڑتے ہوئے کہا۔۔

"کب تک یوں کرو گی دعا۔ میری بات مانو اٹھ کر کچھ کھا لو۔ نیچے آؤ۔۔ تمہارے کالج سے کچھ لوگ تم سے ملنے آئے ہیں آ کر ان سے مل لو۔ یوں کمرے میں خود کو بند کر کے مت رکھو۔ " انہوں نے اٹھتے ہوئے کہا تھا

"میں عدت میں ہوں۔ میں کیسے جا سکتی ہوں کسی سے بھی ملنے۔۔" وہ سامنے دیکھتے ہوئے کھوئے کھوئے لہجے میں بولی

"پاگلوں جیسی باتیں مت کرو دعا۔ اس دن بھی تمہاری ضد کی وجہ سے میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا۔ کونسی عدت کی بات کر رہی ہو تم؟ کب تمہاری رخصتی ہوئی ہے؟" وہ اب کے اسے ڈپٹ رہی تھیں۔ پہلے جب اس نے عدت کی بات کی تھی تو انہوں نے اسے ڈپٹنا چاہا تھا مگر اسکی حالت کی پیشِ نظر ہادی نے انہیں دعا کو کچھ بھی کہنے سے منع کیا تھا۔۔ مگر آج پھر سے وہ عدت کی بات کر رہی تھی۔

"میں اس عدت کی بات کب کر رہی ہوں ماما۔ وہ تو چند دنوں مین ختم ہو جاتی ہے۔ میں تو محبت کی عدت میں ہوں۔ اور اس عدت کی کوئی مدت نہیں ہوتی۔ میری محبت، میرا حیدر مر گیا ماما۔ مجھے چھوڑ گیا وہ۔ " وہ بڑبڑاتے ہوئے ایک نظر موبائل دیکھنے کے بعد پھر سے آنکھیں موندھے لیٹ گئی تھی۔ شہناز بیگم نے بے بسی سے اسے دیکھا اور باہر کو چل دیں۔ دعا کے موبائل کی اسکرین پر حیدر کا بھیجا گیا آخری میسج جگمگا رہا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اس نے آنکھیں کھول کر ان کی جانب دیکھا۔۔ ویرانی کی سی ویرانی تھی وہاں۔ خشک بنجر آنکھیں۔

"ماما! آپ نے میرا نام دعا کیوں رکھا تھا؟" عجیب سوال تھا جو اسکے لبوں پر آیا تھا۔

شہناز بیگم نے ہاتھ بڑھا کر اسے ساتھ لگایا۔ پیشانی سے اسکے بال نرمی سے پیچھے کرنے لگیں

"کیونکہ ہم نے تمہیں بہت دعاؤں ، منتوں مرادوں کے بعد پایا تھا۔ اسلیے تمہارا بابا نے تمہارا نام دُعا رکھا تھا۔" انہوں نے اسکے سر پر پیار دیا

"ناموں کا انسان کی زندگی پر بہت اثر ہوتا ہے ناں ماما؟" وہ پھر پوچھ رہی تھی۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا

"پھر میری دعائیں قبول کیوں نہیں ہوتی ہیں۔؟" وہ چہرے انکے سامنے لاتے ہوئے ان سے پوچھ رہی تھی انکے دل کو کچھ ہوا تھا

" ایسے مت بولو دُعا۔ اللہ کی ناشکری کرنے والوں میں خود کو شامل مت کرو۔ وہ دعائیں قبول کرتا ہے ۔ تمہاری بھی میری بھی۔ ہم سب کی۔ " وہ اسے سمجھا رہی تھیں

"میں ایسی ہی دُعا بن کر حیدر کے گرد اپنا حصار قائم رکھنا چاہتی تھی ماما۔ دعا کا حصار۔ تاکہ وہ ہر تکلیف سے دور رہے۔ مگر دیکھیں ناں کیا ہو گیا۔ میں خالی ہاتھ رہ گئی۔ " وہ اپنے مہندی لگے ہاتھ انکے سامنے کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"دعا! حیدر شہید ہوا ہے۔ یہ ایک عظیم رتبہ ہے۔ تمہیں شکوہ نہیں کرنا چاہیے اللہ سے۔۔"

"ماما میں نے سُنا ہے ہمارے گناہ ہماری دعاؤں کی قبولیت کے رستے میں حائل ہو جاتے ہیں۔ میں سوچ رہی ہوں کونسا ایسا گناہ کیا ہے میں نے جو میری دعاؤں کی قبولیت کے رستے میں رکاوٹ بن رہا ہے۔" وہ خود اذیتی کے رستے پر گامزن تھی

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دعا ہاتھوں میں موبائل تھامے صوفے سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھی تھی۔ اسکے ہاتھوں میں موبائل تھا۔ اور آنکھیں یوں بند کیے بیٹھی تھی گویا کھل جانے پر کسی خواب کے ٹوٹ جانے کا ڈر ہو۔۔

تبھی شہناز بیگم اندر داخل ہوئی تھیں۔ ایک نظر دعا کے چہرے کو دیکھا جہاں ایسی تھکن تھی کہ گویا صدیوں کا سفر طے کر آئی ہو۔۔

"میں آپکا داماد نہیں بیٹا ہوں۔ مجھے داماد کی طرح مت ٹریٹ کیجیے گا۔۔۔ اور دعا۔ اسکی تو فکر ہی مت کریں۔ اسکا خیال اب میں رکھوں گا۔ وہ میری ذمہ داری ہے۔" نکاح کے دن کے کہے گئے حیدر کے الفاظ انکے کانوں میں گونجے تھے۔۔ نظر دعا کے چہرے سے ہوتی ہوئی اسکے ہاتھوں پر گئی تھی۔۔ کسی نے گویا کلیجے پر ہاتھ ڈالا تھا۔

"اللہ! میری دعا کی مہندی کا رنگ بھی ابھی نہیں اترا تھا" بے اختیار ایک شکوہ ابھرا تھا۔۔ مگر پھر انہوں نے دل کو ڈپٹا۔ اور شکر کا دامن تھامنا چاہا۔

"پر میرے اللہ ! میں تیری رضا میں راضی ہوں۔" یہ کہتے ہی دو آنسو آنکھوں سے نکل کر چہرے پر بہے تھے۔۔

"کاش یہ آنسو دعا کی آنکھوں سے بھی نکل آئیں۔ اسکی آنکھوں کی ویرانی سے مجھے خوف آتا ہے۔" انہوں نے دل میں سوچا اور پھر دعا کے پاس ہی بیٹھ گئیں۔ وہ ناولز میں کسی کے مر جانے پر ہفتوں آنسو بہانے والی انکی بیٹی اپنے کسی بہت ہی اپنے کی موت پر یوں خشک آنکھیں لیے بیٹھی تھی۔ یہی بات انہیں ڈرا رہی تھی۔۔

"دعا!" شہناز بیگم نے اسے پکارا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ سامنے ہی ہادی بھی بیٹھا تھا۔۔

"بھائی!" ہادی جو سوپ میں چمچ ہلاتے ہوئے کسی اور ہی جہاں میں پہنچ چکا تھا۔ سعد کی آواز پر چونکا۔۔

"ہنہ بولو۔۔" وہ سعد کی طرف مڑا

"ایک مہینہ ہو گیا ہے مجھے ہاسپٹل میں۔۔ حیدر بھائی نے اب تک ایک بار بھی مجھے کال نہیں کی۔۔" اسکی بات پر ہادی کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔ وہ سوپ کا پیالہ ٹیبل پر رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ اور دراز سے اسکی میڈیسن نکالنے لگا۔۔

"وہ اب ایس ایس جی کی ٹریننگ کیلیے گیا ہے سعد۔۔ وہاں مصروف ہوتا ہے۔ تمہیں پتہ ہے وہاں کا شیڈول کتنا ٹف ہے اور ٹریننگ بہت مشکل۔۔ اسلیے وہ مجھے بھی کال نہیں کر پاتا ہے۔۔" ہادی نے مصروف سے انداز میں سعد سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔

"ایسا کبھی نہیں ہوا کہ وہ مجھ سے بات نہ کریں۔ خاص کر تب جب کہ میں اتنے دن ہاسپٹل میں رہا۔۔" سعد کا دل مطمئن نہیں ہوا تھا۔۔

"بڑے ہو جاؤ سعد اب۔۔ ساری زندگی تم حیدر کا یا میرا ہاتھ پکڑ کر نہیں چل سکتے۔۔ ہم پر انحصار کرنے کی بجائے خود کو مضبوط بناؤ اور بچپنا چھوڑو۔" ہادی نے ڈپٹنے کے سے انداز میں کہا

"مگر میں بڑا ہو کر ساری زندگی آپ دونوں کا ہاتھ تھام کر چلنا چاہتا ہوں۔" سعد نے ایک نظر اپنے سینے پر بندھی پٹی دیکھی جس کے نیچے موجود زخم اب مندمل ہو رہا تھا۔

"وقت ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا۔ اور ضروری نہیں ہے کہ ہم ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں اسلیے اکیلے جینا بھی سیکھو۔۔" ہادی نے اسے سمجھایا

"میرے لیے یہ مشکل ترین کے ساتھ ساتھ ناممکن کام بھی ہے۔" سعد کی بات پر ہادی گہری سانس لے کر رہ گیا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"نہ ماہی آپی کی کے چہرے پر رونق ہے نہ آپی آنکھوں میں وہ چمک۔۔ نہ ماما کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ۔ ایسا لگتا ہے میری بیماری میں بہت کچھ کھو دیا ہے سب نے۔" سعد سامنے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے بولا

"تم کیا جانو سعد ہم نے کیا کچھ کھو دیا ہے۔۔" ہادی نے بے اختیار سوچا۔۔

"باتیں چھوڑو اور یہ میڈیسن لو۔ پھر تم آرام سے سو جاؤ گے۔۔ اس میڈیسن سے نیند بہت جلدی آ جاتی ہے تمہیں۔" ہادی نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔۔

پھر اسے میڈیسن کھلا کر گلاس میز پر رکھ کر وہ اٹھنے کو ہی تھا جب سعد نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔ ہادی نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

"کیا کچھ ایسا ہے جو آپکو مجھے بتانا چاہیے اور آپ مجھے نہیں بتا رہے۔۔؟"

سوال تھا یا کوئی خنجر جو ہادی کے دل میں گڑھ گیا تھا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے سعد۔ اور اگر ہوا بھی تو یاد رکھو کہ میں جو بھی کرتا ہوں تمہارے بھلے کیلیے ہی کرتا ہوں۔" ہادی نے اسکا ہاتھ تھپتھپایا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔ سعد اداسی سے مسکرایا۔ وہ اب غنودگی میں جا رہا تھا۔۔ ہادی نے دکھ سے اسے دیکھا پھر سامنے دیوار پر لگی ایک تصویر کو جس میں تین وجود کھڑے مسکرا رہے تھے۔۔ وہ دکھ میں گھرا کمرے سے باہر نکل آیا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

###___###___###

سعد گہری نیند میں تھا جب اسکے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ ایک وجود اندر داخل ہوا تھا۔۔ قدم قدم آگے بڑھتے وہ اسکے بالکل قریب کھڑا ہوا۔۔ سائیڈ لیمپ کی روشنی چہرے پر پڑی تو اس وجود آنکھوں کی ویرانی سے اس روشنی کو بھی خوف آنے لگا۔۔ اس نے آگے بڑھ کر پہلے جھک کر جائزہ لیا۔۔ سعد سو رہا تھا۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور سعد کے سینے پر رکھا۔۔ اس وجود نے اس دل کا دھڑکنا محسوس کیا۔۔۔ سعد بے چین ہوا تھا۔ مگر وہ اس سب سے بے خبر بس اس دل پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔۔

یکا یک سعد کراہا تھا۔۔ وہ وجود بے اختیار پیچھے کو ہٹا تھا۔۔ ایک قدم دو قدم ۔اور پھر وہ وجود اس سے دور ہوتا گیا۔ سعد ایک دم اٹھ بیٹھا۔۔ جھٹکا لگنے سے سینے میں ایک ٹیس اٹھی تھی۔ وہ کراہ کر رہ گیا۔اس نے جلدی سے دروازے کی جانب دیکھا۔۔ دروازہ کھلا تھا۔۔ اسے آج پھر نیند میں کسی کے کمرے میں ہونے کا گمان گزرا تھا۔۔ سامنے لگی گھڑی پر شام کے پانچ بج رہے تھے۔۔

"بھائی !" اس نے آواز دی۔۔کوئی جواب نہ آیا۔۔ اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھایا۔۔ اسکرین روشن کی۔ اسکرین پر موجود ہادی اور حیدر کی تصویر دیکھ کر وہ مسکرایا۔۔ پھر ہادی کا نمبر ڈائل کیا۔۔

"ہیلو بھائی!" کال ریسیو کرنے پر اس نے ہادی کو پکارا

"کیا ہوا سعد ؟ تم ٹھیک ہو؟" ہادی بالکونی میں کھڑا تھا تشویش سے پوچھتا ہوا اندر کو بڑھا

"میں ٹھیک ہوں بھائی۔ بس پوچھنا تھا کیا ابھی آپ میرے کمرے میں آئے تھے ؟" اسکے سوال پر ہادی کے بڑھتے قدم رُکے تھے۔۔ وہ دوبارہ بالکونی کی طرف گیا اور نیچے جھانکا۔ وہ تیز قدموں سے باہر کو جا رہی تھی۔۔ ہادی نے ایک گہری سانس بھری

"تمہیں ایسا کیوں لگا۔۔؟" وہیں گرل کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے ہوئے ہادی نے اس سے پوچھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مجھے پہلے بھی کئی بار ایسا محسوس ہوا تھا۔۔ آج مجھے لگا کہ کوئی میری پاس کھڑا میرے سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ میں جب جاگا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔ مگر دروازہ کھلا ہے۔۔" سعد نے تفصیل سے جواب دیا

"ہاں میں آیا تھا۔۔ میں یہ دیکھ رہا تھا کہ تمہارا دل ٹھیک سے دھڑک رہا ہے یا نہیں۔ تمہارے دل نے ایک بار پہلے ہی دھڑکنا چھوڑ کر ہمیں ڈرا دیا ہے۔ اسلیے میں یقین دہانی کرنا چاہ رہا تھا کہ وہ ٹھیک سے دھڑک رہا ہے یا نہیں۔" ہادی نے اسے جواب دیا۔۔

"میرے دل کو کچھ نہیں ہوا بھائی۔ بلکہ اب تو لگتا ہے یہ پہلے سے زیادہ اچھے سے دھڑکتا ہے۔ ایک دم ہلکا سا محسوس ہوتا ہے۔۔" سعد مسکرا کر بولا تھا۔۔

"لگتا ہے آپریشن کے بعد اس میں سے تمام لڑکیوں کو نکال باہر کر دیا ہے ڈاکٹرز نے تبھی مجھے اتنا ہلکا محسوس ہو رہا ہے۔۔" سعد کی بات پر ہادی مسکرا دیا تھا۔۔ ماہین جو سعد کو دیکھنے اوپر کو آرہی تھی اسکے کمرے میں کھڑی اسے مسکراتے دیکھ رہی تھی۔۔ اس لمحے ماہین نے ہادی کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر اس لمحے کے امر ہونے کی دعا کی تھی۔۔ حیدر کے بعد شاید وہ پہلی دفعہ مسکرایا تھا۔۔۔ ماہین اب سعد لے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔ دروازہ کھلا ہی تھا۔۔ ماہین نے سعد کو جاگتے دیکھا تو اندر داخل ہوئی۔

"تم سوئے نہیں۔؟" ماہین نے سوال کیا تھا۔ دوسری طرف ہادی نے بھی اسکی آواز سنی تھی۔۔

"لو جی آپکی بیگم صاحبہ آگئی ہیں۔ اب میری کلاس شروع ہونے والی ہے۔۔ خدا حافظ۔" سعد نے مسکرا کر ماہین کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔اور کال بند کی

"ایک گھر میں رہتے ہوئے تمہیں کال کرنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔۔؟" وہ اسے ہادی سے بات کرتے دیکھ کر حیرت سے بولی۔۔

"میری بیماری کا فائدہ اٹھا کر ڈاکٹرز نے آپریشن کے بہانے ساری لڑکیوں کو میرے دل سے نکال دیا ہے۔ اب کسی سے بات کرنے کا دل نہیں کرتا تو جو بیلنس ہے وہ ایکسپائر نہ ہو جائے اسلیے بھائی کو دوسرے کمرے میں کال کر لیتا ہوں۔" سعد کی بات پر ماہین مسکرا دی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مسکراتی رہا کریں آپی۔ آپ اداس اچھی نہیں لگتی ہیں۔" سعد نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تمہیں اچھی لگتی ہوں ناں بس۔ قدرت کو نہیں شاید۔۔" وہ اداسی سے گویا ہوئی۔
"ایسا کیوں سوچتی ہوں آپ۔؟ کیوں اتنی مایوسی کی باتیں کرنے لگی ہیں؟" سعد نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔

"پتہ نہیں سعد۔۔ یہ حادثہ میری زندگی کا سب سے بُرا حادثہ ہے سعد۔۔۔ تمہیں ایسے دیکھنے کے بعد میرا دل ڈرنے لگا ہے۔۔ میں تمہارے لیے ڈرنے لگی ہوں۔ میں ہادی کیلیے بھی ڈرنے لگی ہوں۔" وہ اس پر اپنا خوف اپنا فوبیا ظاہر کر رہی تھی۔

"اور حیدر بھائی کیلیے؟" سعد کا سوال ایک لمحے کیلیے اسے لاجواب کر گیا۔ اسکے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا۔ آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔۔ وہ سب کچھ بھلا کر دل کو سنبھالنے لگی۔

"جو بُرا جس کے ساتھ ہونا تھا ہو چکا سعد۔۔ انہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔ مجھے یقین ہے۔ بس میں تم دونوں کیلیے ڈرتی ہوں۔" اس نے آنکھوں کی نمی کو چھپاتے ہوئے کہا۔اب کے سعد کا دل ڈرا تھا۔۔ حیدر کیلیے۔۔ اپنے بھائی کیلیے۔ ہر ایک شخص کے تاثرات بدلتے تھے حیدر کے نام پر۔ ہر آنکھ نم ہوتی تھی اس کے ذکر پر۔۔ اسکے دل میں درد سا اٹھا تھا۔ وہ کراہا تھا۔ ماہین جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔ دہلیز پر کھڑا ہادی اندر آنے کی بجائے اپنے کمرے کی طرف تیز قدموں سے بھاگا تھا۔

"کیا ہوا سعد؟" وہ تشویش سے پوچھ رہی تھی ساتھ ہی ایک ہاتھ سے اسکی نبض ٹٹول رہی تھی۔۔ تبھی سعد کے موبائل کی بپ بجی تھی۔۔
سعد نے درد کے باوجود ہاتھ بڑھا کر موبائل اٹھایا انباکس کھولا اور میسج دیکھنے لگا
"میں ٹھیک ہوں سعد۔ میری دعا ہے تم بھی جلدی ٹھیک ہو جاؤ۔ میں جلد ہی آؤں گا تم سے ملنے۔ بس کچھ مصروف ہوں۔ اپنا خیال رکھنا۔ خدا حافظ۔" ایک مختصر سا میسج تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

مگر جس نمبر سے وہ میسج آیا تھا اس نے سعد کی رگ رگ مین اطمینان بھر دیا تھا۔ ۔ حیدر کا نمبر۔۔ اتنے دنوں بعد اسکا کوئی پیغام موصول ہوا تھا۔ سعد کی آنکھوں کے کناروں پر بے اختیار پانی جمع ہوا تھا۔۔ سارا درد کہیں جا سویا تھا۔ اس نے ماہین کو تسلی دی اور آنکھیں موندھے لیٹ گیا۔ جبکہ ماہین نے دروازے پر کھڑے ہادی کو ہاتھ میں حیدر کا موبائل پکڑے دیکھا تو بے اختیار ہی دو آنسو ٹوٹ کر گالوں پر بہہ نکلے تھے۔۔ وہ بھاگتی ہوئی ہادی کے پاس سے باہر کو نکل گئی اور ہادی بے بسی سے اسے دیکھتا رہ گیا۔

###___###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ماہی!" ہادی نے اسے پکارا تھا۔۔ وہ لان کے بیچ پر دونوں ہاتھ اطرف میں بیچ پر جمائے سر کو جھکائے بیٹھی تھی۔۔ ہادی کی ہکار پر اس نے جواب دینے کی بجائے اپنے آنسو پونچھے۔۔ پھر ہادی کی طرف دیکھا۔۔ ہادی نے ان آنکھوں میں موجود وحشت دیکھی تو دل میں درد سا اٹھا۔۔ بنا کچھ کہے وہ اسے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

"تمہیں پتہ ہے ماہی حیدر کو کبھی میری کسی بات پہ اعتراض نہیں ہوا۔ نہ ہی اسے کچھ کبھی بُرا لگا۔۔" ہادی کی آواز نے طویل ہوتی خاموشی کو توڑا۔۔

"سوائے ایک بات کے۔۔ اور جانتی ہو وہ کیا بات تھی۔۔؟" ہادی نے سامنے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔ اب کے ماہین نے سر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"تمہاری آنکھوں میں ایک بار میری وجہ سے جب آنسو آئے تھے۔۔ اس بات پر ماہی۔۔ اسے کبھی بھی تمہاری آنکھوں میں آنسو اچھے لگتے تھے ماہی۔۔۔" ہادی کی بات پر ماہین کی سسکی ابھری تھی۔۔

"میرے آنسو پونچھنے والا اب نہیں رہا ناں ہادی۔۔" اس نے نم لہجے میں کہا

"وہ نہیں رہا۔ مگر وہ بھولا نہیں یہ بات۔ تبھی وہ یہ کام مجھے سونپ کر گیا ہے۔۔ تمہاری آنکھوں کے آنسو پونچھنے کی اور تمہاری راہوں کے کانٹے چُننے کی۔۔" ہادی نے ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسو پونچھے۔۔

"تمہیں خود کو سنبھالنا ہو گا ماہی۔ تبھی تم آنٹی کو بھی سنبھال سکو گی۔ انہیں تمہاری ضرورت ہے ماہی۔۔ تمہیں صبر کرنا ہو گا۔ تمہیں رب کی رضا میں راضی ہونا ہو گا۔" ہادی اسکا ہاتھ تھامے اسے نرمی سے سمجھا رہا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

”زندگی اسی کا نام ہے ماہی۔ کھونا اور پانا۔ ہم صرف دعا ہی کر سکتے ہیں۔ کسی کی زندگی یا موت پر ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے۔۔ اپنے پیارے اور بہت پیارے جب چلے جاتے ہیں تو زندگی مشکل ہو جاتی ہے۔ مگر انسان جینا تو نہیں چھوڑ سکتا نا۔ دنیاوی تقاضے پورے کرنے پڑتے ہیں۔ مجبوری میں ہی سہی۔۔ اب تم بھی ہاسپٹل جانا شروع کر دو۔۔ تمہاری توجہ بھی بٹ جائے گی۔۔ اور ہاؤس جاب بھی مکمل ہو جائے گی۔“ ہادی کی بات پر اس نے آنسو پونچھے۔ دل کے بوجھل پن کو پسِ پشت ڈال کر وہ اثبات میں سر ہلا کر اندر کو چل دی جہاں سعدیہ بیگم موجود تھیں۔

ہادی بنچ کی پشت سے ٹیک لگائے وہیں بیٹھ گیا۔۔ ماہین دروازے کے پاس پہنچ کر رکی۔۔ مڑ کر اسے دیکھا

”مجھے تو سمجھا لیں گے ہادی آپ۔ مگر آپ اپنے دل کو کیسے سمجھائیں گے۔۔“ اس نے دُکھ سے سوچا۔۔

ہادی نے موبائل کی گیلری کھولی۔۔ ہزاروں کی تعداد میں اسکی اور حیدر کی تصویریں موجود تھیں اس میں۔۔ پیچھے کھڑی ماہین نے ایک نظر موبائل کو دیکھا اور جو اسے بلانے آئی تھی اسے وہیں چھوڑ کر پلٹ آئی تاکہ وہ کچھ وقت حیدر کی یاد میں گزار سکے۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد بیڈ پر نیم دراز تھا جب راشدہ بیگم اندر داخل ہوئی تھیں۔ انکے ہاتھ میں اپنا مخصوص بیگ تھا جو وہ کہیں جاتے وقت ساتھ لے جاتی تھیں۔ اندر داخل ہو کر انہوں نے ایک نظر سعد کو دیکھا پھر اسکی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئیں۔۔

"کیسا ہے میرا بیٹا۔۔؟" انہوں نے پیار سے اسکے بال سہلاتے ہوئے کہا

"بہت پیارا، نیک اور شریف ۔۔۔ ہمیشہ کی طرح۔۔" سعد نے سنجیدگی سے کہا تو وہ مسکرا دیں۔۔

"تبھی ہمیں اتنا ستا کر رکھا ہے تم نے۔۔ ایسا بھی کوئی کرتا ہے۔۔" انہوں نے پیار سے کہا

"جو کوئی نہیں کرتا وہ سعد کرتا ہے۔۔ اور یہ سب" اس نے اپنے سینے پر لگی پٹی کی طرف اشارہ کیا

"یہ سب اسلیے ہوا ہے اصل میں کہ اللہ نے آپکو میری خدمت اور عیادت کا شرف بخشا ہے۔۔ اور مجھ جیسے بندے کی عیادت کا شرف ہر کسی کو نہیں نصیب ہوتا۔۔"

اسکی بات پر راشدہ بیگم ایک بار پھر مسکرا دی تھیں۔

"تم کبھی نہیں سدھرو گے سعد۔ مجھے لگا تھا اس بیماری کے بعد تم سدھر جاؤ گے۔" راشدہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"چوٹ یہاں نہیں" اس نے کنپٹی پر ہاتھ رکھ کر کہا

"یہاں لگی ہے" اب کے اس کا ہاتھ سینے پر تھا۔۔

"یعنی دماغ نہیں دل پر چوٹ لگی ہے۔۔ اسلیے سدھرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔" اب کے وہ بھی نرمی سے مسکرایا تھا۔۔

"اور یہ چوٹ بھی وہ ہ ہ ہ والی دل کی چوٹ نہیں ہے۔۔ " اس نے وہ پر زور دے کر کہا۔۔

"ورنہ کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو دل پر چوٹ کھانے کے ساتھ ساتھ شرٹ پر لپ اسٹک کا نشان بھی گھر لے آتے ہیں۔ میں ان جیسا نہیں ہوں۔ بہت شریف ہوں۔ " اسکی آنکھوں میں شرارت پھر سے چمک رہی تھی۔ اور ہونٹ مسکرا رہے تھے۔۔ راشدہ بیگم نے مُڑ کر دیکھا۔ ہادی دروازے میں کھڑا سعد کو گھور رہا تھا۔ سعد نے اس دن والے واقعے کی وجہ سے اس پر چوٹ کی ۔۔ ۔

"اندر آؤ بیٹا ۔۔ کھڑے کیوں ہو۔۔" راشدہ بیگم نے اسے پُکارا۔۔ ہادی چلتا ہوا آیا اور سعد کے بیڈ پر ٹک گیا۔۔ ہادی کی نظر سامنے شیشے پر پڑی جس میں اسکا اور سعد کا عکس موجود تھا۔ مگر اس منظر میں کچھ کمی تھی۔۔ کچھ بہت بڑی کمی۔۔ایسی کمی جو کبھی پوری نہیں ہو سکتی تھی

" آپ اتنے چُپ چُپ کیوں ہیں۔؟" سعد کی آواز پر وہ حواسوں میں لوٹا۔۔

"تم باتیں چھوڑو اور جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ ۔ تا کہ دوبارہ سے ڈیوٹی جوائن کرو۔ ایک مہینے سے زیادہ ہو گیا ہے تمہیں۔" ہادی نے سعد کو مزید کسی بھی پوچھ گچھ کا موقع دیے بغیر موضوع بدلا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"آپ اور حیدر بھائی کو جب بھی لمبی لیو ملتی تھی تب میں بھی ایسے ہی جیلس ہوتا تھا۔ اب آپ دونوں جیلس ہوں۔ وہ یہاں ہوتے تو آپکی طرح یہی کہتے۔" سعد نے ہنستے ہوئے کہا

"کاش وہ یہاں ہوتے۔۔" سعد کا اداس لہجہ ہادی کے کانوں میں گونجا۔

ہادی نے جس موضوع سے اسے ہٹانا چاہا تھا بات پھر اسی شخص کے تذکرے پر آر کی تھی۔۔ ہادی نے دیکھا کہ سعد کی کوئی بھی بات ایسی نہ تھی جس میں حیدر کا ذکر نہ ہو۔۔

"میں اسے کیسے بتا سکوں گا کہ اسکا حیدر اب نہیں رہا۔۔ جبکہ میں اب تک اپنے دل کو نہیں سمجھا پا رہا ہوں۔" ہادی نے بے بسی سے سعد کی طرف دیکھا جو راشدہ بیگم سے بات کرتے ہوئے حیدر کا ہی ذکر کر رہا تھا۔۔

"ہادی ! تم نے کھانا کھا لیا ہے؟" راشدہ بیگم نے سعد کی کسی بات کا جواب دینے کے بعد مڑ کر ہادی سے پوچھا۔۔

"جو بیٹا ملک کی خاطر دل پر چوٹ کھا کر آیا ہے اسے کوئی نہیں پوچھ رہا اور جو محبت میں چوٹ کھا کے۔ یعنی دل ہار کے آیا ہے اسے کھانے کھلائے جا رہے ہیں۔" سعد کی خفا سی آواز پر دونوں مسکرائے۔

"تمہارے لیے سوپ اور کھچڑی بنائی ہے۔ وہ ابھی تو کھائی ہے تم نے۔۔" راشدہ بیگم نے اسے گویا یاد دلانا چاہا

"میں کھانے کی بات کر رہا تھا۔ وہ کھانا جس کی خوشبو سے منہ میں پانی آتا رہتا ہے۔ مگر آپ لوگ صرف خوشبو پر گزارہ کرواتے ہیں میرا۔۔ آج بھی آپ نے جو قورمہ بنایا ہے۔۔ مجھے پتہ ہے بہت مزے کا ہو گا۔" اس نے منہ بُھلاتے ہوئے کہا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تم فی الحال خوشبو پر گزارہ کرو کیونکہ ڈاکٹرز نے منع کیا ہے تمہیں کوئی بھی مرچ مصالحہ والی چیز کھلانے سے ۔۔ تمہارے ڈائیٹ چارٹ سے دیکھ کر ہی تمہارے لیے کھانا بناتی ہوں۔" انہوں نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"فریج کو تالا کیوں لگایا ہے آپ نے۔ ؟" اس نے خفگی سے پوچھا

"کیونکہ تم نے این سی بی سے جب کہا تھا کہ وہ جا کر فریج سے پیزا لے کر آئے تو اس نے مجھے بتا دیا تھا اور تمہاری دی ہوئی رشوت بھی مجھے دے دی تھی ۔ اب میں اسے اس سے ڈبل پیسے دیتا ہوں تا کہ وہ تمہیں کچھ ایسا ویسا نہ لا کر دے۔۔ اور ماما سے کہہ کر فریج بھی لاک کرا دیا ہے تب جب وہ گھر میں موجود نہ ہوں۔" ہادی نے دوبدو جواب دیا تھا۔

"غدار کہیں کا۔۔ آپ نے ڈبل دیے ہیں۔ مطلب مجھے تین گنا زیادہ دینے پڑیں گے کچھ اچھا کھانے کیلیے۔" سعد نے منہ بسورا۔

"ہاں ۔ اور وہ چار گناہ لینے کیلیے پھر سے وہی پیسے لا کر میرے ہاتھ پر رکھ دے گا مگر تمہیں کچھ لا کر نہیں دے گا۔ اسلیے کوشش بیکار ہے۔۔" ہادی نے شرارت سے کہا۔

"میں اور ہادی ذرا مارکیٹ جا رہے ہیں۔ کچھ سامان خریدنا تھا۔ این سی بی جواد یہیں کمرے کے باہر ہے تب تک"

انہوں نے باہر کی طرف اشارہ کیا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

”۔ کچھ بھی چاہیے ہو اسے بتا دینا۔ہادی بس آدھے گھنٹے میں مجھے چھوڑ کر واپس آ جائے گا۔ “۔ راشدہ بیگم نے سعد کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئیں۔اس نے اثبات میں سر ہلایا ۔ راشدہ بیگم جھک کر اسے بوسہ دینے کے بعد باہر کر چل دیں۔۔

”بھائی ! مارکیٹ سے میرے لیے پیزا ۔۔“ اس نے منت کرنے کے سے انداز میں کچھ کہنا چاہا ہی تھا کہ ہادی کانوں میں انگلیاں ڈال کر اٹھ کر بھاگنے کے سے انداز میں باہر نکل گیا۔ جبکہ سعد اسکی اس حرکت پر محض دانت کچکچا کر رہ گیا۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com
###

لائٹ آف تھی اور پردے آگے ہونے کی وجہ سے کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔ راشدہ بیگم کے جانے کے بعد سعد کو میڈیسن لے کر ابھی سوئے کچھ وقت ہی ہوا تھا کہ اسے اپنے سینے پر بائیں جانب ایک لمس سا محسوس ہوا۔۔ نیند میں وہ بے چین ہوا تھا۔۔ ذہن میں یادوں کے پردے پر کچھ آوازیں لہرا رہی تھیں۔ ہادی کی آواز۔۔

"حیدر۔۔!"

"سعد۔۔!" پھر شاید ہادی نے اسے پکارا تھا۔۔ اس نے دیکھا حیدر گرا تھا۔۔ وہ ذہن پر زور دے رہا تھا۔ گولی اگر اسے لگی تھی تو حیدر کیوں گرا تھا۔۔ پھر وہ ہاسپٹل میں تھا۔ نیم بے ہوشی کی حالت میں۔ کچھ آوازیں گڈمڈ ہو رہی تھیں۔ اسکے سینے پر اسے اب بھی وہ لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔

مگر آوازیں اب بھی کانوں میں گونج رہی تھیں۔۔

"حیدر۔۔۔!" اسکے کانوں میں پھر آواز گونجی تھی۔۔ اندھیرے میں آنکھوں کے پردے پر حیدر کا مسکراتا چہرہ بار بار آ رہا تھا جب وہ ہادی کے ساتھ مل کر اسے سہارہ دے کر باہر کو لے جا رہا تھا

"حیدر۔۔۔!" ایک سسکی پھر کانوں میں گونجی تھی۔ وہ نیند میں پھر بے چین ہوا تھا۔ کون تھا وہ جو حیدر بھائی کے لیے ایسے رو رہا تھا۔ اس نے یاد کرنا چاہا کہ اس نے آخری لفظ کیا سنا تھا حیدر کے منہ سے۔۔اس نے آخری آواز سنی حیدر کی۔۔

"حیدر۔۔! نم سی آواز پھر گونجی تھی۔

"دُعا۔ ۔۔۔ " حیدر کی چیخ اسکے کانوں میں گونجی تھی۔۔

"دُعا" وہ چیخ کر اُٹھ بیٹھا تھا۔۔۔ ایک ہاتھ اب بھی اسکی گرفت میں تھا عین اسکے سینے پر دل کے پاس۔۔ اس نے وہ ہاتھ اپنے سینے پر اپنے ہاتھ کے نیچے اتنی سختی سے دبا رکھا تھا کہ سینے سے اب درد سا اُٹھا تھا۔ مگر وہ اسے کوئی ہوش نہ تھا۔ ۔ وہ ارد گرد سے بیگانہ پسینے سے شرابور بیٹھا تھا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

"دُعا...!" اس نے وہ نام ایسے لیا تھا کہ اسکے لہجے کی تڑپ پر سامنے کھڑا وجود بھی تھرا کر رہ گیا تھا۔۔ اسکے ہاتھ کے نیچے موجود دل معمول سے تیز رفتار کے ساتھ دھڑک رہا تھا۔۔

اس نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔ سعد یکدم ہوش میں آیا تھا۔۔ اس نے اپنے ہاتھ کے نیچے دبے ہاتھ کو محسوس کیا اور پھر حیرت سے سامنے دیکھا۔۔ اندھیرے کے باعث اسے چہرہ دیکھنے میں مشکل ہو رہی تھی۔۔

"کون ہو تم؟" سعد نے حواس بحال ہوتے ہی اس سے پوچھا۔۔ ہاتھ سینے سے ہٹا لیا تھا۔ مگر اب بھی سعد کے ہاتھ میں تھا۔

سامنے کھڑے وجود نے اپنا ہاتھ چھڑا کر پلٹنا چاہا مگر ہاتھ پھر سے سعد کی گرفت میں آچکا تھا۔۔ سعد نے ہاتھ کو ایک جھٹکا دیا تھا۔۔ وہ وجود پلٹ کر اس پر گرا تھا۔۔ اسکا ہاتھ عین زخم کے اوپر جا لگا تھا۔ بال جھٹکا لگنے کے باعث کُھل کر سعد کے چہرے پر بکھرے تھے۔ اس سے سعد کو اندازہ ہوا وہ کوئی لڑکی تھی۔۔ مگر جیسے ہی اسکا ہاتھ سعد کے زخم سے ٹکرایا تھا اسکی گرفت ڈھیلی پڑی ساتھ ہی وہ کراہا تھا۔ ۔۔ اور وہ اپنا ہاتھ چُھڑاتی باہر کو بھاگی تھی۔۔ سعد نے اُٹھنا چاہا مگر سینے سے اُٹھتے درد کی بنا پر وہ اُٹھ نہ سکا۔

"جواد ۔۔ جواد۔۔!" وہ این سی پی کو آوازیں دے رہا تھا۔۔ ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی ۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کچھ ہی دیر میں جواد ہانپتا ہوا اسکے کمرے میں پہنچا تھا۔۔

"سر۔۔!" وہ سعد کو سینے پر ہاتھ رکھ کر درد کے مارے نیچے جھکا دیکھ کر چیخا تھا۔۔

سعد نے کچھ کہنا چاہا مگر درد کی وجہ سے صرف کراہ کر رہ گیا۔۔

جواد نے آگے بڑھ کر اسکے جھکے وجود کو سیدھا کیا۔ اسکے سر کی نیچے دو تکیے رکھ کر فوراً پاس پڑے آکسیجن سلینڈر کے ساتھ لگے آکسیجن ماسک کو اسکے چہرے پر لگایا۔۔ سعد ابھی بھی گہرے گہرے سانس لے رہا تھا۔۔ درد کی شدت سے اس نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ جواد نے فوراً اسکی پٹی دیکھی۔۔ ایک ہاتھ سے پٹی ہٹانے لگ ااور دوسرے ہاتھ سے ہادی کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔ پہلی ہی بیل پر کال ریسیو کر لی گئی۔۔

"سر! سر سعد کی طبعیت خراب ہو رہی ہے۔ انہیں درد زیادہ ہو رہا تھا۔ میں زخم دیکھ رہا ہوں ۔ وہ سامنے جھک کر بیٹھے تھے کہیں زخم میں کچھ مسلہ نہ ہو گیا ہو۔ آکسیجن میں نے لگا دی ہے۔ پین کلر بھی دے رہا ہوں۔" سعد پٹی الگ ہونے پر پھر کراہا تھا۔ اور یہ آواز ہادی نے بھی سُنی تھی۔۔ جواد نے کہہ کر بنا کچھ سنے موبائل سائیڈ پر رکھا اور زخم دیکھا۔ زخم دیکھ کر اسے تسلی ہوئی ۔۔ اس نے دیکھا وہ اب آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہا تھا ۔ سانس بھی معمول پر آ رہا تھا۔ ہادی اگلے دو منٹ میں تین تین سیڑھیاں پھلانگتا ہوا کمرے میں پہنچا تھا۔۔

"سعد!" وہ ہانپتا ہوا اس تک پہنچا تھا۔۔

سعد نے ایک نظر اسے دیکھا پھر سینے کی طرف اشارہ کیا۔۔ ہادی نے جھک کر اسکا زخم دیکھا۔۔ اسکی پیشانی پر پسینے کے قطرے موجود تھے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر درد برداشت کرتے ہوئے مسکرایا

"بھائی۔۔۔!" ہادی کو موبائل پر نمبر ڈائل کرتے دیکھ کر اس نے ہادی کو پکارا۔

ہادی پلٹ کر اس تک پہنچا تھا۔

اسکے دل میں ایک ڈر سا بیٹھ گیا تھا۔۔ ہادی نے آگے بڑھ کر درد کے باوجود سعد کے سینے پر ہاتھ رکھ کر گویا اسکے دل کو محسوس کیا۔ اس نے حیدر کو کھو دیا تھا۔ وہ اسکے دل کو اور اپنے سعد کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔ سعد نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ گویا تسلی دینی چاہی۔ ویسی ہی تسلی جیسی حیدر نے مرتے وقت اسے دی تھی۔۔ ہادی کو اس وقت وہ لمس تسلی نہیں ایک آخری لمس محسوس ہو رہا تھا۔

اس نے آنکھیں بند کر کے وہ پرانے منظر ذہن سے جھٹکنے چاہے۔۔ اور پھر سعد کو دیکھا۔ اس نے درد کی شدت سے ابھی بھی آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔

اسے لگ رہا تھا اب وہ بھی اسے چھوڑ جائے گا۔ وہ بھی ابھی اسے سب کا خیال رکھنے کا کہہ کر۔ سارے فرض اسکے کندھے پر ڈال کر خود چلا جائے گا۔۔ وہ اسکا ہاتھ تھامے وہیں ڈھے گیا تھا۔ بالکل مٹی کے ڈھیر کی طرح۔ سعد نے ہادی کے خوف سے زرد پڑتے چہرے کو دیکھا۔ اسے ہادی کا ری ایکشن دیکھ کر حیرت بھی ہو رہی تھی مگر درد کے باعث وہ کچھ بھی کہہ نہیں پا رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں بھائی۔۔ " آخر کار سعد بولا تھا۔ ۔۔ وہ کیا تھا۔۔ وہ صور نہیں تھا۔ وہ زندگی کی نوید تھی۔ اس نے حیدر کی طرح اسے اپنے چلے جانے کا نہیں کہا تھا۔ بلکہ اسے سچ میں تسلی دی تھی۔ وہ جھکتا گیا۔ وہیں سجدے مین جھکتا گیا۔ کیا نہ تھا اس سجدے میں ۔ شکر۔۔خوشی۔ ایک دکھ۔ ایک شکوہ۔۔ شکر سعد کے ٹھیک ہونے کا۔ خوشی اسکی تسلی تھی۔ دکھ ایک اپنے کے چلے جانے کا۔ اور شکوہ۔۔۔ شکوہ یہ کہ کاش اس روز بھی یہی منظر ہوتا اور حیدر بھی اسے یہی کہتا۔۔ ۔۔ اس نے سجدے سے سر اٹھا کر فوراً ماہین کو کال کر کے بلایا۔ جبکہ سعد درد کی شدت کو برداشت کرتا حیرت سے اسے دیکھتا رہا۔۔

###___###___###

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کاش کبھی ایسا ہو

میں اور تم

وقت کی گاڑی پر

اس شام میں واپس جائیں

جب ہم پہلی بار ملے تھے

بیٹھے بیٹھے

باتیں کرتے

وقت کی چابی کھو جائے

وہ وقت ہمارا ہو جائے ...!!!

Shamsa Iqbal

وہ بے ترتیب ہوتی سانسوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی تھی۔۔ بنا اِدھر اُدھر دیکھے وہ بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں پہنچی تھی۔۔ دروازہ بند کر کے وہ دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔ گہرے گہرے سانس لے کر اس نے خود کو نارمل کرنا چاہا۔۔ ماہین نے اسے سعد کی طبعیت کی خرابی کا بتایا تھا۔ اسکا اپنا دل بیٹھا جا رہا تھا۔

"یا اللہ۔۔! میری یہ بے اختیاری کہیں اسے کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔۔" وہ سر ہاتھوں میں گرائے بیٹھی تھی۔۔ ہاتھ ابھی تک لرز رہے تھے۔ اسے ابھی بھی ہاتھوں کے نیچے ہی وہ دل دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔ ہتھیلیاں بھیگ چکی تھیں۔۔

"اگر اسے پتہ لگا تو۔۔ اگر اسے پتہ لگا کہ وہ میں ہوں تو وہ کیا سوچے گا۔۔ اور جانے اسکا کیا حال ہو گا۔ ہادی بھائی۔۔ ہادی بھائی کو پتہ لگا تو۔۔ انہیں سود بہت پیارا ہے۔ وہ سب مجھ پر غصہ ہوں گے۔۔ مگر میں کیا کروں یا اللہ۔ میں مجبور ہوں۔ میں اس دل کے ہاتھوں مجبور ہوں۔۔۔ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے حیدر کے دل کا دھڑکنا محسوس کروں۔ وہ دل تو میرا تھا ناں۔۔ مگر وہ اب کسی اور کے پاس ہے تو بھی مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔ مجھے اب بھی اس دل کی دھڑکن سننا اچھا لگتا ہے۔ مجھے لگتا ہے اس دل کی ہر دھڑکن صرف میرے لیے ہے۔۔" وہ بے بسی کی ۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"میں ہر روز خود سے وعدہ کرتی ہوں کہ وہاں نہیں جاؤں گی۔ مگر پھر کھنچی چلی جاتی ہوں۔ میرا دل بغاوت پر اتر آتا ہے۔۔ جب جب دل پر یہ خیال غالب آتا ہے کہ حیدر نہیں رہا تو میرا دل چاہتا ہے میں اسکی دھڑکن سنوں۔ محسوس کروں اسے۔ تا کہ دل کو تسلی ہو کہ وہ نہیں ہے مگر اسکا دل تو ہے۔۔ میں یہ بھول جاتی ہوں کہ وہ کسی اور کے سینے میں دھڑک رہا ہے۔ یاد رہتا ہے تو بس اتنا کہ وہ میرے حیدر کا دل ہے۔ اور اس میں میں بستی ہوں۔" اس نے چہرہ اوپر کو اٹھایا۔۔

"پتہ نہیں وہ ٹھیک ہو گا یا نہیں۔ میں نے اسکے زخم پر ہاتھ رکھا۔۔ وہ سب انجانے میں ہوا۔ پر اگر اسے کچھ ہو گیا تو سب مجھے غلط سمجھیں گے۔ یا اللہ تو اسکی حفاظت کرنا۔۔ اس دل کی دھڑکن کو رُکنے مت دینا۔۔" وہ ضبط سے آنکھیں میچ کر بیٹھی تھی۔۔ تبھی اسکا موبائل بجا تھا۔۔

"وہ اب ٹھیک ہے۔۔" ماہین کا میسج آیا تھا۔ اس نے گہرا سانس سانس لیتے ہوئے آنکھیں موندھ لیں۔ اور دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کر کے اپنی بے اختیاری پر خود کو کوسنے لگی۔۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com
اے ایف آئی سی میں کار دیا گیا۔ بست کے چیک کروانے کے بعد ہادی اور ماہین سعد کو واپس گھر لے آئے تھے۔۔۔

"کیا کیا ہے تم نے ایسا کہ زخم پر ایسا پریشر پڑا ہے۔ جس کی وجہ سے تمہاری یہ حالت ہوئی ہے؟" ہادی سامنے کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا۔ماہین اسکی میڈیسن دراز میں رکھ رہی تھی۔۔

"یہاں گھر میں شاید کوئی تھا۔ یا وہ میرا وہم تھا۔ یا میں خواب میں ڈر گیا تھا۔ مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہوا کیا تھا میرے ساتھ۔۔" سعد عجیب سے انداز میں ذہن پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔

دراز بند کرتی ماہین کے ہاتھ پل بھر کو تھمے تھے جبکہ ہادی کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔۔۔

"آپی۔۔!" سعد کی پکار پر اس نے اپنے تاثرات پر قابو پایا۔۔

"کیا ان میڈیسنز سے hallucination بھی ہوتی ہے کیا؟" سعد نے اس سے پوچھا۔۔ اسکی آنکھوں میں شرارت کے ساتھ ساتھ الجھن بھی تھی

"تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔ ہادی ابھی بھی اسکی طرف متوجہ تھا

"مجھے لگتا ہے میرے کمرے میں ایک پری نے ڈیرا ڈال دیا ہے۔۔بہت لمبے لمبے بال ہیں اسکے۔۔ اوراسکی آنکھیں۔ ۔ اتنے پاس سے۔" وہ ہاتھ سے فاصلہ بتا رہا تھا

"اتنے پاس سے میں نے دیکھی ہیں ۔ وہ دنیا کی سب سے خوبصورت آنکھیں تھیں۔ کچھ بھیگی بھیگی سی۔ جیسے وہ صدیوں سے روتی آئی ہو۔ لیمپ کی روشنی میں میں اتنا ہی دیکھ سکا۔ کیونکہ لائٹ آف تھی۔ اور اسکا ہاتھ یہاں تھا۔۔ یہاں میرے دل پر" اس نے انگلی سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا

" اس نے ہاتھ دبا رکھا تھا۔۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ دل میرا نہیں اسکی ملکیت ہے ۔۔ اور وہ اسے لے جانا چاہتی ہے۔ اپنے ساتھ۔۔" سعد آنکھوں میں شرارت لیے اپنی ہی ہانک رہا تھا جبکہ سامنے کھڑے دونوں وجود ساکت ہو چکے تھے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تمہارا یہ دل اسکی ہی ملکیت ہے۔۔ یہ دل اسی کا تو ہے۔۔۔" ماہین ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں بولی تھی۔۔ جبکہ سعد کے مسکراتے لب سمٹے تھے اور آنکھوں میں شرارت کی جگہ حیرت نے لی تھی۔۔ ہادی جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔

"جب اس نے تمہارے کمرے میں ڈیرا ڈال دیا ہے تو اسکا یہی مطلب ہے نا کہ وہ تمہارے دل پر قابض ہونا چاہتی ہے اور تمہارے دل کو اپنی ملکیت سمجھتی ہے۔۔" ہادی نے پل کے پل جواب دیا تھا۔ ماہین پھیکی سی مسکراہٹ چہرے پر لانے میں کامیاب ہوئی تھی۔۔

"دل کو اگر ملکیت سمجھ کر لے جانا چاہتی ہے تو اس سے ریکویسٹ کروں گا کہ دل کے ساتھ ساتھ اس دل والے کو بھی اپنے ساتھ پرستان لے جائے۔۔" سعد پھر سے سنجیدگی کو پس پشت ڈال چکا تھا۔۔

"تم وہاں جا کر کیا کرو گے؟" وہ پوچھ رہا تھا

"دیکھنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے ساتھ ساتھ پرستان میں بھی وردی والوں کی ویلیو سب سے زیادہ ہے یا نہیں۔۔۔" اسکی بات پر ہادی اور ماہین نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیے تھے۔۔

"تم جہاں بھی جاؤ۔ تمہاری ویلیو سب سے زیادہ رہے گی۔۔ تم سب سے ہینڈسم لگو گے پریوں کو بھی۔۔" ماہین نے اسکے بال بکھیرتے ہوئے کہا

"ضرور لگوں گا ہینڈسم۔ شرط یہ ہے کہ آپکے مجازی خدا اور بھائی صاحب اگر وہاں نہ ہوں تو۔۔ ورنہ پریاں بھی انکی دیوانی ہو جائیں گی۔ اور میں پرستان جا کر بھی کنوارہ رہ جاؤں گا۔۔" سعد نے ہادی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس قدر معصومیت سے کہا کہ ہادی ہنس دیا۔۔ وہ پہلی ہنسی تھی۔۔ حیدر کے بعد۔۔ پہلی ہنسی جو اس گھر میں گونجی تھی۔ہاں۔ پہلی ہنسی۔۔۔ مگر فوراً ہی اسکے لب سمٹے تھے۔ اسکی ہنسی بانٹنے والا اب اسکے ساتھ نہیں تھا۔ اور یہ دکھ بہت بڑا تھا۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مجھے اگر وہ پری ساتھ پرستان لے گئی تو سچ میں وہاں جا کر پہلے ہی یہ مشہور کر دوں گا کہ میرے دونوں بھائی شادی شدہ ہیں۔ انکی طرف دیکھنا بھی مت۔" سعد اپنی ہی ہانک رہا تھا۔ اس نے بھی اتنے دنوں بعد ہادی کو ہنستے دیکھا تھا۔

"اب چپ کر کے سو جاؤ تم۔۔ تمہیں زیادہ باتیں کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔" ماہین نے اسے چُپ کرانا چاہا۔

"اور چپ رہنا میرے لیے دنیا کا سب سے مشکل کام ہے۔۔" وہ دوبدو بولا تھا

"ویسے آپی۔۔ مجھے سچ میں لگتا ہے کہ کوئی آتا ہے میرے کمرے میں۔ میرے دل پر ہاتھ رکھ کر گویا اسکا دھڑکنا محسوس کرتا ہے۔۔ مگر میں میڈیسنز کی وجہ سے نیند میں ہوتا ہوں۔ میرا ذہن جاگ رہا ہوتا ہے۔ میں اسے محسوس کر سکتا ہوں۔ سن سکتا ہوں۔" وہ اب کے سنجیدہ تھا۔

"تمہاری وہم ہو گا یہ۔۔" ماہین نے اسے ٹالنا چاہا

"یہ وہم نہیں ہے۔ میں نے اسکی آواز سنی ہے۔ ایک سسکی سی تھی جس میں اس نے کوئی نام لیا تھا۔۔" وہ آنکھیں بند کر کے ذہن پر زور دے رہا تھا۔

"حیدر۔۔۔ حیدر بھائی کا نام تھا شاید۔ اس نے حیدر بھائی کا نام لیا تھا۔ وہ رو رہی تھی شاید۔۔ لیکن کیوں۔۔" ماہین کی سانس تھمی تھی۔۔ آنسوؤں کا سمندر آنکھوں کے کناروں میں سمٹ آیا تھا۔۔

"اگر یہ بات تم نے حیدر بھائی کو بتا دی کہ ایک پری انکا نام لے رہی تھی تو وہ خوشی سے پاگل ہو جائیں گے۔۔" اسکے لہجے میں نمی تھی۔۔

"وہ پری نہیں تھی۔۔ وہ کوئی انسان ہی تھی۔ مگر پریوں جیسی۔" سعد پھر سے بولنے لگا تھا۔۔۔

"تم سو جاؤ سعد۔۔ بھول جاؤ اس بات کو۔۔ کوئی نہیں آتا یہاں۔" ماہین نے اسے تسلی دی۔۔ سعد آنکھیں بند کیے لیٹ گیا۔۔ ماہین اسے دیکھتی رہی۔ اسکے چہرے میں حیدر کی پرچھائی ڈھونڈتی رہی۔ کافی وقت گزرا تو وہ اٹھ کر سعد کے پاس گئی۔۔ اس نے ہاتھ سعد کے سینے پر رکھا۔ دل دھڑک رہا تھا۔ سعد نے آنکھیں کھولیں۔ ماہین کی آنکھیں نم تھیں۔ سعد نے اسے دیکھا۔ اب کے اسکی آنکھوں میں حیرت نہیں تھی۔۔ جیسے وہ جانتا تھا کہ ماہین ایسا کرے گی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ماہی آپی آپ، ہادی بھائی اور ایک وہ انجان لڑکی۔۔ سب کے سب میرے دل کا دھڑکنا کیوں محسوس کرتے ہیں۔ کیا ہے ایسا اس دل میں۔ کیوں سب کو اس دل کی اتنی فکر رہتی ہے۔۔" وہ بے بسی سے پوچھ رہا تھا۔۔

"یہ دل بہت خاص ہے ہم سب کیلیے۔ اور تمہارے لیے بھی۔۔ کیونکہ یہ بہت خاص انسان کا دل ہے سعد۔۔ اسے دھڑکتے رہنا چاہیے۔۔ اسلیے ہم بار بار ہاتھ رکھ کر خود کو تسلی دیتے ہیں کہ یہ دھڑک رہا ہے۔ اسکے رکنے سے بہت سے لوگوں کے دل رک جائیں گے۔ اسکے دھڑکنے سے بہت سے لوگ زندہ رہیں گے۔۔" سعد کی آنکھوں میں الجھن ابھری

۔"یہ تمہارا دل ہے سعد۔ ۔ تم خاص ہو۔ بہت خاص ہم سب کیلیے۔۔" ماہین نے فوراً دل کو سنبھالا اور بات بدلی۔

"اب سو جاؤ۔۔" ماہین اسکا ہاتھ تھپتھپا کر باہر نکل گئی جبکہ سعد الجھے دماغ کے ساتھ آنکھیں موندھ گیا۔۔

###___###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

وقت پر لگا کر اُڑ رہا تھا۔۔ نہ وہ پہلے کبھی رُکا ہے۔ نہ اب رُکا تھا۔۔ چھ ماہ گزر چکے تھے اس حادثے کو۔۔ سعد پھر سے ڈیوٹی جوائن کر چکا تھا۔۔ ہادی بھی اب یونٹ میں جا چکا تھا۔۔ ماہین بھی ہاؤس جاب کچھ ہی دن پہلے ختم کر چکی تھی۔ اور دعا۔۔ وہ بھی کالج جانے لگی تھی۔۔

سب کی زندگی گزر رہی تھی۔ مگر ہر ایک کی زندگی میں ایک کمی تھی۔۔

سعد کو روز حیدر کا میسج موصول ہوتا جس میں وہ اپنی خیریت کا بتاتا تھا۔ مگر سعد اسکی آواز سننے کو بے چین تھا۔۔

ہادی نے خود کو اس حد تک مصروف کر لیا تھا کہ وہ تب اپنے کمرے میں آتا تھا جب نیند اس پر مہربان ہونے کو تیار کھڑی ہوتی تھی۔۔ مگر پھر بھی کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے کسی اپنے کی یاد جگائے رکھتی تھی۔۔

ماہین گھر میں داخل ہوتی تو بھاگتی ہوئی حیدر کے کمرے میں پہنچتی ۔۔ جیسے وہ لوٹ آیا ہو۔۔

اور دُعا۔۔ وہ جب بھی انکے گھر آتی۔ قدم بے خودی میں اور عادت کے مطابق اسکے کمرے کی جانب اٹھتے۔ مگر پھر حقیقت یاد آنے پر واپس پلٹ جاتی۔۔

اور سعدیہ بیگم۔۔ وہ خالی خالی نظروں سے گھر کو یوں تکتی جیسے کسی کے قہقہے ، کسی کی آواز ، کسی کا وجود تلاش رہی ہوں۔۔۔ وہ وقت سے پہلے بوڑھی ہو چکی تھیں۔۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

زندگی میں سب ہے پھر بھی کیوں اک کمی سی ہے

لب ہیں ہنس رہے پھر بھی کیوں آنکھوں میں نمی سی ہے

کوئی منظر نہیں بھاتا، کچھ بھی اچھا نہیں لگتا

میں تیرے سنگ تھا تو نرم دل تھا اب کیوں برف دل پر جمی سی ہے

سانسیں بھی چل رہی ہیں۔ خون بھی شاید گردش میں ہے

تیرے بنا پھر بھی کیوں یہ دھڑکن تھمی سی ہے۔۔

ہادی کمرے کی کھڑکی کے پاس بیٹھا یہ الفاظ گنگنا رہا تھا۔۔ جانے کتنا وقت بیت گیا تھا اسکے ایک اپنے کو بچھڑے ہوئے مگر ابھی تک وہ یقین نہیں کر پایا تھا کہ وہ نہیں رہا اب۔۔ اس نے ٹائم دیکھنے کیلیے موبائل آن کیا۔ نظریں اسکرین پر جم گئیں۔۔ ٹائم دیکھنا بھول گیا۔۔ پسِ منظر میں لگی حیدر کی تصویر نے اسکی توجہ اپنی جانب مبذول کرا لی۔۔

"خود جنت میں حوروں کے درمیاں اکڑ کر بیٹھا ہو گا۔۔ اور مجھے اکیلا چھوڑ گیا۔۔" ہادی یہ کہتے ہوئے مسکرایا تھا۔۔ ایک آوارہ سا آنسو آنکھ سے بہا تھا۔۔ اور موبائل اسکرین پر گرا تھا۔۔ اور ساتھ ہی وہ تصویر غائب ہوئی تھی۔۔ بالکل ایسے ہی جیسے وہ ان سب کی زندگی سے غائب ہوا تھا۔۔ مگر کچھ لوگوں میں ایسی خوبی ہوتی ہے کہ وہ محفل میں نہ ہو کر بھی محفل کی جان بنے رہتے ہیں۔ ہر کوئی انہی کا تذکرہ کرتا ہے۔۔ حیدر بھی ایسے ہی لوگوں میں سے تھا۔ ۔۔ اس نے جتنی زندگی جی دوسروں کیلیے جیا۔۔ اور جب موت کو بھی گلے لگایا تو مُلک کی خاطر۔ اللہ کی راہ میں جان دے دی۔۔ اسے صرف دینا آتا تھا۔ لینا نہیں اور اگر کچھ لیتا ہی تھا تو وہ دُکھ ہوتے تھے وہ دکھ جو وہ دوسروں کے بانٹتا تھا۔ انکے دکھ خود لے کر انہیں خوش رکھتا تھا۔ وہ دینے کا ہُنر جانتا تھا۔ اور وہ دیتا ہی گیا۔ سب کو اپنا پیار۔ محبت۔ سب کا خیال رکھنا۔ اور اب جب وہ نہیں تھا تو سب اسے یاد کرتے تھے۔۔

ShamsaIqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی اٹھ کھڑا ہوا۔۔ موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر بیڈ پر لیٹا ہی تھا کہ موبائل پر بیل بجی۔۔ ہادی نے موبائل سامنے کیا۔ ماہین کا نام اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔۔

"ہیلو ماہی! کیا ہوا تم ٹھیک ہو ؟ آنٹی ٹھیک ہیں۔۔؟" اس وقت ماہین کی کال دیکھ کر نجانے اسکے دل میں کیا کیا وسوسے جاگے تھے۔۔

"اسلام علیکم۔۔" ماہین کی پر سکون سی آواز گونجی۔۔ ہادی نے سکون کا سانس لیا۔

"وعلیکم اسلام۔۔" ہادی نے دوبارہ لیٹتے ہوئے جواب دیا

"آپ سو تو نہیں رہے تھے؟" ماہین نے جھجکتے ہوئے پوچھا

"میرے خیال میں ہمارے درمیان جو رشتہ ہے اسکے بعد اس تکلف کی جوئی گنجائش نہیں نکلتی اور اگر میں سو بھی رہا تھا تو تمہیں یہ حق ہے کہ تم مجھے جگا سکتی ہو۔" ہادی کی بات پر ماہین کے کانوں کی لوئیں تک سرخ ہو چکی تھیں۔ اسکے لیے مزید ایک لفظ بھی بولنا مشکل ہو رہا تھا۔۔

"ماہی!" ہادی نے اسے پکارا تھا

"جی۔۔" دھیمی سی آواز گونجی تھی۔۔

"کچھ کہنا چاہ رہی ہو۔۔؟" ہادی نے پوچھا تھا

"ہاں۔ وہ۔ نہیں میں۔۔۔۔۔" اب کے وہ ہکلائی۔۔

"ماہی۔ ! آرام سے بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔ میں سن رہا ہوں۔" ہادی نے اسکا حوصلہ بڑھایا۔۔

"مجھے نہیں پتہ آپ کیا سمجھیں گے اس بات کو مگر میں کیا کروں۔ میں خود سے سعد کو کچھ نہیں کہہ سکتی۔ مگر دعا سعد سے ملنا چاہتی ہے۔ اور سعد ڈیوٹی پر ہے تو۔۔" وہ آگے کچھ نہ کہہ سکی۔ اور ہادی۔۔ وہ ساری بات سمجھ چکا تھا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ جانتا تھا دعا اصل میں کیوں اس سے ملنا چاہتی تھی۔ سعد کے سینے میں موجود دل اسے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔ وہ اس دل کی دھڑکن سننا چاہتی تھی۔۔

"کل اسکا چیک اپ ہونا ہے اے ایف آئی سی میں۔ تم اسے وہاں لے آنا۔ ایک میڈیکل سٹوڈنٹ کے طور پر ہی سہی۔" ہادی نے تجویز پیش کی تھی

"تھینک یو ہادی۔" وہ مشکور ہوئی۔

"تمہاری ہاؤس جاب ختم ہو چکی ہے۔ اب آگے کیا ارادہ ہے تمہارا۔؟" ہادی نے اب کے اس سے پوچھا

"فی الحال ایک مہینہ ریسٹ کروں گی۔ حیدر بھائی ہوتے تو کبھی سوچنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ مگر اب ۔۔۔۔۔" وہ رُکی تھی۔

"حیدر چاہتا تھا تم اور دعا دونوں آرمی جوائن کرو۔" ماہین کی سانس تھمی تھی۔ اس نے بہت شدت سے یہ دعا کی تھی کہ حیدر کی یہ خواہش پھر کبھی اسکے سامنے کوئی نہ دہرائے مگر۔۔۔

"کافی ٹائم ہو گیا ہے ہادی۔ اب آپ بھی سو جائیں۔" ماہین کی بات پر ہادی سمجھ گیا تھا کہ وہ اس بارے میں کوئی بھی بات نہین کرنا چاہتی۔ اسکا خوف ابھی بھی دل میں ہلکورے لے رہا تھا۔۔

"میں گھر آکر اس بارے میں بات کروں گا۔۔" کچھ پل کیلیے وہ رکا۔ شاید اسکی بات کا منتظر تھا۔ مگر ماہین خاموش رہی۔۔

"کل حیدر کے آپ سب کیلیے لکھے گئے لاسٹ لیٹرز میں گھر بھیج رہا ہوں۔ تمہارا، دعا کا، آنٹی کا، سعد کا اور میرا لیٹر ہے ان میں۔ میرا اور سعد کا لیٹر اپنے پاس رکھ لینا۔ میں جب بھی آؤں گا لے لوں گا۔۔" ہادی نے بات ختم کر کے الوداعی کلمات کہہ کر فون رکھ دیا اور آنکھیں موندیں لیٹ گیا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نیند گنوا کر
جان لُٹا کر
گھر بار بُھلا کر
خون اپنا بہا کر
کرتے ہیں یہ فرض اپنا پورا
یہ سرحد کے رکھوالے ہیں
دیکھو کیسے یہ وردی والے ہیں
یہ بیٹے دھرتے کے بیٹے۔۔
یہ بیٹے دھرتی کے بیٹے۔۔
نہ اپنی پرواہ ، نہ فکر جان کی
ہر لمحہ فکر بس پاکستان کی۔
یہ جاگیں تو ہم سوتے ہیں
یہ وردی والے
ایسے ہی تو ہوتے ہیں۔۔
اک صدا پر دوڑے آتے ہیں
مُلک کی خاطر قرباں ہو جاتے ہیں
خود کو کے اندھیروں کے سپرد
سویرا ہر سُو وہ لاتے ہیں۔
یہ بیٹے دھرتی کے بیٹے۔
یہ بیٹے دھرتی کے بیٹے۔۔
ماں گھر میں تکتی ہے راہ انکی
یہ گھر کی بجائے
جنت کی جانب چل پڑتے ہیں
مائیں روتی رہ جاتی ہیں
یہ کیوں ایسا کرتے ہیں۔۔
۔

یہ بیٹے دھرتی کے بیٹے۔۔
یہ بیٹے دھرتی کے بیٹے۔
۔ ہوائیں ان ماؤں کو سلام دیتی ہیں
انکے بیٹوں کا یہ پیغام دیتی ہیں
ماں تجھ کو آنسو دے کر
میں نے جانے کتنی ماؤں کے
بیٹوں کو بچایا ہے
کتنی آنکھوں سے آنسو چن کر
ہنسی کو انکا مقدر بنایا ہے۔
مت رو ماں کہ میں جو لُٹا آیا ہوں
رب کی امانت تھی جان میری۔۔
یہ خون جو میں بہا آیا ہوں
یہی ہے اب پہچان میری۔۔
مائیں نم آنکھوں سے مسکاتی ہیں
بیٹوں کی خوشی میں خوش ہو جاتی ہیں
رب کی رضا پہ سر کو جھکاتی ہیں
جواں بیٹے یوں دفنا کر
جانے کیسے حوصلہ اور ہمت دکھاتی ہیں
ہر کوئی بیٹا کہاں ایسا ہوتا ہے
اک وردی والا جیسا ہوتا ہے
یہ بیٹے دھرتے کے بیٹے۔۔
یہ بیٹے دھرتی کے بیٹے

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد اے ایف آئی سی میں موجود تھا۔۔ ساتھ ہی ہادی اور ماہین بھی کھڑے تھے۔۔۔

"میں کب تک آتا رہوں گا چیک اپ کیلیے؟" سعد جھنجھلاتے ہوئے بولا۔۔

"اپنا منہ بند رکھو اور چیک اپ کرواؤ۔ میں کب سے تمہاری چک چک سن رہا ہوں۔ سب لوگ دیکھ رہے ہیں اور سن بھی رہے ہیں۔۔" ہادی نے اسکے دسویں بار یہی سوال پوچھنے پر اسے ڈپٹا۔ اس نے معصوم سی شکل بنا کر ماہین کو دیکھا۔۔ مگر وہ ہادی کو دیکھنے میں مگن تھی۔۔ اسکی جھنجھلاہٹ اور ماتھے پر بکھرے بال۔۔

"آپکا دیکھنا بھی سب لوگ دیکھ رہے ہیں ماہی آپی۔۔" سعد کی آواز پر ہادی نے مڑ کر ماہین کو دیکھا جو بوکھلا کر دوسری جانب مڑی تھی۔۔ پھر سعد کے کندھے پر ایک مُکا جڑا تھا اس نے۔ ہادی مسکرا کر رہ گیا

"ایکسکیوز می" نسوانی آواز پر ماہین مُڑی تھی۔۔

"یس۔۔" ماہین نے اسے دیکھا

"میں میڈیکل سٹوڈنٹ ہوں۔ مجھے انکی میڈیکل ہسٹری لینی ہے۔۔" اس نے معصومیت سے کہا تھا۔۔

اس نے حجاب لیا تھا۔ سکارف کے حالے میں اسکا روشن چہرہ اور وہ آنکھیں۔

سعد ایک پل کو ٹھٹھکا تھا۔۔

کئی سوال اسکے ذہن میں جاگے تھے۔ مگر وہ نظریں چرائے ہاتھ میں پکڑی نوٹ بک پر کچھ نوٹ کر رہی تھی۔۔

"کیا میں آپکو جانتا ہوں؟" سعد کا سوال اتنا اچانک تھا کہ اسکا کاغذ پر چلتا ہاتھ تھم گیا تھا۔ ساتھ ہی ہادی اور ماہین بھی ٹھٹھک گئے تھے۔۔

"سوری۔۔۔؟" اس نے چند لمحوں بعد جواب دیا تھا۔۔

"نتھنگ۔۔" سعد مسکرا کر بولا تھا۔ ان تینوں نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔

وہ سوال پوچھتی جا رہی تھی اور سعد جواب دے رہا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اسکے بعد وہ سٹیتھو سکوپ لے کر آگے بڑھی۔۔ آلہ کانوں میں لگا کر اسکے دل پر رکھا۔۔
ایک دو تین۔۔
لمحے جیسے رک گئے تھے۔۔ وقت کی گردش تھم گئی تھی۔۔ زمانہ ٹھہر گیا تھا۔۔ وہ اس دل کا دھڑکنا سن رہی تھی۔۔۔
سعد اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ سامنے کھڑی لڑکی کے عمل مین بے خودی کی سی بے خودی تھی۔۔ سعد کو پہلے جو شک معلوم ہو رہا تھا وہ یقین میں بدل رہا تھا
"کون ہے یہ لڑکی؟ کیوں مجھے لگ رہا ہے میں جانتا ہوں اسے۔۔ ؟ میرے گھر میرے کمرے میں یہ کیسے آ سکتی ہے جبکہ میرے خیال میں ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں جانتا۔۔ مگر اسکی آنکھیں۔۔۔۔" سعد ناسمجھی کے عالم میں اسے دیکھ رہا تھا۔۔
وہ پلکوں کی باڑ آنکھوں پر گرائے اس دل کی دھڑکن سن رہی تھی۔۔ اس نے پھر آنکھیں کھولیں۔ پہلو میں گرا ہاتھ اوپر کو اٹھایا۔ ہاتھ کی کپکپاہٹ سعد دیکھ سکتا تھا۔۔ سعد بنا پلک جھپکے اسکا ہر انداز دیکھ رہا تھا جبکہ ہادی اور ماہین ساکت کھڑے تھے۔ اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔
سعد کے شک کی تصدیق ہونے ج ارہی تھی۔ وہ ہاتھ رکھنے کو ہی تھی جب اسے کندھے پر دباؤ محسوس ہوا۔۔ اسکا بڑھتا ہاتھ تھم گیا تھا۔ گویا وہ ہوش میں آئی ہو جیسے
"ہو گیا مِس۔۔ اب انکی ای سی جی ہو گی۔۔ آپ کسی اور پیشنٹ سے ہسٹری لے لیں۔" ماہین نے نرم سی مسکراہٹ سے کہا۔
اس نے اثبات میں سر ہلایا تھا اور پلٹ گئی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

سعد بھی جیسے کسی خواب سے جاگا تھا۔ وہ نیم دراز تھا۔ اسے اپنے ہاتھ پر نمی سی محسوس ہوئی تھی۔ اس نے دیکھا ایک قطرہ تھا پانی کا۔۔ ایک آنسو تھا محبت کا۔ ایک سمندر تھا دُکھ کا۔۔ جانے وہ کون تھی۔ سعد بس سوچ کر رہ گیا۔ کیونکہ اتنا تو وہ جان گیا تھا کہ ماہین اور ہادی سے کچھ بھی پوچھنا بیکار ہے۔۔ اس نے خاموشی سے آنکھیں موند لیں جبکہ ہادی اور ماہین اس لڑکی کو لڑکھڑاتے قدموں سے باہر جاتے دیکھ رہے تھے۔۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد کا چیک اپ کروا کر ہادی اسے گھر لے آیا تھا۔۔ ڈاکٹرز اب سعد کی حالت سے مطمئن تھے۔۔

"اتنی پرفیکٹ heart compatiability میں نے پہلی بار دیکھی ہے۔۔" سعد کے سرجن نے ہادی سے کہا تھا۔۔

"سر وہ made for each other والی قسم کے دوست تھے۔۔۔" ہادی اداسی سے مسکرایا تھا۔۔

اب سعد کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر وہ لان میں پڑے بنچ پر آ کر بیٹھ گیا۔۔

وہ اداس تھا۔ اسکا دل اداس تھا۔ اسے حیدر یاد آ رہا تھا۔ اور اتنی شدت سے کہ اسکا دل چاہ رہا تھا کاش کچھ ایسا ہو کہ وہ اسکے پاس جا سکے۔۔ اسے بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب کسی کے کپڑوں کی سرسراہٹ نے اسے متوجہ کیا۔۔

وہ حیدر تھا۔ خوشبو میں بسا وجود لیے۔ وہی سفید جوڑا پہنے جیسا اس نے نکاح کے دن پہنا تھا۔ آنسوؤں کی دھند سے منظر دھندلانے لگا تھا۔ ہادی نے جلدی سے آنکھوں کا ملا کہ کہیں وہ منظر سے غائب نہ ہو جائے۔۔

وہ ہمیشہ کی طرح مسکراتا ہوا اسکے پاس بیٹھ گیا۔۔

ہادی کا دل چاہا اسے ہاتھ لگا کر دیکھے۔۔۔ مگر رک گیا۔ اگر وہ خواب تھا تو وہ اسی خواب میں جینا چاہتا تھا۔ اگر وہ خیال تھا تو وہ اسی خیال کے ساتھ زندہ رہنا چاہتا تھا۔ اگر وہ محض اسکا وہم تھا تو وہ اسی وہم کے ساتھ مرنا چاہتا تھا۔۔ ہادی اس سے نظریں ہٹا کر سامنے دیکھنے لگا۔۔

"اداس ہو؟" حیدر کی آواز آئی تھی۔۔ ہادی نے مڑ کر اسے دیکھا۔ کیا نہ تھا اس نظر میں۔۔ گلہ، شکوہ۔ دکھ۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

جیسے وہ پوچھ رہا ہو

"کیا نہیں ہونا چاہیے تھا مجھے اداس؟" مگر ہادی منہ سے ایک لفظ بھی نہ بولا۔۔

"ناراض ہو۔۔؟" ہادی کا مسکراہٹ بھرا لہجہ کانوں مین گونجا۔۔

ہادی نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔ حیدر۔۔ میں ناراض ہونا بھی نہیں چاہتا ہوں۔ اور میں چاہ کر بھی ناراض نہیں ہو سکتا۔۔" ہادی کی نم سی آواز آئی تھی۔۔

"لوٹ آؤ حیدر۔۔" ہادی نے گویا منت کی تھی۔۔

"مجھے یاد کرتے ہو؟" اس نے ہادی کی بات کو نظر انداز کر کے موضوع بدلا تھا۔ وہ ایسے ہی کرتا تھا جب اسے کسی موضوع پر بات نہین کرنی ہوتی تھی۔۔

" ارے میں تو تمہارے آس پاس ہی ہوں۔ ہر لمحہ تم لوگوں کے دلوں میں یاد بن کر ساتھ رہتا ہوں اور میں تو سعد کے سینے میں دھڑکتا ہوں۔ تم اداس مت ہوا کرو میرے لیے ہادی۔ ہاں بس مجھے یاد کیا کرو۔۔ " حیدر نے اس سے پوچھا تھا۔ ہادی نے دیکھا اسکی آنکھوں میں وہی ازلی شرارت چمک رہی تھی۔ ۔۔ ہادی نے نظر ہٹا کر سامنے دیکھا۔ پھر پلٹ کر ساتھ نظر ڈالی۔ وہ اب وہاں نہیں تھا۔ وہ چلا گیا تھا۔ دور اور اتنا دور کہ کوئی آواز، کوئی فریاد اسے واپس نہیں لا سکتی تھی۔۔

" تمہارے علاوہ کچھ یاد ہی نہیں کر پاتا ہوں میں حیدر۔" ہادی اسے کہنا چاہتا تھا مگر وہ اب وہاں نہیں تھا۔۔ ہادی نے بنچ کی پشت پر سر ٹکا لیا۔ اک آنسو آنکھ سے نکل کر کنپٹی سے بہتا ہوا بالوں میں جذب ہو گیا۔ اور چاند اداسی سے بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا۔ گویا اس منظر نے اسے بھی غمزدہ کر دیا تھا۔۔

###___###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد ابھی تک گومگو کیفیت میں تھا۔ وہ کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہل رہا تھا۔

"کون ہے وہ لڑکی۔؟ کیوں بار بار اسطرح میرے سامنے آ جاتی ہے۔۔" وہ سخت بے چین تھا "ماہی آپی اور ہادی بھائی اسے میرا وہم کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔ جبکہ میں نے ہاسپٹل میں انکے تاثرات دیکھے تگے۔ مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ وہ اسے جانتے ہیں۔ کچھ ہے ایسا جو سب مجھ سے چھپا رہے ہیں۔" سعد اضطرابی کیفیت میں کبھی صوفے پر جا بیٹھتا تو کبھی سائیڈ ٹیبل پر ٹک جاتا۔۔

" اگر وہ وہی لڑکی ہے جو میرے کمرے میں آئی تھی تو میں اسے نہیں جانتا۔۔ میں نے اب سے پہلے اسے کہیں نہیں دیکھا۔۔ تو پھر وہ میرے کمرے میں آئی تو آئی کیسے۔۔؟ اور ہادی بھائی اور ماہی آپی کیا چھپا رہے ہیں مجھ سے۔۔" وہ سوچ سوچ کر جب تھک گیا تو بیڈ پر جا کر بیٹھ گیا۔۔

"اتنی خوبصورت اور معصوم لڑکی ہماری فیملی سے تو ہو نہیں سکتی۔۔" وہ سعد ہی کیا جو زیادہ دیر تک سنجیدہ رہ سکے۔۔

"تو پھر کون ہے وہ۔" کوئی سرا اسکے ہاتھ نہ آ سکا تو تھک کر لیٹ گیا۔

"سعد تمہارے اتنے برے دن بھی نہیں آئے کہ ایک انجان لڑکی کے بارے میں سوچ سوچ کر اپنی نیند قربان کرو۔۔وہ بھی ایسی لڑکی جس سے تمہارا کوئی شرعی رشتہ نہ ہو۔۔" اس نے اپنی سر پر خود چپت لگائی

" مجھے اسے دیکھنا ہی نہیں چاہیے تھا۔ لڑکیوں پر نظریں ڈالنے سے بھی وہ میلی ہوتی ہیں۔ اور میں کبھی نہیں چاہتا میری وجہ سے کسی کے ساتھ کبھی ایسا ہو۔۔" سعد نے مسکرا کر سوچا تھا اور آنکھیں موند لیں ۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی وادی میں پہنچ چکا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد صبح اٹھا تو ہر ایک کمرے میں جھانک کر دیکھا۔ راشدہ بیگم اور ہادی کہیں بھی دکھائی نہ دیے۔۔ کفریش ہو کر کچن میں گیا تو دیکھا فریج پر ٹیگ لگا تھا

"شیک تیار ہے ۔۔ وہ پی لینا یاد سے اور میڈیسن بھی لے لینا۔۔

ہادی"

سعد نے مسکرا کر وہ پڑھا۔ شیک پی کر میڈیسن لی۔۔

"اس سے پیٹ نہیں بھرا۔ اب تو میں جا کر ماہی آپی کے گھر ناشتہ کروں گا۔۔ آنٹی کے ہاتھ کے بنے گرما گرم آلو کے پراٹھے ۔۔" پراٹھوں کا سوچ کر ہی اسکے منہ میں پانی آ رہا تھا۔۔ اس نے سامنے پڑی چٹ پکڑی اور اس پر قلم گھسیٹنے لگا

"میں ماہی آپی کے گھر ڈائٹ چارٹ کے مطابق ہی ناشتہ کرنے جا رہا ہوں ۔" ساتھ ہی سمائلی بھی بنائی ۔ جسکا مطلب یہی تھا کہ پہلے لکھا گیا جملہ سراسر جھوٹ ہے۔۔ اس نے وہ چٹ فریج پر چپکائی۔۔ اور دتوازے کی طرف بڑھا۔ پھر بھاگتا ہوا فریج تک آیا۔

"سعد بیٹا۔! اگر بچپن میں کبھی اپنی لکھائی پر دھیان دے دیتے تو آج ایسے شرمندگی نہ ہوتی تمہیں اپنے بھائی کے سامنے۔۔" وہ اپنی اور ہادی کی لکھائی کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ہادی کی لکھائی واضح اور خوبصورت تھی جبکہ سعد کی لکھائی ایسی تھی جیسے چیونٹی سیاہی بھرے پیروں سمیت کاغذ پر رینگ رہی ہو۔۔

"ماما نے اگر یہ دیکھ لی تو بچپن کی طرح پھر سے میری خوش خطی والی کلاس لینا شروع کر دیں گی جو میں بالکل افورڈ نہیں کا سکتا۔۔۔" سعد مے خود کلامی کرتے ہوئے وہ چٹ پھاڑ کر ڈسٹ بن میں ڈال دی۔۔ اور باہر کو چل دیا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

موسم ابر آلود ہو رہا تھا۔۔ سعد مسکراتا ہوا گیٹ سے اندر ہو رہا تھا جب اسکی نظر زمین پر پڑی ڈاک پر پڑی۔ وہ رکا تھا۔۔ وہ حیدر کے سب کیلیے لکھے گئے آخری خطوط تھے۔ مگر وہ انجان تھا۔۔

"میجر حیدر۔۔" ڈاک پر بھیجنے والے کا ایڈریس دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔۔
یکایک سورج نے بادلوں کی اوٹ میں خود کو چھپا لیا۔ وہ آنے والے لمحوں کے خوف سے چھپ گیا تھا۔۔

کوئی ڈاکو منٹس ہیں شاید۔ ورنہ حیدر بھائی لو سٹّر کی دہائی کی طرح خط لکھنے کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے۔۔" وہ ہم کلامی کرتا وہ ڈاک اٹھاتا اندر کو بڑھا
"لگتا ہے موبائل پر کچھ زیادہ ہی پابندی لگا رکھی ہے جو یہ نوبت آ گئی ہے۔۔"
وہ بے دھیانی سے کہتا ہوا وہ پیپر کھولتا ہوا آگے کو بڑھا۔ لب اب بھی مسکرا رہے تھے۔ ذرا اندر کو آیا تو گھر کے اندر سے آتی آوازوں پر اسے حیرت ہوئی ۔۔ اندر کوئی اونچی آواز میں بول رہا تھا۔ بولنا کیا سمجھو چیخنے کی آواز تھی۔۔

"اتنی اونچی آواز۔۔۔؟" اسے حیرت ہو رہی تھی۔ وہ دہلیز تک پہنچا۔۔
تبھی پیپر کھولتا ہاتھ ایک جھٹکے سے اس نے پیچھے کیا تھا۔۔ پیپر میں لگی پِن اسکے ہاتھ میں چبھی تھی۔ خون کی بوند انگلی کی پور پر نمودار ہوئی تھی۔۔
"ہاہ۔۔ حیدر بھائی۔۔ ! چوٹ ہی لگ گئی آپ کے اس لیٹر سے مجھے۔۔۔" وہ مسلسل خود کلامی کر رہا تھا۔۔ ہاتھ کی طرف دیکھتا وہ آگے بڑھ ہی رہا تھا کہ دہلیز کی ٹھوکر لگ کر وہ گرا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

"میں یہ سوچنا بھی نہیں چاہتی ہوں کہ وہ نہیں رہا اب۔۔ میں یہ سوچوں بھی تو یہ خیال اس پر حاوی ہو جاتا کہ اسکا دل زندہ ہے۔۔ دھڑک رہا ہے۔۔ اسکے سینے میں نہ سہی کسی اور کے سینے میں ہی سہی۔۔" اک آواز سعد کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔ وہ جو ہاتھ کی ہتھیلی زمین پر رکھے اٹھنا چاہتا تھا دوبارہ منہ کے بل زمین پر گرا تھا۔ اسکی ناک فرش سے ٹکرائی۔۔ سعد نے چہرہ اوپر کو اٹھایا تھا۔ اسکی حالت عجیب ہو رہی تھی۔ اسے شک ہوا کہ اسکا دل دھڑک بھی رہا ہے یا نہیں۔ اس کے ذہن میں طرح طرح کے بُرے خیالات آرہے تھے۔ مگر وہ انہیں جھٹکنا چاہتا تھا۔ اس نے سر کو جھٹکا۔ ہاتھ پر نمی سی محسوس ہوئی۔ دیکھا خون ہاتھ پر گرا تھا۔ پھر اس نے ناک کو چھوا۔ بل بل کرتا خون ناک سے بہہ رہا تھا۔۔

"بیٹا ہم تمہیں اس سے ملنے سے منع نہیں کرتے۔۔ مگر سعد کی حالت سے تم واقف ہو۔۔ اس وقت اسکی صحت سے زیادہ اہم کچھ نہیں ہے ہمارے لیے۔۔ تم روز روز ایسے جاؤ گی تو وہ جان جائے گا۔۔" اب کے راشدہ بیگم کی آواز گونجی تھی۔۔ سعد نے خون نہیں پونچھا۔ اس نے اٹھنا چاہا مگر اسے محسوس ہوا وہ اٹھ نہیں سکتا۔۔ اسکا لاشعور اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔۔

"کب تک چھپائیں گے آپ اس سے۔۔ وہ کوئی بچہ نہیں ہے جو یہ سب کبھی جان نہیں پائے گا۔۔ کیوں اس پر ظلم کر رہے ہیں آپ سب لوگ۔۔" وہ لڑکی چلا رہی تھی۔ وہ ماہین بھی نہ تھی۔ پھر وہ کون تھی۔ وہ کس کے بارے میں بات کر رہی تھی۔۔ سعد دیوار کا سہارہ لے کر اٹھا تھا۔ خون اب بھی بہہ رہا تھا۔۔ مگر وہ اس طرف متوجہ ہی نہیں تھا۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"میں نے تمہیں بہن کہا نہیں سمجھا بھی ہے۔ تم ایک بڑے بھائی کی ریکوئسٹ سمجھ لو اسے ۔۔ میں تمہیں اس سے ملواتا رہوں گا مگر اس طرح روز روز اس سے ملنا اسے شک میں مبتلا کر سکتا ہے۔۔" اب کے ہادی کی آواز آئی تھی۔ سعد کے جسم میں رہی سہی طاقت بھی دم توڑ رہی تھی۔۔

"میں ملوں گی اس سے۔ میرا سب کچھ اسی کے پاس تو ہے۔۔" سعد نے لڑکھڑاتے ہوئے قدم اندر کو بڑھایا تھا۔۔ ایک قدم۔۔دو قدم سعد آگے کو بڑھا تھا

"میں اسے کیسے بتا دوں دعا۔۔ کیسے بتا دوں کہ اسکا حیدر اب نہیں رہا۔۔"

آہ ہ ہ ہ ۔۔ وقت کی گردش صیحح معنوں میں تھم چکی تھی۔۔ ہوا دم سادھے رکی تھی۔۔ سعد نے سانس لینی چاہی مگر اسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گا۔۔ اس نے سنا تھا کہ گولی لگنے کے بعد اسکے دل نے دھڑکنا چھوڑ دیا تھا مگر اب کے اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اسکا دل واقعی بند ہو رہا تھا۔۔ اس نے پھر سے سانس لینے کی کوشش کی۔ اسے مشکل سے وہ سانس آئی تھی۔۔

"میں اسے کبھی نہیں بتا سکتا کہ اسکا بھائی نہیں رہا اب۔ اسکا حیدر اب نہیں رہا۔۔" سعد لڑکھڑایا تھا۔۔ دروازے کے ساتھ ٹیبل پر پڑا گلدان نیچے فرش پر جا گرا تھا۔ سب پلٹے تھے اور اگلے ہی پل سب ساکت ہو گئے تھے۔۔

ناک سے بہتے خون کے ساتھ وہ سر کو مسلسل نفی میں ہلا رہا تھا۔۔ دعا نے دہل کر اسے دیکھا تھا۔

گردشِ کائنات گویا تھم گئی تھی۔۔ قیامت سے پہلے قیامت کا ٹوٹنا کیا ہوتا ہے وہ اس وقت وہاں کھڑا ہر شخص بخوبی محسوس کر سکتا تھا۔۔

Shams Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد کی نظر نیچے پڑے لفافے پر پڑی تھی ۔ اسکے اندر موجود کاغذ باہر گرے تھے۔۔
ان پر بڑے بڑے الفاظ میں لکھا تھا

"میجر حیدر شہید۔۔" اس نے اب کے سامنے دیکھا۔۔ چہرہ زرد تھا۔ وہاں موجود کسی شخص میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ سعد سے کچھ کہتا۔۔

وہ مسلسل سر نفی میں ہلا رہا تھا۔ قدم قدم پیچھے کو ہٹا۔ ہادی سب سے پہلے ہوش میں آیا تھا۔ وہ بھاگتا ہوا اس کے قریب پہنچا تھا۔

"سعد ۔۔" ہادی نے اسے پکارا۔ اسے لگا ہادی کی آواز دور کسی کھائی سے آئی ہو۔۔

اس نے آنکھوں کو زور سے بند کر کے کھولا۔ گویا وہ اس خواب سے جاگنا چاہتا ہو۔

ہادی نے اسکا بازو تھامنا چاہا۔۔

اس نے ہادی کا ہاتھ جھٹک کر اسے دھکا دیا تھا۔ ہادی لڑکھڑا کر پیچھے کو ہٹا تھا۔۔

سعد کچھ بولنا چاہتا تھا۔ مگر الفاظ اسکا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔

"سعد میری بات سنو۔۔" ہادی پھر سے آگے کو بڑھا تھا۔

"حیدر بھائی۔۔۔" اسے بولنے میں دشواری ہو رہی تھی مگر جب بولا تو چیخ کی صورت میں وہ نام اسکے منہ سے نکلا تھا

سامنے موجود ہر شخص کا دل دہل گیا تھا۔ در و دیوار تک لرز اٹھے تھے۔۔ وہ گھٹنوں کے بل گرا تھا۔ سب دوڑ کر اس تک پہنچے تھے بس ایک دعا تھی جو دور سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"بھائی۔۔!۔ حیدر بھائی ۔۔" وہ پوری قوت سے چلا رہا تھا۔ یہاں تک کہ اسکے گلے میں خراش آ گئی۔۔

"م۔میرے بھائی۔ میرے حیدر بھائی۔۔" وہ بے یقینی سے ہادی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

"سعد۔۔۔!" راشدہ بیگم نے اسے پکارا تھا۔

"ماما!میرے حیدر بھائی۔۔ انہیں کیسے کچھ ہو سکتا ہے ماما ؟" وہ دکھ سے انہیں دیکھ رہا تھا۔۔ راشدہ بیگم اور سعدیہ بیگم کا دل دہل گیا تھا۔ یہ ایک ایسی صورتحال تھی جس کیلیے اس گھر کا کوئی فرد بھی تیار نہیں تھا۔۔

"حیدر بھائی۔۔۔!" وہ اوپر حیدر کے کمرے کی طرف دیکھتے ہوئے چلایا تھا جیسے اسے امید تھی کہ ابھی وہ ہمیشہ کی طرح اسکی آواز سن کر بھاگتا ہوا آئے گا اور ریلنگ سے نیچے جھانکے گا اور شرارت سے ہنستے ہوئے کہے گا

"جی بھائی کی جان۔۔! بولو کیا چاہیے۔۔؟ دل یا جان۔۔؟" سعد نے بڑی امید سے اس جانب دیکھا۔ ہادی کی نظروں نے بھی اسکی پیروی کی۔ مگر نظریں خالی لوٹ آئیں۔ وہ آج وہاں موجود نہیں تھا۔ نہ اسکے قہقہے تھے۔ نہ اسکی آواز تھی۔۔۔ سعد نے کپکپاتے ہاتھوں سے موبائل نکالا۔ اور حیدر کا نمبر ڈائل کیا۔۔

بیل بجی تھی۔۔ سعد کے دل میں امید جاگی تھی کہ وہ سب مذاق کر رہے ہیں اور حیدر ادھر ہی گھر میں موجود ہے۔ مگر جب ہادی نے جیب سے موبائل نکالا تو سعد کا نمبر سکرین پر جگما رہا تھا۔ موبوئل کی اسکرین سعد کی عین نظروں کے سامنے تھی۔ اس نے بے یقینی سے ہادی کو دیکھا۔۔ ہادی اسکے قریب بیٹھا۔۔

"سعد! میری بات دھیان سے سنو۔۔"

"نہیں۔ میں یہ مان ہی نہیں سکتا۔" وہ ہادی کی بات کاٹتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔

"میرے بھائی۔ حیدر بھائی۔۔ مجھے۔۔ اپنے سعد کو ایسے کیسے چھوڑ کر جا سکتے ہیں۔۔" وہ دیوانگی کی انتہا کو پہنچ رہا تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"بھائی ! یہ سب مذاق ہے ناں۔ جھوٹ ہے نا سب" وہ امید سے پوچھ رہا تھا آنکھوں میں التجا تھی۔۔ گویا کہہ رہا ہو کہ اگر یہ سچ بھی ہے تو مجھے نہ بتانا۔ ہادی نے نظریں چرائیں۔۔

"سعد تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں ہے تم اٹھو۔" ماہین نے روتے ہوئے اس سے کہا تھا۔

سعد دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھ کر اٹھا تھا۔ اسکی آنکھوں سے آنسو کا سمندر بہہ رہا تھا۔ وہ پھر لڑکھڑایا تھا۔ ہادی نے اسے سہارہ دیا۔ خون اب چہرے سے ہوتا ہوا ٹھوڑی پر جم چکا تھا

"ماہی آپی۔! آپی۔ بھائی۔ میرے بھائی۔۔ میرے حیدر بھائی۔۔" وہ آگے کچھ بھی نہیں کہہ پا رہا تھا۔۔ سعدیہ بیگم کا کلیجہ منہ کو آ رہا تھا۔

حیدر بھائی حیدر بھائی کی گردان کرتا وہ ہر دم گھر میں گھومتا تھا۔ اور ہادی اسکی ایک صدا پر ہر کام چھوڑ کر دوڑا آتا تھا۔۔ مگر آج۔۔ آہ ہ ہ ہ۔۔

راشدہ بیگم دکھ سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

"سعد وہ۔۔" ماہین کچھ بھی نہ کہہ سکی۔۔

سعد پلٹا۔ ہادی کے پاس آیا۔۔

"کیسے جا سکتے ہیں وہ مجھے چھوڑ کر۔۔ کیسے جانے دیا آپ نے انہیں بھائی۔۔ بھائی وہ اپنے سعد کو چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں۔۔ انہیں کہیں انکا سعد انہیں بلا رہا ہے۔ وہ آ جائیں۔"

باہر بادل زور سے گرجے تھے۔۔ سعد رو رہا تھا۔ بالکل بچوں کے سے انداز میں وہ رو رہا تھا۔ اور وہ جو اسکے آنسو پونچھتا تھا وہ اب وہاں نہیں تھا۔ اسے حیرت ہو رہی تھی خود پر ۔۔ کہ اگر حیدر نہیں ہے تو وہ کیسے زندہ ہے۔۔

"آپ سب نے انہیں کیسے جانے دیا۔" وہ چیخ رہا تھا۔ اور در و دیوار لرز رہے تھے۔ دعا دم سادھے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"آپ نے۔ آپ سب نے کیوں نہ روکا۔۔ کیوں انہیں نہیں بتایا کہ انکا سعد انکے بغیر مر جائے گا میں مر جاؤں گا انکے بغیر۔۔۔ مجھے ۔۔ مجھے اپنا دل رکتا محسوس ہوتا ہے یہ سوچ کر کہ میرے بھائی۔۔" اس نے کچھ کہنا چاہا مگر کھانسی کا دورہ پڑا تھا اس پر۔۔۔ اسکا دل واقعی میں رک رہا تھا۔

دعا کا دل دہل گیا تھا۔۔ وہ بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی تھی۔۔ ہادی جو اسے سہارہ دیے کھڑا تھا دعا کے دھکا دینے پر ذرا لڑکھڑایا تھا۔ سعد کھانسی کرتا جھکا تھا۔۔ دعا نے اسکا کالر تھاما اور اسے جھنجھوڑا۔۔

"تمہیں زندہ رہنا ہے۔۔ تمہیں جینا ہے۔ تمہارا دل رُکنا نہیں چاہیے۔۔ یہ تمہارا دل نہیں ہے" وہ دیوانوں کی طرح آنکھوں میں وحشت لیے اسے جھنجھوڑ رہی تھی۔۔

"یہ میرے حیدر کا دل ہے سعد۔۔" وہ اسکا کالر چھوڑ کر اسکے سینے پر دل کے عین اوپر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔۔

"یہ حیدر کا دل ہے۔۔ یہ میرے حیدر کا دل ہے۔۔ یہ تمہارے حیدر کا دل ہے۔۔یہ میں نے اسکا رُکنا ایک بار محسوس کیا ہے سعد۔ اسے پھر نہیں رکنا چاہیے۔۔ تمہیں زندہ رہنا ہے۔ اس دل کو دھڑکنا ہے ابھی سعد۔ تمہیں اس دل کے ساتھ زندہ رہنا ہے۔ تمہیں حیدر کیلیے زندہ رہنا ہے۔ تمہیں اس دل کیلیے زندہ رہنا ہے۔۔" وہ سسک رہی تھی۔۔ مہینوں سے جو آنسوؤں کا سمندر آنکھوں میں بسا تھا وہ آج بہہ نکلا تھا۔۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔ وہ سعد کے سینے پر اور حیدر کے دل پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد رک گیا تھا۔۔ بالکل ساکت ہو گیا تھا۔۔ یوں جیسے اسے سننے میں کچھ غلطی ہو گئی ہو۔۔ یوں جیسے کسی نے اسکے کانوں میں صور پھونک دیا ہو۔۔

جبکہ اب سب کی نظریں دعا پر تھیں ۔۔ وہ رو رہی تھی۔۔ جو دُکھ جو اتنے دنوں سے اسکے اندر تھا آج وہ لاوے کی صورت پھٹ کر باہر کو آیا تھا۔۔

"یہ دل۔۔۔ یہ۔۔" سعد نے دعا کے سینے پر دھرے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"یہ حیدر کا دل ہے سعد۔۔ یہ میرا دل ہے۔۔ یہ میری ملکیت ہے۔۔ اس پر میرا حق ہے۔ اور میں تمھیں کہتی ہوں تمھیں زندہ رہنا ہے سعد۔" سعد ساکت سا بس اس دل پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔۔ بہت سے منظر یادوں کے پردے پر لہرا رہے تھے۔۔

"میں تو دل تمھیں دے چکا ہوں سعد۔" حیدر کی شرارت بھری آواز کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔

"جی بھائی کی جان۔۔"

"سعد! تم تو جان ہو اپنی۔۔" وہ اسے گلے لگائے کہہ رہا تھا۔

"جب میں نہیں ہونگا تب قدر کرو گے میری۔۔" وہ منہ پھلائے سعد سے کہہ رہا تھا اور سعد زخمی پاؤں لیے اسکے کندھے پر سوار تھا۔۔

"سعد! اگر میں نہ رہا تو تمہارا ہو گا۔۔۔؟" حیدر اس سے پوچھ رہا تھا

"تو میرا کچھ نہیں ہو سکتا بھائی۔۔ حیدر کے بغیر سعد کچھ بھی نہیں ہے۔۔" وہ مسکرا کر اسکی گود میں سر رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اور اب۔۔۔ اب وہ نہیں رہا تھا۔ یہ احساس ہی جان لیوا تھا۔

وہ ساکت تھا بالکل ساکت۔۔ پل کے پل دعا کو اس سے خوف آیا تھا۔ دعا کے ہاتھوں کے نیچے دھڑکتے دل کی دھڑکن مدھم پڑ رہی تھی۔۔ وہ خوفزدہ سی پیچھے کو ہٹی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"یہ دل بہت خاص ہے۔۔" ماہی کی آواز سعد کے کانوں میں گونجی تھی۔۔
اس نے نظر اٹھا کر دعا کو دیکھا۔۔ پھر ہاتھ بڑھا کر اسکی کلائی تھامی

"تم سے محبت کرتے تھے ناں وہ۔۔" وہ آہستہ سی آواز میں بولا تھا۔ لہجہ ایسا سرد تھا کہ دعا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔

"تم نے کیسے جانے دیا انہیں۔۔۔؟ کیوں نہ روکا تم نے انہیں۔ ؟ تم سے تو وہ محبت کرتے تھے۔ وہ رک جاتے۔ تم روک سکتی تھی انہیں۔ تم نے کیوں نہیں روکا؟" وہ اسی لہجے میں اس سے پوچھ رہا تھا۔۔ آنسو مسلسل دونوں کا چہرہ بھگو رہے تھے۔۔

"سعد! چھوڑو اسے۔۔ حیدر کی زندگی جتنی لکھی تھی اتنی اس نے جی لی تھی۔۔ یہ اللہ کی مرضی تھی۔۔ تم یا دعا دونوں کو اعتراض کا کوئی حق نہیں ہے۔۔" ہادی نے آگے بڑھ کر دعا کا ہاتھ چھڑایا

"انکی ہی زندگی اتنی کیوں لکھی تھی بھائی۔؟ میں ۔۔ میں کیوں نہ مرا۔ کیوں اللہ ۔۔۔ کیوں وہ چلے گئے۔ وہ مجھ سے ملے بغیر ڈیوٹی پر نہیں جاتے تھے۔ اور جب ہمیشہ کیلیے گئے تو۔۔۔۔۔ وہ کیسے جاسکتے ہیں۔" وہ رو رہا تھا۔۔ اک ایسے شخص کیلیے جو اسکا بھائی نہیں تھا مگر بھائی سے بڑھ کر تھا۔ جو اسکا تھا۔ اسکا سہارہ تھا۔ جس سے اسے بے حد محبت تھی۔۔

"بھائی۔۔۔" وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا چہرہ اوپر کو کیے چلایا تھا۔۔

"حیدر بھائی۔۔" اسکی چیخوں سے زمین و آسمان ہل کر رہ گئے تھے۔۔ بادلوں کی گرج چمک سے لگ رہا تھا وہ بھی اسکے ساتھ ہی رو رہے ہیں۔

"یہ دل۔۔۔ یہ میرا دل۔۔" وہ دل پر ہاتھ رکھے اوپر آسمان کی جانب چہرہ کیے دیکھ رہا تھا۔ گویا رب سے شکوہ کر رہا ہو۔ شکایت کر رہا ہو۔ پھر اس نے بے بسی سے چہرہ جھکایا جیسے آسمان والے نے اسے جواب دیا ہو کہ "وہ جس کی چیز تھی اسکے پاس لوٹ گئی ہے۔ تمہارے پاس شکوے کا حق نہیں ہے۔"

Http://novelshenovels.blogspot.com

"یہ دل۔ یہ میرا دل حیدر بھائی کا دل ہے۔۔ کیوں بھائی۔! کیوں کیا ایسا۔۔ ؟ کیوں۔ ؟" وہ رو رہا تھا۔ وہ بلک رہا تھا۔ ہادی کے پاس جانے پر وہ اسکا ہاتھ جھٹک دیتا تھا۔ وہ کسی کو بھی اپنے پاس نہیں جانے دے رہا تھا۔۔

وہ پاس پڑی کرسی کا سہارہ لیے اٹھا تھا۔ مگر جلدی ہی دل پر ہاتھ رکھتا جھکتا چلا گیا۔۔

ہادی دوڑتا ہوا اس تک آیا تھا۔ ماہین، سعدیہ بیگم، راشدہ بیگم سب اس پر جھکے تھے۔۔

اسکا چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔۔

دعا لرزتے قدموں کے ساتھ اس کے پاس آئی تھی۔۔ اس نے سعد کا ٹھنڈا ہوتا ہاتھ تھاما تھا۔

"میں نے حیدر کا مرنا دیکھا ہے۔ میں نے اسے خود سے دور جاتے دیکھا ہے۔ مگر میں تمہیں مرتے نہیں دیکھ سکتی سعد۔۔ میں اس دل کو بند ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔ میں دعا ہوں۔ میں تمہارے حیدر کی محبت ہوں۔ میری ملکیت ۔۔ میرے حیدر کا دل تمہارے پاس ہے۔حیدر کی نسبت سے میرے بہت سے حساب نکلتے ہیں تمہاری طرف ۔ تمہیں زندہ رہنا ہے۔ کیونکہ میرا دل اس دل کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ تم اگر حیدر کی محبت کو زندہ دیکھنا چاہتے ہو تو تمہیں زندہ رہنا ہے۔۔ میری زندگی تم پر قرض ہے سعد۔۔" سعد دُکھ سے اسے دیکھ رہا تھا جیسے کہہ رہا ہو ایسے مت بولو۔اسکی آنکھوں میں التجا تھی۔ مگر وہ بولتی جا رہی تھی۔ اس نے سعد کے سینے پر ہاتھ رکھا۔۔

"جب تک یہ دل دھڑک رہا ہے۔۔" اس نے پھر اپنی سینے پر ہاتھ رکھا۔

"تب تک یہ دل بھی دھڑکے گا۔ میرے زندہ رہنے کیلیے تمہارا زندہ رہنا ضروری ہے۔۔"

اسکی آنکھ سے آنسو نکل کر سعد کی پلکوں کر اٹکا تھا۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"دعا!" سعد کے ساکت ہوتے لب ہلے تھے۔۔ اس نے آخری نظر اسے دیکھا تھا۔ وہ اس سے کچھ مانگ رہی تھی۔ حیدر کی نسبت سے۔۔ اور وہ انکار کیسے کر سکتا تھا۔ مگر اسکی دھڑکن۔ ہاں وہ مدھم ہو رہی تھی۔ سعد کو ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے بند ہوتی آنکھوں سے آخری بار اسے دیکھا تھا۔ اور پھر بس ہر طرف اندھیرا تھا۔ گپ کالا اندھیرا۔۔

####___###___###

اگلے آٹھ گھنٹے ہر شخص پر قیامت بن کر گزرے تھے۔۔

ماہین مسلسل دعا کر رہی تھی۔۔ ذیشان صاحب کندھے جھکائے عاجزی سے اپنے لاڈلے کی زندگی کیلیے رب کے حضور جھولی پھیلائے کھڑے تھے۔۔

ہادی۔۔ اس کیلیے سب سے مشکل لمحے تھے یہ۔۔ سعد کو اے ایف آئی سی کی ایمرجنسی ریسیپشن پر چھوڑ کر وہ باہر نکل آیا تھا۔۔ اس نے ایک اپنا بہت پیارا شخص کھو دیا تھا۔ اب دوسرے کو بھی کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔

"تم نے کہا تھا میں اسکا خیال رکھوں۔ مگر میں نہیں کر پایا حیدر۔۔" وہ مشکل سے ضبط کیے ہوئے تھا۔۔

دعا پچھلے آٹھ گھنٹوں سے اے ایف آئی سی کے سی سی یو (کریٹیکل کیئر یونٹ) کے باہر کھڑی تھی۔۔ ایک پل کیلیے بھی نہ بیٹھی تھی۔۔ سب نے اسے بیٹھنے کو کہا۔ مگر اس نے کسی کی ایک نہ سنی۔ وہ سامنے لگے گلاس ڈور کے ساتھ سر ٹکائے یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔ اسے پلک جھپکاتے ہوئے بھی خوف محسوس ہو رہا تھا کہ کہیں اسے کچھ ہو نہ جائے اس بیچ۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دروازہ کھلا تھا۔۔ بریگیڈیئر شیب باہر کو آئے تھے۔

"سعد کی حالت اب خطرے سے باہر ہے مگر ابھی بھی ہم اسے کچھ دن کیلیے انڈر ابزرویشن رکھیں گے۔۔ ای سی جی جب تک بالکل نارمل نہ ہو جائے تب تک۔۔" انہوں نے میجر جنرل ذیشان کی ڈھارس بندھائی ۔۔ سب کی جان میں جان آئی تھی۔۔ دعا کا یقین رنگ لے آیا تھا۔ وہ جانتی تھی جب ایک زندگی سعد پر قرض تھی تو وہ کبھی بھی قرض کا بوجھ لیے نہیں جا سکتا تھا۔۔

ہادی کیلیے یہ خبر گویا نئی زندگی کی نوید تھی۔۔ وہ سیدھا گھر کو چل دیا۔۔

حیدر کے گھر میں پہنچ کر اس نے لاؤنج میں نظر دوڑائی۔ وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ ملازمہ اسے لاؤنج میں چھوڑ کر کچن میں جا چکی تھی۔ وہ ماہین کے کمرے کی طرف بڑھا۔۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔

"ماہی!" ہادی نے ماہین کو پکارا تھا۔

کوئی جواب نہ آیا۔ ہادی نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی۔ کمرے میں نظر دوڑائی تو دیکھا وہ کمرے کے ایک کونے میں گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔۔

"ماہی!" ہادی نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر پھر پکارا۔ ایک جھٹکے سے اس نے سر اٹھایا تھا۔ آنکھیں رونے کے باعث سوجھ چکی تھیں۔۔ ناک سرخ ہو چکی تھی۔ آنکھوں میں اک خوف ہلکورے لے رہا تھا۔

"ہادی! مجھے کچھ بھی مت بتانا۔ میں ۔۔ مجھے۔ ۔۔۔" وہ رو رہی تھی۔ اتنی شدت سے کہ ہادی کو لگا تھا اسکا دل پھٹ جائے گا۔

"ماہی ! سعد اب۔۔۔"

"ہادی ! میں ایک بھائی کھو چکی ہوں۔ دوسرے کو کھونے کی سکت نہیں ہے مجھ میں ۔ پلیز اگر اسے کچھ ہوا بھی ہے تو مجھے مت بتائیے گا۔۔" وہ ہادی کی بات کاٹتے ہوئے اسکے سامنے ہاتھ جوڑ چکی۔ ہادی بالکل تھم سا گیا تھا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

اتنا خوف۔۔ وہ حیران تھا۔۔

ہادی نے اسکے قریب زمین پر بیٹھ گیا اور ہاتھ بڑھا کر اسے ساتھ لگا لیا۔۔

"سعد ٹھیک ہے اب۔۔" اس نے دوسرے ہاتھ سے اسکا سر تھپتھپاتے ہوئے کہا تھا۔

اس نے اپنا چہرہ اوپر کو کیا۔ آنکھوں مین بے یقینی تھی۔

"آپ سچ بول رہے ہیں۔ ؟ سعد۔۔۔ سعد ٹھیک ہے؟" وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔۔

ہادی نے اثبات میں سر ہلایا۔اگلے ہی پل وہ اسکے ساتھ لگی پھر سے رو رہی تھی۔

"مجھے لگا تھا میں آج سعد کے ساتھ ساتھ حیدر بھائی کو بھی ایک بار پھر سے کھو دوں گی۔۔" وہ رو رہی تھی۔ اسکی آواز میں خوشی بھی تھی ۔ دکھ بھی۔ ۔ کافی دیر بعد جب وہ رو رو کر چپ ہو گئی تب بھی ہادی اسے ساتھ لگائے بیٹھا رہا۔۔

"ہادی۔۔ !" ماہین نے ہادی کو پکارا

"اگر آپکو اپنی جاب یا مجھ میں سے کسی ایک کو چُننا پڑے تو کسے چُنیں گے؟" سوال تھا یا پُل صراط۔۔ ہادی جھٹکے سے اسکا چہرہ سامنے کیے اب اسے دیکھ رہا تھا۔

"یہ سوال ہے یا وارننگ؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

"آپ جو بھی سمجھ لیں۔ مگر یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔۔" ماہین نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا

"وطن سے محبت فطری ہے ماہی۔۔ اور تم سے محبت میرے دل کی مرضی۔۔ دل رک جاتا ہے ۔ بدل جاتا ہے۔ مگر فطرت نہیں بدلتی۔۔ " ہادی کی بات پر ماہین کی سانس اٹکی تھی۔۔ ہادی نے اسکا چہرہ اوپر کو کیا اب وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے دیکھ رہا تھا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مگر دل تب بدلتا ہے جب کوئی شرعی رشتہ بیچ میں نہ آئے۔ لیکن تم میری بیوی ہو۔۔ تم میری محبت ہو اور یہ جاب میرا جنون۔ میں کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ اگر تم مجھے چھوڑنے کا سوچ رہی ہو یا تم اس بھول میں ہو کہ میں تمہیں چھوڑ دوں گا تو اس غلط فہمی کو دور کر لو۔۔ موت ہی وہ واحد چیز ہے جو مجھے تم سے الگ کر سکتی ہے ماہی۔ میں نہ تمہیں چھوڑ سکتا ہوں۔ یہ آرمی۔۔"

ہادی کا لہجہ اس قدر سنگین تھا کہ ماہین دل تھام کر رہ گئی

"ہادی یہ صرف ایک سوال تھا۔" ماہین نے صفائی دینی چاہی۔۔ آنکھیں پھر سے پانی سے بھر چکی تھیں۔

ہادی نے اسکے بال پیچھے کو کرتے ہوئے اسکے ماتھے کو ہونٹوں سے چھوا تھا۔۔

"تم اتنی عام نہیں ہو ماہی کہ خود کو ایک آپشن کے طور پر پیش کرو۔ نہ ہی میرا پروفیشن اتنا عام ہے۔۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ اتنی محبت کہ میں خود بھی اس پر حیران ہوں۔" ہادی نے اسکے آنسو پونچھ کر پھر سے اسے ساتھ لگایا۔۔

" اسلیے کبھی مجھ سے دور ہونے کی بات مت کرنا ماہی۔۔ میں حیدر کو کھو کر پہلے ہی بہت ٹوٹ چکا ہوں۔ اب مزید بکھرنا نہیں چاہتا۔ تمہاری محبت مجھے سمیٹے ہوئے ہے۔۔ میں بکھرنا نہیں چاہتا۔۔" وہ اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"آئی ایم سوری۔ میں اب کے بعد ایسی کوئی بات نہیں کروں گی۔۔" وہ فوراً بولی تھی۔۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"ہادی۔۔!"

"ایسے مت بلاؤ مجھے اب۔ پہلے تو اس لہجے پر پیار آتا تھا۔ اب ڈر لگتا ہے جانے کیا پوچھو گی۔۔" ہادی اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے کہہ رہا تھا۔۔

"آپ بہت اچھے ہیں۔" ماہین نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

"آئی لو یو ٹو۔۔" ہادی نے فوراً کہا تھا۔ ماہین اس سے الگ ہو کر چہرہ سامنے کیے حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔۔"

"یار میں فوجی بندہ ہوں۔ گھما پھرا کر بات نہیں کرتا۔ تم جو بات اِن ڈائریکٹلی کہنا چاہتی تھی میں نے اسکا ڈائریکٹ جواب دے دیا۔۔" ہادی نے مسکرا کر کہا اور پھر اسے خود سے الگ کیا۔

"چلو اب سعد سے مل لو چل کے تم بھی۔ میں بھی ملے بغیر آیا ہوں۔ آنٹی اور ماما کو کچھ ٹائم کیلیے گھر بھیج دیتے ہیں۔ وہ تھک گئی ہوں گی۔" ہادی اٹھ کھڑا ہوا

"آپ چلیں میں دو منٹ میں چینج کر کے آتی ہوں۔" ماہین نے اٹھتے ہوئے کہا

ہادی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھا۔

"میجر ہادی سے میر ہادی بنتے ہوئے ایک منٹ بھی نہیں لگتا انہیں۔" ماہین نے اسکے کچھ دیر پہلے کے غصے کو یاد کرتے ہوئے ہم کلامی کی۔۔

"کچھ کہا تم نے۔۔؟" وہ جو دروازے کے پاس پہنچ چکا تھا۔ اسکی بڑبڑاہٹ پر پلٹا۔

"نہیں ۔ آپ چلیں۔ میں آتی ہوں۔" ماہین نے زبان دانتوں تلے دباتے ہوئے کہا۔۔

"بعد میں پوچھتا ہوں۔ نیچے آؤ لاؤنج میں تو۔۔" وہ یہ کہہ کر باہر نکل گیا جبکہ ماہین کپڑے ہاتھ میں لیے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔

###__###__###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعدیہ بیگم کو ہادی ابھی ابھی گھر چھوڑ کر گیا تھا۔۔ انہوں نے کچن سے پانی پینے کے بعد کمرے میں داخل ہوتے ہی بیگ میں رکھا لفافہ نکالا اور سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ گئیں۔۔

لرزتے ہاتھوں سے وہ لفافہ چاک کیا۔۔

"میری پیاری ماما!" اس کاغذ پر لکھے پہلے الفاظ پر ہی انکے دل میں ایک ٹیس سی اٹھی تھی۔۔

"اگر آپ یہ خط پڑھ رہی ہیں تو اسکا مطلب ہے کہ میں آپ سے دور ۔۔ بہت دور جا چکا ہوں۔ اتنے دور کہ میں چاہ کر بھی آپکے پاس نہیں آ سکتا۔۔

کیا سوچ رہی ہیں آپ۔۔ ؟ یہی ناں کہ میں بہت ظالم ہوں۔ ماما یہ خاکی وردی والے ہوتے ہی ظالم ہیں۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے۔۔

آپکو پتہ ہے میں اس وقت ہیٹر کے سامنے بیٹھا یہ خط لکھ رہا ہوں۔ ہادی گھر گیا ہے۔ اسلیے۔ ورنہ وہ مجھے ڈانٹتا۔ اور کبھی یہ خط نہ لکھنے دیتا۔ وہ کہتا ہے کہ وہ یہ سوچنا بھی نہیں چاہتا کہ میں زندگی کہ کسی لمحے میں اسکے ساتھ نہیں ہوں۔اسلیے آج وہ نہیں ہے تو میں فرصت سے بیٹھ کر یہ لکھ رہا ہوں۔" سعدیہ بیگم کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے۔۔

"پتہ ہے ماما اس وقت میرا دل چاہ رہا ہے کہ آپ پاس ہوں میرے اور مین آپ کی گود میں سر رکھ کر لیٹوں اور آپ اپنے پیارے پیارے ہاتھ میرے بالوں میں پھیریں اور میں سو جاؤں ۔۔ ویسے ہی جیسے بچپن میں کرتا تھا۔۔" سعدیہ بیگم کو یوں محسوس ہوا کہ وہ ابھی انکے سامنے بیٹھا ان سے یہ بات کر رہا تھا۔ آنسوؤں میں روانی آگئی تھی۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"کیسا عجیب انسان ہوں ناں میں مما کہ شادی سے ایک مہینہ پہلے میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔۔۔ پر کیا کروں۔ میرا دل چاہ رہا ہے میں لکھوں۔ میں نہیں ہوں اب تو بہت اداس ہیں ناں آپ؟ ماما۔۔ آپکو پتہ ہے آپ میرے لیے ہمیشہ سے آئیڈیل رہی ہیں۔ پاپا کی شہادت کے بعد جس طرح آپ نے صبر کا مظاہرہ کیا۔ ہمیں پالا۔ بڑا کیا۔ ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں۔ یہ کام بہت مشکل ہے۔۔ میں بھی اب نہیں رہا۔ تو اسکا مطلب ہے تین تین اعزاز ہیں آپکے پاس۔۔

آپ ایک شہید کی بیٹی ہیں۔ ایک شہید لی بیوی۔ اور اب ایک شہید کی ماں بھی۔۔" وہ رو پڑی تھیں۔ خط کو سینے سے لگائے وہ رو رہی تھیں۔

"ان سب میں سے تمہاری شہادت نے مجھے سب سے بڑا صدمہ دیا ہے حیدر۔۔ میں یتیم بن کر بھی حوصلہ نہ ہاری۔ میں بیوہ ہو کر بھی ہمت سے کام لیتی رہی مگر حیدر بات جب اولاد پہ آتی ہے تو صبر، حوصلہ، ہمت۔۔ کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔۔" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھیں انہوں نے پھر خط سامنے کیا

"مما! میرے لیے مت اتنا روئیں۔ میں جانتا ہوں آپ ابھی بھی رو رہی ہیں۔ میرے بعد بھی مما اپنا خیال رکھنا۔ اپنی میڈیسن ٹائم پر لینا۔ اور کبھی کبھیری قبر پر بھی آنا۔ مجھے لگتا ہے آپکا لمس زمین کے نیچے بھی مجھے محسوس ہوگا۔۔" ایک سسکی ابھری تھی۔ اور انکی ہچکی تک بندھ گئی تھی

" میرے جانے کے بعد میری ماہی کا خیال رکھنا۔۔ وہ بہت معصوم ہے مما۔ میں جانتا ہوں مجھے کچھ ہو گیا تو اسکے دل میں جو ڈر ہے وہ پھر سے اس پر حاوی ہو جائے گا۔ مگر میں اسکی طرف سے مطمئن بھی ہوں۔ میں نے اسکا ہاتھ جس شخص کے ہاتھ میں تھمانے کا فیصلہ کیا ہے وہ اسکا ہر خوف دور کر دے گا۔ آپ اسے ڈانٹنا مت۔ کیونکہ اب میں نہیں ہوں گا ناں تو وہ آپکی شکایت کس سے کرے گی اب۔" انہوں نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اور دعا۔۔ مما میرا دل بھی نہیں کرتا کہ میں سوچوں کہ میرے بعد دعا کا کیا ہو گا۔ میں اس سے شادی کرنے جا رہا ہوں۔ اسے زندگی کا حصہ بنانے جا رہا ہوں اور ابھی بیٹھ کر یہ سب لکھ رہا ہوں۔ مما اسکا خیال رکھنا۔ اس میں تھوڑا بچپنا ہے۔ تھوڑی ضدی بھی ہے۔ مگر اسکا دل خوبصورت ہے مما۔ اسے پیار سے ڈِیل کرنا۔ میں سوچ رہا ہوں میرے بعد دعا کا کیا ہو گا۔ کیا وہ ساری عمر میرے دکھ میں میری شہادت پہ ماتم کرتے گزار دے گی۔؟ میں اس سے محبت کرتا ہوں مما۔ میں چاہتا ہوں وہ ساری عمر مجھ سے محبت کرے۔ مگر میں اتنا بھی خود غرض نہیں کہ جانے کے بعد بھی اسے خود سے باندھ کر رکھوں۔ ۔ اسلیے میں نے سوچا۔ بہت سوچا کہ کون سا ایسا انسان ہے جس پر بھروسہ کر کے میں دعا کو اسکے حوالے کروں ۔ کوئی ایسا جو اسکا خیال رکھے۔ جسکا ظرف اتنا بڑا ہو کہ کبھی بھی میری دعا کو میری محبت کا طعنہ نہ دے۔۔۔ بہت اذیت ناک سوچ ہے یہ مگر میں یہ سب سوچ رہا ہوں اور ایک ہی شخص کا نام میرے ذہن میں آیا ہے مما۔۔" اس شخص کا نام ساتھ ہی لکھا تھا۔ سعدیہ بیگم کی سسکیاں پورے گھر میں گونج رہی تھیں۔ انکے آنسو پونچھنے والا اب چلا گیا تھا۔۔

اور خط کے آخری الفاظ انکا کلیجہ تک چیر رہے تھے

"اپنا بہت خیال رکھیے گا مما۔۔

آپکا ہینڈسم، پیارا اور تھوڑا نافرمان بیٹا حیدر۔"

"اللہ ! حیدر تم کتنے ظالم ہو۔ تم نے شادی سے پہلے بیٹھ کر یہ خط لکھا۔ تم نے سب کا خیال رکھنے کا کہا ہے۔ جب تمہیں جانا ہی تھا تو کیوں سب کو اپنی عادت ڈال دی تم نے ۔ کیوں ہم سب کے ساتھ ایسا کیا تم نے حیدر۔۔ کیوں تم اس وقت بھی اپنے علاوہ ہر ایک کا سوچ رہے تھے۔" وہ رو رہی تھیں اور پورا گھر ماتم زدہ تھا۔ اس ایک شخص کیلیے۔۔۔ جو سب کو بہت پیارا تھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہم جو خاکی وردی والے ہیں
اس مٹی کے ہم رکھوالے ہیں۔
کیا ہے جو گھر سے دُور کھڑے ہیں
منزل کے ہم پاس بڑے ہیں
ہم اس مٹی کی ہر ماں کے بیٹے
ہم ہر دم سر پہ کفن لپیٹے
دعاؤں کے سائے میں ہم کھڑے ہیں
وطن کی خاطر جی جان سے لڑے ہیں
اب پرچم میں لپٹے جو آئے ہیں
ہر ماں نے آنسو بہائے ہیں
ماں سے میری کوئی کہو یہ
کوئی اسکو یہ بتاؤ
ہم نے جو یہ خون بہایا ہے
وطن کا ہم نے صدقہ اتارا ہے

ماں!تم نے جو یہ بیٹا گنوایا ہے
ممتا کو جو سولی چڑھایا ہے
یہ رائیگاں یوں نہ جائے گا
یہ خون جلدی رنگ لائے گا
جب ہر سُو امن کا چرچا ہو گا
تب حق مٹی کا ادا ہو گا۔۔
ہم جنت کے باسی ہوں گے
جشن وہاں بھی منائیں گے
فرشتے جو دیکھیں گے ہم کو
دیکھ کر وہ بھی یہ بولیں گے
یہ تو خاکی وردی والے ہیں
پاک وطن کی مٹی کے یہ رکھوالے ہیں
ہم جو خاکی وردی والے ہیں
اس مٹی کے ہم رکھوالے ہیں۔

Shamsa Iqbal

از قلم: شمسہ اقبال

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دعا آئی سی یو کے باہر بنی گلاس وال کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی تھی۔۔
کھڑے رہ رہ کر اسکے پاؤں دُکھنے لگے تھے مگر وہ اس سب سے بے پرواہ بس روتی جا رہی تھی۔۔
وہ آنسو جو پچھلے چھ ماہ سے اس کی آنکھوں میں سمٹے ہوئے تھے سیلاب کی صورت بہہ نکلے تھے۔۔
ذیشان صاحب باہر کو آئے۔۔ انہوں نے دکھ سے دعا کو دیکھا جو کم عمری میں ہی روگ لگائے بیٹھی تھی۔۔ انہیں مال میں حیدر کے ساتھ ہنستی مسکراتی اور بات بات پر شرماتی دعا یاد آئی تو دل دکھ سے بھر گیا۔۔

"دعا بیٹے! آپ اگر سعد سے ملنا چاہتی ہیں تو مل آئیں۔۔" انہوں نے نرمی سے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔۔

اس نے سر اٹھا کر تشکر بھری نظروں سے ذیشان صاحب کو دیکھا

"آئی ایم سوری انکل۔۔ میں غصہ تھی۔ مگر میں نے کبھی یہ نہیں چاہا تھا کہ اسکے ساتھ ایسا ہو جائے انکل۔۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔ آئی ایم سوری۔۔" وہ ہاتھ جوڑے معافی مانگ رہی تھی۔۔ذیشان صاحب نے اسکے جُڑے ہاتھ کھولے۔۔

"میرا بیٹا اگر زندہ ہے تو حیدر کی وجہ سے ہے۔۔ اللہ نے اسکی زندگی بچانے کیلیے حیدر کو ذریعہ بنایا ہے۔ اور تم حیدر کی بیوی تھی۔ اسلیے معافی مت مانگو۔۔ ہم پہلے ہی تمہارے احسان مند ہیں۔" وہ نرمی سے اسکا سر تھپتھپاتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

اس نے آنسو پونچھے اور اندر کو بڑھ گئی۔۔

سعد دوائیوں کے زیرِ اثر سو رہا تھا۔ دعا چلتی ہوئی اسکے بیڈ کے پاس جا رُکی۔۔

"مجھے لگا تھا میں آج حیدر کو پھر سے کھو دُوں گی۔۔۔" وہ سسکی تھی۔۔

"میں بہت خود غرض ہوں۔ میری ضد، میری بے اختیاری اور میری بے احتیاطی نے آج تمہیں اس حالت میں پہنچا دیا ہے سعد۔۔ مجھے معاف کر دینا۔" وہ وہیں بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔

"میں سمجھتی تھی حیدر اس دنیا میں سب سے زیادہ پیار مجھ سے کرتا ہے۔" وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی عجیب بے بسی تھی اس ہنسی میں

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مگر میں غلط تھی سعد۔۔ وہ کہتا تھا سعد میری جان ہے۔۔ اور تم محبت ہو۔۔ اس دل میں رہتی ہو۔۔ مگر دیکھو۔۔ وہ جاتے جاتے اپنا دل بھی تمہیں دے گیا۔۔ اسے مجھ سے زیادہ تم سے محبت تھی سعد۔۔" وہ رو رہی تھی۔ آنسو چہرہ بھگو رہے تھے۔

"بہت ہو گیا بچپنا۔ بہت تکلیف دے دی میں نے سب کو۔۔ اب بس۔۔" اس نے اپنے آنسو پونچھے

"میرا اب اس دل پر کوئی حق نہیں ہے سعد۔۔ یہ دل اب تمہارا ہے۔ تم ہو اسکے اصل حقدار۔۔ میں آج آخری بار تم سے مل رہی ہوں۔ بس تم اس دل کو سنبھال رکھنا۔۔" آنکھیں پھر سے نم ہونے لگی تھیں۔۔۔

"میں آخری بار تم سے مل رہی ہوں۔ اب تمہیں کبھی میری وجہ سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ میں اب کبھی تمہارے سامنے نہیں آوں گی۔۔" کاتبِ تقدیر اسکے اس دعوے پر مسکرا دیا تھا۔۔

وہ اٹھی تھی۔۔پلٹ کر جانے کو ہی تھی۔۔

"دعا!" ماہین کا دل ایک پل کو تھما تھا۔۔

سعد نے غنودگی میں اسے پکارا تھا اسکے قدم رکے تھے۔۔

"دعا!" سعد کے لہجے میں تڑپ تھی۔ وہ پلٹ کر اس تک آئی تھی۔۔

اس نے کچھ کہنا چاہا مگر گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا تھا۔۔

سعد نے دھیرے دھیرے آنکھیں کھولی تھیں۔ دھندلا سا منظر تھا کوئی سامنے کھڑا تھا۔۔

اس نے آنکھیں کھولیں۔ وہ وہی چہرہ تھا جو اس نے آنکھیں بند ہونے سے پہلے آخری بار دیکھا تھا۔ اور آنکھیں کھولنے پر بھی سب سے پہلے اسے ہی دیکھا تھا۔

"سعد!!" دعا بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ ہوش میں آ رہا تھا۔۔

"آئی ایم سوری۔۔ میری وجہ سے تمہاری یہ حالت ہوئی۔۔" وہ نظریں جھکائے شرمندہ سی کھڑی تھی۔۔

سعد کے کانوں میں حیدر کے کچھ الفاظ گونجے تھے

"سعد! مجھے نہیں پتہ وہ سچ میں اتنی خوبصورت ہے یا صرف مجھے لگتی ہے۔ مگر میری نظر میں وہ جنت کی پاکیزہ حوروں جیسی ہے۔۔" سعد کو واقعی وہ جنت کی حور لگی تھی۔ یا یہ حیدر کے الفاظ کا اثر تھا۔۔

وہ دوبارہ غنودگی میں جا رہا تھا۔ دعا ایک آخری نظر اس پر ڈالتے ہوئے پلٹی۔ دل شدت سے چاہا تھا کہ ایک آخری بار اس دل کو محسوس کرے مگر اب وہ یہ غلطی پھر سے نہیں دہرانا چاہتی تھی۔۔ اسلیے آنسو بہاتی، اس سے کبھی نہ ملنے کا عزم کرتی وہ باہر کو چل دی۔۔

###___###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین اور ہادی سعد کے کمرے میں داخل ہوئے تھے۔۔ ہادی قریب جا کر کھڑا ہو گیا۔ ماہین سعد کے بیڈ کے قریب رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔وہ آنکھیں موندھے لیٹا تھا۔ چہرے پر زردی چھائی تھی۔۔

"سعد!" ماہین نے اسے پکارا۔۔

اس نے آنکھیں کھولیں۔ اسکی آنکھیں اب تک لال انگارہ تھیں۔ ماہین کے دل کو کچھ ہوا

"کیسی طبعیت ہے اب؟" ماہین نے پوچھا تھا۔ وہ بنا کچھ جواب دیے سامنے دیکھتا رہا۔

"سعد! حیدر بھائی نے اپنی سب سے قیمتی چیز اپنا دل تمہارے حوالے کیا ہے۔ اتنی محبت کرتے تھے وہ تم سے۔ تم خود کو تکلیف پہنچا کر محض اپنے آپ کو دکھ نہیں دے رہے۔ انہیں بھی دکھ دے رہے ہو۔" ماہین نرمی سے سمجھایا

"میں یقین ہی نہیں کر پا رہا ہوں کہ وہ نہیں رہے۔۔ وہ مجھے چھوڑ کر جا ہی نہیں سکتے تھے۔۔ کیسے وہ ایسا کر سکتے ہیں۔۔" وہ بے بسی سے کہہ رہا تھا۔۔

"اس کی زندگی اتنی ہی لکھی تھی سعد۔ تم بھی یہ ایکسپٹ کر لو۔۔" سامنے کھڑا ہادی اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"آپ میرے سامنے جتنا مرضی خود کو مضبوط شو کر لیں بھائی۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کے دل کی اس وقت کیا حالت ہے۔۔ سعد اور ہادی ۔۔ حیدر کے بغیر کچھ بھی نہیں ہیں۔" وہ اذیت سے مسکرایا

"مگر وہ چھوڑ گئے ہمیں۔۔ وہ اپنے سعد کو چھوڑ گئے ۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ سعد اب تک انگلی پکڑ کر چلتا ہے۔ اسے اکیلے چلنے کی عادت نہیں ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ سعد گرنے پر کبھی خود نہیں سنبھلتا کیونکہ اسے یقین ہوتا تھا کہ اسکے حیدر بھائی ہیں اسکے گرنے سے پہلے ہی اسے سنبھالنے والے۔۔" ایک آنسو آنکھ سے نکل کر کنپٹی سے بہتا ہوا تکیے میں جذب ہوا تھا

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مجھے ایسا لگتا ہے میری روح کا ایک حصہ مجھ سے الگ کر دیا گیا ہو۔۔ بھائی! حیدر بھائی کیسے جا سکتے ہیں؟" وہ ہادی سے پوچھ رہا تھا۔ ہادی نے آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھاما تھا۔

"وہ تمہارے ساتھ ہے۔ یہاں ۔۔۔" اس نے حیدر کے سینے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔

"اب رونا بند کرو۔ تمہارے رونے سے اسکے ساتھ ساتھ ہم سب کو بھی تکلیف ہو رہی ہے۔۔ مما بھی پریشان ہیں۔" ہادی نے نرمی سے اسکا ہاتھ تھپتھپایا۔۔

"کچھ وقت لگے گا بھائی۔۔ مجھے یہ سب ایکسیپٹ کرنے میں۔" وہ بے بسی سے بولا تھا۔

"مگر اس وقت میں تمہاری وجہ سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے۔۔ ہم سب کیلیے اب تم سعد بھی ہو اور حیدر بھی۔ ہم سعد سے اس بات کی امید رکھ سکتے ہیں کہ ہو سکتا ہے غلطی سے ہی سہی وہ کسی کا دل دُکھا سکتا ہے۔ مگر حیدر ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔ اسلیے جب اسکا دل تمہارے پاس ہے تو اس دل کی خوبصورتی کو قائم رکھو۔۔"

ہادی کی بات پر سعد نے اثبات میں سر ہلایا

"میں یہاں سے ڈسچارج کب تک جاؤں گا۔۔؟" وہ ہادی سے پوچھ رہا تھا

"کیوں؟ گھر جا کر تم نے کیا کرنا ہے۔؟" ہادی نے کڑے تیور لیے اس سے پوچھا

"میں حیدر بھائی کی قبر پر جانا چاہتا ہوں۔" اس نے تکلیف سے آنکھیں میچ کر کہا

"تم اس کیلیے ابھی تیار نہیں ہو۔ جب تم مکمل ٹھیک ہو گئے میں تمہیں خود لے کر جاؤں گا۔۔" ہادی نے دو ٹوک انداز میں کہا

"اب تم ریسٹ کرو۔" ماہین نے سعد کے چہرے سے تھکاوٹ کا اندازہ کرتے ہوئے کہا اور ہادی کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی

###___###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد کو گھر آئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔ وہ مکمل بیڈ ریسٹ پر تھا۔۔
کمرے میں لیٹے اسکے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔ جسے اس نے ضد کر کے راشدہ بیگم سے لیا تھا۔۔ وہ احتیاط سے وہ لفافہ کھول کر اندر موجود کاغذ کو نکال رہا تھا۔

"سعد!"

"جی بھائی" کاغذ کے پہلے سرے پر سلام کے بعد سعد کا نام لکھا تھا۔ سعد کو یوں محسوس ہوا جیسے حیدر نے سامنے کھڑے ہو کر اسے پکارا تھا۔۔ اس نے گہری سانس لی اور آگے پڑھنا شروع کیا۔

"تو آخر کار یہ خط تمہیں مل چکا ہے۔ یعنی کہ میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں اب۔۔ تم اداس ہو۔ غصہ بھی ہو۔ بے بس بھی ہو۔ میں جانتا ہوں۔ میں تمہیں اتنا جانتا ہوں جتنا تم خود کو بھی نہیں جانتے۔۔

میں نے تمہیں بھائی کہا نہیں سمجھا بھی ہے ۔ مانا بھی ہے۔ اور تم نے ہر مقام پر یہ ثابت بھی کیا کہ تم میرے بھائی ہو۔۔ ابھی اداس ہونا چھوڑو سعد۔۔ تم تو اپنے بھائی کی جان ہو۔ میں تمہیں اداس نہیں دیکھ سکتا۔ اور میری وجہ سے تو کبھی بھی نہیں۔" سعد کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا سا اٹکا تھا

"اب یقیناً تم رو رہے ہو گے۔ سعد لڑکیوں کی طرح رونا بند کرو۔ تم ایک آفیسر ہو۔ میں کبھی نہیں کہوں گا کہ "بی میچور"۔۔ کیونکہ تمہارا بچپنا مجھے پسند ہے۔۔ میرے بعد خود کو اکیلا مت سمجھنا۔ ہادی ہر دم تمہارے ساتھ ہو گا۔۔ تم بھی اسکے ساتھ رہنا۔ اسے حوصلہ دینا۔ اسے اداس مت ہونے دینا سعد۔ وہ میرا دوست ہے۔ میرا سب سے اچھا دوست۔ اور تم بھی اداس مت ہونا کیونکہ تم بھائی کی جان ہو۔۔" آہ۔۔ سعد کے دل میں ٹیس سی اٹھی تھی۔۔

"بھائی کی جان" یہ الفاظ اسکی روح تک کو جنجھوڑ رہے تھے۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

" ابھی ہادی نہیں ہے اسلیے آزادی سے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ تم سمجھ رہے ہو گے میں کتنا ظالم ہوں۔ مگر سعد تم جانتے ہو ہم میں سے ہر ایک کے لاکر میں ایسے خط موجود ہوتے ہیں۔ ہم موت کیلیے ہر دم تیار رہتے ہیں۔ میں اسلیے یہ سب لکھ رہا ہوں اور یہ لکھتے ہوئے تمہیں مِس بھی کر رہا ہوں۔" الفاظ دھندھلانے لگے تھے۔ آنسو آنکھوں سے باہر آنے کو بے تاب ہو رہے تھے

"میں چاہتا ہوں کہ جب میں نہ رہوں تو تم سب کا خیال رکھو سعد۔۔ تم ماہی کو کبھی ہادی کی نسبت سے بھابھی مت کہنا۔ تم میری نسبت سے ایک بھائی بن کر اسے آپی ہی کہنا۔ مما اور ماہی کا خیال رکھنا۔ تمہاری باتیں انکے چہرے پر مسکراہٹ لے آتی ہیں اورانکی مسکراہٹ میں میری مسکراہٹ ہے اور میری مسکراہٹ میں تمہاری خوشی۔ اسلیے میں چاہتا ہوں میرے بعد تم انکا خیال رکھو۔۔ میری واچ تمہیں بہت پسند ہے۔ وہ تم لے لینا۔" ساتھ ہی ایک سمائلی بنی تھی۔۔

"زیادہ خوش مت ہو۔۔۔ تم مجھے بہت عزیز ہو اسلیے دے رہا ہوں۔ میرے بس میں ہو تو اپنا سب کچھ تمہیں دے دوں۔" بے اختیار ایک آنسو آنکھوں سے نکل کر چہرے پر لکیر کی صورت بہا تھا۔۔ سعد نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا

"آپ اپنا سب کچھ ہی تو مجھے دے چکے ہیں بھائی۔۔" نم لہجے میں وہ بولا تھا

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"سعد! میں تم سے کچھ مانگوں تو کیا تم دو گے؟" اگلے لکھے جملے پر سعد کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

"بھائی! اپنا دل تک مجھے سونپ کر اب یہ کیوں پوچھا آپ نے۔ آپ جان بھی مانگتے تو میں دے دیتا۔۔" سعد نے سوچا تھا

"میں زبردستی نہیں کروں گا۔ بس ایک درخواست کروں گا۔ چاہو تو تم پورا کر لو اسے۔ نہ کرو تو بھی کوئی گلہ نہیں ہو گا۔ میں نہیں جانتا کل کو حالات کیا ہوں گے۔ میرے جانے کے بعد تمہاری زندگی میں کیا کچھ ہو چکا ہو گا۔ مگر تم جانتے ہو میں دعا سے بہت محبت کرتا ہوں۔ میرے جانے کے بعد وہ ٹوٹ جائے گی۔ بکھر جائے گی۔ مگر میں تو واپس نہیں آ سکتا ناں سعد۔ میں نے سوچا کہ اگر مجھے کچھ ہو جاتا ہے تو کونسا ایسا قابلِ بھروسہ انسان ہو گا کہ اپنے مرنے کے بعد میں دعا کو جس کے حوالے کر سکتا ہوں۔ جو اسکو سمیٹ لے گا۔ اسکا خیال رکھے گا۔ اور میرے دل نے گواہی دی سعد کہ اس دنیا میں تم ہی وہ واحد انسان ہو جو ایسا کر سکتے ہو۔" سعد کی دھڑکن ایک پل کو تھمی تھی وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

"میں جانتا ہوں میں خود غرض ہو رہا ہوں۔ مگر سعد میں چاہتا ہوں مجھے کچھ ہو گیا اگر تو تم اسے اپنا لینا۔ میری محبت سمجھ کر سعد۔۔ تم اسے اپنا لینا۔" سعد نے بے یقینی سے ان الفاظ کو تین سے چار بار پڑھا۔ جیسے یقین نہ آ رہا ہو وہ سب حیدر نے لکھا ہے۔۔ کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے۔ یا سوچ سکتا ہے۔

"میں جانتا ہوں تم میری وجہ سے شاید اس بات کو کبھی قبول نہ کر سکو۔ مگر یقین جانو سعد تم وہ واحد انسان ہو جس پر میں دعا کے حوالے سے بھروسہ کر سکتا ہوں۔ یہ صرف ایک درخواست ہے سعد۔ اگر تمہارا دل نہ مانے تو چاہو تو تم یہ سب نہ کرنا۔ مجھے تم بھی اتنے ہی عزیز ہو جتنی دعا ہے۔ یا شاید اس سے بھی کہیں زیادہ عزیز ہو۔" سعد شاک کی کیفیت میں تھا۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"کوئی اتنا ظالم کیسے ہو سکتا ہے بھائی۔ کیسے آپ زندہ ہوتے ہوئے یہ خط لکھتے ہوئے کتنی آسانی سے اپنا سب کچھ کسی اور کی جھولی میں ڈالنے کا سوچ رہے ہیں۔ بھائی کیوں کیا آپ نے ایسا۔" وہ رو رہا تھا۔ بلک رہا تھا۔ اس شخص کی محبت پر جسے اس پر اتنا اعتماد تھا کہ اپنے دل کے ساتھ ساتھ اپنی محبت بھی اسکے حوالے کر سکتا تھا۔۔

"فیصلہ وہ کرنا جس پر تمہارا دل راضی ہو۔۔

اپنا بہت خیال رکھنا۔۔ ایسے ہی ہنستے مسکراتے رہنا۔ اور سب کا بھی خیال رکھنا۔ اور میں نے جو مانگا ہے اس پر غور کرنا۔

تمہارا بھائی ۔۔ حیدر"

سعد نے اس خط کو بند کیا

اس نے خط اندر ڈالنا چاہا تو دیکھا ایک اور چھوٹا لفافہ اندر پڑا تھا۔ سعد نے اسے باہر نکالا اس پر حیدر نے لکھا تھا

"یہ خط تب کھولنا جب تم دعا کو اپنا چکے ہو گے۔ ورنہ اس خط کو ساری زندگی بند ہی رکھنا۔۔ مجھے لگتا ہے جلد ہی یہ خط تم تک پہنچ جائیں گے۔ مجھے لگتا ہے میری کامیابی کا وقت قریب آ چکا ہے۔ شہداء کے قافلے میں شریک ہونے کا وقت"

اس نے خط پر لکھی تاریخ دیکھی۔ اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ یہ خط اسی تاریخ کو لکھا گیا تھا جس دن حیدر نے خواب میں سعدیہ بیگم کو اپنے اور اپنے شہید والد کی تصویر کے سامنے کھڑے روتے دیکھا تھا۔ تو گویا اسکی چھٹی حس اسے آگاہ کر چکی تھی کہ کچھ ہونے والا ہے۔۔ اف خدایا

سعد کا جی چاہا حیدر اسکے سامنے ہو اور وہ اسکو گریبان سے پکڑ کر اس سے پوچھے کہ کوئی اتنا بھی ظالم ہوتا ہے کیا کہ اپنی زندگی میں اپنی محبت کسی اور کے حوالے کرنے کا سوچے۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

۔ کوئی اتنا سنگدل ہوتا ہے کیا کہ اپنے مرنے کے بارے میں لکھے۔

وہ بلک رہا تھا۔ رو رہا تھا۔ بالکل بچوں کے سے انداز میں۔

حیدر نے اپنے دل کے ساتھ ساتھ اپنی محبت بھی اسے سونپ دی تھی۔ اور یہی بات اسے رُلا رہی تھی۔۔۔ کاش وہ جان پاتا کہ جو خواب حیدر نے اسے بتایا تھا وہ سچ ہونے جا رہا تھا۔ اسکا حیدر اسے چھوڑ کر بہت دُور جا رہا تھا۔۔مگر یہ خواہش اب حسرت بن کر اپنے ساتھ کاش کا سابقہ لگائے دل میں گڑھ کر رہ گئی تھی۔۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین سونے سے پہلے anti depressents ٹیبلیٹس لیتی تھی۔ حیدر کی شہادت کے بعد سے اسے یہ گولیاں ہر روز لینی پڑتی تھیں۔ ابھی بھی سونے سے پہلے اس نے میڈیسن نکالنے کو دراز کھولا۔۔

سامنے ہی ایک لفافہ پڑا تھا

"میری گڑیا کے نام" حیدر کے لکھے گئے الفاظ جگمگا رہے تھے۔۔ ماہین نے ایک نظر ان گولیوں کو دیکھا اور پھر اس خط کو۔۔

گولیاں سائیڈ پر رکھ کر اس نے وہ خط کھولا

"میری پیاری گڑیا۔ ماہی۔۔!" ماہین کی سسکی ابھری تھی

"تم یہ خط پڑھ رہی ہو اسکا مطلب ہے کہ میں تمہارے پاس نہیں ہوں اور میں جانتا ہوں میرے بعد تمہارا ڈر پوری طرح تم پر حاوی ہو چکا ہو گا۔۔میں جانتا ہوں اس وقت تم بہت اداس ہو گی۔ بہت رُلایا ہے ناں مین نے تمہیں۔" ماہین نے بے اختیار ہی آنسو بہاتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔ یوں جیسے وہ سامنے بیٹھا اس سے پوچھ رہا ہو اور وہ اسے بتا رہی ہو

"میں نے ہمیشہ تمہارے اس خوف کو دور کرنے کی کوشش کی ہے ماہی۔ اور مجھے بھی بہت دکھ ہو گا اگر میں تمہارے اس خوف کو کم کرنے کی بجائے بڑھانے کا سبب بنا تو۔ ماہی! یہ یونیفارم۔یہ خاکی وردی ۔ یہ خوف کی علامت نہیں ہے۔۔یہ بہادری کا نشان ہے۔ اسے دیکھ کر تحفظ کا احساس ہوتا ہے ماہی نہ کہ یہ کہ تم اِن سیکیور فیل کرو۔۔ پاپا چلے گئے کیونکہ اللہ نے انکی زندگی اتنی ہی لکھی تھی۔ اس میں اس وردی کا کوئی ہاتھ نہیں ہے ماہی۔۔ وہ آرمی میں نہ بھی ہوتے تب بھی جب انکی لکھی گئی زندگی ختم ہونی تھی انہوں نے چلے جانا تھا۔ مگر یہ اللہ کی طرف سے انکے لیے ایک اعزاز ہے کہ اللہ نے انہیں شہادت کی موت دی ہے۔۔ اور میں شہید ہو گیا تب بھی اس میں اس وردی کا کوئی ہاتھ نہیں ہو گا ماہی۔۔" ماہین کو لگا تھا ہمیشہ کی طرح وہ سامنے بیٹھا اسے سمجھا رہا ہے۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اسلیے میں چاہتا ہوں تم اس وردی سے خوفزدہ ہونا چھوڑ دو۔ اپنے ڈر کو خود پر مت قابو پانے دو۔ بلکہ تم اس پر قابو پا لو۔

اور جب میں نہ رہا تو مما کا خیال رکھنا ماہی۔ میں نے تمہارے لیے ایک اچھا ساتھی چننے کی کوشش کی ہے اور انشا اللہ وہ ایک بہتر نہیں بلکہ بہترین جیون ساتھی ثابت ہو گا۔ تم ہادی کا بھی خیال رکھنا۔ اسے کبھی ناراض مت کرنا۔ اور اپنا بہت خیال رکھنا

ماہی میری ایک خواہش ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم آرمی جوائن کر لو۔۔" ماہین کے کپکپاتے ہاتھ پل کو ساکت ہوئے تھے۔ اسے لگا تھا ہادی نے حیدر کا حوالہ دے اس بات کا ذکر صرف مذاق میں کیا تھا مگر ابھی حیدر کے الفاظ پڑھ کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ مذاق قطعاً نہیں تھا۔۔

"اسے میری آخری خواہش سمجھ لو تم ماہی۔ مگر میں دل سے یہ چاہتا ہوں کہ تم آرمی جوائن کرو۔ بی ایم ٹی (بیسک ملٹری ٹریننگ) کورس کے ذریعے۔۔ اس سال کی رجسٹریشن فارم اس خط کے ساتھ میں رکھ رہا ہوں ۔ اگر تمہارا دل چاہا تو اسے فِل کر کے میری خواہش کو پورا کر دینا۔ مجھے امید نہیں یقین ہے ماہی کہ جب تم یہ خاکی وردی پہنو گی تو ہر خوف۔ ہر ڈر تمہارے دل سے مٹ جائے گا۔" ماہین کا دل دُکھا تھا۔

"بھائی! آپ نے مانگا بھی تو کیا مانگا مجھ سے۔" وہ سسکی

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

Shamsa Iqbal

”ہادی ،سعد ،دعا اور مما کا خیال رکھنا۔ اور دعا کے حوالے سے جو فیصلہ میں نے مما کو سنایا ہے اس میں میری خواہش کا احترام کرنا۔ مجھے غلط مت سمجھنا۔

اپنا بہت خیال رکھنا اور رونا مت ماہی۔ تمہارے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں بہت۔

تمہارا بھائی۔۔ میجر حیدر“ دعا نے خط بند کر کے کپکپاتے ہاتھوں سے اس لفافے سے وہ فارم نکالے۔ اور اس پر گارجین کے آگے حیدر کے سائن دیکھ کر وہ سسک اٹھی۔۔ خط ہاتھ میں تھامے وہ جانے کب روتے روتے نیند کی وادی میں داخل ہو چکی تھی اور وہ ساری گولیاں سامنے میز پر پڑی رہ گئی تھیں۔ حیدر کی شہادت کے بعد وہ پہلی رات تھی جب وہ گولیاں کھائے بغیر پر سکون ہو کر سو گئی تھی۔۔

###___###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

حیدر کو انکی زندگیوں سے رخصت ہوئے ایک سال سے زیادہ ہو چکا تھا۔
دعا سمیت تینوں گھروں کے تقریباً سبھی افراد حیدر کی آخری خواہش کے بارے میں جان چکے تھے۔ مگر سعد اور دعا کی خاموشی نے سب کو خاموش کرا رکھا تھا۔
کسی میں بھی اتنی ہمت نہ ہوتی کہ آگے بڑھ کر اس سلسلے میں ام دونوں سے کوئی بات کرے۔۔ سعد واپس جاب پر جا چکا تھا۔۔۔
حیدر کے بعد سے جس جمود کا شکار انکی زندگی ہو گئی تھی وہ اب بھی قائم تھا۔ ہنسی، مسکراہٹ ان کی زندگی سے گویا روٹھ ہی چکے تھے۔ ہنسنے ہنسانے والا سعد کہیں کھو چکا تھا۔ ہر پل سنجیدگی کی چادر اوڑھے، کام کا جنون سر پر سوار کیے وہ گھر ہی کم کم آتا تھا۔
ابھی سعدیہ بیگم لاؤنج میں موجود تھیں تبھی پاس رکھا انکا فون بجا تھا۔۔
انہوں نے کال ریسیو کر کے بات کرنے کے بعد ماہین کو آواز دی
"ماہی!" وہ چلتی ہوئی انکے پاس آ رکی سعدیہ بیگم نے ایک نظر اسے دیکھا پھر فون اسکی جانب بڑھایا
"کیپٹن ماہین سپیکنگ۔۔" ماہی کی آواز لاؤنج میں گونجی تھی۔۔ سعدیہ بیگم اسکی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ آرمی میڈیکل کور کا نام کندھوں پر تین ستاروں کے ساتھ سجائے، ملٹری ساڑھی میں ملبوس وہ اس وقت نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔۔ بیٹے اور شوہر کو اس ملک پر قربان کرنے کے بعد اب بیٹی کو بھی آرمی کی خاکی وردی پہنا کر انہوں نے عزم و حوصلے کی ایک عظیم مثال پیش کی تھی۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین نے بات ختم کرنے کے بعد موبائل نیچے رکھا۔۔ اور پھر مڑ کر سعدیہ بیگم کو دیکھا

"کیا دیکھ رہی ہیں مما؟" اس نے بیرٹ (ملٹری کیپ" اتار کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے ان سے پوچھا۔

"سوچ رہی ہوں کہ آج تمہارے پاپا اور حیدر اگر زندہ ہوتے تو تمہیں اس ملٹری یونیفارم میں دیکھ کر کتنا خوش ہوتے۔" وہ اسکی پیشانی چومتے ہوئے بولی تھیں

"اتنے ہی خوش ہوتے جتنی آپ خوش ہیں۔" اس نے انکے کندھے پر سر ٹکاتے ہوئے کہا۔

"مما! آپ نے دُعا سے بات کی؟" اس نے اپنا راز پوچھا جانے والا سوال پھر سے دہرایا

"مجھ میں ہمت نہیں ہوتی ماہی اس سے پوچھنے کی۔۔ اس نے خود کو کالج سے کمرے تک محدود کر لیا ہے

شادی سے متعلق کوئی بھی بات چھیڑو تو اسے چُپ لگ جاتی ہے۔۔ میں اس سے کیسے بات کروں ماہی۔" وہ بے بسی سے کہہ رہی تھیں

"مما! یہ ہماری یا اسکی نہیں یہ حیدر بھائی کی خواہش ہے۔" ماہین نے نظریں چراتے ہوئے کہا

"ہاں مگر اس نے بھی فیصلہ انہی دونوں پر چھوڑنے کا کہا تھا۔ ہم وہی کر رہے ہیں۔" سعدیہ بیگم نے نم لہجے میں کہا۔

"میں ہادی سے کہتی ہوں وہ خود ان دونوں سے بات کریں اب۔۔" ماہین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور سعدیہ بیگم سے دعائیں لیتی ہاسپٹل کی جانب چل دی۔۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ماہین نے گاڑی میں بیٹھتے ہی ہادی کا نمبر ڈائل کیا۔۔

ہادی جو پیپرز فائل میں رکھ رہا تھا بنا موبائل پر موجود نمبر کو دیکھے کال ریسیو کر کے کان کے ساتھ لگا کر بات کرنے لگا

"میجر ہادی سپیکنگ" اس نے مصروف سے انداز میں جواب دیا۔۔

"کیپٹین ماہین سپیکنگ۔۔ میرے ہیسبنڈ سے بات کرا دیں میری۔۔" ماہین کی شرارت بھری آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔

"بہت خواہش تھی میری یہ الفاظ سننے کی۔۔" ہادی فائل بند کرتے ہوئے سامنے ٹیبل کے کونے پر ٹکتا ہوا بولا

"ہیسبنڈ والی یا رینکس والی۔۔؟" اس نے مسکراتے لہجے میں پوچھا

"دونوں۔۔" ہادی نے بھی اس انداز میں جواب دیا

"مسکراتی رہا کرو ماہی۔ اچھی لگتی ہو۔۔" ہادی نے اسکے مسکراتے لہجے کو محسوس کرتے ہوئے کہا۔

"آپ فری ہیں کیا؟ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔" اس نے ہادی کی مصروفیت کی پیشِ نظر اس سے پوچھا

"فری ہی ہوں۔ بولو کیا بات ہے۔" ہادی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

"مجھے نہیں لگتا کہ سعد اور دعا اس رشتے پر راضی ہوں گے ہادی۔۔ اور آنٹی بھی بہت پریشان ہیں سعد کیلیے۔۔ پروموشن کے بعد بھی تین مہینے سے وہ گھر نہیں آیا ہے۔ دعا سے نہ سہی کسی اور سے ہی شادی کی حامی تو بھرے وہ۔۔ دعا کی بھی ہاؤس جاب سٹارٹ ہونے کو ہے۔ اسے فی الحال اسکے حال پر چھوڑ دیا ہے مگر آپ سعد سے دو ٹوک بات کریں۔ اگر وہ دعا سے شادی پر راضی ہے تب بھی بتا دے اور اگر نہیں ہے تو کسی اور سے شادی کر لے۔" ماہین نے اپنی پریشانی ہادی کو بتائی

Http://novelshenovels.blogspot.com

”وہ کل آ رہا ہے چھٹی۔۔ میں بھی کل شام تک آ جاؤں گا۔ پھر بات کرتا ہوں اس سے۔“ ہادی نے سنجیدگی سے کہا۔۔ اس ذکر پر حیدر کی یاد دل میں ہوک کی طرح اٹھتی تھی

”وہ کل سچ میں آ رہا ہے؟“ ماہین بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔۔

”اتنی خوشی ہے اسکے آنے کی کہ جملے میں اس بات پر غور ہی نہیں کیا کہ میں بھی آ رہا ہوں۔واہ بیگم صاحبہ واہ۔۔“ ہادی چِڑ کر بولا تھا

”آپ تو ہر دوسرے دن آئے رہتے ہیں وہ نہیں آتا ناں۔“ ماہین نے خوشی کی وجہ بتائی

”یعنی آپ کی خوشی کیلیے مجھے تین تین مہینے بعد گھر آنا ہوگا۔؟“

”نہیں ایسا نہ کرنا آپ۔۔“ ماہین روانی میں بولتی گئی مگر جب احساس ہوا تو زبان دانتوں تلے دبا گئی

”مطلب میں نے ایسا نہیں کہا کہ آپ مت آئیں۔آپ بھی آیا کریں۔“ ماہین منمناتے ہوئے وضاحت دے رہی تھی

”سمجھ گیا سمجھ گیا۔۔ چلیں پھر کل ملاقات ہوگی۔۔“ ہادی نے الودعی کلمات کہتے ہوئے کال بند کی اور فائل اٹھا کر آفس سے باہر نکل گیا جبکہ ماہین ابھی بھی چہرے پر کئی رنگ سجائے اسکے لہجے کو محسوس کر رہی تھی۔۔

###___###___###

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد کی حالت دیکھ کر گھر میں موجود ہر شخص کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔

ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی شیو اور رف سا حلیہ۔ الجھا الجھا سا انداز۔ اور سنجیدہ سا چہرہ۔۔

"بیٹا یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے۔؟" راشدہ بیگم افسوس سے اسے دیکھ رہی تھیں

"سوری مما بس میں آج ہی اپنا حلیہ ٹھیک کرلوں گا۔ یہ سب پتہ نہیں کیسے ہو گیا۔" وہ بڑھی ہوئی شیو پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔ سامنے ہی ہادی اور ماہین کے ساتھ ساتھ راشدہ بیگم بھی بیٹھی تھیں

"یہ بال کب سے نہیں کٹوائے تم نے۔۔؟ کس اینگل سے تم ایک آرمی آفیسر لگ رہے ہو؟" ہادی سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا

"سوری بھائی۔ آج کٹوا لوں گا۔۔" سعد نے بنا کوئی بحث کرتے ہوئے کہا

"آتے ہی کیا سب تفتیشی آفیسر کی طرح تم شروع ہو گئے ہو۔ سانس تو لینے دو اسے۔"

سعدیہ بیگم نے ہادی کو ڈپٹا۔ سعد نے اداس سی مسکراہٹ سے انہیں دیکھا۔

حیدر بھائی جیسے بیٹے کو کھو کر بھی وہ کیسے اتنی ہمت کا مظاہرہ کر سکتی ہیں۔ ؟ وہ خود سے سوال کر رہا تھا

"میں چائے بناتی ہوں تمہارے لیے۔۔" راشدہ بیگم اٹھ کھڑی ہوئیں

"آنٹی آپ بیٹھیں۔ میں بناتی ہوں چائے۔" ماہین ان کو بٹھاتی ہوئی خود اٹھ کھڑی ہوئی

"ہاں۔ مما اب تھک جاتی ہیں اکیلیے کام نہیں کر سکتی ہیں۔ اسلیے گھر میں کسی نہ کسی کی ضرورت ہے۔" ہادی نے کچن کی طرف بڑھتی ماہین کی طرف دیکھ کر شرارت سے کہا

"ہاں۔ ایک کام والی کو بند و بست کر لین ناں پھر۔۔" ماہین اسی کے انداز میں بولی تھی۔

ہادی اسے گھور کر رہ گیا جبکہ سعدیہ بیگم اور راشدہ بیگم مسکرا کر رہ گئیں۔ ہادی نے اس امید سے سعد کی طرف دیکھا شاید وہ کچھ بولے گا۔ کچھ شرارت بھرا جملہ۔۔ مگر وہ چپ رہا۔ ایک دم خاموش۔ کہنیاں گھٹنوں پر ٹکائے ہاتھوں کی انگلیوں کو جوڑے وہ جوتوں پر نظریں جمائے بیٹھا تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"سعد مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔" ہادی نے آر یا پار کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے اس سے کہا

"جی بھائی بولیں۔" وہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا

"سعد !میں جانتا ہوں یہ سب تمہارے لیے مشکل ہے مگر یہ حیدر کی خواہش تھی کہ تم دعا سے شادی کرو۔ اس میں کوئی زور زبردستی والی بات نہیں تھی۔ اس نے فیصلہ تم دونوں پر چھوڑا تھا۔" ہادی نے دیکھا حیدر کے ذکر پر سعد کے سپاٹ چہرے پر یک دم اذیت کے تاثرات ابھرے تھے

"تم اس سے شادی نہیں کرنا چاہتے تو نہ کرو۔ مگر اب اور کہیں بھی مما تمہیں شادی کیلیے کہتی ہیں تو اب تم منع نہیں کرہ گے۔ بہت ٹال چکے تم۔ بہت من مانی کر لی تم نے اب بس۔۔" ہادی دو ٹوک انداز میں بولا تھا

سعد نے آنکھیں بند کر کے گویا اس اذیت سے نکلنا چاہا۔ تو گویا وہ لمحہ آج آ پہنچا تھا۔۔ اس نے دکھ سے سوچا ماہین بھی کچن کے دروازے پر آ کھڑی ہوئی تھی۔

"میں دعا سے شادی کیلیے تیار ہوں۔" سعد کے الفاظ پر ہر شخص کا دل ایک لمحے کو تھما تھا۔ سعدیہ بیگم نے آنکھیں بند کر کے گوہا اذیت کو دبانا چاہا۔

حیدر کی آخری خواہش پوری ہونے جا رہی تھی۔۔ مگر پھر بھی کہیں نا کہیں انکے دل کو تکلیف ہو رہی تھی۔ ۔ راشدہ بیگم نے آگے بڑھ کر سعد کا ماتھا چوما

"میں جانتی تھی تم حیدر کا مان رکھو گے۔" سعد اٹھ کھڑا ہوا۔ چہرہ ایک بار پھر سے سپاٹ ہو چکا تھا۔ وہ بنا کچھ کہے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔ہادی نے دیوار پر لگی اسکی اور حیدر کی تصویر کے سامنے اسے ایک پل کو رُکتے دیکھا تھا پھر وہ اندر بڑھ گیا۔۔

"تم نے ہم سب کو عجیب آزمائش میں ڈال دیا ہے حیدر۔۔" ہادی سوچ کر رہ گیا۔

ہادی کا اپنا دل بوجھل ہو رہا تھا۔ اس نے صوفی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندھ لیں

###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دوسرے دن سب دعا کے گھر میں موجود تھے۔۔ دعا کے والدین نے فیصلہ دعا پر چھوڑ دیا تھا۔۔ ماہین دعا کے کمرے کی طرف گئی وہ کمرے بند کیے اندر بیٹھی تھی مگر کمرہ لاک نہیں تھا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا۔۔ دعا بازو گھٹنوں کے گرد لپیٹے ٹھوڑی بازو پر لپیٹے بیٹھی تھی۔ سامنے ہی حیدر کی ڈائری کھلی پڑی تھی۔۔۔

ماہین اسکے قریب جا کھڑی ہوئی۔ اس نے ایک نظر دعا کی بند آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو دیکھا اور پھر سامنے کھلی ڈائری کے الفاظ کو

" زندگی میں بہت سے فیصلے ہم اپنی مرضی سے نہیں کرتے۔ اپنی خوشی سے نہیں کرتے۔ صرف اسلیے کرتے ہیں کہ اس میں ہم سے جُڑے لوگوں کی خوشی خوشی شامل ہوتی ہے۔۔اور پھر اس فیصلے پر عمل در آمد کرنے کے بعد ہمیں احساس ہوتا ہے کہ وہ فیصلہ واقعی ہمارے حق میں بہتر تھا۔ جو فیصلہ ہم دوسروں کی خوشی کیلیے لیتے ہیں اللہ اس سے خوش ہو کر اس میں ہماری خوشی کو بھی شامل کر دیتا ہے۔ اور یہ اللہ کا انعام ہے۔ ہم بندوں پر کہ اللہ ان فیصلوں کو درست ثابت کرتا ہے۔۔"

حیدر کے لکھے گئے الفاظ پڑھ کر ماہین کی آنکھوں میں بھی آنسو آگئے۔۔

"دعا !" ماہین نے اسے پکارا

اس نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔۔ ان میں اذیت رقم تھی۔ ماہین محض اسے دیکھ کر رہ گئی

"سعد تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس فیصلے سے متعلق تمہاری رائے جاننا چاہتا ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ ایک ان چاہے رشتے کی بنیاد رکھی جائے۔ وہ تمہارا فیصلہ جاننا چاہتا ہے اور آنٹی بھی۔۔" سعد اور پادی جو کمرے کے ادھ کھلے دروازے کے باہر موجود تھے انکی باتیں بخوبی سن سکتے تھے

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"فیصلہ کرنے کا حق ہمارے پاس ہے ہی کب ماہی۔۔" وہ اذیت سے مسکرایا تھا

"میرے اور سعد کے ہاتھ میں فیصلے کا حق ہے ہی کب۔۔ جس نے فیصلہ کرنا تھا وہ فیصلہ کر کے سُنا کر خود چلا گیا ہے۔۔ اسے معلوم تھا کہ چاہے میں ہوں یا چاہے سعد ہم اسکی آخری خواہش کو کبھی رد کر ہی نہیں سکتے اسلیے آپ سب کی نظر میں وہ حیدر کی آخری خواہش ہو گی۔ مگر میں جانتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ سعد بھی جانتا ہو گا کہ وہ اسکی آخری خواہش نہیں اسکا آخری فیصلہ تھا جو اس نے کیا تھا۔ اور ہمیں ہر حال میں اس فیصلے پر سر جھکانا ہے۔ وہ جانتا تھا ہم اس سے بہت محبت کرتے ہیں اسلیے اس نے ایسا کیا۔ اب فیصلہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ماہی۔ سعد سے کہو میں نے بھی حیدر کے فیصلے پر سر جھکا لیا ہے۔۔" وہ اذیت بھرے انداز میں کہہ رہی تھی۔۔ اسکا ایک ایک لفظ باہر کھڑے سعد کے دل میں اتر رہا تھا۔ وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی۔ فیصلہ اس نے کب کیا تھا۔ اس نے تو فیصلے پر سر کو جھکایا تھا۔

سعد بنا کچھ کہے چپ چاپ باہر کو چل دیا۔ ہادی نے بے بسی سے اسے دیکھا اور اسکے پیچھے چلا آیا۔

دور بیٹھا محبت کا فرشتہ سامنے رکھی کتاب پر ان دونوں کے نام رقم کرنے کے بعد اب انکی طرف دیکھتا مسکرا رہا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کسے چاہا، کسے مانگا، کسے کھویا۔ کسے پایا۔۔
یہ بحث چھوڑو۔ آؤ دل کو دفنا آئیں ذرا

مہندی کی رات تھی وہ۔ مہندی کیا تھی ایک عجیب ویران سی رات تھی۔۔ چاندنی بھی جیسے سوگ میں تھی۔ چاند بھی اداس تھا۔ دوسرے دن نکاح کی ایک چھوٹی سی تقریب منعقد ہونے جا رہی تھی۔۔ سعد اور دعا کے نکاح کی۔۔۔ اور اس سے اگلے دن دعا اور ماہین دونوں کی رخصتی تھی۔ سادگی سے منعقد کی گئی تقریب۔۔

چند ایک قریبی رشتے دار ہی جمع تھے۔ نہ کوئی سجاوٹ نہ کوئی تیاری۔ بس ہر کوئی ایک دوسرے سے اپنا دُکھ چھپائے پھر رہا تھا۔

ماہین دعا کے ساتھ تھی ۔ ہادی بھی ایک بھائی کا فرض نبھاتے ہوئے دعا کے گھر ہی موجود تھا۔۔ مہندی کی رسم تک نہ ادا کی گئی۔ ماہین نے اسے مہندی لگانے کا کہا تھا مگر وہ نہ مانی۔۔

مہندی کی رات سب سو گئے۔۔ ماہین دعا کے گھر میں اسکے س ساتھ اسکے لان میں بیٹھی تھی۔۔

"میں تمہارے گھر جانا چاہتی ہوں۔" دعا نے سر اوپر کو اٹھاتے ہوئے کہا تھا

ماہین نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔ سوجھی آنکھیں، الجھے بال، بکھرا کاجل اور اُجڑا سا حلیہ۔۔ یہ تو وہ دعا لگ ہی نہیں رہی تھی جو ہر دم ہنستی رہتی تھی۔ تتلی کی طرح اس آنگن میں منڈلاتی تھی۔۔ اور اب۔۔ اسکا یہ حال۔ ماہین بے بسی سے اسے دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور دونوں دروازے کی جانب بڑھ گئیں۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دعا ماہین کے ساتھ چلتی ہوئی آئی اور ایک کمرے کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔۔ دعا نے کپکپاتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا۔۔ مانوس سی خوشبو نتھوں سے ٹکرائی تھی۔۔ ماہین باہر ہی کھڑی تھی۔ دعا اندر داخل ہوئی۔ کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔ماہین نے کچھ کہنا چاہا مگر دعا نے اس سے پہلے ہی ہاتھ بڑھا کر دروازہ بند کر دیا۔۔ ماہین نے موبائل دیکھا۔ ہادی کی کال آرہی تھی۔۔

"میں کچھ دیر میں بات کرتی ہوں" کال کاٹ کر ایک مختصر سا میسج اسکے نمبر پر بھیجا گیا تھا

"تم اس وقت کہاں ہو۔؟" ساتھ ہی ہادی کا میسج آیا تھا

"دعا کے ساتھ اپنے گھر میں ہوں۔" اس نے میسج کرنے کے بعد نظریں دروازے پر جما دیں

دعا اندر کھڑی اس خوشبو کو محسوس کر رہی تھی جو اس کمرے کی ہوا میں شامل تھی۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی۔

جب پلٹی تو پہلی نظر سامنے سائیڈ ٹیبل پر پڑی تصویروں پر جا رکی۔۔

ہنستا مسکراتا چہرہ۔۔ وردی پہنے۔ سن گلاسز لگائے۔ دعا نے آگے بڑھ کر وہ تصویر اٹھائی۔۔ اور اس پر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔ جیسے ایک ایک نقش کو چھو کر محسوس کرنا چاہتی ہو۔ آنسو روانی سے بہہ رہے تھے۔۔ اس کی نظر سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی۔۔

شیشے پر لپ اسٹک سے لکھا گیا تھا

"i love you"

اسکے کانوں میں ماضی کی کچھ آوازیں گونج رہی تھیں

"تم آج پھر سے میرے کمرے میں آئی تھی ناں۔؟" حیدر اسکے سامنے کھڑا اس سے پوچھ رہا تھا

"نہیں تو۔۔" وہ صاف مکر گئی

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"پھر مِرر پر آئی لو یو کس نے لکھا ہے؟" وہ اسکی طرف دیکھتا دونوں ہاتھ سینے پر باندھے پوچھ رہا تھا

"مجھے کیا پتہ ۔۔ میں نے نہیں لکھا۔" وہ پھر نہیں مان رہی تھی۔۔

"مما جب وہ دیکھیں گی تو کیا کہیں گی۔۔ دعا اور اب تو مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم ہی کمرے میں گئی تھیں اور وہ سب بھی تم نے ہی لکھا ہے۔" وہ پُر یقین لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

"تمہیں کیسے پتہ؟" وہ اسکی طرف شرارت سے دیکھتی پوچھ رہی تھی

"کیونکہ اگر کوئی اور یہ الفاظ لکھتا۔ اور تمہیں پتہ لگتا تو تم اس وقت تک اسکی نسلوں تک کو صلواتیں سنا چکی ہوتی۔۔" وہ کہہ کر ایک ایک قدم پیچھے کو ہٹا تھا اور دعا اسے مارنے کو پیچھے بھاگی تھی۔۔

دعا نے ان الفاظ پر ہاتھ پھیرا۔۔

"حیدر۔۔!" بے آواز سی صدا ہونٹوں سے سسکی کی صورت نکلی تھی۔۔وہ رو رہی تھی۔ آنسو اسکا چہرہ بھگو رہے تھے۔۔ وہ اسکے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئی۔ تکیے کو ہاتھ میں لیا تو straight to heaven پرفیوم کی خوشبو اسے پھر سے ماضی میں کھینچ کر لے گئی

"دعا یہ پرفیوم فی میلز کیلیے نہیں ہے۔ مت لگاؤ اسے۔۔ اور کب سے تمہیں جانے کو کہہ رہا ہوں۔ آنٹی دو بار کال کر چکی ہیں ۔ تمہاری کلینیکل کلاسز ہیں یہ اور تم۔ دعا یہ پرفیوم مت لگاؤ۔۔ " حیدر اسے اپنا پرفیوم خود پر چھڑکتے دیکھ کر چیخا تھا

"تم اور میں ایک دوسرے سے الگ ہیں کیا۔۔؟" وہ اور بھی پرفیوم اس پر چھڑکتے ہوئے اسے چڑا رہی تھی

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"پھر وہاں سے لگانے کی کیا ضرورت ہے۔۔ آؤ میں اپنے کپڑوں پر لگی پرفیوم لگاتا ہوں۔" وہ بازو پھیلائے آنکھوں میں شرارت لیے اسکی جانب بڑھا تھا اور وہ سرخ چہرہ لیے کمرے سے باہر بھاگ گئی تھی۔ اور حیدر کے قہقہوں نے لاؤنج سے نکلنے تک اسکا پیچھا کیا تھا۔۔ اس نے دراز کھولا۔ اس نے پاس پڑا حیدر کا موبائل اٹھایا۔ اَن لاک کر کے، گیلری کھولی۔ ہادی اور سعد کے ساتھ ساتھ دعا کی ان گنت تصویریں میں موجود تھیں۔

"حیدر! میری اتنی تصویروں کا کیا کرو گے تم۔" ماضی کا سایہ پھر لہرایا تھا۔ اوہ سامنے بیٹھی نوڈلز کھاتے ہوئے حیدر کی کسی بات پر ہنس رہی تھی جب حیدر نے وہ تصویر بنائی تھی۔

"میں تمہاری ہنسی کا ہر ایک لمحہ قید کر لینا چاہتا ہوں۔ میں ہر اس لمحے کو امر کر دینا چاہتا ہوں جس میں تم میرے ساتھ ہوتی ہو۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ اور اب۔ اب وہ صرف تصویروں میں ہی رہ گیا تھا۔ اور انکے دِلوں میں۔ انکی یادوں میں۔

وہ اسکا تکیہ دونوں ہاتھوں میں بھینچے سینے سے لگائے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔ وہ اب بلند آواز میں رو رہی تھی۔۔ ماہین دروازہ کھول کر اندر آئی تھی۔ اسکی نظر پہلے اس موبائل پر پڑی جو اسکے سامنے پڑا تھا پھر دعا پر۔۔

"ماہی۔۔ ماہی میرا حیدر۔۔

میرا حیدر چلا گیا مجھے چھوڑ کر ماہی۔ وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔۔" وہ بلند آواز میں رو رہی تھی۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

"ماہی! م۔میں بھلا اسے کیسے بھلا سکوں گی ماہی؟ میں کیسے اسکے سوا کسی اور کے ساتھ زندگی گزاروں گی ماہی۔۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جائے گا۔ پھر وہ کیوں چلا گیا ماہی۔ ؟" وہ ماہین لے لندھے سے لگی سسک رہی تھی۔ یوں رو رہی تھی جیسے سارے آنسو آج ہی بہا دینا چاہتی ہو۔

"وہ کتنا ظالم ہے ماہی۔ وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔ وہ مجھ سے اپنی یادوں کے سہارے جینے کا حق بھی چھین کر چلا گیا ماہی۔ کوئی ایسا بھی کرتا ہے کیا۔۔؟" وہ اذیت بھرے لہجے میں اس سے پوچھ رہی تھی۔ سوال ایسے تھے کہ جن کا جواب ماہین لے پاس بھی نہیں تھا۔ وہ بس بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔۔

اسکی خوشبو مجھے آج بھی محسوس ہوتی ہے۔ اسکی سرگوشیاں۔ اسکا لمس۔ اسکی

خوشبو

اسکے کپڑوں کی سرسراہٹ

سب اب بھی محسوس ہوتا ہے مجھے ماہی۔ میری زندگی مین ہر سانس کے ساتھ اسکی یادیں جڑی ہیں۔ ہر شے میں مجھے اسکا چہرہ نظر آتا ہے۔ میں اسے دیکھتی تھی تو کہتا تھا" ایسے تو نہ دیکھو۔ مجھے نظر لگاؤ گی کیا۔۔۔" دیکھو ماہی اسے میری نظر لگ گئی۔ میرا حیدر منوں مٹی تلے جا سویا۔"کمرے مین ہر طرف اسکی اور ماہین کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"جانتی ہو اس نے مما کیلیے لکھے گئے اپنے خط میں کیا لکھا ہے ماہی۔۔ اس نے مجھ سے کہا ہے کہ مجھے اسکے لیے جتنے بھی آنسو بہانے ہیں میں سعد نے نکاح سے پہلے پہلے بہالوں۔ اسکے بعد میں اسکے لیے آنسو نہ بہاؤں۔ ماہی اس نے مجھ سے رونے کا حق بھی چھین لیا ہے۔۔ کیا کوئی ایسا بھی کرتا ہے۔۔" وہ اذیت کی انتہا پر تھی۔

تبھی دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ دونوں چونکی تھیں۔ ماہین اٹھ کھڑی ہوئی۔

دروازہ کھولا سامنے ہادی کھڑا تھا

ماہین نے مڑ کر دعا کو دیکھا جو سر جھکائے آنسو بہا رہی تھی۔ پھر ہادی کو۔ ہادی اندر آ گیا۔۔

"دعا!" ہادی نے اسے پکارا تھا

"ہادی بھائی۔۔! میرا حیدر۔۔" وہ اس سے آگے کچھ کہہ ہی نہ سکی۔ آنسو نے اسے مزید کچھ کہنے ہی نہ دیا۔ ہادی نے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا

"دعا! اللہ کی رضا ہے یہ۔ اس میں راضی ہو جاؤ۔" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔

"بھائی! وہ بہت بُرا ہے۔ بہت بُرا۔" وہ بلک رہی تھی۔۔

"دعا! ایسے مت کہو۔ اس سب میں اسکی غلطی نہیں ہے۔ اسکی جتنی زندگی لکھی تھی اس نے اتنی جی لی۔ اب تم سعد کے ساتھ ایک نئی زندگی شروع کرنے جا رہی ہو۔ مجھے یقین ہے وہ حیدر کی امیدوں پر پورا اترے گا۔ وہ تمہارا خیال رکھے گا۔۔ تمہیں خوش رکھے گا دعا۔" وہ سر جھکائے آنسو بہاتی چلی گئی۔۔

ہادی نے ماہین کو اشارہ کیا۔ ماہین نے اسے سہارہ دے کر اٹھایا۔ اور دروازے کی طرف بڑھی۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

چوکھٹ سے باہر قدم رکھ کر اس نے ایک نظر اس کمرے کو پھر سے دیکھا۔ ایک آخری بار۔ الوداعی نظر۔۔ دل درد سے پھٹنے کو تھا۔ اذیت اپنی انتہا پر تھی۔ "آجاؤ دعا۔۔" ہر بار دستک کے انداز سے ہی وہ اسے پہچان کر کہتا تھا۔ اسے لگ اتھا وہ ابھی بھی اسے پکارے گا۔ مگر وہ یہاں تھا ہی کب جو اسے پکارتا۔ وہ تو سکون سے سو رہا تھا۔ مٹی کے اس ڈھیر تلے۔۔ اسکے لب دھیرے سے ہلے تھے

"خدا حافظ حیدر۔۔" اور ساتھ ہی وہ دروازہ بند ہو گیا۔۔

وہ پلٹ آئی۔۔ سب کچھ اپنا اس کمرے کے حوالے کر کے۔۔

"ہادی بھائی!" دعا نے سیڑھیاں اترتے ہادی کو پکارا

ہادی نے پلٹ کر اسے دیکھا

اس نے ایک لفافہ ہادی کی طرف بڑھایا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ میں یہ کبھی پڑھ سکوں گی۔ میں اسے پڑھنا ہی نہیں چاہتی۔ میں اسکے ساتھ کی اچھی یادیں دامن میں سمیٹ کر لے آئی ہوں۔ میں اس خط کو نہیں پڑھ سکتی۔۔" وہ روتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ ہادی نے بنا کچھ کہے وہ لفافہ تھام لیا۔

وہ جانتا تھا اندر کورے کاغذ پر لکھی سوائے دو سطروں کے اور کچھ بھی نہیں ہے اس لفافے میں۔ اور وہ سطر کیا تھی۔ وہ یہ بھی جانتا تھا

"میں یہ سوچ ہی نہیں پا رہا کہ میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا تو کیا ہو گا۔ اسلی آگے کیا لکھوں میں دعا۔ میں نے خود کو تمہارے بغیر اور تمہاری زندگی کو اپنے بغیر کبھی تصور ہی نہیں کیا۔ میں کچھ سوچ ہی نہ سکا۔ کچھ لکھ ہی نہ سکا"

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہ صرف دو سطریں نہیں وہ اذیت کی نا قابلِ بیان کیفیت تھی ۔ وہ دُکھ کی انتہا تھی۔
وہ محبت کی حدِ آخر تھی۔ اپنی محبت ، اپنا دل۔ اپنا سب کچھ کسی کو دے دینا ۔۔
ہادی نے چپ چاپ وہ لفافہ اپنی جیب میں کسی قیمتی اثاثے کی طرح رکھ لیا۔
وہ پھر سے سیڑھیاں اترنے لگا ۔ماہین اور دعا بھی ساتھ ہی تھیں۔
تبھی ہادی کا موبائل بج اٹھا۔۔ وہ
سلام کے بعد دوسری جانب سے نجانے کیا کہا گیا تھا اسکے ماتھے پر بل پڑے تھے ۔
وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لان میں جا کھڑا ہوا تھا۔
"کہاں جا رہا ہے سعد اس وقت۔؟" وہ غصے سے پوچھ رہا تھا۔
"اوہ ۔" اس نے گہری سانس لی۔
"کب فون آیا اسے یونٹ سے۔۔؟" وہ اب پوچھ رہا تھا۔
"کل تک واپس آجائے گا تو پھر ٹھیک ہے۔ اسے کہیں تیار رہے۔میں اسے چھوڑ آؤں گا سٹیشن تک۔" وہ پیشانی مسلتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ کال کاٹنے کے بعد وہ پریشانی سے دوسرا نمبر ڈائل کر رہا تھا
"ماہی! سعد کو یونٹ سے کال آئی ہے۔ اسے ابھی نکلنا ہے ۔ تم دعا سے کچھ مت۔۔۔" بات کرتے کرتے وہ پلٹا تھا اور سامنے ماہین کے ساتھ کھڑی دعا کو دیکھ کر تھم سا گیا۔ وہ زرد چہرہ لیے اسے دیکھ رہی تھی جیسے پوچھ رہی ہو
"تو کیا ایک بار پھر سے۔۔۔؟"
"ایس کچھ نہیں ہے دعا جیسا تم سوچ رہی ہو۔ سعد صرف کسی ڈاکومنٹس کے سلسلے میں جا رہا ہے۔ وہ کل صبح تک واپس آجائے گا۔" ہادی نے اسے صفائی تھی۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دعا نے آنکھیں بند کر کے گہری سانس لی۔ اسے سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی۔اس نے خود کو نارمل ظاہر کرنا چاہا۔۔ ہادی کی نظر دعا سے ہوتی ہوئی ماہین پر پڑی۔ اسکا چہرہ۔۔ اسکا چہرہ خوف کی شدت سے زرد پڑ رہا تھا

"ماہی۔۔!بی بریو۔ تم خود ایک آرمی آفیسر ہو۔تم جانتی ہو یہ سب نارمل ہے آرمی میں۔" اس نے آگے بڑھ کر ماہین کا ہاتھ تھپتھپایا۔

ماہین نے سر جھٹکتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور دعا کو لے کر گیٹ کی طرف بڑھی۔ ہادی انہیں گیٹ پر چھوڑنے کے بعد گھر کے رستے پر ہو لیا۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی گاڑی لے کر اپنے گیٹ پر پہنچا۔ سعد بیگ تھامے تیار کھڑا تھا۔ ذیشان صاحب کے گلے لگنے کے بعد وہ گاڑی میں آ بیٹھا۔ ہادی گاڑی آگے بڑھا کر لے گیا۔۔

"بھائی! دعا کو اس بارے میں کچھ مت بتایئے گا۔ وہ پہلے ہی۔۔"

"وہ جانتی ہے کہ تم جا رہے ہو۔" اس سے پہلے کہ سعد کچھ اور کہتا ہادی پہلے ہی بول پڑا۔ سعد نے گردن موڑ کر اسے دیکھا

"جس وقت پاپا کی کال آئی تھی وہ میرے ساتھ ہی تھی۔ وہ حیدر کے گھر گئی تھی۔ وہ پریشان ہے۔ یا شاید خوفزدہ۔ بے یقین" ہادی نے وضاحت دی۔۔

"میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں ابھی۔" سعد نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا ہادی نے بنا کچھ کہے اپنا موبائل اسکی طرف بڑھا دیا۔۔ سعد نے کال ملائی

تیسری بیل پر کال اٹھا لی گئی تھی۔

"دعا! میں سعد بات کر رہا ہوں۔" اس نے ہیلو کے جواب میں کہا تھا

دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔۔

"مجھے نہیں پتہ کہ تم اس وقت کیا سوچ رہی ہو۔۔ پر اگر تمہیں میرے لفظوں پر اعتبار ہے اتنا جان لو کہ میں لوٹ کر آؤں گا۔ حیدر بھائی نے بہت مان سے تمہارا ہاتھ میری ہاتھ میں تھمایا ہے۔ میں اس مان کو اس اعتماد کو ٹوٹنے نہیں دوں گا۔۔ مجھے امید ہے تم میرے وعدے پر اور میرے لفظوں پر اعتبار کرو گی۔۔ خدا حافظ۔" سعد نے بات کر کے فون ہادی کی طرف بڑھایا اور آنکھیں بند کر کے پر سکون سے انداز میں سر سیٹ کی پشت سے ٹکا لیا۔۔

###___###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔

"تم کل تک آ جاؤ گے؟" ہادی کے سوال پر وہ مسکرایا تھا۔ عجیب سا انداز تھا اسکے مسکرانے کا۔۔

"دعا اور ماہی آپی کے ساتھ ساتھ لگتا ہے آپکے دل میں بھی ڈر بیٹھ گیا ہے۔۔" سعد نے آنکھیں بند کیے ہی جواب دیا تھا۔

"میں حیدر کو پھر سے نہیں کھونا چاہتا۔" ہادی کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

"میں لوٹ آؤں گا بھائی۔ ابھی بہت قرض باقی ہے مجھ پر۔" سعد یہ کہہ کر سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔

"شادی کے بعد میں چاہتا ہوں آنٹی ہمارے ساتھ رہیں۔ماہین بھی نہیں ہو گی تو وہ اکیلی۔۔" ہادی کہتے کہتے چُپ ہو گیا۔

"اُنکا بیٹا ابھی زندہ ہے۔ یہاں۔۔ یہاں زندہ ہے وہ۔" سعد اپنے سینے پر ہاتھ رکھے بول اُٹھا تھا

"میں ہوں انکا بیٹا۔۔ وہ میرے ساتھ رہیں گی۔۔ میں بیٹا ہونے کا ہر فرض پورا کروں گا۔۔" ہادی نے دیکھا اسکا لہجہ بے لچک تھا۔ اس نے بن اُلجھے اثبات میں سر ہلایا۔۔

"میں حیدر بھائی کی قبر پر جانا چاہتا ہوں ابھی۔۔" سعد کی آواز ہادی کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔

"سعد ! اس وقت۔۔۔" ہادی نے کچھ کہنا چاہا مگر پھر رُک گیا۔اور گاڑی کا رُخ اس جانب کر دیا جہاں حیدر سکون سے سو رہا تھا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وہاں پہنچ کر ہادی نے گاڑی روکی۔۔ سعد گاڑی سے اترا۔۔ ہادی گاڑی بند کرتا ہوا اسکے ساتھ کھڑا ہوا۔ سعد ٹرانس کی سی کیفیت میں آگے بڑھ رہا تھا۔ ہادی اسکے پیچھے پیچھے تھا۔

قبر کے پاس پہنچ کر سعد لڑکھرایا تھا۔ ہادی نے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا۔ ہادی نے محسوس کیا سعد کو سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔

سامنے قبر پر حیدر کا نام کندہ تھا

"میجر حیدر شہید

تاریخ پیدائش : ۲۲ جون ۱۹۹۰

تاریخ شہادت: ۲۸ فروری ۲۰۱۷ "

سعد گھٹنوں کے بل اسکی قبر کے پاس بیٹھتا چلا گیا۔ اسکے ہونٹ لرز رہے تھے۔ ہاتھوں کی لرزش بھی بہت واضح تھی۔۔

"بھائی۔!" سرگوشی کی صورت میں یہ نام اسکے لبوں سے نکلا تھا۔ کپکپاتے ہونٹوں سے کوئی بھی لفظ ادا ہونے سے انکاری تھا

آنسو چہرے پر پھیلنے لگے تھے۔۔ ہادی اسکے ساتھ ہی زمین پر بیٹھ گیا۔ اس نے سعد کے دونوں ہاتھ پکڑ کر ہتھیلیوں کو دعا کرنے کے انداز میں جوڑا۔

"فاتحہ پڑھ لو۔" ہادی کی بات پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا۔ ہادی کا اپنا سرخ ہوتا چہرہ اسکے ضبط کی گواہی دے رہا تھا۔

سعد نے ہاتھ پھر سے نیچے کر لیے اور ہاتھ قبر پر پھیرنے لگا۔ گویا یہ کہہ رہا ہو کہ "مجھے یقین تو کر لینے دیں کہ وہ نہیں رہے"۔۔

"بھائی!" اس نے پھر پکارا تھا۔ اب کے آواز ذرا اونچی مگر نم تھی۔۔

"کیوں بھائی۔۔؟ کیوں کیا آپ نے ایسا۔ ؟ کیوں چھوڑ گئے اپنے سعد کو۔؟ لوٹ آئیں بھائی پلیز ۔۔۔" وہ رو رہا تھا۔ بالکل بچوں کے سے انداز میں ۔ ایسے جیسے وہ حیدر سے اکثر ضد کر کے اس سے اپنی بات منوالیتا تھا اسے لگا تھا وہ آج بھی مان جائے گا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"آپکو پتہ ہے بھائی جب وہ لوگ مجھے ساتھ لے گئے تھے۔ انہوں نے ہر طرح سے تکلیف دی مجھے۔ جب میرے ناخن پلاس سے نکالے گئے تو مجھے لگا تھا کہ یہ تکلیف کی انتہا ہے۔ جب مجھے برف پر لٹایا گیا تھا اور اُٹھائے جانے پر میری آدھی جِلد اس برف کی سِل پر رہ گئی تو مجھے لگا تھا اس سے زیادہ اذیت ناک لمحہ کوئی نہیں ہو سکتا۔ جب میری کنپٹی پر وہ بجلی کی ننگی تاریں رکھتے تھے تو مجھے لگتا تھا یہ درد کی آخری حد ہے بھائی۔ اور میں سوچتا تھا کہ جب وہ لوگ آپکے سامنے آگئے غلطی سے بھی تو آپ انکا کیا حال کریں گے۔۔ مگر اب جب میں یہاں آپ کی قبر کے پاس بیٹھا ہوں اور مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ آپ میرے آنسو پونچھنے میرا دُکھ سمجھنے اور میری بات سننے کو میرے سامنے موجود نہیں ہیں تو مجھے اُس وقت کی وہ تکلیف اور وہ دکھ ابھی اِس وقت کی تکلیف اور دُکھ کے سامنے بہت چھوٹے لگ رہے ہیں۔۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے گویا کوئی میری روح کو تیز دھار خنجر سے چیر رہا ہو۔۔"

سعد ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنا دُکھ اسی کو سنا رہا تھا۔ اپنے دل کا حال اسی سے کہہ رہا تھا۔ جیسے ہمیشہ کرتا تھا

"مجھے تکلیف ہو رہی ہے بھائی۔ اور اب واقعی مجھے یقین ہے کہ اس لمحے میں تکلیف اور درد کی انتہا پر ہوں۔" وہ آرمی کا ایک قابل آفیسر۔ ایک مرد ہو کر یوں پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔ اسکا دل دُکھا تھا وہ اذیت کی آخری حد پر کھڑا تھا۔

"آپ کو میں محسوس کرتا ہوں بھائی جب جب میں اپنے دل کا دھڑکنا محسوس کرتا ہوں۔ آپ اپنا سب کچھ میرے نام کر گئے۔ اپنا دل، اپنی محبت۔ اپنی دُعا۔" ہادی گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھا سر جھکائے آنسو بہا رہا تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"اسے تمہیں روتے دیکھ کر تکلیف ہوتی تھی ہمیشہ سعد۔ اور ابھی بھی ہو رہی ہو گی۔ وہ ہمارے ساتھ نہیں ہے مگر وہ زندہ ہے۔ وہ شہید ہے اور شہید کبھی نہیں مرتا سعد۔۔" ہادی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا

سعد نے مُڑ کر اسے دیکھا۔ اسکا چہرہ بھی بھیگا ہوا تھا۔ وہ آرمی کے دو جوان۔ جو بڑے سے بڑے مشن پر جانے کو ہر دم تیار رہتے تھے۔ جو ہر محاذ پر دشمن کو دھول چٹاتے تھے۔ جو سخت دل اور پتھر دل مشہور تھے۔ آج بالکل بکھرے ہوئے تھے۔ وہ جب تین تھے تو خوش تھے۔ ہنستے تھے۔ مسکراتے تھے۔ ہنساتے بھی تھے۔ اور پھر آج انہیں تین سے دو ہو جانے کا دُکھ رُلا رہا تھا۔ انہیں سخت دل اور کھڑوس اور پتھر دل کہنے والے اگر اس لمحے ان دونوں کو اس حال میں دیکھتے تو اپنے الفاظ پر پچھتاتے۔۔

سعد نے اپنے آنسو پونچھے۔۔

"میں، آپکا سعد،" سعد پھر سے بولنے لگا تھا۔ لاکھ کوشش کے باوجود آنسو پھر سے چہرے پر بکھرنے لگے تھے۔ بولنا مشکل ہو رہا تھا

"آپکا سعد۔ آپکی جان۔ آپکی محبت، آپکے دل اور آپکی ماما یعنی اپنی ماما کا خیال رکھوں گا۔ میں ایک ذمہ دار آفیسر، ایک اچھا شوہر، ایک ذمہ دار بیٹا اور ایک بے مثال آرمی آفیسر بنوں گا۔ میں آپ سے کیا ہر وعدہ پورا کروں گا۔ میں ایس ایس جی جوائن کروں گا۔ اور" اب کے وہ پھر سے اختیار کھو بیٹھا تھا

"اور میں آپکو بہت مِس کروں گا بھائی۔ مجھے قدم قدم پر آپکی کمی محسوس ہو گی۔"

وہ اب ہاتھ اٹھائے دعا کر رہا تھا۔ فاتحہ پڑھ رہا تھا اپنے ایک پیارے کی قبر پر۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

دعا کرنے کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ آنسو پونچھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ ہادی بھی اُٹھا۔ سعد چہرہ حیدر کی قبر کی جانب کیے اُلٹے قدموں باہر کو چل رہا تھا۔ یوں جیسے حیدر سامنے کھڑا ہو اور اسے ڈر ہو کہ اسکے پلٹتے ہی وہ غائب ہو جائے گا۔

ہادی نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکا رُخ باہر کی جانب موڑا۔

"تمہیں اسکے ساتھ کو محسوس کرنے کیلیے اسکی قبر دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے سعد۔ تم خوش قسمت ہو کیونکہ تم اسکو ہر لمحہ اپنے ساتھ محسوس کر سکتے ہو۔ یہاں۔ یہاں محسوس ہو گا تمہیں وہ۔۔" ہادی نے ہاتھ اسکے دل پر رکھا سعد نے نم آنکھوں سے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

"وہ مجھ سے زیادہ پیار کرتے تھے۔" وہ ایسے ہی نم لہجے میں کہہ رہا تھا

"میں جانتا ہوں وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے سعد۔" ہادی نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

گاڑی میں بیٹھ کر ہادی نے پانی کی بوتل اسکی جانب بڑھائی۔۔

پانی پی کر وہ بوتل ڈیش بورڈ پر رکھنے کو تھا جب اسکی نظر سامنے لفافے پر پڑی۔

"یہ حیدر بھائی کا خط ہے؟ آپ نے پڑھ لیا۔؟" سعد خط پکڑے کہہ رہا تھا۔

ہادی نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں؟" وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا

"کیونکہ میں جانتا ہوں اس میں کیا لکھا ہو گا۔" وہ زخمی سے انداز میں مسکرایا تھا

سعد نے وہ خط کھولا

"میں اور تم ہمیشہ کیلیے ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے۔ میں اس سے آگے کچھ سوچ ہی نہیں سکا۔ سب کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنا خیال رکھنا بس۔

تمہارا اچھا پیارا اور تم سے بھی ہینڈسم دوست حیدر۔۔"

سعد نے خط سامنے رکھ دیا۔

"تم نے وہ خط تو نہیں کھولا جو حیدر نے تمہارے اور دعا کیلیے لکھا تھا۔؟" اب ہادی اس سے پوچھ رہا تھا

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"یہ بات ہر انسان جانتا ہے کہ میں سوائے
"اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے" کے علاوہ کچھ بھی نہیں لکھا ہے۔۔ اسلیے ابھی تک نہیں کھولا۔وہ صرف ایک بہلاوہ تھا تا کہ ہم دونوں انکی بات مان کر شادی کر لیں۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے کہ اس خط کا حوالہ ضروری نہیں تھا میرے اور دعا کیلیے۔ انکا کہنا ہی ہمارے لیے حکم کا درجہ رکھتا ہے اور ہم کبھی انکار کر ہی نہیں سکتے تھے۔" سعد یہ کہہ کر باہر دیکھنے لگا۔ ہادی کے سارے الفاظ گویا گم ہو گئے تھے۔ ۔ وہ چپ چاپ گاڑی چلاتا رہا۔

###___###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

گئے دنوں کا سراغ لے کر کدھر سے آیا کدھر گیا وہ
عجیب مانوس اجنبی تھا مجھے تو حیران کر گیا وہ

بس ایک موتی سی چھب دکھا کر بس ایک میٹھی سی دھن سنا کر
ستارہ شام بن کے آیا بہ رنگِ خوابِ سحر گیا وہ

خوشی کی رت ہو کہ غم کا موسم نظر اسے ڈھونڈتی ہے ہر دم
وہ بو گل تھا کہ نغمۂ جاں میرے تو دل میں اتر گیا وہ

نا اب وہ یادوں کا چڑھتا دریا نا فرصتوں کی اداس برکھا
یونہی کسک ہے زرا سی دل میں جو زخم گہرا تھا بھر گیا وہ

شکستہ پا راہ میں کھڑا ہوں گئے دنوں کو بلا رہا ہوں
جو قافلہ میرا ہمسفر تھا مثالِ گردِ سفر گیا وہ

وہ ہجر کی رات کا ستارا وہ ہم نفس ہم سخن ہمارا
سدا رہے نام اس کا پیارا سنا ہے کل رات مر گیا وہ

وہ جس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر سفر کیا تو نے منزلوں کا
تیری گلی سے ناجانے کیوں آج سر جھکائے گزر گیا وہ

وہ رات کا بے نوا مسافر وہ تیرا شاعر وہ تیرا ناصر
تیری گلی تک تو جاتے دیکھا پھر ناجانے کدھر گیا وہ

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نکاح کا وقت آن پہنچا تھا۔ سعد اب تک نہ آیا تھا۔ اس نے کال کر کے سب کو دعا کے گھر جانے کو کہا تھا اور یہ بتایا تھا کہ وہ وہیں پہنچ جائے گا۔ سب لوگ پہنچ چکے تھے ایک سعد نہ تھا۔ دعا سادہ سے ایک فراک میں ملبوس بنا کسی بناؤ سنگھار کے بیٹھی تھی۔ نظریں اپنی سُونے ہاتھوں پر گامزن تھیں۔

"میں نے اس ڈر سے مہندی نہیں لگائی کہ کہیں پھر سے کچھ بُرا نہ ہو۔ مگر۔" وہ سوچ کر رہ گئی۔

"اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ لوٹ آئے گا۔" وہ پہلی بار سعد کو سوچ رہی تھی۔

ہادی دعا کے کمرے میں آیا تھا۔ ماہین ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے کھڑی تھی۔ ہادی کو وہ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔ اس نے ایک نظر دعا کے جھکے سر کو دیکھا۔ آگے بڑھ کر اس نے دعا کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ ایک تسلی تھی یہ کہ جیسے سب ٹھیک ہے۔ ایک دلاسہ۔

پھر وہ ماہین کی جانب بڑھا۔

"ماہی!" اس نے پکارا مگر وہ آنکھیں بند کیے کھڑی رہی۔ اس نے اسکا ہاتھ تھاما۔ ماہین کا ہاتھ ٹھنڈا یخ تھا۔

ہادی نے کچھ کہنے کیلیے لب کھولے ہی تھے کہ اسکا موبائل بج اٹھا۔۔ اس نے ماہین کا ہاتھ چھوڑ کر کال ریسیو کی۔ اور باہر کی طرف بڑھا۔۔

اگلے چند منٹوں میں ہادی نکاح خواں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا تھا۔ نکاح نامے پر سعد کے سائن ہو چکے تھے۔ تو گویا وہ آ چکا تھا۔۔۔

دوسری طرف ہادی تھا۔ جسے حیدر کی یاد شدت سے آ رہی تھی۔۔ اسکے نکاح کا دن۔ سائن کرتے ہوئے اسکا مسکراتا چہرہ۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"آہ۔۔ حیدر۔۔" اسکے دل نے پوری شدت سے پکارا تھا۔۔

ہادی نے نظر دوڑائی۔ ماہین کہیں بھی نہیں تھی۔ کمرے سے باہر نظر پڑی تو وہ زرد چہرہ لیے ارد گرف سے بیگانہ دوپٹے سے بے نیاز روتی ہوئی ایک طرف جا رہی تھی۔ وہ سعد سے نہیں ملی تھی۔ وہ اسکی آمد سے انجان تھی۔تو کیا وہ خوفزدہ تھی۔

ہادی نے اسے اوجھل ہوتے دیکھا تو پھر نظر کپکپاتے ہاتھوں سے پین تھامے بیٹھی دعا پر پڑی۔۔ اس نے دعا کر سر پر ہاتھ پھیرا۔

دعا نے آنکھیں بند کر کے آنسوؤں کو روکنا چاہا مگر وہ سمندر تھا۔ کہاں ان پلکوں کی باڑ سے رُک سکتا تھا۔ اسے بہنا تھا سو بہہ نکلا۔۔

اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے پین کی نوک کو نکاح نامے پر رکھا۔۔ اور سائن کیے

"اللہ خافظ دعا۔۔" ایک سرگوشی سی اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی۔ مانوس سی خوشبو تھی اور مانوس سی سرگوشی۔ سائن ہو چکے تھے سب مبارکباد دے رہے تھے مگر وہ اپنے ارد گرد ایک نہ نظر آنے والے وجود کو تلاش کر رہی تھی۔

"اللہ خافظ دعا۔۔" ایک آخری سرگوشی۔ اور پھر وہ خوشبو بھی دھیرے دھیرے ختم ہو گئی۔ اس نے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے اس چیخ کا گلہ گھونٹا تھا۔ خود کو رونے سے روکا تھا۔۔

سعدیہ بیگم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔ وہ رو رہی تھیں۔۔ ہادی کی آنکھیں بھی نم ہو رہی تھیں۔ راشدہ بیگم بھی سسک رہی تھیں۔ ہر آنکھ اشکبار تھی۔ ہر دِل اداس تھا۔۔ ہر شخص غمگین تھا۔۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

ہادی اب باہر کی جانب بڑھا تھا۔ وہ ماہی کو ڈھونڈ رہا تھا۔ اس نے دیکھا وہ سیڑھیوں سے اوپر جا رہی تھی۔

"ماہی!" اس نے پکارا۔ مگر اس نے جیسے کچھ سنا ہی نہیں تھا

"ماہی۔۔!" اس نے پھر پکارا تھا۔ وہ اب اوپر جا چکی تھی۔۔ وہ ٹرانس کی کیفیت میں تھی۔ کسی روبوٹ کی مانند وہ جا رہی تھی۔ ہادی لپک کر اس تک پہنچا تھا وہ ٹیرس پر پہنچ چکی تھی۔

"ماہی! کیا ہوا ہے۔ ؟ کہاں جا رہی ہو۔؟" وہ اسکا ہاتھ کلائی سے تھامتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"ہادی ۔۔ وہ۔ حیدر بھائی۔۔ دعا۔۔ ہادی وہ سعد اب۔۔ سعد۔ حیدر بھائی۔" وہ جانے کیا بول رہی تھی۔ آنسو سے بھیگا چہرہ لیے وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔۔

"ماہی! سعد آ چکا ہے۔ نکاح ہو چکا ہے۔ سب ٹھیک ہے۔" ہادی دونوں ہاتھوں میں اسکے ٹھنڈے ہوتے ہاتھ تھامے کھڑا اسے اس کیفیت سے باہر نکالنا چاہ رہا تھا۔

"وہ فون۔ وہ حیدر بھائی۔۔ سعد آگیا ہے ناں۔؟" وہ بے یقین تھی اب بھی۔۔

ہادی نے دُکھ سے اسے دیکھا۔ وہ دوپٹے سے بے نیاز کھڑی تھی۔ اس نے اپنا کوٹ اتار کر اسکے کندھوں پر پھیلایا۔اور پھر ہاتھ بڑھا کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"سب ٹھیک ہے ماہی۔ کوئی فون نہیں آیا۔ سعد آ گیا ہے۔ نکاح ہو گیا ہے۔۔" ہادی اسکے بالوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا

"ہادی! میرے حیدر بھائی۔۔" وہ سسکی رہی تھی۔ ہادی کا اپنا دل بوجھل ہو رہا تھا۔۔

"سب ٹھیک ہے۔ تم چل کر دعا کے پاس رُکو۔ اسے تمہاری ضرورت ہے۔" اس نے ماہین کی پیشانی پر اپنے پیار کی مہر ثبت کرنے کے بعد اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔

ماہین نے آنسو پونچھے اور دعا کی طرف چل دی۔

###___###___

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

نہایت سادگی کے ساتھ۔چند ایک قریبی رشتہ داروں کی موجودگی میں ہی ماہین اور دعا رخصت کو کر اپنے سسرال آگئی تھیں۔ راشدہ بیگم نے کھلے دل سے انکا استقبال کیا تھا۔۔ چند چھوٹی چھوٹی رسموں کے بعد دونوں کو انکے کمروں میں پہنچا دیا گیا تھا۔۔

ماہین عجیب سی کیفیت میں گھری تھی۔ ہتھیلیاں بار بار بھیگ رہی تھیں۔ اور دل کی حالت عجیب ہی تھی۔۔

دروازے پر دستک دے کر جب ہادی کے قدموں کی آواز اسے سنائی دی تو اسکا جھکا سر مزید جھک گیا۔ ہادی دروازہ بند کرتا ہوا اسے قریب آکر بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

"زندگی کی ایک نئی شروعات مبارک ہو ماہی۔۔" مسکراتا لہجہ کانوں سے ٹکرایا تھا

ماہین نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ ہادی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر ماہین کا ہاتھ تھاما۔۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو" اس نے ایک خوبصورت سا بریسلٹ اسکی کلائی میں پہنایا تھا۔

"تھینک یو۔۔" اس نے آہستہ سی آواز میں کہا۔ ہادی بمشکل سن سکا۔۔

"صرف تھینک یو۔۔؟ میرا گفٹ کہاں ہے؟"

وہ دونوں ہاتھ سر کے پیچھے رکھتے ہوئے وہیں نیم دراز ہوتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔ اسکے لہجے سے شرارت جھلک رہی تھی۔ ماہین کے کان کی لوئیں تک سرخ ہو چکی تھیں

"اتنا مت شرماؤ ماہی۔ چہرہ لال انار لگ رہا ہے" ہادی ہنسا تھا۔۔

"ہادی پلیز۔۔۔" وہ منمنائی۔۔

"میرا نام لیتی رہا کرو ماہی۔مجھے اپنا نام اس وقت خوبصورت لگتا ہے جب تمہارے منہ سے سنتا ہوں۔" ماہین مسکرا دی تھی۔

"مسکراتی رہا کرو۔ اچھی لگتی ہو۔" کئی بار کا بولا گیا جملہ۔ وہ اب اسکا ہاتھ تھام کر کر اسکی کلائی میں موجود چوڑیوں کو چھیڑ رہا تھا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

”محبت کیا ہوتی ہے ماہی یہ مجھے تم سے محبت کے بعد پتہ لگا ہے۔ میں خوش ہوں کہ میری محبت اللہ کی نظر میں اتنی پاکیزہ ہے کہ اللہ نے اسے نکاح جیسے پاکیزہ اور اپنے پسندیدہ رشتے کا نام دیا ہے۔۔میں چاہوں گا اس نئی زندگی کی شروعات ہم اس امید پر کریں کہ آنے والے ہر پل میں ہماری محبت مزید بڑھے گی۔۔ ایک دوسرے پر اعتماد کرتے ہوئے ہم زندگی کے اس سفر پر ساری زندگی ساتھ چلیں گے۔ بے اعتباری کی دھول سے کبھی دل کو میلا نہیں کریں گے۔۔“ ہادی نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

ماہین نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

”یہ تم شرما رہی ہو یا بلش آن ہے۔؟“ وہ اسکے گال کو انگلی سے چھوتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

ماہین نے خفگی سے اسے دیکھا

”کیا بھروسہ۔ میں اسے نیچرل بیوٹی سمجھ کر تمہاری تعریف کر رہو ہوں۔اب اللہ جانے یہ نیچرل بیوٹی ہے یا بلش آن کا کمال۔“ ہادی شرارت بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا

”ہادی۔۔!“ ماہی نے خفگی سے پکارا

”میں چاہتا ہوں تم ایسے ہی میرا نام پکارتی رہو۔“ وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

وہ اب ہاتھ بڑھا کر اسے کان مین لگے آویزے کو چھیڑ رہا تھا۔

”تمہیں دیکھ کر پتہ ہے کیا لگ رہا ہے ماہی۔“ ماہین کی جھکی نظریں اور لرزتی پلکیں دیکھ کر ہادی بولا تھا

ماہین نے ایک سوالیہ نظر اس پر ڈالی مگر پھر فوراً ہی اسے دیکھتا پا کر نظریں جھکا لیں۔

”ایسے لگ رہا ہے جیسے۔۔“ وہ شرارت سے ہونٹ دبائے کہہ رہا تھا

”جیسے لال ہوا انار سامنے ہو۔۔“ ماہین جو کسی اور ہی جملے کی توقع کر رہی تھی اس بات پر سر اٹھا کر بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی اور اگلے ہی پل ساتھ پڑا کشن لیے اسے ہادی پر برسا رہی تھی۔۔

ہادی نے ہنستے ہوئے اس کے ہاتھ۔۔ وہ کشن لے کر اسے اپنے ساتھ لگایا

اس نے ماہین کی پیشانی کو اپنے ہونٹوں سے چھوا۔ یہ ایک تعظیم تھی۔ محبت کی۔ ایک مقدس رشتے کی۔۔

"مانا کہ جب شرماتی ہو تب بالکل انار جیسی لگتی ہو پر ہو تو میری محبت ناں۔" ہادی اسے ساتھ لگائے شرارت سے کہہ رہا تھا۔ ماہین نے اس سے پیچھے ہٹ کر دور ہونا چاہا مگر ہادی اسے ساتھ لگائے ہنستا گیا۔ ماہین نے مسکراتے ہوئے اسے سینے پر سر رکھ دیا اور آنکھیں موندھ لیں۔۔۔ وہ اس رب کی شکر گزار تھی جس نے اس محبت کو کامل ٹھہرایا تھا۔۔

###___###___###

shamsa iqbal

دعا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ سرخ جوڑے میں ملبوس چہرے پر اذیت کے آثار لیے وہ آنکھیں موندھے بیٹھی تھی۔۔ دروازے پر آہٹ ہوئی وہ اٹھ بیٹھی۔۔ سعد اندر داخل ہوا۔ کوٹ اتار کر صوفے پر ڈالا اور جوتے اتار کر بیڈ کے پاس جا کھڑا ہوا۔

"دعا!" اس نے پکارا

دعا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ اور اسکی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ وہ نظریں جھکا گئی۔وہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی یا شاید سعد کو ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ یا شاید یہ اس رشتے کا اثر تھا جو ان دونوں کے درمیان قائم ہو چکا تھا۔

"اٹھ کر چینج کر آؤ۔ تم تھک گئی ہو گی۔" وہ اپنائیت سے بولا تھا۔

دعا نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ واقعی تھک گئی تھی۔وہ اٹھ کر چینج کرنے چلی گئی۔۔

چینج کر کے آنے کے بعد وہ بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی۔۔ سعد تکیے سے ٹیک لگائے بیڈ پر نیم دراز تھا۔

"یہ ایک گفٹ ہے تمہارے لیے۔ مما نے کہا تھا میں خرید لوں۔ کل اسی کی وجہ سے تھوڑا لیٹ ہو گیا تھا۔" وہ ایک کیس اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔ دعا نے ایک نظر وہ کیس دیکھا۔ پھر سعد کو۔

"جب رشتہ قائم ہو چکا ہے دعا تو نبھانا تو ہے ناں۔۔" اس نے دل میں سوچا اور کیس تھام لیا۔ ایک خوبصورت سا نیکلس موجود تھا اس میں۔ اس میں ہیرے جڑے تھے اور آگے کو آ کر ان میں ایک بڑا سا آنسو کی شکل مین موجود ہیرا جڑا تھا۔ وہ بہت خوبصورت تھا۔۔

"یہ بہت پیارا ہے۔۔" وہ اس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی

"beauty lies in the eyes of beholder"

وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"پر یہ ابھی اتنا پیارا نہیں لگ رہا۔" سعد نے اس نیکلس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا دعا نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔ سعد ذرا سا اٹھا ہاتھ بڑھا کر وہ نیکلس لیا اور پھر دعا سے پوچھنے لگا۔

"can i.?"

دعا نے بنا کچھ کہے نظریں جھکا لیں۔

"اِٹس اوکے دعا۔ تم خود پہن لو۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

دعا نے ہاتھ بڑھا کر نیکلس لیا اور خود پہننے لگی۔ نیکلس کی ہک اس سے بند نہیں ہو رہی تھی۔ اب کے سعد اسکے قریب ہوا۔ بنا کچھ کہے اس نے ہاتھ بڑھا کر نیکلس اسے پہنایا تھا۔۔ دعا کا دل ایک پل کو تھما تھا

"اب یہ پیارا لگ رہا ہے۔" سعد دوبارہ سے نیم دراز ہو گیا تھا۔ دعا کی رُکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔۔

دعا کے ہاتھوں کی لرزش اس سے چھپی ہوئی نہیں تھی۔۔ اس نے گہری سانس بھری

"دعا!" سعد نے اسے پکارا

دعا نے دیکھا اسکی نظریں سامنے دیوار پر لگی پینٹنگ پر جمی تھیں

"مین جانتا ہوں جن حالات میں یہ شادی ہوئی ہے ایسی صورتحال میں ان حالات کو سمجھنے اور انکو قبول کرنے کیلیے تمہیں کچھ وقت چاہیے۔۔" وہ ہموار لہجے میں کہہ رہا تھا دعا سانس روکے اسے سن رہی تھی۔ نجانے وہ کیا کہنے جا رہا تھا

"ایسے میں تم جتنا وقت لینا چاہتی ہو لے سکتی ہو" اسکی اگلی بات پر دعا کی رُکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مگر ایک بات یاد رکھنا دعا۔۔ مجھ پر ہمیشہ اعتماد کرنا۔۔ چاہے مجھ سے محبت مت کرنا۔ چاہے تو نفرت کرنا۔ مگر مجھ پر اعتماد کرنا۔۔ اور کچھ نہ سہی ایک دوست ہی سمجھ کر تم مجھ پر یقین کر سکتی ہو۔ کچھ بھی کہنا ہو کبھی بھی مجھ سے تو جھجھکنا مت دعا۔ تمہارا حق ہے مجھ پر۔ میری ہر چیز پر۔" وہ نرمی سے اسے اعتماد میں لے رہا تھا۔ وہ اسکے بکھرے وجود کو سمیٹ رہا تھا۔۔

"تم کبھی یہ مت سمجھنا کہ میں تمہیں غلط سمجھوں گا یہ کچھ کہہ دوں گا۔ میری زندگی میں تم سے پہلے کوئی لڑکی اس طرح نہیں آئی کہ میں اس سے محبت کا دعویٰ کرتا۔ مگر مجھے یقین ہے اس رشتے کی رُو سے مجھے تم سے محبت ہو ہی جائے گی۔تم ظرف اور محبت کے معاملے میں مجھے کبھی کسی صورت کم نہ پاؤ گی دعا۔۔ تم اگر ہنسنا چاہو اپنی خوشی اپنی مسکراہٹ میرے ساتھ شئیر کرنا چاہو تو میں حاضر ہوں۔ اور اگر کبھی حیدر بھائی کو یاد کر کے رونا چاہو تو بھی میرا کندھا موجود ہے دعا۔" وہ اب کے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ بس یہاں ماہین کا ضبط جواب دے گیا تھا۔ حیدر نے ٹھیک کہا تھا وہ اسے ایک بہترین شخص کے حوالے کر کے جا رہا تھا۔۔ دعا کے آنسو بہہ رہے تھے۔۔

"میں تم سے محبت کروں یا نہ کروں سعد مگر میں تمہاری وفادار بیوی بن کر رہوں گی۔" وہ نم لہجے میں کہہ رہی تھی۔

وہ رو رہی تھی۔ ایک اپنے کیلیے جو اس سے دور چلا گیا تھا۔ وہ آنسو شکرانے کے بھی تھے۔ ایسا ہمسفر ملنے پر۔۔ اس نے سعد کے کندھے پر سر رکھا اور ہاتھ اسے سینے پر۔۔ اسکے آنسو سعد کا گریبان بھگو رہے تھے اور وہاں سے ہوتے ہوئے وہ اسکی اعلیٰ ظرفی کے گہرے سمندر میں گرتے جا رہے تھے۔۔

###___###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com
اور ہادی لان میں ذیشان صاحب اور راشدہ بیگم کے ساتھ چائے پی رہے تھے۔۔
سعد ٹیرس پر کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا۔ دعا چاہے خوش نہیں تھی مگر وہ مطمئن تھی۔ وہ اسکی ہر چھوٹی چھوٹی بات کا خیال رکھتا تھا۔ وہ اسکا ہر دُکھ چُن کر اسکی زندگی خوشیوں سے بھر دینا چاہتا تھا۔۔ نکاح کے بعد اس رشتے میں محبت اللہ کی ذات پیدا کرتی ہے اس نے سُنا تھا۔ مگر دعا سے شادی کے بعد وہ اس بات پر ایمان لے آیا تھا۔ وہ اسے پسند کرنے لگا تھا۔۔ اسے دعا کا خیال رکھنا، اسکی ہر خواہش پوری کرنا اچھا لگنے لگا تھا۔
ماہین نے اسے ٹیرس پر کھڑے دیکھا تو ایکسکیوز کرتی ہوئی اوپر آ گئی اور اسکے ساتھ کھڑی ہو گئی۔۔
آہٹ پر سعد نے مُڑ کر اسے دیکھا اور پھر سامنے دیکھنے لگی۔۔
"آپی۔ آپ اور بھائی ساتھ میں بہت اچھے لگتے ہیں۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔
"اللہ تمہاری مسکراہٹ سلامت رکھے سعد" ماہین نے دل ہی دل میں است دعا دی
"کیا سوچ رہے ہو تم۔۔؟" وہ گرل کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔۔
سعد نے ایک نظر لان میں بیٹھے وجود پر ڈالی پھر گہری سانس لیتے ہوئے پلٹا اور سامنے دیکھ کر کہنے لگا
"کیا کسی کو کسی سے اتنی محبت ہو سکتی ہے کہ اسکی محبت سے بھی محبت ہو جائے۔" ماہین جو نیچے بیٹھے ہادی پر نظریں جمائے اسے دیکھ رہی تھی چونک کر سعد کی طرف مُڑی۔۔
Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"تمہیں حیدر بھائی سے اتنی محبت ہے سعد؟" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

"اس سے بھی کہیں زیادہ۔ مجھے ان سے زیادہ کوئی شخص پیارا نہین ہے۔۔" وہ اداس سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

ماہین نے محبت بھری نظروں سے اسے دیکھا۔پھر مسکراتے ہوئے بولی

"جو بھی ہے مگر دعا کے سامنے کبھی یہ محبت سے محبت ہونے والی بات مت بولنا۔" ماہین نے گویا وارننگ دی

"کیوں؟" وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا

"کیونکہ دعا کو ناولز پڑھنے کا جنون ہے اور وہ جانتی ہے کہ یہ ایک ناول کا ڈائلاگ ہے۔" سعد نے اسے دیکھا

"بیڑا غرق ہو ان ناولز کا۔ میری اصلی والی فیلنگز بھی جن کی وجہ سے ڈائلاگ بن گئیں ہیں۔" وہ منہ پھلاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ماہین ہنسی تھی۔ اسکی ہنسی کی آواز پر لان میں بیٹھے سب گھر والوں نے انہیں دیکھا تھا۔ ایک لمبے عرصے بعد اس گھر میں ہنسی گونجی تھی۔ سعد کا پھولا ہوا منہ دیکھ کر ہادی مسکرایا تھا۔

"تمہارا فیصلہ صیحیح تھا حیدر۔" اس نے دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہو کر کہا

"تم یہ بات بھی کبھی مت کہنا اسکے سامنے۔ اسکے سامنے اسکے ناولز کو بُرا بھلا کہو گے تو وہ ناراض ہو جائے گی۔۔" ماہین نے مسکراہٹ روک کر کہا۔

سعد دونوں ہاتھوں میں سر تھام کر رہ گیا جبکہ ماہین ہنستی رہ گئی۔۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد دعا کے ساتھ کوئی بُکس لینے اسکے گھر جا رہا تھا۔۔ گاڑی میں بیٹھے وہ کن اکھیوں سے اسے دیکھتا جو مطمئن سی سامنے دیکھتی اسکے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

"میں نے سُنا ہے تمہیں ناولز پڑھنا بہت پسند ہے۔۔" سعد نے طویل ہوتی خاموشی کو توڑا۔

"زیادہ نہیں بس۔ تھوڑے بہت۔ کبھی کبھار پڑھ لیتی تھی۔۔" اس نے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔۔

"اتنا وقت مل جاتا ہے میڈیکل کی اتنی موٹی موٹی بکس کے ساتھ مغز کھپا کھپا کر پھر یہ سب بھی پڑھنا۔؟" وہ مسکراتے ہوئے اس سے ہوچھ رہا تھا

"ناولز کیلیے میں وقت نکال لیتی ہوں۔" وہ ہاتھ میں پہنے بریسلٹ سے کھیلنے لگی۔۔

"اب کیوں نہیں پڑھتیں؟" وہ پوچھ رہا تھا

"وہی تو لینے جا رہی ہوں۔" وہ مزے سے سامنے دیکھتے ہوئے بولی۔

گاڑی کو بریک لگی تھی۔ دعا کا سر سامنے ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے رہ گیا تھا

"دعا!" سعد چلایا تھا

"سوری۔۔" اس نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے کہا

"تم نے کہا تھا وہ بُک بہت ضروری ہے اور آج ہی اسے لانا انتہائی ضروری ہے۔ مجھے لگا میڈیکل کی کوئی بُک ہوگی۔ مگر۔۔۔ اور تمہاری وجہ سے میں لیٹ بھی ہو جاؤں اگا یونٹ میں اور سی او یعنی کہ پاپا سے ڈانٹ بھی پڑے گی مجھے۔۔۔" وہ صدمے کی کیفیت میں تھا۔۔

سعد دعا کے ساتھ کوئی بکس لینے اسکے گھر جا رہا تھا۔ گاڑی میں بیٹھے وہ کن اکھیوں سے اسے دیکھتا جو مطمئن سی سامنے دیکھتی اسکے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

"میں نے سنا ہے تمہیں ناولز پڑھنا بہت پسند ہے۔۔" سعد نے طویل ہوتی خاموشی کو توڑا۔

"زیادہ نہیں بس۔ تھوڑے بہت۔ کبھی کبھار پڑھ لیتی تھی۔۔" اس نے جھجکتے ہوئے جواب دیا۔۔

"اتنا وقت مل جاتا ہے میڈیکل کی اتنی موٹی موٹی بکس کے سان مغز کھپا کھپا کر پھر یہ سب بھی پڑھنا۔؟" وہ مسکراتے ہوئے اس سے ہوچھ رہا تھا

"ناولز کیلیے میں وقت نکال لیتی ہوں۔" وہ ہاتھ میں پہنے بریسلٹ سے کھیلنے لگی۔۔

"اب کیوں نہیں پڑھتیں؟" وہ پوچھ رہا تھا

"وہی تو لینے جا رہی ہوں۔" وہ مزے سے سامنے دیکھتے ہوئے بولی۔

گاڑی کو بریک لگی تھی۔ دعا کا سر سامنے ڈیش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے رہ گیا تھا

"دعا!" سعد چلایا تھا

"سوری۔۔" اس نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے معصومیت سے کہا

"تم نے کہا تھا وہ بک بہت ضروری ہے اور آج ہی اسے لانا انتہائی ضروری ہے۔ مجھے لگا میڈیکل کی کوئی بک ہوگی۔ مگر۔۔۔ اور تمہاری وجہ سے میں لیٹ بھی ہو جاؤں اگا یونٹ میں اور سی او یعنی کہ پاپا سے ڈانٹ بھی پڑے گی مجھے۔۔۔" وہ صدمے کی کیفیت میں تھا۔۔

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"مجھے لگا میں بور ہو جاؤں گی اسلیے۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

"تمہارے کمرے میں ہیں وہ ناولز۔؟" وہ پوچھ رہا تھا۔

"ہاں۔ تھوڑے سے ناولز ہیں میرے کمرے میں ۔ مگر میں اکیلی نہیں جاؤں گی۔ مما گھر پر نہیں ہیں۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔ اور دوسرا یہ کہ اتنی بکس میں اکیلے نہیں اٹھا سکتی۔ " وہ لاپرواہی سے کہتے ہوئی گاڑی سے اتری۔۔ سعد اسکے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔

کمرے میں داخل ہوکر جیسے ہی دعا نے لائٹ آن کی سعد کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا

"او مائی گاڈ۔" وہ کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے کہہ رہا تھا

"یہ کمرہ ہے یا ناولستان۔۔؟" وہ حیرت سے پوچھ رہا تھا۔۔

"ناولستان؟" بکس اٹھاتی دعا نے مڑ کر سوالیہ انداز میں پوچھا

"جیسے پرستان میں ہر طرف پریاں ہوتی ہیں ویسے ہی اس کمرے میں ہر طرف ناولز ہیں اسلیے ناولستان سے اچھا نام کوئی نہیں دے سکتا میں اس کمرے کو۔" وہ ایڑھیوں پر گھوم کر کمرے میں موجود تین تین ریکس والی تین الماریوں کو دیکھ رہا تھا جو ان گنت ناولوں سے بھری پڑھی تھیں۔

"یہ لے چلو۔ تمہارے واپس آنے تک مین صرف اتنے ہی پڑھ سکوں گی۔"

سعد نے بمشکل ان آٹھ دس موٹی کتابوں کو سنبھالا اور حیرت سے دعا کو دیکھا۔ اس نے تو ایک ہفتے میں واپس آ جانا تھا تو کیا ایک ہفتے میں یہ سب پڑھ لے گی۔

وہ چکراتے سر کے ساتھ باہر گاڑی کی طرف چل دیا۔

###___###___###

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

رات کے کسی پہر سعد گھر پہنچا تھا۔ تھکا ہارا دو ماہ بعد وہ یو کے سے لوٹ کر گھر پہنچا تو گھر میں سناٹے کا راج تھا۔ سب سو چکے تھے۔۔ کمرے کی طرف آیا تو دیکھا دعا بیڈ پر اسکی سائیڈ پر جا کر اسکے تکیے پر سر رکھے سو رہی تھی۔۔ ہادی نے آہستہ سے دروازہ بند کیا۔ اور جوتے اتار کر دروازے کے قریب رکھے۔ بنا آہٹ کیے جیکٹ اتار کر صوفے پر ڈالی اور الماری سے نائٹ سوٹ نکال کر چینج کرنے چلا آگیا۔

واپس آ کر ایک نظر پھر دعا پر ڈالی۔ وہ ایک ہاتھ چہرے کے نیچے رکھے دوسرا ہاتھ تکیے پر رکھے سو رہی تھی۔۔ سعد نے جھک کر اسکی پیشانی کو ہونٹوں سے چھوا۔۔ وہ ذرا سا کسمسائی۔۔اور کروٹ بدل کر سعد کی طرف مڑ کر لیٹ گئی۔۔

سعد سر تکیے پر رکھے لیٹ گیا۔۔اقرا سے دیکھتے دیکھتے جانے کب سو گیا۔۔

رات کے جانے کس پہر کسی احساس کے تحت سعد کی آنکھ کھلی۔۔ اس نے حیرت سے سامنے دیکھا۔

وہ بیڈ کے پاس دو زانو بیٹھے سعد کے چہرے کو یک ٹک دیکھ رہی تھی۔۔

سعد کو جاگتا دیکھ کر اس نے فوراً رُخ پھیرا۔۔ وہ کئی بار پہلے بھی اسے ایسا کرتے دیکھ چکا تھا۔ مگر کبھی کچھ کہا نہیں

"وہ مجھے ٹائم دیکھنا تھا اور موبائل آپکے تکیے کے نیچے تھا۔" اس نے سعد کے سر کے نیچے دبے اپنے تکیے کی طرف اشارہ کیا

سعد نے مسکرا کر سامنے دیوار کو دیکھا اور پھر ذرا سا مڑ کر سائیڈ ٹیبل کو۔ پھر اسکی طرف پلٹا اور بولا

"سامنے دیوار پر لگی گھڑی اور تمہارے سائیڈ ٹیبل پر پڑے الارم پیس پر تو صبح کے ساڑھے تین بج رہے ہیں۔" یہ کہہ کر اس نے مسکرا کر آنکھیں موند لیں

Http://novelshenovels.blogspot.com

دعا کا چہرہ مارے خفت کے سرخ ہو گیا۔ مگر کیا تھا۔ وہ اپنے محرم کو دیکھ رہی تھی۔ وہ اٹھی اور بیڈ پر جا بیٹھی۔ سعد کا بازو اسکے سینے سے ہٹایااور اسکے بازو پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔

"مجھے تمہاری عادت ہونے لگی ہے سعد۔"

وہ آنکھیں موندھے کہہ رہی تھی

"تمہیں مجھ سے محبت بھی ہو جائے گی۔۔" سعد نے مسکرا کر کہتے ہوئے اسے خود سے قریب کر لیا۔۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

http://bestnovelscollection.blogspot.com

وقت پر لگا کر اڑ رہا تھا۔۔ اپنے پیچھے بہت سے زخم چھوڑ کر جا رہا تھا

دامن میں یادوں کے خزانے بھرے وقت بھاگتا ہی جا رہا تھا۔۔

ذیشان صاحب ریٹائرمنٹ کے بعد اب گھر میں مکمل آرام کر رہے تھے۔

ماہین اور دُعا ابھی ابھی ہاسپٹل سے لوٹی تھیں۔ دونوں لاؤنج میں بیٹھی تھیں جب سعد کندھے پر بیگ لٹکائے کاندھے پر کیپٹین کے رینکس سجائے اندر آیا تھا۔۔ دعا نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا اسکے ہاتھ سے بیگ لے کت سائیڈ پر رکھ کر اسے پانی لا کر دیا تھا۔

کچھ دیر میں ہادی بھی کمرے سے نکل آیا۔۔

"حیدر کہاں ہے؟" وہ ہادی سے پوچھ رہا تھا

"وہ اندر سو رہا ہے۔۔" ہادی نے کمرے کی طرف اشارہ کیا۔۔ سعد ساری تھکاوٹ بھلائے اندر کو بڑھ گیا۔۔ ہادی بھی اندر ہی گیا

"حیدر۔۔!" ہادی نے اسکے گال تھپتھپائے۔ اس نے مندھی مندھی آنکھیں کھولنی چاہیں۔ مگر اسے آنکھیں کھولنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ وہ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے آنکھیں مَل رہا تھا۔۔

"حیدر۔۔!" اسکا نام لیتے ہی سعد کے لہجے میں ہمیشہ کی طرح نمی گھل گئی تھی۔۔ اس نے آنکھیں کھول کر سعد کو دیکھا پھر اسکے قریب کھڑے ہادی کو۔۔ نیند سے جاگنے کے باوجود وہ سعد کو سامنے دیکھ کر اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اسکے چہرے کو چھو کر مسکرانے لگا تھا

"چاچو کی جان کیسے ہو۔۔" اگلے ہی پل سعد اسے اٹھائے باہر آگیا تھا۔۔

ماہین نے بیٹے کو دیکھا تو اسکی طرف ہاتھ بڑھایا۔ مگر ماہین کے بڑھتے ہاتھ دیکھ کر ہی وہ سعد کے ساتھ مزید چپک گیا۔۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

سعد اسے اٹھائے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔ ہادی بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھا تھا۔ سعد اسکے ننھے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے کھیل رہا تھا۔ وہاں موجود ہر ایک شخص سعد کی آنکھوں میں اترتی نمی بخوبی دیکھ سکتا تھا۔۔

آہ ہ۔۔ حیدر۔۔ وہ انکے ساتھ نہ ہوتے ہوئے بھی انکے ساتھ تھا۔۔ وہ وہاں نہ ہوتے ہوئے بھی وہاں موجود تھا۔ ان سب کے دلوں میں۔ پھر چاہے وہ ماہی ہو۔ دعا ہو، حیدر ہو یا سعد۔۔

سعد حیدر کر گالوں پر پیار کر رہا تھا۔

نو ماہ کا وہ پیارا سا حیدر ہادی اور ماہین کا بیٹا تھا۔ جس میں سب حیدر کو تلاشتے تھے۔ سب سے بڑھ کر وہ سعد کو پیارا تھا۔۔

پاس بیٹھے ہادی نے نجانے کیا اشارہ کیا تھا حیدر کو۔ سعد جو اسے پیار دینے کو جھکا تھا اگلے ہی پل ناک پر ہاتھ رکھے ہائے وائے کر رہا تھا۔۔ حیدر نے اپنے چھوٹے چھوٹے دو دانتوں کو عین اسکی ناک پر گاڑھ دیا اور اب وہ چیخ رہا تھا۔۔ دعا نے ہنستے ہوئے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی گود میں لے لیا۔۔

"بھائی۔۔!" سعد چیخا تھا۔ جبکہ ہادی کا ہنس ہنس کر بُرا حال ہو رہا تھا۔۔

سعد نے ہاتھ ناک سے ہٹایا۔

اسکی ناک سُرخ ہو چکی تھی۔ اب کی بار سب سے بلند قہقہ ذیشان صاحب کا تھا۔ جبکہ سعد منہ پھلائے بیٹھ گیا۔

"ماہی آپی۔!اس کے دانت کب نکلے۔۔؟" وہ ماہین سے پوچھ رہا تھا۔

"ایک ماہ ہو گیا ہے۔۔" وہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔ سعد نے ہاتھ بڑھا کر اسے پھر سے گود میں لے لیا۔

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

"چلیں پھر اس خوشی میں سب آئسکریم کھانے چلتے ہیں۔" وہ اسے اٹھائے کھڑا ہو گیا

"تم ابھی تھکے ہوئے آئے ہو سعد۔" راشدہ بیگم نے کہنا چاہا

"مما۔! حیدر کیلیے اور اسکی خوشی کیلیے یہ کبھی تھکا ہوا نہیں ہوتا۔ اسے ابھی کچھ بھی کہنا بیکار ہے۔۔" ہادی نے راشدہ بیگم سے کہا

"ہمارے لیے پیک کروا کر لے آنا۔" ذیشان صاحب نے اسے آواز دے کر کہا

"جی پاپا" وہ مسکرا کر کہتا باہر کو مڑا

ماہین اور دعا ان دونوں سے پہلے ہی باہر کی طرف چل دیں۔

"رُکو۔۔۔" ہادی اور سعد بیک وقت بولے تھے دونوں نے حیرت سے پیچھے مُڑ کر دیکھا۔

ہادی اور سعد انکے قریب پہنچے۔

"چلو اب ساتھ چلتے ہیں۔" ان دونوں نے مسکرا کر کہا تھا اور سب مسکراتے ہوئے قدم سے قدم ملائے باہر کو چل دیے۔۔ ان سب کی توجہ کا مرکز اس وقت حیدر تھا۔

###___###___###

Shamsa Iqbal

Http://novelshenovels.blogspot.com

http://bestnovelscollection.blogspot.com

کبھی جو سنسان راستوں سے گزرو گے تو مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے
اکیلے میں جب مسکراؤ گے تو مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے
آنسوں کو جب روک نہ پاؤ گے تو مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے
خاکی وردی کو جب جب ہاتھ لگاؤ گے تو مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے
جب مشکلوں سے ٹکراؤ گے تو مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے
جب محبت کو پھر سے دھراو گے تو مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے
جب بارش میں بھیگ جاؤ گے تو مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے
جب شہداء تم کھلاؤ گے تو مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے
سنو۔۔۔ ! جب بھائی کہہ کر بلاؤ گے تو مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ پاؤ گے
مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے

Shamsa Iqbal

میجر حیدر شہید۔

Http://novelshenovels.blogspot.com